

مقامِ مصطفیٰ کریم ﷺ اور عقائد اہل سنت پر مبنی مستند مجبوعہ احادیث
قرآنی آیات ترجمہ الحدیث مفصل تخریج اطراف الحدیث اور اقاویل علماء کے ساتھ

عقائد اہل سنت

احادیث نبویہ کی روشنی میں

مصنف:
محمد عاطف رمضان سیالوی

فریدی بکسٹال
۳۸- اردو بازار لاہور

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

مقامِ مصطفیٰ کریم ﷺ اور عقائد اہل سنت پر مبنی مستند مجموعہ احادیث
قرآنی آیات ترجمہ الحدیث مفصل تخریج اطراف الحدیث اور اقاویل علماء کے ساتھ

عقائد اہل سنت

احادیث نبویہ کی روشنی میں

مصنف:
محمد عاطف رمضان سیالوی

ناشر
فرید بکسٹال ۳۸۔ اردو بازار لاہور

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

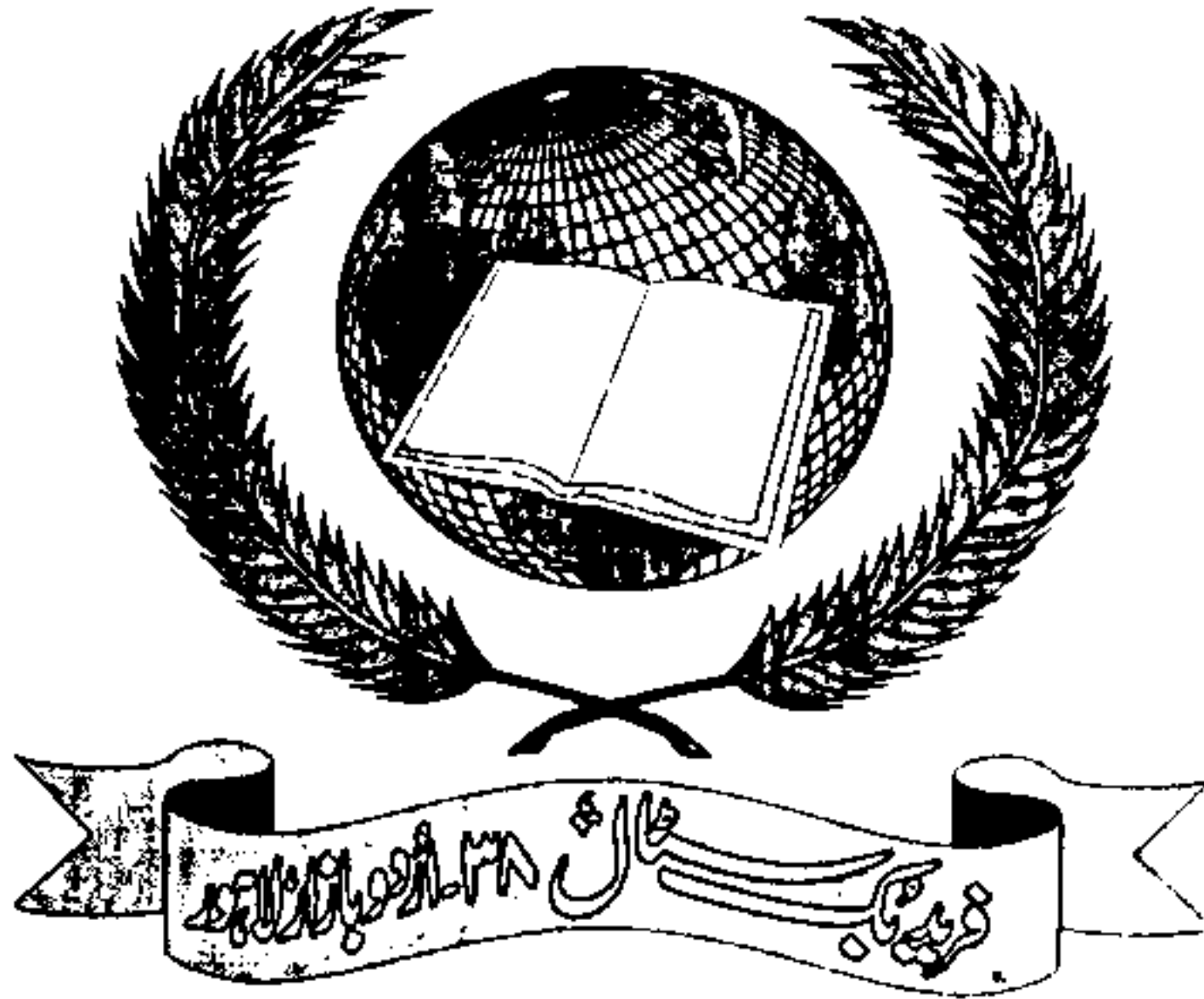
Copyright ©

All Rights reserved

This book is registered under the copyright act. Reproduction of any part, line, paragraph or material from it is a crime under the above act.

جملہ حقوق محفوظ ہیں

یہ کتاب کاپی رائٹ ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ہے، جس کا کوئی جملہ، پیرا، لائن یا کسی قسم کے مواد کی نقل یا کاپی کرنا قانونی طور پر جرم ہے۔



الطبع الاول : 1436ھ / مئی 2015ء
مطبع : رومی پبلیکیشنز اینڈ پرنٹرز لاہور
قیمت : روپے

Farid Book Stall

Phone No: 092-42-37312173-37123435

Fax No. 092-42-37224899

Email: info@faridbookstall.com

Visit us at: www.faridbookstall.com

فرید بک اسٹال ۳۸ اردو بازار لاہور

فون نمبر ۰۹۲-۴۲-۳۷۳۱۲۱۷۳-۳۷۱۲۳۴۳۵

فیکس نمبر ۰۹۲-۴۲-۳۷۲۲۴۸۹۹

ای میل: info@faridbookstall.com

ویب سائٹ: www.faridbookstall.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا
ترجمہ: اور رسول تمہیں جو احکام دے تو انہیں مضبوطی سے تھام لو اور جس سے منع فرما
دے تو اس سے رک جاؤ۔ (المحشر: ۷)

نَضَرَ اللَّهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِي وَحَفِظَهُ .
ترجمہ: ”اللہ (عزوجل) اس بندے کو تروتازہ اور خوش و خرم رکھے جس نے میری
حدیث کو (غور سے) سنا اور اسے یاد رکھا۔“

(سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۳۶۶۰، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۶۵۶، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۲۳۰)

ابواب الکتاب

باب نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر
پہلا باب:	محبت سیدنا مصطفیٰ ﷺ	25
دوسرا باب:	تعظیم سیدنا مصطفیٰ ﷺ	40
تیسرا باب:	عظمت سیدنا مصطفیٰ ﷺ	60
چوتھا باب:	خاتمیت نبوت سیدنا مصطفیٰ ﷺ	88
پانچواں باب:	وسعت علم سیدنا مصطفیٰ ﷺ	105
چھٹا باب:	سماعت سیدنا مصطفیٰ ﷺ	149
ساتواں باب:	اختیارات سیدنا مصطفیٰ ﷺ	160
آٹھواں باب:	نورانیت سیدنا مصطفیٰ ﷺ	203
نواں باب:	بے مثلیت سیدنا مصطفیٰ ﷺ	223
دسواں باب:	شفاعت سیدنا مصطفیٰ ﷺ	242
گیارہواں باب:	حیات سیدنا مصطفیٰ ﷺ	261
بارہواں باب:	معجزات سیدنا مصطفیٰ ﷺ	272
تیرہواں باب:	معراج سیدنا مصطفیٰ ﷺ	305
چودھواں باب:	اخلاق سیدنا مصطفیٰ ﷺ	317

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

فہرست

باب: 1

محبت سیدنا مصطفیٰ ﷺ

نمبر شمار	حدیث نمبر
1	لزوم محبت مصطفیٰ ﷺ پر تبرکاً قرآنی دلیل
2	حضور اقدس ﷺ کی محبت عین ایمان ہے
3	ایمان کی حلاوت اللہ جل مجدہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت سے ملتی ہے
4	حضور اقدس ﷺ کی محبت اپنی جان سے بڑھ کر ہو: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا واقعہ
5	حضرت سہل کی ایمان افروز شرح
6	حضور اقدس ﷺ اور آپ کی اہل بیت سے محبت کرنے والا جنت میں حضور کے ساتھ ہوگا
7	اللہ عز وجل کی وجہ سے مجھ سے محبت کرو فرمان سیدنا مصطفیٰ ﷺ
8	حضور اقدس ﷺ اللہ عز وجل کے محبوب ہیں
9	اللہ جل مجدہ کی حضور اقدس ﷺ سے محبت کی ایک دلیل
10	اللہ جل مجدہ حضور اقدس ﷺ کی ملاقات کا مشتاق ہے؛ دلیل محبت
11	حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا حضور اقدس ﷺ کی محبت میں گریہ و بکا کرنا: ایمان افروز حدیث
12	حضرت صدیق اکبر کے عشق و وارفتگی کا رقت انگیز واقعہ
13	حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا سبب وفات حضور اقدس ﷺ کے وصال کا صدمہ
14	حضرت عمرو بن العاص کی حضور اقدس ﷺ سے محبت
15	حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا وقت مصیبت حضور اقدس ﷺ کو پکارنا

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

نمبر شمار	حدیث نمبر
16	حضرت ملا علی قاری کی ایمان افروز نجدیت سوز شرح
17	حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا محبت انگیز فرمان
18	حضرت زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ کا عشق رسول ﷺ
19	ایک صحابی کی حضور اقدس ﷺ سے محبت
20	اللہ ذوالجود والعلیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرنے والے پر لعنت کی ممانعت
21	ایک انصاری عورت کا عشق
22	حضور اقدس ﷺ سے محبت کرنے والا آپ کے ساتھ ہوگا
23	کھجور کے تنے کی حضور اقدس ﷺ سے محبت
24	حضور اقدس ﷺ محبت کا جواب محبت سے دیتے ہیں، احد پہاڑ سے محبت
25	پہاڑوں اور درختوں کی حضور اقدس ﷺ سے محبت
26	اہل سنت کی محبت و عشق پر مہر تصدیق
27	سینوں کیلئے حضور اقدس ﷺ کی طرف سے مبارکباد

باب: 2

تعظیم سیدنا مصطفیٰ ﷺ

1	آیات کریمہ
2	رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں ایسا کلمہ کہنا جس میں ابہام گستاخی ہو حرام ہے
3	حالت نماز میں حضور اقدس ﷺ بلائیں تو نماز چھوڑ کر حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ کی حاضری فرض ہے
4	حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی شرح
5	رسول اللہ ﷺ کی تعظیم کیلئے صحابہ کا صفیں توڑنا، حضرت صدیق کا مصلیٰ چھوڑنا
6	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا حالت نماز میں چہرے حضور اقدس ﷺ کی طرف پھیرنا
7	حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا انداز ادب

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

نمبر شمار	حدیث نمبر
8	حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے عقد نکاح میں بعض لوگ دیر تک بیٹھے باتیں کرتے رہے اللہ جل مجدہ نے انہیں بارگاہ نبوت کے آداب سکھائے
9	ایک صحابی نے حضور اقدس ﷺ کی قربانی سے پہلے قربانی کی۔ اللہ عزوجل نے اپنے حبیب کریم ﷺ پر پیش قدمی سے منع فرمادیا
10	حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ میں سرگوشی کے انداز میں کلام کرتے تھے
11	ایک منافق نے حضور اقدس ﷺ کے علم مبارک کی توہین کی۔ اللہ جل مجدہ نے اس پر کفر کی مہر لگادی
12	حضرت عمرو بن العاص نے حضور اقدس ﷺ کی تعظیم کی وجہ سے کبھی آپ کو آنکھ بھر کر نہ دیکھا
13	صحابہ کرام مجلس اقدس میں یوں باادب بیٹھتے گویا کہ ان کے سروں پر پرندے ہیں
14	صحابہ کرام حضور اقدس ﷺ کی مجلس میں نگاہ اٹھا کر آپ کی طرف نہ دیکھتے
15	صحابہ کرام کے ادب بارگاہ مصطفیٰ ﷺ کے بارے میں عروہ بن مسعود کے تاثرات
16	صحابہ کرام حضور اقدس ﷺ کا موئے مبارک زمین پر نہ گرنے دیتے
17	صحابہ کرام تعظیماً حضور اقدس ﷺ کے دست پاک اور پائے ناز کا بوسہ لیتے
18	حضرت قباث بن اشیم کا ادب
19	حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ کا ادب
20	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور اقدس ﷺ کی ہیبت اور آپ کے ادب کی بناء پر آپ سے سوال نہ پوچھتے
21	صحابہ کرام حضور اقدس ﷺ کے دروازہ مبارک پر ناخنوں سے دستک دیتے
22	حضور اقدس ﷺ کی قبر انور کو پیٹھ نہ کر دے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما
23	گستاخ رسول کا انجام ایک گستاخ کی لاش کو زمین نے قبول نہ کیا
24	عتیبہ بن ابی لہب کا عبرتناک انجام
25	گستاخ رسول کی دنیا میں سزا قتل ہے
26	”من سب نبیا قتل“ سے استدلال

نمبر شمار	حدیث نمبر
27	حضرت صدیق اکبر کے واقعے سے استشہاد
28	حضور اقدس ﷺ نے ایک نابینا کی گستاخ باندی کے خون کو رائیگاں قرار دیا
29	طاغوت الیہود کعب بن اشرف یہودی گستاخ کا قتل
30	ابورافع یہودی موزی کا قتل
31	حضور اقدس ﷺ نے چار گستاخوں کو قتل کرنے کا حکم دیا، اگرچہ وہ کعبے کے پردے میں ہی چھپے ہوں
32	شاتم رسول کے قتل پر تمام امت کا اجماع ہے محمد بن حنون
33	امام ابن حجر عسقلانی اور امام قرطبی کی تائید

باب: 3

عظمت سیدنا مصطفیٰ ﷺ

1	حضور اقدس ﷺ کی عظمت پر تیر کا چند قرآنی آیات
2	اللہ عزوجل کا درود یہ ہے کہ وہ ملائکہ کے سامنے اپنے حبیب ﷺ کی ثناء فرماتا ہے حضرت ابوالعالیہ بخوالہ بخاری
3	صبح و شام ستر ستر ہزار فرشتے بارگاہ مصطفوی ﷺ میں حاضر ہو کر صلوٰۃ و سلام عرض کیا کرتے ہیں
4	جو حضور اقدس ﷺ پر ایک بار درود بھیجے اللہ جل مجدہ اس پر دس بار درود بھیجتا ہے
5	نیز دس گناہ مٹا دیے جاتے ہیں اور دس درجات بلند ہو جاتے ہیں
6	اللہ جل مجدہ نے فرمایا: جب بھی میرا ذکر کیا جائے گا آپ کا ذکر میرے ساتھ ہوگا
7	حضرت قتادہ امام جعفر صادق اور امام ابن عطار رضوان اللہ علیہم اجمعین کی لطیف شرح
8	حضرت آدم علیہ السلام نے عرش کے ستونوں پر حضور اقدس ﷺ کا نام لکھا ہوا دیکھا
9	نیز حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ وسیلہ محمدی ﷺ سے قبول ہوئی
10	لفظ کوثر سے مراد ہر قسم کی خیر کثیر ہے: حضرت ابن عباس
11	لفظ کوثر کی تفسیر حدیث نبوی کی روشنی میں
12	حضور اقدس ﷺ کی خواہش پر اللہ جل مجدہ نے قبلہ تبدیل فرما دیا

نمبر شمار	حدیث نمبر
13	اللہ رب العزت، حضور اقدس ﷺ کی خواہش پوری کرنے میں جلدی فرماتا ہے: حضرت عائشہ
14	دعوات مصطفیٰ کریم ﷺ کی شان اجابت
15	حضرت انس کو مال و اولاد میں کثرت کی دعا عطا فرمائی
16	حضور اقدس ﷺ کی مقدس دعا سے آسمان بادلوں سے بھر گیا اور ہفتہ بھر بارش رہی
17	حضور اقدس ﷺ کی دعا سے حضرت ابو ہریرہ کی والدہ کو ایمان میسر آ گیا
18	دعائے مصطفیٰ ﷺ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سردی اور گرمی کی تکلیف دور ہو گئی
19	آقا کریم ﷺ کی دعا سے مضر کی قحط سالی دور ہو گئی
20	اللہ رب العزت نے حضور اقدس ﷺ کو تمام مخلوق میں فضیلت و برتری عطا فرمائی
21	حضور اقدس ﷺ کی شان تمام انبیاء علیہم السلام سے بڑھ کر ہے
22	میرے پانچ نام ہیں: فرمان مصطفیٰ کریم ﷺ
23	حضور اقدس ﷺ کے پسینہ مبارک کی خوشبو تمام عطروں سے بڑھ کر ہے
24	حضور اقدس ﷺ کی فضیلت کی طہارت پر دلیل نیز امام قاضی عیاض اور علامہ عینی کی شرح
25	حالات نیند میں حضور اقدس ﷺ کا قلب اطہر بیدار رہتا ہے
26	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، حضور ﷺ کے وسیلہ سے دعائیں کرتے تھے
27	حضور اقدس ﷺ کے وصال کے بعد آپ سے توسل کے چند دلائل
28	عظمت مصطفیٰ کریم ﷺ کے متعلق ایمان افروز روایت
29	آخرت میں شان مصطفیٰ ﷺ بزبان مصطفیٰ ﷺ
30	حضور اقدس ﷺ کے افضل الخلاق ہونے پر چند علماء کے اقوال
31	حضور اقدس ﷺ کی افضلیت کے متعلق حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا جامع استدلال

باب: 4

خاتمیت نبوت سیدنا مصطفیٰ ﷺ

1	قرآنی آیات
---	------------

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

نمبر شمار	حدیث نمبر
2	حضور اقدس ﷺ کی خاتمیت رسالت پر چند احادیث صحیحہ
3	خاتمیت نبوت مصطفیٰ کریم ﷺ کے متعلق محقق علماء کے فرامین و اقوال

باب: 5

وسعت علم سیدنا مصطفیٰ ﷺ

1	قرآنی احادیث
2	احادیث نبویہ
3	حضور اقدس ﷺ نے جنت و دوزخ سمیت جس چیز کا دیکھنا ممکن تھا اسے دیکھ لیا
4	مذکورہ حدیث کی شرح میں امام بدرالدین عینی کی نکتہ آفرینی
5	حضور اقدس ﷺ نے ایک ہی مجلس میں ماکان و مایکون کی خبریں دیدیں: حضرت عمرؓ بحوالہ بخاری
6	حدیث کی شرح امام ابن حجر عسقلانی اور امام بدرالدین عینی سے
7	حضور اقدس ﷺ کے علم ماکان و مایکون پر چند دلائل
8	حضور اقدس ﷺ کو تمام اہل جنت و اہل جہنم کے نام ان کے آباؤ اجداد اور قبائل کے نام معلوم ہیں
9	آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اسی طرح مشرق و مغرب کے مابین جو کچھ ہے حضور اقدس ﷺ سب جانتے ہیں پہچانتے ہیں
10	نیز ملا علی قاری علامہ طبیبی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی ایمان افروز شرح
11	قیامت تک اس دنیا میں جو کچھ ہونے والا ہے وہ سب میری آنکھوں کے سامنے ہے: فرمان مصطفیٰ ﷺ
12	”سلونی عما شئتم“ ایمان افروز حدیث
13	تمام زمین حضور اقدس ﷺ کے پیش نظر ہے
14	ملا علی قاری شارح مشکوٰۃ کی وضاحت
15	میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے۔ فرمان مصطفیٰ کریم ﷺ
16	حضور اقدس ﷺ سے دلوں کا خشوع بھی پوشیدہ نہیں

نمبر شمار	حدیث نمبر
17	حوض کوثر، نگاہ مصطفیٰ کریم ﷺ کے سامنے ہے نیز خبر دے دی کہ میری امت قیامت تک شرک نہیں کرے گی
18	حضور اقدس ﷺ نے غزوہ بدر میں ستر کفار کے متعلق بتا دیا کہ کل قتل ہوں گے اور جگہ کا تعین بھی فرما دیا
19	حضور اقدس ﷺ کے علم کے متعلق ازواج مطہرات کا عقیدہ: بحوالہ صحیح بخاری
20	نبی کریم ﷺ نے مدینہ میں تشریف فرما ہو کر غزوہ موتہ کے احوال صحابہ کو بیان فرما دیئے
21	حضور اقدس ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غیبی خبر دی کہ تم سب سے پہلے مجھے آ کر ملو گی
22	امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کے متعلق غیبی خبر
23	حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دست کرامت پر خیر فتح ہونے کی خبر
24	منافق نے علم اقدس کی توہین کی تو اس پر تازیانہ غضب الہی برسا
25	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کورات کے چور کی خبر دی اور واضح فرمایا کہ وہ شیطان تھا
26	قیصر و کسریٰ کے ہلاک ہونے کے بعد کوئی قیصر و کسریٰ نہیں ہوگا
27	حضور اقدس ﷺ نے حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کے شہید ہونے کی خبر دی
28	حضرت عثمان غنی کی خلافت اور خلافت میں واقع ہونے والے فتنے کے متعلق غیبی خبر
29	حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے وقت حشر کے متعلق ایک غیبی خبر
30	تیس کذاب مدعیان نبوت کے متعلق غیبی خبر
31	دو آدمیوں کے جہنمی ہونے کے متعلق خبر دی
32	حضور اقدس ﷺ نے حضرت ماعز کو جنت کی نہر میں غوطے لگاتے ہوئے دیکھا
33	حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے متعلق خبر دی کہ جنت میں انہیں دودھ پلانے والی موجود ہے
34	حضور اقدس ﷺ کے اہل جنت والہل جہنم پر مطلع ہونے کی واضح دلیل
35	حضرت ام حارثہ کا عقیدہ اور علم مصطفیٰ ﷺ
36	حضور اقدس ﷺ نے دو قبروں میں عذاب دیکھا تو اس کے اسباب بھی بیان فرما دیئے

نمبر شمار	حدیث نمبر
37	حضور اقدس ﷺ کے علم عظیم کے متعلق بھیڑیے کا عقیدہ
38	عذاب قبر کے مشاہدہ پر ایک اور دلیل
39	میری امت میں خلاف تیس سال ہوگی پھر ملوکیت
40	بازن اللہ غیوب پر مطلع ہونے کی ایک واضح دلیل
41	قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک دو گروہ آپس میں نہ لڑیں جن کا دعویٰ ایک ہوگا
42	کعبہ کا خراب کرنے والا ایک جہشی ہوگا، گویا کہ وہ میری نگاہوں کے سامنے ہے: حدیث
43	خوارج کے متعلق غیبی خبر
44	نجد کے فتنے کے متعلق غیبی خبر
45	دجال کے متعلق غیبی خبر
46	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق غیبی خبریں
47	حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے متعلق غیبی خبریں
48	قیامت کی پہلی نشانی کے متعلق فرمان مصطفیٰ کریم ﷺ
49	فرات سے سونے کے خزانے نکلنے کے متعلق غیبی خبر
50	قیامت جمعے کے دن قائم ہوگی، فرمان نبی کریم ﷺ
51	نبی کریم ﷺ پر تمام امتیں پیش کی گئیں
52	اہل جنت کے متعلق چند غیبی خبریں
53	جہنم و اہل جہنم کے چند احوال
54	حضور اقدس ﷺ کے علم عظیم کے متعلق تصریحات علماء عظام

باب: 6

سماعتِ سیدنا مصطفیٰ ﷺ

1	قرآنی آیات
2	احادیث

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

نمبر شمار	حدیث نمبر
3	بندہ ولی کے اعضاء صفات الہی عزوجل کے مظہر بن جاتے ہیں
4	امام فخرالدین رازی علیہ الرحمہ کی شرح سے استدلال
5	کریم آقا ﷺ نے عذاب قبر کو سماعت فرمایا
6	سماعت مصطفیٰ ﷺ کی بے مثلیت و انفرادیت
7	نبی مکرم ﷺ نے جنت میں ہونے کے باوجود حضرت بلال کے قدموں کی آہٹ کو سنا
8	حضرت حارثہ کی قرأت کو جنت میں سماعت فرمایا
9	فرش زمین پر تشریف فرما ہو کر جہنم کی تہہ میں گرنے والے پتھر کی آواز سماعت فرمائی
10	آسمان کا دروازہ کھلنے کی آواز سماعت فرمائی
11	نبی مکرم ﷺ امتیوں کے سلام سماعت فرماتے ہیں
12	علماء عظام کی تصریحات
13	بارگاہ مصطفوی ﷺ میں درود کا پہنچنا
14	حدیث میں تصریح ہے کہ ہر امتی کے درود کی آواز مجھ تک پہنچتی ہے: بحوالہ جلاء الافہام
15	ایک فرشتے کو تمام مخلوق کی آوازیں سننے کی طاقت عطا کی گئی ہے
16	حوران جنت کی سماعت سے استدلال
17	حضرت جبرائیل امین علیہ السلام کی سماعت پر قوی دلیل

باب: 7

اختیارات سیدنا مصطفیٰ ﷺ

1	قرآنی آیات
2	احادیث مبارکہ
3	اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس ﷺ کو ہر قسم کی خیر کثیر کا مالک بنا دیا
4	حضور اقدس ﷺ کا اسم نعم الہیہ ہیں
5	نبی مکرم ﷺ کو زمین کے خزانوں کی چابیاں عطا فرمادی گئی ہیں

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

نمبر شمار	حدیث نمبر
6	سرخ اور سفید خزانے حضور اقدس ﷺ کو عطا کر دیئے گئے
7	قیامت کے دن جنت کی چابیاں حضور اقدس ﷺ کے دستِ اقدس میں ہوں گی
8	حضور اقدس ﷺ کو تمام دنیا کے خزانوں کی چابیاں عطا کر دی گئیں
9	حضور اقدس ﷺ کے وزیر آسمانوں پر بھی ہیں اور زمین پر بھی
10	زمین اللہ جل مجدہ کی ہے اور اللہ عز وجل کے رسول ﷺ کی: حدیث پاک
11	حضرت ربیعہ بن کعب نے حضور اقدس ﷺ سے جنت کا سوال کیا
12	علامہ علی قاری اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی شرح
13	نبی مکرم ﷺ نے دیہاتی کے جنت نہ مانگنے پر اظہارِ تعجب فرمایا: ایمان افروز حدیث
14	حضور اقدس ﷺ کا جنت میں تصرف فرمانے کی واضح دلیل
15	حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے دوبار حضور اقدس ﷺ سے جنت خریدی
16	شیخ محقق اور امام غزالی کے ایمان افروز فرامین
17	صحابہ کرام کو جنت کی بشارت دینے کے واقعات
18	جو مجھے شرمگاہ اور زبان کی ضمانت دے میں اس کیلئے جنت کا ضامن ہوں
19	شق القمر کا معجزہ
20	بادلوں پر تصرف مصطفیٰ ﷺ
21	پہاڑوں پر تصرف مصطفیٰ ﷺ
22	درختوں پر تصرف مصطفیٰ ﷺ
23	حیوانات پر تصرف مصطفیٰ ﷺ
24	رسول اللہ ﷺ دنیا و آخرت میں مومنوں کی جانوں سے بھی زیادہ ان کے حقدار ہیں
25	حضرت بہل بن عبد اللہ التستری کا فرمان
26	حضرت زینب کو حضرت زید سے نکاح کا حکم دینے کا واقعہ
27	جنات و شیاطین پر تصرف کے دو واقعات

نمبر شمار	حدیث نمبر
28	حضور اقدس ﷺ باذن اللہ تعالیٰ غنی فرماتے ہیں: ابن جمیل کا واقعہ
29	سرکار اقدس ﷺ نے حضرت ابو ہریرہ کو حافظہ عطا فرمادیا
30	حضرت قتادہ کی آنکھ نکلنے کا واقعہ
31	حضور اقدس ﷺ کی زبان اقدس سے ”کن“ کا جاری ہونا
32	حضور اقدس ﷺ نے مدینہ کو حرم بنادیا
33	تشریحی امور میں اختیاراتِ مصطفیٰ ﷺ
34	رسول اللہ ﷺ کی نفع رسائی پر دلیل
35	حضور اقدس ﷺ کے تصرفات و اختیارات کے متعلق تصریحات علماء اعلام

باب: 8

نورانیتِ سیدنا مصطفیٰ ﷺ

1	قرآنی آیات اور مفسرین کی تفسیرات
2	سب سے پہلے حضور اقدس ﷺ کا نور پیدا ہوا: حدیث جابر رضی اللہ عنہ
3	شیخ محقق نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے: ”اول ما خلق اللہ نوری“
4	میں آدم علیہ السلام کی پیدائش سے چودہ ہزار سال قبل اپنے رب کی بارگاہ میں نور تھا: فرمان اقدس
5	حضور اقدس ﷺ کا نور اللہ جل مجدہ کی تسبیح کرتا تھا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
6	حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا مدیہ قصیدہ
7	کعب بن زہیر کا مدیہ قصیدہ
8	حضور اقدس ﷺ (کا نور) بہترین طبقات میں رکھا گیا
9	حضور اقدس ﷺ نے دعا مانگی: اے اللہ عز و جل! مجھے سراپا نور بنادے
10	حضور اقدس ﷺ کا چہرہ اقدس چاند سے بھی بڑھ کر منور تھا
11	جب کریم آقا ﷺ کلام فرماتے تو آپ کے دانتوں کے درمیان سے نور نکلتا
12	حضور اقدس ﷺ کا چہرہ اقدس سورج کی طرح چمکدار تھا

نمبر شمار	حدیث نمبر
13	جس دن حضور ﷺ مدینہ تشریف لائے اس سے بڑھ کر کوئی روشن دن نہ تھا
14	حضور ﷺ کی ولادت کے وقت ایک نور نکلا جس سے شرق و غرب روشن ہو گئے
15	سب سے پہلے حضور اقدس ﷺ کی تخلیق ہوئی: اس پر چند دلائل
16	حضور اقدس ﷺ اس وقت بھی نبی تھے جب آدم علیہ السلام روح و جسم کے درمیان تھے
17	حضور اقدس ﷺ کے جسم اقدس کا سایہ نہ تھا: چند تصریحات علماء
18	حضور اقدس ﷺ کی نورانیت کے ثبوت پر تصریحات علماء

باب: 9

بے مثلیت سیدنا مصطفیٰ ﷺ

1	قرآنی آیات
2	احادیث طیبہ
3	حضور اقدس ﷺ نے صوم وصال سے منع فرمایا کہ تم میں میری مثل کون ہے؟
4	حضور اقدس ﷺ کے بے مثل بشر ہونے میں صحابہ کرام کے نظریات
5	حضور اقدس ﷺ کے حواس کی بے مثلیت
6	مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کا عقیدہ
7	حضور اقدس ﷺ اندھیری رات میں بھی دن کی طرح دیکھتے تھے
8	حضور اقدس ﷺ آگے کی طرح پیچھے بھی دیکھتے تھے
9	کریم آقا ﷺ کی بے مثلیت پر واضح دلیل کہ سرکار کا پسینہ ہر خوشبو سے بڑھ کر معطر ہے
10	حضور اقدس ﷺ کے لعاب دہن میں باذن اللہ تعالیٰ بیماروں کے لیے شفاء ہے
11	حضور اقدس ﷺ کی نیند سے آپ کا وضو نہیں ٹوٹتا
12	نماز میں اگر حضور اقدس ﷺ بلائیں تو نماز چھوڑ کر حاضری بارگاہ فرض ہے: علامہ ابن حجر کی شرح
13	حضور اقدس ﷺ کی بے مثلیت پر طہارت فضلات سے استدلال
14	ام ایمن نے حضور اقدس ﷺ کا بول پیا تو فرمایا: اب کبھی تمہارے پیٹ میں درد نہیں ہوگی

نمبر شمار	حدیث نمبر
15	انبیاء علیہم السلام کے بطون سے جو کچھ نکلتا ہے زمین اسے نکل لیتی ہے اور وہاں مشک و کستوری کی خوشبو رہتی ہے
16	337
17	338
18	339
19	340
20	341
21	342
22	343

باب: 10

شفاعتِ سیدنا مصطفیٰ ﷺ

1	قرآنی آیات
2	احادیث مبارکہ
3	344 تا 347
4	348
5	349
6	350
7	351
8	352
9	353
10	354

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

نمبر شمار	حدیث نمبر
11	حضرت انس رضی اللہ عنہ کا حضور اقدس ﷺ سے شفاعت کا سوال کرنا
12	جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہے
13	زائر مدینہ کے لیے ایک اور بشارت شفاعت
14	مدینہ کی تختیوں پر صبر کرنے والے کے لیے شفاعت کی بشارت
15	جو مدینہ میں فوت ہوا اس کے لیے بشارت شفاعت
16	مقام محمود سے مراد مقام شفاعت ہے
17	اللہ جل مجدہ نے اپنے حبیب مکرّم ﷺ سے وعدہ فرمایا کہ امت کے متعلق آپ کو راضی کر دیں گے
18	قیامت کے دن تین گروہ شفاعت کریں گے
19	حضور اقدس ﷺ کی امت بھی شفاعت کرے گی۔ بطور خاص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
20	حضور اقدس ﷺ کی شفاعت سے ایک قوم جہنم سے نکلے گی جن کو ”جہنمین“ کہا جائے گا
21	شفاعت کی مفصل حدیث
22	خازن جہنم عرض کرے گا کہ آپ نے اپنے رب کے غضب کے لیے اپنی امت میں کسی کو جہنم میں نہیں چھوڑا
23	اذن شفاعت کے متعلق ایک اور حدیث
24	عرب کو دھوکا دینے والے کو شفاعت نصیب نہ ہوگی
25	ملائکہ کی شفاعت کے متعلق حدیث
26	اولیاء بھی باذن اللہ قیامت کے دن شفاعت کریں گے
27	علامہ نووی اور علامہ تفتازانی کی عقیدہ شفاعت کے متعلق وضاحت

باب: 11

حیاتِ سیدنا مصطفیٰ ﷺ

1	قرآنی آیات
2	زمین پر انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام کھانا حرام ہے
374	

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

نمبر شمار	حدیث نمبر
3	اللہ جل مجدہ کا نبی اپنی قبر میں زندہ ہوتا ہے اور اسے رزق دیا جاتا ہے: حدیث 375
4	انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں 376
5	اعمال اُمت حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں پیش کیے جاتے ہیں 377
6	حضرت سعید بن مسیب اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی وضاحت
7	اُمت کے سلام کا جواب دینے سے حیات اقدس پر استدلال 378
8	وضاحت محققین کے ساتھ
9	حضور اقدس ﷺ کی سری و حکمی شہادت پر دلیل: بحوالہ بخاری 379
10	حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضور اقدس ﷺ کی قبر انور پر جا کر سلام عرض کریں گے 380
11	حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے تین دن حضور ﷺ کی قبر انور سے اذان کی آواز سنی 381
12	میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا وہ قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے: حدیث 382
13	انبیاء علیہم السلام بعد از وصال بھی حج کرتے ہیں 383
14	شب معراج انبیاء علیہم السلام کی امامت سے استدلال 384
15	تصریحات علماء

باب: 12

معجزات سیدنا مصطفیٰ ﷺ

1	قرآنی آیات
2	احادیث مبارکہ
3	حضور اقدس ﷺ کا سب سے بڑا معجزہ قرآن ہے 385
4	حضور اقدس ﷺ کی ذات اللہ جل مجدہ کے وجود کی دلیل اتم ہے 386
5	دودھ کا ایک پیالہ ستر اصحاب صفہ کو پورا ہو گیا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی روایت 387
6	کریم آقا علیہ السلام کے دست انور سے پانی کے چشمے جاری ہو گئے 388
7	تکثیر ماء کے چند معجزات 389-393

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

نمبر شمار	حدیث نمبر
8	تکثیر طعام کے معجزات
9	حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا قرض پورا ہونے کا معجزہ
10	معجزہ شق القمر
11	معجزہ رد شمس
12	زہر آلود لقمے نے حضور اقدس ﷺ سے کلام کیا
13	حنین الجذع کا معجزہ
14	امام شافعی کا استدلال
15	اشجار کے متعلق چند معجزات
16	احجار کے متعلق چند معجزات
17	کھانا، حضور اقدس ﷺ کے دست مبارک میں تسبیح کرتا تھا
18	جنگ حنین میں حضور اقدس ﷺ نے مٹی کی ایک مٹھی کافروں پر پھینکی جو ان میں سے ہر ایک کی آنکھ میں پڑی
19	حضور اقدس ﷺ کی دعا سے چشم زدن میں آسمان بادلوں سے بھر گیا
20	شیر پہاڑ کر جنیس کرنا اور حضور اقدس ﷺ کا اُس کا ساکن کرنا
21	اُحد پہاڑ حضور اقدس ﷺ سے محبت کرتا ہے
22	سرکار اقدس ﷺ باذن اللہ جانوروں کی بولیاں بھی سمجھتے ہیں
23	ایک زبردست آندھی کی پیٹنگی خبر دی
24	ایک صحابی کے سر پر دست مصطفیٰ ﷺ پھرنے کی برکت سے کبھی بڑھا پا نہیں آیا
25	بھیزیوں کا کلام سماعت فرمایا
26	سراقہ بن مالک کے گھوڑے کا زمین میں دھنس جانا
27	حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے مسلمان ہونے کی وجہ حضور اقدس ﷺ کا غیب پر مطلع ہونا ہے
28	حضرت سلمہ بن الاکوع کی ٹوٹی ہوئی پنڈلی پر دم فرمایا اس کے بعد کبھی تکلیف نہ ہوئی

نمبر شمار	حدیث نمبر
29	حضور اقدس ﷺ کی دعا کی برکت سے حضرت جریر گھوڑے پر ثابت قدم ہو گئے
30	ایک تیز آندھی کا سبب بیان فرمایا کہ ایک بہت بڑے منافق کی موت کی وجہ سے آئی ہے
31	فرشتے شہر مدینہ کی حفاظت پر مامور ہے
32	حضور اقدس ﷺ کی برکت سے حضرت ابو طلحہ کا ست رفتار گھوڑا سمندر کی طرح تیز رفتار ہو گیا
33	اسی طرح حضرت جابر کا تھکا ماندہ اونٹ سرکارِ دو عالم ﷺ کی برکت سے تیز ہو گیا

باب: 13

معراجِ سیدنا مصطفیٰ ﷺ

1	قرآنی آیات
2	حضور نبی مکرم ﷺ کی معراج کے متعلق مستند احادیث
3	حضور اقدس ﷺ کی رؤیت باری تعالیٰ کے متعلق حضرت ابن عباس کا نظریہ

باب: 14

اخلاقِ سیدنا مصطفیٰ ﷺ

1	قرآنی آیات
2	احادیث طیبہ
3	حضور اقدس ﷺ کی بعثت کا بنیادی مقصد حسن اخلاق کی تکمیل و تکمیل ہے
4	حضور اقدس ﷺ کا خلق قرآن ہے۔ فرمانِ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا
5	حضرت انس خادم خاص کے ساتھ حسن سلوک
6	رسول اللہ ﷺ تمام لوگوں سے بڑھ کر خلیق تھے
7	ابو عمیر کے ساتھ مزاح
8	حضور اقدس ﷺ کے اخلاقی حسنہ کا بیان حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی زبان سے
9	مجھے میرے رب عزوجل نے ادب سکھایا اور بہترین ادب سکھایا: فرمانِ اقدس

نمبر شمار	حدیث نمبر
10	اخلاق سیدنا مصطفیٰ ﷺ کا بیان حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی زبان سے
11	حضور اقدس ﷺ نے کبھی کسی کو دست پاک سے نہیں مارا
12	بچوں کے ساتھ حسن سلوک
13	توریت میں اخلاق و اوصاف مصطفیٰ ﷺ
14	حضور اقدس ﷺ نے سائل کو کبھی ”نہ“ نہیں فرمائی
15	ایک آدمی کو دو پہاڑوں کے درمیان کی تمام بکریاں عطا فرمادیں
16	حضور اقدس ﷺ کنواری پردہ نشین سے بھی بڑھ کر حیا دار تھے
17	سرکار اقدس ﷺ اکثر اوقات میں تبسم کناں رہتے تھے
18	حضور اقدس ﷺ نے کبھی زوردار قہقہہ نہیں لگایا
19	سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حسن سلوک اور اظہار محبت
20	ایک یہودی لڑکے کی عیادت فرمائی وہ حسن اخلاق سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گیا
21	حضور اقدس ﷺ غلاموں کی دعوت کو قبول فرماتے اور مریضوں کی عیادت فرماتے تھے
22	حاجت مندوں کی حاجات پوری فرماتے
23	اخلاق سیدنا مصطفیٰ ﷺ کا ایک واقعہ
24	حضور اقدس ﷺ کا جو دو کرم
25	حضور اقدس ﷺ یہ قبول فرماتے اور جواباً یہ عطا فرماتے
26	حضور اقدس ﷺ گھر کے کام کاج خود فرماتے
27	فرمایا کہ اگر ایک پائے کا بھی ہدی دیا جائے تو میں قبول فرمالوں گا
28	حضور اقدس ﷺ اپنے لئے قیام کو ناپسند فرماتے
29	مسجد میں پیشاب کرنے والے دیہاتی کے ساتھ نرمی کی تلقین
30	یہودی بددعا پر نرمی اور حسن اخلاق کی تعلیم

نمبر شمار	حدیث نمبر
31	دیہاتی پر قابو پانے کے باوجود اپنی ذات کا بدلہ نہ لیا
32	مشرکین کے خلاف دعائے ہلاکت نہ کی
33	ایک درشت خوشخت گیر دیہاتی کے ساتھ حسن سلوک
34	طائف کے مکینوں اور سنگ دلوں کے ساتھ حسن سلوک
35	حضور اقدس ﷺ نے کبھی کھانے میں عیب نہیں نکالا
36	کلماتِ تشکر
37	فہرست اطراف الاحادیث



Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

پیش لفظ

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم .

الحمد للہ تعالیٰ! عقیدہ اہل سنت حق، سچ اور کھرا عقیدہ ہے۔ یہی وہ عقیدہ ہے جو قرآن و حدیث کی نصوص سے ثابت ہے اور یہی وہ عقیدہ ہے جو چودہ سو سال سے صحابہ کرام، تابعین، آئمہ مجتہدین، محدثین، مفسرین اور محققین سے ثابت ہے۔ اس کے ماسوا جتنے عقائد و نظریات ہیں جو عظمت شانِ سیدنا مصطفیٰ ﷺ میں توہین و تنقیص پر مبنی ہیں، سب باطل اور غلط ہیں۔ اس بات کا اندازہ تو قارئین اس کتاب کے مطالعہ سے کریں گے کہ ہر ہر عقیدہ پر قرآن و حدیث کے دلائل کے انبار اور محققین اُمت کی تائیدات موجود ہیں۔ سر دست اس کتاب کی وجہ تالیف کی طرف توجہ دلانا مقصود ہے اور وہ یہ کہ بد مذہب اپنے مذموم و مزعوم عقائد کے اثبات کے لیے چند قلیل و محدود احادیث کا سہارا لیتے ہیں اور اُن کی اپنی عوام میں تشہیر کرتے ہیں جن سے بزعْم خویش، وسعت علم مصطفیٰ ﷺ، اختیاراتِ مصطفیٰ ﷺ اور اس طرح کے دوسرے عقائد کا انکار کرتے ہیں۔ ادھر ہماری قوم کی سستی اور غفلت کہ وہ اپنے عقائد مع دلائل کا مطالعہ نہیں کرتے جس کی وجہ سے جب اُن منکرین کی زبان و قلم سے کوئی ایسی آیت یا حدیث سنی یا پڑھی جس سے وہ اپنا مطلب کشید کرتے ہیں تو اپنے عقیدے کی صحت و حقانیت میں شک و تردّد اور تذبذب و اضطراب میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور اس بات کی طرف توجہ نہیں کرتے کہ اُن کے اس استدلال کے پیچھے اُن کی بد باطنی اور اُن کا قلبی بغض کارفرما ہے۔ زیر نظر کتاب ”عقائد اہل السنۃ من الاحادیث النبویۃ“ میں مقامِ مصطفیٰ ﷺ اور عقائد اہل سنت پر مستند احادیث صحیحہ کو جمع کیا گیا ہے جن کی تائید میں قرآنی آیات، تصریحات مفسرین اور علمائے کرام کے نظریات بیان کیے گئے ہیں۔ اگرچہ اس موضوع پر بہت کام ہو چکا ہے مگر مجھے اللہ جل مجدہ کے فضل و کرم سے اُمید واثق ہے کہ قارئین اس کتاب میں جدت پائیں گے اور اس کتاب کا افادہ باقی کتب کی بہ نسبت زیادہ ہوگا۔ کتاب کی چند خصوصیات یہ ہیں:

- (1) قرآنی آیات، احادیث اور اقوال کے اصل متن کے ساتھ۔
- (2) عامۃ الناس کی آسانی کے لیے ہر آیت و حدیث پر اعراب لگائے گئے ہیں اور عام فہم ترجمہ بھی کیا گیا ہے۔
- (3) ہر حدیث کے حوالہ کی کتب، ابواب اور ارقام کے ساتھ مفصل تخریج۔
- (4) قارئین کی سہولت کے لیے ابتداء میں اجمالی اور تفصیلی فہرست کا خاکہ دیا گیا ہے۔
- (5) بیروت طرز پر آخر میں اطراف الحدیث کی فہرست کو شامل کیا گیا ہے جس کی بدولت حدیث کو تلاش کرنا بہت آسان ہو جائے گا۔

از قلم:

محمد عاطف رمضان سیالوی

مرکزی جامع مسجد پرانی عید گاہ جھنگ صدر

0301-7698701

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

باب: ۱

محبت سیدنا مصطفیٰ ﷺ

(اے حبیب مکرّم ﷺ!) تم فرماؤ! اگر تمہیں اللہ سے محبت ہے تو میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت فرمائے گا۔

تم فرماؤ! اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کے مکان، یہ چیزیں اللہ اور اُس کے رسول اور اُس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔

قال الله تعالى: قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ. (آل عمران: ۳۱)

وقال الله تعالى: قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ نَاقَرْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ ط وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ○

(التوبة: ۲۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی مکرّم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اُس کے نزدیک اُس کے والد اور اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَا: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ .

(صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب: حب الرسول صلی اللہ علیہ وسلم من الایمان، رقم: ۱۴-۱۵، دارالکتاب العربی، بیروت) (صحیح مسلم، کتاب: الایمان، باب: وجوب محبة رسول الله صلى الله عليه وسلم رقم الحديث: ۱۶۸-۱۶۹، دارالکتاب العربی، بیروت) (سنن نسائی، کتاب: الایمان، باب: علامة الایمان، رقم الحديث: ۵۰۲۳-۵۰۲۴-۵۰۲۵، دارالفکر، بیروت) (سنن ابن ماجہ، المقدمة، باب: فی الایمان، رقم الحديث: ۶۷، دارالسلام، ریاض) (مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۱۷۷، جلد ۳ صفحہ ۲۷۵) (سنن دارمی، کتاب: الرقاق، باب: لا یؤمن احدکم حتی یحب لایحہ ما یحب لنفسه، رقم الحديث: ۲۷۷۵) (صحیح ابن حبان، کتاب: الایمان، باب: ذکر اطلاق اسم الایمان، رقم الحديث: ۱۷۹، دارالمعرفة، بیروت) (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب: الایمان، رقم الحديث: ۷) (مسند ابو عوانہ جلد ۱ صفحہ ۳۳، مسند ابو یعلیٰ: ۳۰۴۹، شعب الایمان: ۱۳۷۴، شرح

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

السنة: ۲۲ المعجم الأوسط: ۲۸۵۴)

۲- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ: أَنْ يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولَهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ، وَأَنْ يَكْرَهُ أَنْ يُعَوِّدَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص میں تین خصلتیں ہوں وہ ایمان کی مٹھاس کو پالے گا: (۱) یہ کہ اُس کے نزدیک اللہ اور اس کا رسول اُن کے ماسوا سے زیادہ محبوب ہو (۲) اور یہ کہ وہ جس شخص سے بھی محبت کرے صرف اللہ کے لیے محبت کرے (۳) اور یہ کہ اُس کے نزدیک کفر میں لوٹنا ایسا ناپسندیدہ ہو جیسے آگ میں ڈالا جانا ناپسندیدہ ہے۔

(صحیح بخاری: کتاب: الایمان، باب: حلاوة الایمان، رقم الحديث: ۶۱، دارالكتاب العربي، بیروت) (صحیح بخاری: اطراف الحديث، رقم الحديث: ۶۰۴۱-۶۹۴۱) (صحیح مسلم: کتاب: الایمان، باب: بیان خصال من اتصف بهن وجد حلاوة الایمان، رقم الحديث: ۱۶۵-۱۶۶، دارالكتاب العربي، بیروت) (سنن الترمذی: کتاب: الایمان، باب: حديث ثلاث من كن فيه رقم الحديث: ۲۶۲۴، دارالمعرفة، بیروت) (قال ابو عيسى: هذا حديث حسن صحيح) (سنن النسائی: کتاب: الایمان، باب: طعم الایمان وحلاوة الایمان، رقم الحديث: ۴۹۹۷-۴۹۹۸-۴۹۹۹، دارالفکر، بیروت) (صحیح ابن حبان: کتاب: الایمان، باب: اثبات وجود حلاوة الایمان، لمن احب قوما لله جل و علا، رقم الحديث: ۲۳۷-۲۳۸، دارالمعرفة، بیروت) (مسند احمد، مسند انس بن مالك جلد ۵ صفحہ ۲۸۷، رقم الحديث: ۱۲۳۲۸، دارالکتب العلمیہ، بیروت) (مشکوۃ المصابیح: کتاب: الایمان، رقم الحديث: ۸، دارالکتب العلمیہ، بیروت) (مسند ابو یعلیٰ: ۳۲۷۹، شعب الایمان: ۱۶۲۴)

۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا مِنْ نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: فَإِنَّهُ الْآنَ، وَاللَّهِ، لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: الْآنَ يَا عُمَرُ.

حضرت عبداللہ بن ہشام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: ہم حضور نبی مکرم ﷺ کے ساتھ تھے اس حال میں کہ حضور اقدس ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہیں، سوائے میری جان کے۔ آپ نے فرمایا: اے عمر! نہیں! اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! یہاں تک کہ میں تجھے تیری ذات سے بھی بڑھ کر محبوب ہو جاؤں (تب تیرا ایمان مکمل ہوگا)۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: پس بے شک خدا کی قسم! اب آپ مجھے میری ذات بھی بڑھ کر محبوب ہیں۔ آپ نے فرمایا: اب اے عمر! (یعنی اب تمہارا ایمان کامل ہے)۔

(صحیح بخاری، کتاب: الایمان والنذور، باب: کیف كانت یمین النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: ۶۶۳۲۔
دارالکتاب العربی، بیروت) (مسند احمد، مسند الکوفیین، حدیث جد زہرۃ بن معبد جلد ۷ صفحہ ۶۵۷، رقم الحدیث: ۱۹۴۷۵۔
دارالکتب العلمیہ، بیروت) (الشفاء للقاضی عیاض، الباب الثانی فی لزوم محبتہ صلی اللہ علیہ وسلم، رقم: ۱۱۹۶، دار ابن حزم۔
قال سهل: من لم یر ولا یر الرسول علیہ فی
جميع الاحوال ویری نفسه فی ملکہ علیہ
السلام۔ لا یدوق حلاوة سنتہ لان النبی ﷺ
قال: لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من
نفسہ۔
حضرت سہل نے فرمایا: جو اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کی
ولایت اور ملکیت میں نہیں سمجھتا، وہ آپ کی سنت کی مٹھاس نہیں
پائے گا۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اُس
وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ میں اُسے اُس کی جان
سے بھی بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں۔

(الشفاء للقاضی عیاض، الباب الثانی: فی لزوم محبتہ صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: ۱۱۹۷، صفحہ ۲۴۹، دار ابن حزم،
بیروت)

۴- عَنْ عَلِيٍّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ أَخَذَ بِيَدِ حَسَنِ وَحُسَيْنٍ قَالَ: مَنْ
أَحَبَّنِي وَأَحَبَّ هَذَيْنِ وَأَبَاهُمَا وَأُمَّهُمَا كَانَ مَعِيَ فِي
دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔
حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی مکرم ﷺ نے امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کا ہاتھ پکڑا
اور فرمایا: جس نے مجھ سے محبت کی اور ان دونوں سے محبت کی اور
اُن کے والد و والدہ سے محبت کی، وہ قیامت کے دن (جنت میں)
میرے ساتھ میرے درجہ میں ہوگا۔

(سنن الترمذی، کتاب: المناقب، باب: امرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بسد الابواب الا باب علی، رقم الحدیث: ۳۷۳۳،
دارالسلام، ریاض) (مسند احمد، مسند العشرة المبشرين بالجنة، جلد ۱ صفحہ ۲۳۵، رقم الحدیث: ۵۸۶، دارالکتب العلمیہ،
بیروت) (المعجم الكبير جلد ۳ صفحہ ۵۰، رقم الحدیث: ۲۶۵۴)

۵- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَحِبُّوا اللَّهَ لِمَا يَغْذُوكُمْ مِنْ
نِعْمِهِ وَأَحِبُّونِي بِحُبِّ اللَّهِ، وَأَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِي
بِحُبِّي۔
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے محبت کرو اُن نعمتوں
کی وجہ سے جو اُس نے تمہیں عطا فرمائیں اور مجھ سے اللہ تعالیٰ کی
محبت کے سبب محبت کرو اور میری اہل بیت سے میری
محبت کی خاطر محبت کرو۔

(سنن ترمذی، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب اہل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: ۳۷۸۹، دارالسلام،
ریاض) (المستدرک للإمام حاکم، کتاب: معرفة الصحابة رضی اللہ عنہم، باب: اہل بیتی امان لامتی، جلد ۴ صفحہ ۱۳۱، رقم
الحدیث: ۴۷۷۰، دارالمعرفة، بیروت) (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب: المناقب، باب: مناقب اہل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم

الحديث: ٦١٨٢، دار الكتب العلمية (شعب الايمان للبيهقي جلد ١ صفحہ ٣٦٦ رقم الحديث: ٤٠٨، حلیۃ الاولیاء جلد ٣ صفحہ ٢١١ تاریخ بغداد جلد ٤ صفحہ ١٦٠ المعجم الكبير للطبرانی رقم الحديث: ٢٦٣٩ العلل المتناهية لابن جوزی جلد ١ صفحہ ٢٦٥)

٦- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلَا وَأَنَا حَبِيبُ اللَّهِ وَلَا فَخْرَ. حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: آگاہ رہو کہ میں اللہ کا حبیب ہوں اور یہ فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا (بلکہ اظہارِ حقیقت کے لیے کہہ رہا ہوں)۔

(سنن الترمذی، کتاب: المناقب، باب: سلو اللہ لی الوسيلة رقم الحديث: ٣٦١٦، دار السلام، ریاض) (سنن دارمی، المقدمة، باب: ما اعطى النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الفضل رقم الحديث: ٤٨-٥٥)

٧- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ الْعَاصِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَلَا قَوْلَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ فِي إِبْرَاهِيمَ: (رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعْنِي فَإِنَّهُ مِنِّي) (إبراهيم: ٣٦) وَقَالَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ: (إِنْ تُعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ عَبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ) (المائدة: ١١٨) فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اٰمِيْنِ اٰمِيْنِ وَبٰكِيْ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: يَا جِبْرِيلُ اِذْهَبْ اِلَى مُحَمَّدٍ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ فَسَلِّمْهُ مَا يُسْكِنُكَ فَاخْبِرْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَا قَالَ وَهُوَ اَعْلَمُ فَقَالَ اللّٰهُ: يَا جِبْرِيلُ اِذْهَبْ اِلَى مُحَمَّدٍ فَقُلْ: اِنَّا سَرَضْنٰكَ فِىْ اٰمَتِكَ وَلَا نَسُوْنُكَ. حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس قول کی تلاوت کی: ”اور اے میرے رب! ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا“ سو جس نے میری پیروی کی وہ بے شک میرا ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو یقیناً تو بہت بخشے والا بے حد رحم فرمانے والا۔ (ابراہیم: 36) اور عیسیٰ علیہ السلام نے کہا: ”اگر تو ان کو عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو بخش دے تو تو بہت غالب بہت حکمت والا ہے۔“ (المائدہ: 118) نبی مکرم ﷺ نے اپنے ہاتھ بلند کیے اور عرض کی: اے اللہ! میری اُمت! میری اُمت! اور آپ رونے لگے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا: اے جبرائیل! محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ اور تمہارا رب خوب جاننے والا ہے۔ ان سے پوچھو ان کو کیا چیز زلاتی ہے؟ جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور آپ سے سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو خبر دی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے جبرائیل! محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ اور کہو: آپ کو آپ کی اُمت کے متعلق راضی کر دیں گے اور رنجیدہ نہیں ہونے دیں گے۔

(صحیح مسلم، کتاب: الایمان، باب: دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم لامته، رقم الحدیث: ۴۹۹، دارالکتاب العربی، بیروت)
 (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب: احوال القیامۃ، باب: الحوض والشفاعۃ، رقم الحدیث: ۵۵۷۷، دارالکتب العلمیہ، بیروت) (السنن
 الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث: ۱۱۲۶۹) (صحیح ابن حبان، کتاب: اخبارہ عن مناقب الصحابۃ، باب: ذکر ما وعد اللہ رسولہ
 صلی اللہ علیہ وسلم ان یرضیہ فی امته رقم الحدیث: ۷۲۳۴-۷۲۳۵، دارالمعرفہ، بیروت)

۸- أَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ عَنِ الْحُسَيْنِ: أَنَّ جَبْرِئِلَ
 هَبَطَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ وَفَاتِهِ
 فَقَالَ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَ أَجِدُنِي . يَا جَبْرِئِلُ .
 مَغْمُومًا، وَأَجِدُنِي مَكْرُوبًا، فَاسْتَأْذَنَ مَلَكُ الْمَوْتِ
 عَلَى الْبَابِ، فَقَالَ جَبْرِئِلُ: يَا مُحَمَّدُ (صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) هَذَا مَلَكُ الْمَوْتِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكَ، مَا
 اسْتَأْذَنَ عَلَى آدَمَ قَبْلَكَ، وَلَا يَسْتَأْذِنُ عَلَى آدَمَ
 بَعْدَكَ قَالَ: "إِنِّدَنُ لَهُ" فَأَذِنَ لَهُ، فَأَقْبَلَ حَتَّى وَقَفَ
 بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ، وَأَمَرَنِي أَنْ
 أُطِيعَكَ إِنْ أَمَرْتَنِي أَنْ أَقْبِضَ نَفْسَكَ قَبْضَتُهَا، وَإِنْ
 كَرِهْتَ تَرْكُوتُهَا، قَالَ: وَتَفْعَلُ يَا مَلَكُ الْمَوْتِ؟ قَالَ:
 نَعَمْ، بِذَلِكَ أُمِرْتُ، فَقَالَ لَهُ جَبْرِئِلُ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ
 اشْتَقَ إِلَى لِقَائِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ: امْضِ لِمَا أُمِرْتُ بِهِ .

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت
 جبرائیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام حضور نبی مکرم ﷺ کی بارگاہ میں
 آپ کی وفات کے دن حاضر ہوئے اور عرض کی: آپ کی طبیعت
 کیسی ہے؟ فرمایا: اے جبرائیل! میں اپنے آپ کو مغموم اور تکلیف
 میں پاتا ہوں۔ پس ملک الموت علیہ السلام نے دروازے پر
 کھڑے ہو کر اجازت طلب کی۔ حضرت جبرائیل امین علیہ الصلوٰۃ
 والسلام نے عرض کی: یا محمد ﷺ! یہ ملک الموت آپ سے اجازت
 طلب کر رہے ہیں۔ انہوں نے آپ سے پہلے کسی آدمی سے
 اجازت طلب کی ہے اور نہ آپ کے بعد کسی سے اجازت طلب
 کریں گے۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: انہیں اجازت دو! پس
 انہیں اجازت دی وہ حاضر خدمت ہوئے اور حضور ﷺ کے
 سامنے کھڑے ہو گئے۔ عرض کی: بے شک اللہ نے مجھے آپ کی
 اطاعت کرنے کا حکم دیا ہے۔ اگر آپ حکم دیں کہ میں آپ کی روح
 قبض کروں تو میں قبض کر لوں گا اور اگر آپ ناپسند کریں تو میں ترک
 کر دوں گا۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: اے ملک الموت! کیا تم
 یہ کرو گے؟ عرض کی: جی ہاں! اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے۔ پس
 حضرت جبرائیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضور اقدس ﷺ کی
 خدمت میں عرض کی کہ اللہ (عزوجل) کو آپ کے ساتھ ملاقات کا
 بڑا شوق ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ملک الموت!
 پس تُو وہ کر لے جس کا تجھے حکم دیا گیا ہے۔

(المعجم الكبير للطبراني جلد ۱۷ صفحہ ۱۰۲) (شرح الصدور، باب: ما جاء في ملك الموت واعوانه، رقم الحدیث: ۲۷۷)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

صفحہ ۵۸) (مدارج النبوة جلد ۲ صفحہ ۵۰۶) (دلایل النبوة للبيهقي جلد ۷ صفحہ ۲۱۱) (اتحاف السادة المتقين جلد ۱ صفحہ ۲۹۵) (کنز العمال رقم الحديث: ۱۸۸۲۵) (مواهب اللدنیہ جلد ۳ صفحہ ۳۸۶) (دارالکتب العلمیہ)

۹- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ خَيْرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ ذَلِكَ الْعَبْدُ مَا عِنْدَ اللَّهِ قَالَ: فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ، فَعَجِبْنَا لِبُكَائِهِ، أَنْ يُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خَيْرٍ، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرُ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَنَا. وَفِي رَوَايَةٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِدِينَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! بَابَانَا وَامَهَاتِنَا.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے خطبہ دیا۔ پس آپ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک بندہ کو دنیا اور جو اللہ کے پاس ہے کے درمیان اختیار دیا ہے۔ پس اس بندے نے اس کو اختیار کر لیا جو اللہ کے پاس ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ سن کر حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ ہم نے ان کے رونے پر تعجب کیا کہ حضور اقدس ﷺ تو ایک بندے کا حال بیان کر رہے ہیں کہ اس کو اختیار دیا گیا۔ پس وہ جس کو اختیار دیا گیا تھا خود رسول اللہ ﷺ ہیں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہم سے زیادہ علم رکھنے والے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے آباء و امہات آپ پر فدا ہوں!

فدا ہوں!

(صحیح بخاری' کتاب: فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم' باب: قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم "سدوا الابواب الا باب ابی بکر" رقم الحديث: ۳۶۵۴) (دارالکتاب العربی' بیروت) (صحیح بخاری' اطراف الحديث: ۴۶۶-۴۹۰) (صحیح مسلم' کتاب: فضائل الصحابة رضي الله عنهم' باب: من فضائل ابی بکر الصديق رضي الله عنه' رقم الحديث: ۶۱۷۱-۶۱۷۰) (دارالکتاب العربی' بیروت) (سنن الترمذی' کتاب: المناقب' باب: لو كنت متخذًا خليلاً لاتخذت ابا بکر خليلاً' رقم الحديث: ۳۶۵۹) (دارالسلام' ریاض) (صحیح ابن حبان' کتاب: التاريخ' باب: ذكر وصف الخطبة التي خطب رسول الله صلى الله عليه وسلم' رقم الحديث: ۶۵۹۳-۶۵۹۴) (دارالمعرفة' بیروت) (مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۱۸' رقم الحديث: ۱۱۳۴) (الطبقات الكبرى جلد ۲ صفحہ ۲۲۷) (جامع المسانيد لابن جوزي رقم الحديث: ۱۹۹۰) (التمهيد جلد ۲۰ صفحہ ۱۱۲) (الرياض النضره جلد ۲ صفحہ ۵۱) (المعجم الكبير جلد ۲۲ صفحہ ۳۲۸)

۱۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قُلْتُ لَمَّا اجْتَمَعَ اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکانوا ثمانية وثلاثين رجلا الح ابو بکر علی رسول اللہ فی الظهور فقال يا ابا بکر انا قليل فلم

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کی تعداد اڑتیس (۳۸) ہو گئی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس ﷺ سے اعلان و اظہار اسلام کی اجازت طلب کی۔ آقا کریم ﷺ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

یزل ابو بکر یلح حتی ظہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتفرق المسلمون فی نواحی المسجد کل رجل فی عشیرتہ وقام ابو بکر فی الناس خطیباً ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس فکان اول خطیب دعا الی اللہ عزوجل والی رسول وثار المشرکون علی ابی بکر و علی المسلمین فضربوا فی نواحی المسجد ضرباً شدیداً ووطی ابو بکر عتبه بن ربیعۃ فجعل یضربه بنعلین مخصوفتین و یحرفهما لوجهہ ونزا علی بطن ابی بکر حتی ما یعرف وجهہ من انفہ وجاء بنو تمیم یتعادون عن ابی بکر وحملت بنو تیمم ابی بکر فی ثوب حتی ادخلوه منزله ولا یشکون فی موتہ ثم رجعت بنو تیمم فدخلوا المسجد وقالوا واللہ لئن مات ابو بکر لنقتلن عتبه بن ربیعۃ فرجعوا الی ابی بکر المشرکین فجعل ابو قحافۃ وبنو تیمم یکلمون ابی بکر حتی اجاب فتکلم آخر النہار فقال ما فعل رسول اللہ فمسوا منه بالسنتھم وعذلوہ ثم قاموا وقالوا لامہ ام الخیر انظری ان تطعمیہ شیئاً او تسقیہ ایاہ فلما خلت بہ ألحت علیہ وجعل یقول ما فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت واللہ مالی علم بصاحبک فقال اذھبی الی ام جمیل بنت الخطاب فاسالہا عنہا فخرجت حتی جائت ام جمیل فقالت ان ابی بکر یسألك عن محمد بن عبد اللہ (صلی اللہ

نے ارشاد فرمایا: اے ابو بکر! ابھی ہماری تعداد قلیل ہے، لیکن حضرت صدیق اکبر برابر اصرار کرتے رہے، یہاں تک کہ حضور اقدس ﷺ نے اظہار کی اجازت مرحمت فرمادی۔ مسلمان مسجد حرام کے ارد گرد پھیل گئے، ہر شخص اپنے خاندان کو اسلام کی دعوت دینے لگا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ لوگوں سے خطاب کیلئے کھڑے ہوئے جبکہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے اور حضرت ابو بکر پہلے خطیب تھے جنہوں نے اعلانیہ طور پر لوگوں کو دعوت الی اللہ والرسول دی، مشرکین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور دیگر مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے اور انہوں نے بیت اللہ کے ارد گرد مسلمانوں کو بہت مارا۔ حضرت صدیق اکبر کو بھی بری طرح مارا اور پاؤں سے روندنا۔ عتبہ بن ربیعہ فاسق شخص حضرت صدیق کے نزدیک ہوا اور اپنے جوتے آپ کے چہرے پر مارنے لگا اور آپ کے بطن اقدس پر چڑھ کر روندنے لگا۔ یہاں تک کہ آپ کا چہرہ پہچانا نہیں جاتا تھا۔ بنو تیمم (جو کہ آپ کا قبیلہ تھا) کے لوگ دوڑتے ہوئے آئے اور حضرت صدیق کو مشرکین سے بچایا۔ آپ کے قبیلہ کے لوگ آپ کو کپڑے میں ڈال کر آپ کے گھر لے گئے۔ انہیں آپ کے زندہ رہنے کی توقع نہ تھی، اس لئے بیت اللہ میں آکر اعلان کیا کہ اگر ابو بکر زندہ نہ رہے تو ہم ان کے بدلے میں عتبہ بن ربیعہ کو ضرور قتل کریں گے۔ خاندان کے لوگ آپ کے پاس واپس آ گئے۔ آپ کے والد ابو قحافہ بن بنو تیمم لگا تار آپ سے گفتگو کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ بالآخر دن کے آخری حصے میں آپ نے ان کی بات کا جواب دیا۔ پہلا جملہ یہ کہا: ”رسول اللہ ﷺ کس حال میں ہیں؟“ تمام خاندان ناراض ہو کر چلا گیا۔ لوگوں نے آپ کی والدہ ام الخیر کو آپ کو کچھ کھلانے پلانے کیلئے کہا۔ آپ کی والدہ کچھ

کھانے پینے کیلئے کہتیں تو آپ کہنے لگتے: رسول اللہ ﷺ کا کیا حال ہے؟ یہ حالت دیکھ کر آپ کی والدہ کہنے لگیں: اللہ کی قسم! مجھے آپ کے محبوب کی خبر نہیں کہ وہ کس حال میں ہیں۔ آپ نے کہا: آپ اُم جمیل بنت خطاب کے پاس چلی جائیں اور ان سے حضور اقدس ﷺ کے متعلق پوچھیں۔ وہ اُم جمیل کے پاس آئیں اور کہا کہ ابو بکر آپ سے محمد بن عبد اللہ کے متعلق پوچھ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا: میں نہیں جانتی ہاں! اگر آپ چاہتی ہیں تو میں آپ کے ساتھ آپ کے بیٹے کے پاس چلی جاتی ہوں۔ حضرت اُم جمیل آپ کی والدہ کے ہمراہ جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچیں تو آپ کو مجروح دیکھ کر بے ساختہ پکار اٹھی: خدا عزوجل کی قسم! ان لوگوں نے نافرمانوں اور کافروں کی وجہ سے آپ کو یہ اذیت دی ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے آپ کا بدلہ ضرور لے گا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کس حال میں ہیں؟ انہوں نے ارشاد کیا کہ آپ کی والدہ سن رہی ہیں۔ آپ نے فرمایا: فکر نہ کرو بلکہ بیان کرو۔ انہوں نے کہا: آپ ﷺ محفوظ ہیں اور خیریت سے ہیں۔ آپ نے پوچھا: حضور اقدس ﷺ اس وقت کہاں ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: دار ارقم میں تشریف فرما ہیں۔ آپ نے کہا: اللہ عزوجل کی قسم! میں اس وقت تک نہ کچھ کھاؤں گا نہ پیوں گا جب تک رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں نہ پہنچ جاؤں۔ جب سب لوگ چلے گئے دونوں خواتین آپ کو سہارا دے کر حضور نبی مکرم ﷺ کی بارگاہ میں لے گئیں۔ حضور اقدس ﷺ نے اپنے عاشق زار کو آگے بڑھ کر تھام لیا اور انہیں زخمی دیکھ کر حضور اقدس ﷺ پر بڑی رقت طاری ہوئی۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول

علیہ وسلم) فقالت ما اعرف ابا بکر ولا محمد بن عبد اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) وان كنت تحبين ان اذهب معك الى ابنك قالت نعم فمضت معها حتى وجدت ابا بکر صریعا دنفا فدننت ام جمیل واعلنت بالصياح وقالت واللہ ان قوما نالو هذا منك لاهل فسق وكفروا انی لارجوا ان ينتقم اللہ جل جلاله لك منهم قال فما فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت هذه امك تسمع قال فلا شیء عليك منها قالت سالم صالح قال ابن هو قالت فی دار ابن الارقم قال فان للہ ان لا اذوق طعاما ولا اشرب شرابا او آتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامهلنا حتی اذا هدأت الرجل وسكن الناس خرجت ابا بکر یس علیہما حتی ادخلتاہ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فاکب علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقبلہ واکب علیہ المسلمون ورق له رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رقة شديدة فقال ابو بکر بابی وامی یا رسول اللہ! لیس بی باس۔

اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! میں اب ٹھیک ہوں۔

(السيرة الحلبية جلد ۱ صفحہ ۴۷۶ البدایہ والنہایہ جلد ۳ صفحہ ۳۰ الرياض النضرة جلد ۱ صفحہ ۳۹۸ الاصابہ جلد ۸ صفحہ ۲۰۰ تاریخ الخميس جلد ۱ صفحہ ۲۹۴)

۱۱- عن سالم بن عبد الله عن ابيه قال: كان سبب موت ابي بكر رضي الله عنه موت رسول الله صلى الله عليه وسلم ما زال جسمه يجرى حتى مات .

حضرت سالم اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی وفات کا سبب حضور اقدس ﷺ کے وصال کا صدمہ تھا اور آپ کا جسم مسلسل (ہجر و فراق کی وجہ سے) گھلتا رہا یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔

(المستدرک علی الصحیحین جلد ۴ صفحہ ۶ رقم الحدیث: ۴۴۶۶ دار المعرفہ بیروت) (صفة الصفوة لاسن جوزی جلد ۱ صفحہ ۲۶۳)

نوٹ: حضرت صدیق کے مزید فضائل و مناقب، عشق و محبت اور ایثار و قربانی کیلئے راقم کی کتاب ”عظمت سیدنا صدیق اکبر“ کا مطالعہ فرمائیں۔

۱۲- عن عمرو بن العاص رضي الله عنه قال: وما كان احدا حب الى من رسول الله صلى الله عليه وسلم .

حضرت عمرو بن العاص نے فرمایا: کوئی بھی مجھے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ محبوب نہ تھا۔

(صحيح مسلم كتاب: الايمان باب: كون الاسلام يهدم ما قبله رقم الحديث: ۳۲۱ دار الكتاب العربي بيروت)

۱۳- عن عبد الرحمن بن سعد قال خدرت رجل ابن عمر فقال رجل اذكر احب الناس اليك فقال: يا محمداه (فقام فمشى) .

حضرت عبدالرحمن بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا پاؤں سن ہو گیا تو کسی آدمی نے کہا کہ آپ کو تمام لوگوں میں جو سب سے زیادہ محبوب ہے اسے یاد کریں تو انہوں نے کہا: یا محمد (ﷺ)! ان کا یہ کہنا تھا کہ وہ اٹھ کر چلنے لگے۔

(الادب المفرد لامام البخاری باب: ما يقول الرجل اذا خدرت رجله رقم الحديث: ۹۶۴ دار الكتب العلمية بيروت)

(الشفاء فصل فيما روى عن السلف والائمة من محبتهم للنبي صلى الله عليه وسلم رقم الحديث: ۱۲۱۸ صفحہ ۲۵۱ دار ابن حزم بیروت) (عمل اليوم والليلة لابن سنی صفحہ ۱۴۱ رقم الحديث: ۱۶۸) (فيض القدير للمناوی جلد ۱ صفحہ ۳۹۹)

الطبقات الكبرى لابن سعد جلد ۴ صفحہ ۱۵۴، تہذیب الکمال جلد ۱۷ صفحہ ۱۴۲)

محقق احناف حضرت ملا علی قاری الہروی المتوفی ۱۰۱۳ھ اس روایت کی شرح میں فرماتے ہیں:

قصد به اظهار المحبة فی ضمن الاستغاثہ۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے چاہا کہ (مشکل کے

(شرح الشفاء جلد ۲ صفحہ ۴۳، فصل فی لزوم محبہ علیہ الصلوٰۃ والسلام، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

۱۴۔ سنل علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ، حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ تمہیں رسول ﷺ سے کیسی محبت تھی؟ آپ نے فرمایا: اللہ ذوالمجد والی کی قسم! حضور نبی مکرم ﷺ ہمیں ہماری اولاد، آباؤ اجداد اور سخت پیارے کی ٹھنڈے پانی کی محبت سے بڑھ کر محبوب تھے۔

الظماء۔

(الشفاء صفحہ ۲۵۱، رقم الحدیث: ۱۲۱۶، دار ابن حزم، بیروت) (مواہب اللدنیہ جلد ۲ صفحہ ۴۸۱، فصل فی وجوب

محبہ، بیروت)

۱۵۔ ولما اخرج اهل مكة زيد بن الدثنة من الحرم ليقتلوه قال له ابو سفيان بن حرب انشدك بالله يا زيد! اتحب ان محمدا الآن عندنا مكانك تضرب عنقه وانك في اهلك؟ فقال زيد: والله! ما احب ان محمدا الآن في مكانه الذي هو فيه تصيبه شوكة واني جالس في اهلي۔ فقال ابو سفيان ما رايت من الناس احدا يحب احد كحب اصحاب محمد محمدا (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

۱۶۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَأَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَإِنَّكَ لَأَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَهْلِي وَأَحَبُّ إِلَيَّ

جب اہل مکہ نے زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ کو حرم سے قتل کرنے کیلئے نکالا تو ابوسفیان بن حرب نے ان سے کہا کہ اے زید! میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا تو یہ پسند کرتا ہے کہ تو اس وقت اپنے گھر میں ہو تو تیری جگہ محمد ﷺ کو قتل کر دیا جائے؟ حضرت زید نے جواب دیا: اللہ جل جلالہ کی قسم! میں یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ میں اپنے گھر میں ہوں اور حضور نبی مکرم ﷺ کو یہاں میری جگہ کاٹا بھی چھب جائے۔ ابوسفیان نے (متعجب ہو کر) کہا: میں نے کسی بندے کو نہیں دیکھا کہ لوگ اس سے اتنی محبت کرتے ہوں جیسے محمد (ﷺ) کے اصحاب، محمد ﷺ سے محبت کرتے ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک صحابی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے میری جان اور میرے اہل و عیال اور میری اولاد سے بڑھ کر محبوب ہیں اور جب میں اپنے گھر

مِنْ وَلَدِي وَإِنِّي لَا كُونُ فِي الْبَيْتِ فَأَذْكُرُكَ فَمَا
أَصْبِرُ حَتَّى آتِيكَ فَأَنْظُرُ إِلَيْكَ وَإِذَا ذَكَرْتُ مَوْتِي
وَمَوْتَكَ عَرَفْتُ إِنَّكَ إِذَا دَخَلْتَ الْجَنَّةَ رُفِعَتْ مَعَ
النَّبِيِّنَ وَإِنِّي إِذَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ حَسِبْتُ أَنْ لَا أَرَكَ
فَلَمْ يَرُدَّ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا
حَتَّى نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ بِهَذِهِ الْآيَةِ
(وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ
اللَّهُ عَلَيْهِمْ.....) (النساء: ۶۹) فَدَعَا بِهِ فَقَرَأَ عَلَيْهِ .

میں ہوتا ہوں اور آپ کو یاد کرتا ہوں تو اس وقت تک چمیں اور صبر
نہیں آتا جب تک آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر آپ کا
دیدار نہ کر لوں اور جب میں اپنی موت اور آپ کے وصال اقدس کا
خیال کرتا ہوں تو سوچتا ہوں کہ آپ تو جنت میں انبیاء کرام علیہم
السلام کے ساتھ بلند ترین مقام پر جلوہ فرما ہوں گے اور جب میں
جنت میں جاؤں گا تو ڈرتا ہوں کہ کہیں آپ کی زیارت سے محروم نہ
رہ جاؤں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس صحابی کو کوئی جواب نہ دیا۔
یہاں تک کہ حضرت جبرائیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ آیت لے
کر نازل ہوئے: ”اور جو کوئی اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت
کرے تو یہی لوگ (روز قیامت) ان کے ساتھ ہوں گے جن پر
اللہ تعالیٰ نے انعام فرمائے...“ پھر حضور اقدس ﷺ نے اس
شخص کو بلایا اور اسے یہ آیت پڑھ کر سنائی۔

(المعجم الاوسط جلد ۱ صفحہ ۱۵۲، رقم الحديث: ۴۷۷) (حلیۃ الاولیاء جلد ۴ صفحہ ۲۴۰، مجمع الزوائد جلد ۷
صفحہ ۷، جامع البیان جلد ۵ صفحہ ۱۰۴، رقم الحديث: ۹۹۲۹) (الشفاء صفحہ ۲۵۰، رقم الحديث: ۱۲۰۵) (مواہب اللدنیہ
جلد ۲ صفحہ ۴۸۱، تفسیر ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۵۲۴، الدر المنثور جلد ۲ صفحہ ۱۸۲)

۱۷- عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ: أَنَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ
وَكَانَ يُلقَّبُ حِمَارًا، وَكَانَ يُضْحِكُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ جَلَدَهُ فِي شَرَابٍ، فَأَتَى بِهِ يَوْمًا فَأَمَرَ بِهِ
فَجُلِدَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: اللَّهُمَّ الْعَنَهُ مَا أَكْثَرَ مَا
يُوتَى بِهِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا
تَلْعَنُوهُ فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ إِلَّا أَنَّهُ وَبِحَبِّ اللَّهِ
وَرَسُولِهِ .

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور
نبی مکرم ﷺ کے عہد زریں میں ایک آدمی جس کا نام عبد اللہ اور
لقب حمار تھا۔ وہ حضور اقدس ﷺ کو ہنسایا کرتا تھا اور نبی کریم
ﷺ نے اسے شراب نوشی کی وجہ سے کوڑے لگائے تھے۔ پس ایک
دن پھر اسے نشے کی حالت میں لایا گیا تو حضور اقدس ﷺ نے
کوڑے مارنے کا حکم فرمایا۔ پس اسے کوڑے مارے گئے۔ قوم میں
سے ایک آدمی نے کہا: اے اللہ! اس پر لعنت کر! کتنی بار یہ شراب
پی کر آیا ہے؟ پس نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اس پر لعنت نہ کرو
کیونکہ خدا عز وجل کی قسم! مجھے تو یہی معلوم ہے کہ یہ اللہ جل مجدہ اور
اس کے رسول سے محبت کرنے والا ہے۔

(صحیح بخاری: کتاب: الحدود: باب: ما یکرہ من لعن شارب الخمر: رقم الحدیث: ۶۷۸۱، دارالکتاب العربی: بیروت)

(مشکوۃ المصابیح: کتاب: الحدود: باب: ما لا یدعی علی المحدث: رقم الحدیث: ۳۶۲۵، دارالکتاب العربی: بیروت)

۱۸- ان امرأة من الانصار قتل ابوها واخوها
وزوجها يوم احد مع رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقالت: ما فعل رسول الله صلى الله عليه
وسلم؟ قالوا: خيرا، هو بحمد الله كما تحبين .
قالت: ارونه حتى انظر اليه . فلما راته قالت كل
مصيبة بعدك جليل .

انصار میں سے ایک عورت کا باپ، بھائی اور شوہر اُحد کے دن
رسول اللہ ﷺ کی معیت میں شہید ہو گئے، اس عورت نے پوچھا
کہ رسول اللہ ﷺ کا کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا: بہتر ہیں، وہ
اللہ کا شکر ہے، ویسے ہی ہیں جیسے تُو چاہتی ہے۔ اس نے کہا کہ مجھے
حضور اقدس ﷺ کا دیدار کراؤ۔ پس جب اس نے حضور اقدس
ﷺ کو دیکھا تو کہا: تمام مصیبتیں آپ کی (بقاء) کے بعد قلیل ہیں۔

(الشفاء صفحہ ۲۵۱، رقم الحدیث: ۱۲۱۵، دار ابن حزم: بیروت)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے
حضور نبی مکرم ﷺ سے قیامت کے متعلق سوال کیا تو حضور اقدس
ﷺ نے فرمایا: تُو نے قیامت کیلئے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ عرض کی:
کچھ نہیں! (یعنی کوئی بڑی عبادات، ریاضات و نوافل نہیں پڑھے)
مگر یہ کہ میں اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا
ہوں۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: تُو اس کے ساتھ ہوگا جس
سے تُو محبت کرتا ہے۔ حضرت انس فرماتے ہیں: ہمیں کسی چیز کے
ساتھ اتنی خوشی نہ ہوئی جتنی خوشی ہمیں نبی مکرم ﷺ کے فرمان:
”انت مع من احببت“ کے ساتھ ہوئی۔ حضرت انس رضی اللہ
عنہ نے فرمایا: پس میں نبی مکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر
رضی اللہ عنہما سے محبت کرتا ہوں اور میں اُمید کرتا ہوں کہ میں ان
سے محبت کرنے کی وجہ سے ان کے ساتھ ہوں گا، اگرچہ میں نے
ان کے اعمال جیسے اعمال نہیں کئے۔

۱۹- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّاعَةِ، فَقَالَ: مَتَى
السَّاعَةُ؟ قَالَ: وَمَاذَا أَعَدَدْتَ لَهَا؟ قَالَ: لَا شَيْءَ إِلَّا
إِنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .
فَقَالَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحَبَبْتَ؟ قَالَ أَنَسٌ: فَمَا فَرِحْنَا
بِشَيْءٍ فَرِحْنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ
مَعَ مَنْ أَحَبَبْتَ، قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَنَا أُحِبُّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَارْجُوا
أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ بِحُبِّي إِيَّاهُمْ وَإِنْ لَمْ أَعْمَلْ بِمِثْلِ
أَعْمَالِهِمْ .

(صحیح بخاری: کتاب: فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم: باب: مناقب عمر ابن الخطاب: رقم الحدیث: ۳۶۸۸، دارالکتاب العربی)

(صحیح بخاری: اطراف الحدیث: ۶۱۶۷-۶۱۷۱-۷۱۵۳) (صحیح مسلم: کتاب: البر والصلة: باب: المر مع

من احب: رقم الحدیث: ۶۷۱۳-۶۷۱۴-۶۷۱۵، دارالکتاب العربی) (سنن ابوداؤد: کتاب: الادب: باب: یحب الرجل علی خیر

یراہ' رقم الحديث: ۵۱۲۱) (سنن الترمذی' کتاب: الزهد' باب: ما جاء ان المرء مع احب' رقم الحديث: ۲۳۸۵) (مسند احمد' مسند انس بن مالك' جلد ۵ صفحہ ۳۰۶ رقم الحديث: ۱۲۴۰۳' دارالکتب العلمیة) (صحیح ابن حبان رقم الحديث: ۱۰۵' مسند ابو یعلیٰ رقم الحديث: ۳۰۲۳' المعجم الاوسط رقم الحديث: ۸۵۵۶)

۲۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَحْيَا سُنَّتِي فَقَدْ أَحْيَانِي وَمَنْ أَحْيَانِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری سنت کو زندہ کیا پس تحقیق اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی تو وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

(سنن الترمذی' کتاب: العلم' باب: الاخذ بالسنة واجتباب البدعة' رقم الحديث: ۲۶۷۶' دارالسلام' ریاض)

۲۱- عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَى شَجَرَةٍ أَوْ نَخْلَةٍ، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، أَوْ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَا نَجْعَلُ لَكَ مَنِيرًا؟ قَالَ: إِنْ شِئْتُمْ فَجَعَلُوا لَهُ مَنِيرًا، فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رُفِعَ إِلَى الْمَنِيرِ، فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ صِيَاحَ الصَّيِّ، ثُمَّ نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهُ إِلَيْهِ . تَتَنُّ أَيْنَنَ الصَّيِّ الَّذِي يُسَكِّنُ .

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن درخت یا کھجور کے تنے سے (ٹیک) لگا کر قیام فرماتے۔ پس انصار کی ایک عورت یا مرد نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم آپ کیلئے منبر نہ بنوادیں۔ فرمایا: اگر تم چاہو! پس انہوں نے حضور اقدس ﷺ کیلئے منبر بنوایا۔ پھر جب جمعہ کا دن آیا تو حضور اقدس ﷺ منبر پر جلوہ فرما ہوئے۔ تو اس کھجور کے تنے میں سے بچے کے چیخنے کی طرح آواز آئی۔ (حضور اقدس ﷺ کا ہجر برداشت نہ کر سکا) پھر نبی محتشم ﷺ منبر سے نیچے اترے اور کھجور کے تنے کو اپنے سینہ مبارک سے لگایا وہ کھجور کا تنہا ایسے سسکیاں لیتے ہوئے چپ ہوا جیسے بچہ چپ ہوتے سسکیاں لیتا ہے۔

(صحیح بخاری' کتاب: المناقب' باب: علامات النبوة في الاسلام' رقم الحديث: ۳۵۸۳-۳۵۸۴-۳۵۸۵' دارالكتاب العربی' بیروت) (صحیح بخاری' اطراف الحديث: ۴۴۹-۲۰۹۵) (سنن الترمذی' کتاب: المناقب' باب: في حين الجذع' رقم الحديث: ۳۶۲۷' دارالسلام' ریاض) (سنن ابن ماجہ' کتاب: اقامة الصلوة' باب: ما جاء في بدء شأن المنبر' رقم الحديث: ۱۴۱۵' دارالسلام' ریاض) (صحیح ابن حبان' کتاب: التاريخ' رقم الحديث: ۶۵۰۷) (المعجم الاوسط جلد ۲ صفحہ ۱۰۸' مسند ابو یعلیٰ رقم الحديث: ۲۷۵۶) (سنن الدارمی' المقدمة' رقم الحديث: ۳۷)

۲۲- عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ، قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ حَتَّى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى

حضرت ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ہم غزوہ تبوک سے واپسی کے دوران حضور نبی اکرم ﷺ کے

المَدِينَةِ قَالَ: هَذِهِ طَابَةُ أَحَدٍ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ .
ہمراہ تھے حتیٰ کہ جب ہم مدینہ طیبہ کے قریب پہنچے تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: یہ (یعنی مدینہ) طابہ ہے اور یہ اُحد پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

(صحیح بخاری، کتاب: المغازی، باب: نزول النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحجر، رقم الحديث: ۴۴۲۲، دارالکتاب العربی، بیروت) (صحیح بخاری، کتاب: الزکوٰۃ، باب: خرص التمر، رقم الحديث: ۱۴۸۱، دارالکتاب العربی، بیروت) (صحیح مسلم، کتاب: الحج، باب: اُحد جبل یحبنا ونحبہ، رقم الحديث: ۳۳۷۱-۳۳۷۲-۳۳۷۳، دارالکتاب العربی، بیروت) (صحیح مسلم، اطراف الحديث: ۵۹۴۹-۹۴۸۵) (مسند احمد بن حنبل، مسند انس بن مالک، رقم الحديث: ۱۲۸۴۶) (صحیح ابن حبان، رقم الحديث: ۴۵۰۳) (مشکوٰۃ المصابیح، رقم الحديث: ۲۷۴۵-۲۷۴۶، السنن الکبریٰ رقم الحديث: ۱۲۸۸۹، دلائل النبوة رقم الحديث: ۲۱۲)

۲۳- عَنْ عَلِيٍّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ، فَخَرَجْنَا فِي بَعْضِ نَوَاحِيهَا، فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا وَهُوَ يَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ .
حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی مکرم ﷺ کے ساتھ مکہ میں تھا، ہم مکہ مکرمہ کی ایک طرف نکلے اور جو پہاڑ اور درخت حضور اقدس ﷺ کے سامنے آتا تو وہ عرض کرتا: ”السلام عليك يا رسول الله“۔

(سنن الترمذی، کتاب: المناقب، باب: ما جاء في مبعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحديث: ۳۶۲۳، دارالسلام، ریاض) (سنن دارمی، المقدمة، باب: ما اکرم اللہ به نبیہ من ایمان الشجر به، رقم الحديث: ۲۱) (المستدرک جلد ۳ صفحہ ۵۲۴، کتاب: آیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التي فی دلائل النبوة، باب: سلام الاشجار والجبال علیہ، رقم الحديث: ۴۲۹۶، دارالمعرفة، بیروت) (شرح السنة جلد ۱۳ صفحہ ۲۸۷، دلائل النبوة صفحہ ۱۳۸، الترغیب والترہیب جلد ۲ صفحہ ۱۵۰، رقم الحديث: ۱۸۸)

۲۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مِنْ أَشَدِّ أُمْتِي لِي حُبًّا، نَاسٌ يَكُونُونَ بَعْدِي، يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ رَأَى بَاهِلِهِ وَمَالِهِ .
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے ساتھ شدید محبت کرنے والے میری امت میں وہ لوگ ہوں گے جو میرے بعد آئیں گے اور ان میں سے ہر ایک کی تمنا یہ ہوگی کہ کاش! وہ اپنے سب اہل و عیال اور مال و اسباب کے بدلے مجھے دیکھ لیں۔

(صحیح مسلم، کتاب: الجنة، باب: لیمن یود رؤية النبی صلی اللہ علیہ وسلم باہلہ ومالہ، رقم الحديث: ۷۱۴۵، دارالکتاب العربی، بیروت) (مسند احمد بن حنبل، مسند ابی ہریرہ، جلد ۴ صفحہ ۵۶۷، رقم الحديث: ۹۶۳۸، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

(صحیح ابن حبان، کتاب: مناقب اصحابہ، باب: ذکر البیان بان من قد آمن بالمصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یرہ: رقم الحدیث: ۷۲۳۱، دارالمعرفہ، بیروت)

۲۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَلَا يَرَانِي، ثُمَّ لَأَنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ مَعَهُمْ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! تم لوگوں پر ایک دن ایسا ضرور آئے گا کہ تم مجھے دیکھ نہیں سکو گے، لیکن میری زیارت کرنا ہر مؤمن کے نزدیک اس کے اہل اور مال سے زیادہ محبوب ہوگی۔

(صحیح مسلم، کتاب: الفضائل، باب: فضل النظر الیہ صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: ۶۱۲۹، دارالکتاب العربی، بیروت) (صحیح بخاری، کتاب: المناقب، باب: علامات النبوة فی الاسلام، رقم الحدیث: ۳۵۸۹، دارالکتاب العربی، بیروت) (مسند احمد، مسند ابی ہریرہ، جلد ۴ صفحہ ۲۶۱، رقم الحدیث: ۸۳۶۳، دارالکتب العلمیہ) (مسند احمد، رقم الحدیث: ۱۰۸۲۹-۱۰۰۴۷) (صحیح ابن حبان، کتاب: التاريخ، باب: ذکر الاخبار عن تمنی المسلمین رؤية المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فی آخر الزمان، رقم الحدیث: ۶۷۶۵، صفحہ ۱۸۰، دارالمعرفہ، بیروت) (مشکوۃ المصابیح، کتاب: الفضائل، رقم الحدیث: ۵۹۷۸، دارالکتب العلمیہ)

۲۶- عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: طُوبَى لِمَنْ رَأَانِي وَآمَنَ بِي وَطُوبَى سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ لَمْ يَرْنِي وَآمَنَ بِي .

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مبارک ہو اسے جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا اور سات بار مبارک ہو اسے جس نے مجھے دیکھا بھی نہیں اور مجھ پر ایمان لایا۔

(مسند ابو یعلیٰ، رقم الحدیث: ۳۳۹۱، مسند الطیالسی، رقم الحدیث: ۱۱۳۲، المعجم الکبیر، رقم الحدیث: ۸۰۰۹، التاريخ الکبیر للبخاری، جلد ۲ صفحہ ۲۷) (مسند احمد، مسند الانصار، جلد ۹ صفحہ ۲۰۲، رقم الحدیث: ۲۲۹۱۵) (مسند احمد، رقم الحدیث: ۱۲۹۱۴-۱۱۹۹۱-۲۲۷۷۳-۲۲۸۵۰) (صحیح ابن حبان، رقم الحدیث: ۷۲۳۳)



باب: ۲

تعظیم سیدنا مصطفیٰ ﷺ

آیاتِ کریمہ

قال الله تعالى:

لَتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ ط . تاکہ تم ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر اور تم رسول کی تعظیم (الفتح: ۹) و توقیر کرو۔

امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق کتاب ”الشفاء“ میں فرماتے ہیں:

قال المبرد تعزروه: تبالغوا في تعظيمه . مبرد نے کہا کہ ”تعزروه“ کا معنی یہ ہے کہ تم میرے حبیب ﷺ کی تعظیم میں مبالغہ کرو۔ (الشفاء صفحہ ۲۶۰ دار ابن حزم)

فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ لَا أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ○ پس وہ جو اس (رسول مکرم) پر ایمان لائے اور اس کی تعظیم کی اور اس کی مدد کی اور اس نور کی پیروی کی جو اس کے ساتھ اُترا وہی لوگ کامیاب ہیں ○ (الاعراف: ۱۵۷)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ . (الانفال: ۲۴) اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جاؤ جب رسول تمہیں بلائیں۔

لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ط . (النور: ۶۳) رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہراؤ جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَبِزٍ إِنَّهُ لَا وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ ط إِنَّ ذَلِكَ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ ط . اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں بغیر اجازت نہ داخل ہو کھانے کیلئے نہ کہ تم اس کے پکنے کی راہ دیکھو لیکن جب تم بلائے جاؤ تو حاضر ہو جاؤ پس جب تم کھا چکو تو منتشر ہو جاؤ اور بیٹھ کر باتوں میں دل نہ بہلاؤ بے شک اس میں نبی کو تکلیف ہوئی تھی وہ تو تمہارا لحاظ فرماتے تھے اور اللہ حق فرمانے میں نہیں شرماتا۔ (الاحزاب: ۵۳)

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا ۝

(الاحزاب: ۵۷)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْدِمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ
وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝

(الحجرات: ۱)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ
صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ
بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنتُمْ لَا
تَشْعُرُونَ ۝ (الحجرات: ۲)

إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ
أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَى ۖ لَهُمْ
مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ۝ إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ
الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ۖ وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا
حَتَّى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۖ وَاللَّهُ غَفُورٌ
رَحِيمٌ ۝ (الحجرات: ۳-۵)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا
انظُرْنَا وَاسْمَعُوا ۖ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

(البقرہ: ۱۰۳)

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ ۖ
قُلْ أِبَالَهُ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُونَ ۖ لَا
تَعْتَدِرُوا قُلُوبُكُمْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ ۖ (التوبہ: ۶۶)

بے شک جو لوگ اذیت دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو
ان پر اللہ دنیا اور آخرت میں لعنت فرماتا ہے اور اللہ نے ان کیلئے
ذلیل کر دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے ۝

اے ایمان والو! (کسی بھی معاملے میں) اللہ اور اس کے
رسول (ﷺ) سے آگے نہ بڑھا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو
(کہ کہیں رسول ﷺ کی بے ادبی نہ ہو جائے) بے شک اللہ
(سب کچھ) سننے والا خوب جاننے والا ہے ۝

اے ایمان والو! میرے نبی کی آواز سے اپنی آوازوں کو بلند
نہ کرو اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کرو جیسے آپس میں ایک
دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے اعمال ضائع نہ ہو
جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو ۝

بے شک وہ لوگ جو رسول اللہ کی بارگاہ میں اپنی آوازوں کو
پست رکھتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے پرہیزگاری
کیلئے پرکھ لیا ہے ان کیلئے بخشش اور بہت بڑا اجر ہے ۝ بے شک وہ
لوگ جو تمہیں حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل
ہیں ۝ اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ تم خود ان کے پاس تشریف
لاتے تو یہ ان کیلئے بہتر تھا اور اللہ بخشنے والا اور مہربان ہے ۝

اے ایمان والو! راعنا مت کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر
نظر فرمائیں اور غور سے سنو اور کافروں کیلئے دردناک عذاب ہے۔

اور اے محبوب! اگر تم ان سے پوچھو تو ضرور کہیں گے کہ ہم تو
یونہی ہنسی کھیل میں تھے ۝ تم فرماؤ! کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور
اس کے رسول سے ہنستے ہو بھانے نہ بناؤ تم اپنے ایمان کے بعد
کافر ہو چکے ہو۔

۲۷- عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: کان المسلمون یقولون راعنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکانت هذه اللفظة سبا قبیحا بلغة الیہود . لما سمعتها الیہود اغتمواھا وقالوا فیھا بینہم 'کنا نسب محمدا سر فاعلنوا له الآن بالشتیم وکانوا یاتونہ ویقولون: راعنا یا محمد ویضحکون فیما بینہم فسمعہا سعد بن معاذ . ففطن لها وکان یعرف لغتہم فقال للیہود علیکم لعنة اللہ' والذی نفسی بیدہ یا معشر الیہود لئن سمعتها من رجل منکم یقولہا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ضرب بن عنقہ فقالوا اولستہم تقولونہا؟ فانزل اللہ تعالیٰ (یا ایہا الذین امنوا لا تقولوا راعنا) (التوبہ: ۱۰۶) لکیلا یتخذ الیہود سبیلا الی شتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مسلمان رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کرتے تھے: یا رسول اللہ! ہماری رعایت فرمائیے اور یہ لفظ (راعنا) یہودیوں کی لغت میں قبیح گالی تھی، پس جب یہود نے یہ لفظ سنا تو انہوں نے اس موقع کو غنیمت جانا اور آپس میں کہا کہ پہلے ہم محمد (ﷺ) کو چھپا کر گالیاں دیتے تھے لیکن اب اعلانیہ ان پر شتم کرو، پس وہ آئے اور انہوں نے کہا: راعنا یا محمد! اور آپس میں ہنسنے لگے، اس کلمہ کو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے سن لیا اور وہ سمجھ گئے اور وہ ان کی لغت کو پہچانتے تھے۔ پس انہوں نے یہود سے کہا: تمہارے اوپر اللہ کی لعنت ہو۔ اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر اب میں نے تم میں سے کسی کو رسول اللہ ﷺ کے بارے میں یہ کلمہ کہتے ہوئے سنا تو میں ضرور اس کی گردن اڑا دوں گا۔ یہودیوں نے کہا کہ کیا تم بھی ایسا نہیں کہتے ہو؟ پس اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”یا ایہا الذین امنوا لا تقولوا راعنا“ تاکہ یہود اس لفظ کو نبی کریم ﷺ پر گالی کا ذریعہ نہ بنالیں۔

(تفسیر قرطبی جلد ۲ صفحہ ۵۶) (تفسیر الطبری جلد ۱ صفحہ ۵۱۹) (تفسیر ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۱۷۶) (تفسیر

جلالین صفحہ ۱۶) (الصارم المسلول صفحہ ۲۳۱ دار الجبل بیروت)

۲۸- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ كُنْتُ أَصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أُجِبْهُ . فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ أَصَلِّي فَقَالَ: أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ (اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ) (الانفال: ۲۴) .

حضرت ابوسعید بن معلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا، پس میں نے جواب نہ دیا (پھر جب میں حاضر ہوا) تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: کیا تو نے اللہ جل مجدہ کا یہ فرمان نہیں سنا کہ حاضری دو اللہ کی بارگاہ میں اور اس کے رسول کی بارگاہ میں جب اس کا رسول تمہیں بلائے۔

(صحیح بخاری، کتاب: التفسیر، باب: ما جاء فی فاتحة الكتاب، رقم الحديث: ۴۴۷۴، دارالکتاب العربی، بیروت)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

(صحیح بخاری، اطراف الحدیث: ۴۶۴۷-۴۷۰۳-۵۰۰۶) (سنن ابوداؤد، کتاب: الوتر، باب: فاتحة الكتاب، رقم الحدیث: ۱۴۵۸، دارالسلام، ریاض) (سنن النسائی، کتاب: الافتتاح، باب: تاویل قول اللہ عزوجل (ولقد اتيناك سبعا من المثاني) رقم الحدیث: ۹۰۹، دارالفکر، بیروت) (سنن دارمی، کتاب: فضائل القرآن، باب: فضل فاتحة الكتاب، رقم الحدیث: ۳۴۰۵) (مسند احمد رقم الحدیث: ۱۵۷۶۸) (سنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۲ صفحہ ۳۶۸) (المعجم الکبیر جلد ۲۲ صفحہ ۲۰۳) (صحیح ابن حبان، کتاب الرقائق، رقم الحدیث: ۷۷۷، دارالمعرفہ، بیروت)

۲۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى أَبِي بِنِ كَعْبٍ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبُي وَهُوَ يُصَلِّي . فَالْتَفَتَ أَبِي فَلَمْ يُجِبْهُ وَصَلَّى أَبِي فَخَفَفَ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ مَا مَنَعَكَ يَا أَبُي أَنْ يُجِيبَنِي إِذْ دَعَوْتُكَ؟ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ: أَفَلَمْ تَجِدْ فِيمَا أَوْحَى اللَّهُ إِلَيَّ أَنْ (اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ) قَالَ بَلَى وَلَا أَعُوذُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ابی بن کعب کے پاس تشریف لے گئے وہ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: یا ابی! حضرت ابی نے مڑ کر دیکھا اور حاضر نہیں ہوئے اور حضرت ابی نے جلدی جلدی نماز پڑھی۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور عرض کی کہ السلام علیک یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: وعلیک السلام! اے ابی! جب میں نے تمہیں بلایا تھا تو کس چیز نے تمہیں حاضر ہونے سے روکا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر جو وحی نازل کی ہے کیا تم نے اس میں یہ آیت نہیں پڑھی: ”اللہ اور رسول کے بلانے پر (فوراً) حاضر ہو“۔ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں! اور میں انشاء اللہ دوبارہ اس طرح نہیں کروں گا۔

(سنن الترمذی، کتاب: فضائل القرآن، باب: ما جاء فی فضل فاتحة الكتاب، رقم الحدیث: ۲۸۷۵، دارالسلام، ریاض) (السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث: ۸۰۱۰)

حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۴ھ فرماتے ہیں:

ان اجابة النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوة فرض یعصى المرء بترکہ، وانه حکم یختص بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم .

نماز میں حضور اقدس ﷺ کے بلاوے پر حاضری دینا فرض ہے جس کے ترک سے انسان گنہگار ہوگا اور یہ حکم نبی مکرم ﷺ کے ساتھ مختص ہے۔

(فتح الباری شرح صحیح بخاری جلد ۹ صفحہ ۱۳۴، دارالکتب العلمیہ)

محدث دیوبند انور شاہ کشمیری نے لکھا:

دل الحدیث علی ان اجابہ الرسول لا تبطل
الصلوة .
حدیث نے اس بات پر دلالت کی کہ نبی مکرم ﷺ کی
بارگاہ کی حاضری سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

(العرف الشذی شرح جامع ترمذی جلد ۲ صفحہ ۵۷۸ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں
کہ رسول اللہ ﷺ بنی عمرو بن عوف کی طرف ان کے درمیان صلح
کرانے کیلئے گئے پس نماز کا وقت آ گیا پھر مؤذن حضرت ابوبکر
رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں گے
تو میں نماز کی اقامت پڑھوں؟ حضرت ابوبکر نے کہا: ہاں! پھر
حضرت ابوبکر نے نماز پڑھائی پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لے
آئے اور لوگ اس وقت نماز پڑھنے میں مشغول تھے۔ نبی مکرم ﷺ
صفوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے آئے حتیٰ کہ (پہلی) صف
میں آ کھڑے ہوئے۔ پس لوگوں نے تالیاں بجائیں اور حضرت
ابوبکر نماز میں ادھر ادھر التفات نہیں کرتے تھے جب لوگوں نے
بہت زیادہ تالیاں بجائیں تو انہوں نے توجہ کی۔ تو انہوں نے رسول
اللہ ﷺ کو دیکھ لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اشارہ کیا کہ وہ اپنی
جگہ ٹھہرے رہیں۔ حضرت ابوبکر نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے اور
اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں نماز
پڑھانے کا حکم دیا۔ پھر حضرت ابوبکر پیچھے ہو گئے حتیٰ کہ صف کے
برابر کھڑے ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ نے آگے بڑھ کر نماز
پڑھائی۔ جب نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہو گئے تو آپ نے
فرمایا: اے ابوبکر! تم کو اپنی جگہ برقرار رہنے سے کس چیز نے روکا
حالانکہ میں نے تمہیں حکم دیا تھا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے
عرض کی: ابو قافہ کے بیٹے کیلئے یہ ممکن نہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ
کے سامنے نماز پڑھائے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا وجہ

۳۰۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ
عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ
إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَتُصَلِّي لِلنَّاسِ فَأَقِيمَ؟ قَالَ نَعَمْ
فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ فَتَخَلَّصَ حَتَّى وَقَفَ فِي
الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي
صَلَاتِهِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ لَتَفَتَ . فَرَأَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْ أَمُكْتُ مَكَانَكَ فَرَفَعَ
أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهَ عَلَى مَا
أَمَرَهُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَلِكَ
ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى اسْتَوَى فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرَفَ
قَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَتَّبْتَ إِذْ أَمَرْتُكَ . فَقَالَ
أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ
يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لِي
رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمْ التَّصْفِيقَ مِنْ رَأْيِهِ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ
فَلْيُسَبِّحْ فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ التُّفِتَ إِلَيْهِ وَإِنَّمَا التَّصْفِيقُ
لِلنِّسَاءِ .

ہے میں نے تمہیں بہت زیادہ تالیاں بجاتے ہوئے دیکھا؟ جس کو نماز میں کوئی امر پیش آ جائے وہ سبحان اللہ کہے جب وہ سبحان اللہ کہے گا تو اس کی طرف التفات کیا جائے گا تالیاں بجانا صرف عورتوں کیلئے ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب: الاذان، باب: من دخل لیوم الناس فجاء الامام الاول، رقم الحديث: ۶۸۳، دارالکتاب العربی، بیروت) (صحیح بخاری، اطراف الحديث: ۱۲۰۱-۱۲۰۴-۱۲۱۸-۱۲۳۴-۲۶۹۰-۲۶۹۳-۷۱۹۰) (صحیح مسلم، کتاب: الصلاة، باب: تقديم الجماعة من یصلی بهم اذا تأخر الامام، رقم الحديث: ۹۲۴، بیروت) (سنن ابوداؤد، کتاب: الصلاة، باب: التصفیق فی الصلوة، رقم الحديث: ۹۴۰، دارالسلام، ریاض) (سنن النسائی، کتاب: آداب القضاة، باب: مصیر الحاکم الی رعبته للصلح بینهم، رقم الحديث: ۵۴۱۳، دارالفکر، بیروت) (موطا امام مالک، کتاب: قصر الصلاة فی السفر، رقم الحديث: ۶۱) (صحیح ابن حبان، کتاب: الصلاة، باب: ذکر البیان بان بلالا قدم ابا بکر، رقم الحديث: ۲۲۶۱، دارالمعرفة، بیروت) (مسند احمد، رقم الحديث: ۲۲۸۶۷، صحیح ابن خزيمة، رقم الحديث: ۱۶۲۳) (المعجم الكبير، رقم الحديث: ۵۹۳۲، جامع المسانید لابن جوزی، رقم الحديث: ۲۴۱۸)

حضرت انس بن مالک، جو حضور اقدس ﷺ کے تابع فرمان، خدمت گار اور صحابی ہیں، سے روایت ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، حضور اقدس ﷺ کے مرض وصال میں لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے حتیٰ کہ جب پیر کا دن آیا اور صحابہ کرام صفیں باندھ کر نماز پڑھ رہے تھے تو نبی مکرم ﷺ نے حجرہ کا پردہ اٹھایا اور کھڑے ہو کر ہماری طرف دیکھنے لگے۔ گویا کہ حضور اقدس ﷺ کا چہرہ انور قرآن کا ورق ہے، پھر تبسم فرما کر مسکرانے لگے۔ اور حضور اقدس ﷺ کی زیارت کی خوشی میں قریب تھا کہ ہم نماز توڑ دیں۔ حضرت صدیق اکبر نے گمان کیا کہ حضور اقدس ﷺ نماز کیلئے تشریف لا رہے ہیں۔ پس آپ ایڑیوں کے بل پیچھے ہٹنے لگے تاکہ صف میں مل جائیں۔ نبی مکرم ﷺ نے ہماری طرف اشارہ فرمایا کہ تم اپنی نماز کو مکمل کرو۔ پھر آپ ﷺ نے پردہ گرا دیا اور اسی دن نبی مکرم ﷺ کا وصال مبارک ہو گیا۔

۳۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ تَبَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَدَمَهُ وَصَحْبَهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فِي وَجَعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي تُوفِّي فِيهِ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الْإِثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوفٌ فِي الصَّلَاةِ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْرَ الْحُجْرَةِ، يَنْظُرُ إِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ كَانَ وَجْهَهُ وَرَقَّةٌ مُصْحَفٍ ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَهَمَمْنَا أَنْ نَفْتَنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْكَصَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى عَقْبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ، وَظَنَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارَجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَشَارَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ اتَّمُوا صَلَاتَكُمْ وَأَرْخَى السِّتْرَ فَتَوَفَّى مِنْ يَوْمِهِ .

(صحیح بخاری: کتاب: الاذان: باب: العلم والفضل احق بالامامة: رقم الحديث: ۶۸۰، دارالكتاب العربی، بیروت) (صحیح بخاری: اطراف الحديث: ۶۸۱-۷۵۳-۱۲۰۵-۴۴۴۸) (صحیح مسلم: کتاب: الصلوة: باب: استخلاف الامام اذا عرض له عذر من مرض: رقم الحديث: ۴۱۹، بیروت) (سنن نسائی: کتاب: الجنائز: باب: الموت يوم الاثنين: رقم الحديث: ۱۸۳۱، دارالفکر، بیروت) (سنن ابن ماجه: کتاب: الجنائز: باب: ما جاء في ذكر مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم: رقم الحديث: ۱۶۲۴، دارالسلام، ریاض) (مسند احمد رقم الحديث: ۲۱۱، صحیح ابن حبان رقم الحديث: ۵۸۷، صحیح ابن خزيمة رقم الحديث: ۱۳۴۴)

صحیح بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

۳۲- فَلَمَّا وَضَحَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا نَظَرْنَا مَنَظَرًا قَطُّ كَانَ أَعْجَبَ إِلَيْنَا مِنْ وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .
پس جب نبی مکرم ﷺ کا چہرہ اقدس ظاہر ہوا تو ہم نے
جمال جہاں آرا اور رخِ مصطفیٰ کریم ﷺ سے بڑھ کر کوئی حسین
منظر نہ دیکھا۔

(صحیح بخاری رقم الحديث: ۶۸۱، صحیح مسلم رقم الحديث: ۹۴۷)

۳۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً، فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا
حَتَّى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سُوءٍ قُلْنَا وَمَا هَمَمْتُهُ؟ قَالَ
هَمَمْتُ أَنْ أَقْعُدَ وَأَذَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں
نے ایک رات نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، آپ مسلسل کھڑے
رہے حتیٰ کہ میں نے ایک بُری بات کا ارادہ کیا۔ ہم نے پوچھا:
آپ نے کیا ارادہ کیا تھا؟ انہوں نے کہا: میں نے ارادہ کیا کہ میں
بیٹھ جاؤں اور نبی کریم ﷺ کو کھڑا رہنے دوں۔

(صحیح بخاری: کتاب: التهجد: باب: طول القيام في صلاة الليل: رقم الحديث: ۱۱۳۵، دارالكتاب العربی، بیروت)

(صحیح مسلم: کتاب: صلاة المسافرين: باب: استحباب تطويل القراءة في صلاة الليل: رقم الحديث: ۱۸۱۵، دارالكتاب العربی، بیروت) (سنن ابن ماجه: کتاب: اقامة الصلوة: باب: ما جاء في طول القيام في الصلوة: رقم الحديث: ۱۴۱۸) (مسند ابو يعلى رقم الحديث: ۵۱۶۵، صحیح ابن خزيمة رقم الحديث: ۱۱۵۴، صحیح ابن حبان رقم الحديث: ۲۱۴۱) (مسند احمد جلد ۶ صفحہ ۱۵۷ رقم الحديث: ۳۶۴۶)

۳۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا
تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ ابْنَةَ
جَحْشٍ دَعَا الْقَوْمَ فَطَعِمُوا ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ
وَإِذَا هُوَ كَأَنَّهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُومُوا فَلَمَّا رَأَى
ذَلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ وَقَعَدَ ثَلَاثَةٌ نَفَرٍ، فَجَاءَ
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ
جب اللہ تعالیٰ نے نبی مکرم ﷺ کا نکاح حضرت زینب بنت جحش
رضی اللہ عنہا سے فرمایا تو نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کی دعوت
فرمائی۔ انہوں نے کھانا کھایا پھر بیٹھ کر باتیں کرنے لگے اور اس
وقت ایسے لگا جیسے آپ جانے لگے ہوں، لیکن مسلمان نہیں اٹھے۔

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ، ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا فَأَنْطَلَقْتُ فَجِئْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ قَدْ أَنْطَلَقُوا، فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ فَذَهَبَتْ أَدْخُلُ فَأَلْقَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بَيْتَ النَّبِيِّ) (الاحزاب: ۵۳)۔

جب آپ نے یہ دیکھا تو آپ کھڑے ہو گئے، جب آپ کھڑے ہوئے تو مسلمانوں میں سے بھی بعض کھڑے ہو گئے اور تین شخص بیٹھے رہے۔ پھر نبی کریم ﷺ حجرے میں داخل ہونے کیلئے آئے اور وہ لوگ اسی طرح بیٹھے رہے۔ پھر وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ میں نکل کر گیا اور نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور آپ کو بتایا کہ وہ لوگ چلے گئے ہیں، پھر نبی کریم ﷺ آئے حتیٰ کہ حجرے میں داخل ہو گئے۔ میں بھی داخل ہونے لگے تو نبی ﷺ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال دیا۔ پس اللہ رب العزت نے یہ آیت نازل فرمائی: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بَيْتَ النَّبِيِّ“ (الاحزاب: ۵۳)۔

(صحیح بخاری، کتاب: التفسیر، رقم الحدیث: ۴۷۹۱، دارالکتاب العربی، بیروت) (صحیح بخاری، اطراف الحدیث: ۵۱۵۴-۴۷۹۴-۴۷۹۳-۴۷۹۲-۶۲۳۹-۶۲۳۸-۵۴۶۶-۵۱۷۱-۵۱۷۰-۵۱۶۸-۵۱۶۶-۵۱۶۳-۷۳۲۱-۶۲۷۱) (صحیح مسلم، کتاب: النکاح، باب: زواج زینب بنت جحش، رقم الحدیث: ۳۵۰۵-۳۵۰۶-۳۵۰۷-۳۵۰۸، دارالکتاب العربی، بیروت) (سنن الترمذی، کتاب: تفسیر القرآن، باب: ومن سورة الاحزاب، رقم الحدیث: ۳۲۱۸، دارالمعرفة، بیروت) (سنن النسائی، کتاب: النکاح، باب: الهدية لمن عرس، رقم الحدیث: ۳۳۸۷، دارالفکر) (مسند احمد رقم الحدیث: ۱۲۶۹۸، المستدرک جلد ۲ صفحہ ۴۱۷)

۳۵- عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ شَهِدْتُ الْأَضْحَى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَعُدْ أَنْ صَلَّى وَفَرَّغَ مِنْ صَلَاتِهِ فَإِذَا هُوَ يَرَى لَحْمَ أَضَاحِيٍّ قَدْ ذُبِحَتْ قَبْلَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ فَقَالَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ أَضْحِيَّتَهُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى وَمَنْ كَانَ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللَّهِ۔

حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز عید الاضحیٰ میں شامل ہوا، پس جب آپ اپنی نماز سے فارغ ہوئے اور سلام پھیرا تو آپ نے قربانی کا گوشت دیکھا، تو حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز پڑھنے سے پہلے ذبح کیا، وہ اس کی جگہ دوسری قربانی کرے اور جس نے نہیں ذبح کیا، وہ اللہ کے نام سے ذبح کرے۔

(صحیح بخاری، کتاب: العیدین، باب: کلام لامام والناس فی خطبة العید، رقم الحدیث: ۹۸۵) (صحیح بخاری، اطراف الحدیث: ۵۵۰۰-۵۵۶۲-۶۶۷۳-۷۳۰۰) (صحیح مسلم، کتاب: الاضاحی، باب: وقتها، رقم الحدیث: ۵۰۶۴) (سنن النسائی، کتاب: الضحایا، باب: ذبح الناس بالمصلى، رقم الحدیث: ۴۳۷۵، دارالفکر، بیروت) (سنن ابن ماجہ، کتاب: الاضاحی، رقم الحدیث: ۴۳۷۵، دارالفکر، بیروت)

الحديث: ٣١٥٢ دار السلام) (مسند الحميدى رقم الحديث: ٧٧٩ المعجم الكبير رقم الحديث: ١٦٩٤ مسند احمد رقم الحديث: ١٨٨١٢)

فانزل الله: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْدُمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ . (الحجرات: ١)

(التفسير الكبير جلد ١٠ صفحہ ١٠١ دار الفكر بیروت) (النكت والعيون جلد ٥ صفحہ ٣٢٥ دار الكتب العلمیہ)

٣٦- عن طارق عن ابى بكر قال: لما نزلت على
النبي صلى الله عليه وسلم (ان الذين يغضون
اصواتهم عند رسول الله) (الحجرات: ٣) قال ابو بكر
رضى الله عنه فالتيت على نفسى ان لا اكلم
رسول الله صلى الله عليه وسلم الا كاخى
السرار .
حضرت طارق عن ابى بكر حضرت ابو بكر صدیق رضی اللہ عنہ سے
روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جب سورۃ الحجرات کی آیت
”ان الذين يغضون اصواتهم عند رسول الله“ نازل ہوئی
تو میں نے قسم اٹھائی کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کلام صرف
سرگوشی کی صورت میں کروں گا، جس طرح رازدان سرگوشی فرماتے
ہیں۔

(المستدرک کتاب: معرفة الصحابة جلد ٣ رقم الحديث: ٤٤٤٩) (الرياض النضرة جلد ٢ صفحہ ١٣٨ المطالب العالیہ)

رقم الحديث: ٣٨٨٧)

٣٧- قال مجاهد: قال رجل من المنافقين يحدثنا
محمد صلى الله عليه وسلم ان ناقة فلان بوادی
كذا كذا وما يدريه ما الغيب؟ فانزل الله عز وجل
(ولئن سألتهم ليقولن انما كنا نخوض ونلعب قل
ابالله وایله ورسوله كنتم تستهزون) (التوبة: ٦٥) .
حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ منافقین کے ایک مرد
نے کہا کہ محمد (ﷺ) بیان کرتے ہیں کہ فلاں کی اونٹنی فلاں وادی
میں ہے وہ غیب کیا جانتے ہیں؟ پس اللہ تعالیٰ نے قرآن کی یہ
آیت نازل فرمائی: ”اور اگر تم ان سے پوچھو تو وہ ضرور کہیں گے کہ
ہم ہنسی کھیل میں تھے“ تم فرماؤ! کیا اللہ اور اس کی آیات اور اس
کے رسول سے تم مذاق کرتے ہو؟ بہانے مت بناؤ تم اپنے ایمان
کے بعد کافر ہو چکے ہو۔ (التوبة: ٦٥-٦٦)

(تفسير الطبري جلد ٦ صفحہ ٤١١ رقم الحديث: ١٦٩٣٣ دار الكتب العلمیہ بیروت) (تفسير الدر المنثور جلد ٤)

صفحہ ٢٣٠) (الصارم المسلول صفحہ ٦١ دار الجبل)

٣٨- عن عمرو بن العاص قال: ما كان احد احب
الى من رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا اجل
فى عينى منه وما كنت اطيق ان املاء عيني منه
اجلالا له ولو سئلت ان اصفه ما اطق لاني لم
حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ
نے فرمایا: مجھے حضور اقدس ﷺ سے بڑھ کر کوئی محبوب نہ تھا اور نہ
میری نگاہ میں کوئی حضور اقدس ﷺ سے سے زیادہ بزرگ اور

اکن املاء عینی منه .

معظم تھا اور میں حضور اقدس ﷺ کی جلالت شان کی وجہ سے آپ کو آنکھ بھر کر دیکھ نہ سکتا تھا اور اگر مجھ سے پوچھا جائے کہ میں آپ کا حلیہ بیان کروں تو میں بیان نہیں کر سکتا۔ اس لئے کہ میں نے کبھی حضور اقدس ﷺ کو آنکھ بھر کر نہیں دیکھا۔

(صحیح مسلم، کتاب: الایمان، باب: کون الاسلام یهدم ما قبله، رقم الحدیث: ۳۲۱، دارالکتاب العربی بیروت) (مسند ابو عوانہ جلد ۱ صفحہ ۷۰، رقم الحدیث: ۲۰۰) (طبقات ابن سعد جلد ۴ صفحہ ۲۵۹)

۳۹- روی اسامہ بن شریک، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَوْلَهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُؤُسِهِمُ الطَّيْرُ . حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ کے اصحاب آپ کے ارد گرد بیٹھے ہوئے تھے یوں کہ گویا ان کے سروں پر پرندے ہیں۔

(سنن ابی داؤد رقم الحدیث: ۳۸۵۵) (مجمع الزوائد جلد ۹ صفحہ ۵۳) (المعجم الاوسط رقم الحدیث: ۷۷۸۳) ۴۰- عن انس بن مالك رضى الله عنه: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ عَلَى أَصْحَابِهِ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَهُمْ جُلُوسٌ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَلَا يَرْفَعُ إِلَيْهِ أَحَدٌ مِنْهُمْ بَصْرَهُ إِلَّا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ . حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ مہاجرین و انصار صحابہ کرام کی مجلس میں تشریف لایا کرتے (صحابہ کرام بیٹھے ہوتے) اور ان میں حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود ہوتے، ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی بھی آپ کی طرف نظریں اٹھا کر نہیں دیکھتا تھا (آپ کی تعظیم کی وجہ سے) سوائے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے (کیونکہ ان کو مقام ناز نصیب تھا)۔

(سنن الترمذی، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما، رقم الحدیث: ۳۶۶۸، دارالمعرفہ بیروت) (مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۱۵۰، رقم الحدیث: ۱۲۵۳۸) (المستدرک رقم الحدیث: ۴۱۸، تہذیب الکمال جلد ۷ صفحہ ۱۲۳، مسند طرابلسی رقم الحدیث: ۲۰۶۴)

۴۱- عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمُرْوَانَ، قَالَ: إِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ يَرْمُقُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَيْنِهِ قَالَ: فَوَاللَّهِ مَا تَنَحَّمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ . حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، عروہ بن مسعود نبی مکرم ﷺ کے اصحاب کو دیکھتا رہا۔ اس نے کہا کہ خدا کی قسم! رسول اللہ ﷺ اپنا لعاب دہن پھینکتے تو وہ ان میں سے کسی کے ہاتھ پر گرتا اور وہ اسے اپنے چہرے اور جسم پر مل

مِنْهُمْ فَذَلِكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجَلَدَهُ وَإِذَا أَمَرَهُمْ ابْتَدَعُوا
أَمْرَهُ وَإِذَا تَوَضَّأُوا كَادُوا يَقْتُلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ وَإِذَا
تَكَلَّمَا خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحَدِّثُونَ إِلَيْهِ
النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَهُ فَرَجَعَ عُرْوَةً إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ:
أَيُّ قَوْمٍ وَاللَّهِ لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوكِ وَوَفَدْتُ
عَلَى قَيْصَرَ وَكِسْرَى وَالنَّجَاشِيِّ وَاللَّهِ إِنْ رَأَيْتُ
مَلِكًا قَطُّ يُعْظِمُهُ أَصْحَابُهُ مَا يُعْظِمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدًا (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ)۔

لیتا اور جب وہ ان کو کوئی حکم دیتے تو وہ فوراً آپ کے حکم کی تعمیل
کرتے اور جب وہ وضو کرتے تو قریب تھا کہ وہ ان کے وضو کے
پانی لینے کیلئے ایک دوسرے سے لڑ پڑتے اور جب وہ کلام کرتے تو
ان کے حضور وہ اپنی آوازوں کو پست کر لیتے اور وہ ان کی تعظیم و
تکریم کی وجہ سے ان کی طرف نظر جما کر نہ دیکھتے۔ پھر عروہ اپنے
ساتھیوں کی طرف لوٹ گیا اور کہنے لگے: اے قوم! اللہ (رب
العزت) کی قسم! میں بادشاہوں کے درباروں میں وفد لے کر گیا
ہوں۔ میں قیصر و کسریٰ اور نجاشی کے درباروں میں وفد لے کر گیا
ہوں، لیکن خدا کی قسم! میں نے کوئی ایسا بادشاہ نہیں دیکھا کہ اس کے
درباری اس کی اس طرح تعظیم کرتے ہوں جیسے محمد (ﷺ) کے
اصحاب ان کی تعظیم کرتے ہیں۔

(صحیح بخاری، کتاب: الشروط، باب: الشروط فی الجہاد، رقم الحدیث: ۲۷۳۱-۲۷۳۲، دارالکتاب العربی، بیروت)

(صحیح ابن حبان، کتاب: السیر، رقم الحدیث: ۴۸۷۲، دارالمعرفہ، بیروت) (مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۳۲۹، السنن الکبریٰ

للبيهقي جلد ۹ صفحہ ۲۲۰، المعجم الکبیر رقم الحدیث: ۱۳)

۴۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَقَدْ
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَلَّاقُ
يَخْلِقُهُ وَأَطَافَ بِهِ أَصْحَابُهُ فَمَا يُرِيدُونَ أَنْ تَقَعَ
شَعْرَةٌ إِلَّا فِي يَدِ رَجُلٍ .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ
نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، اس حال میں کہ
حلاق آپ کے موئے مبارک کاٹ رہا تھا اور صحابہ کرام رضی اللہ
عنہم آپ کے ارد گرد گھوم رہے تھے، پس وہ یہ چاہتے تھے کہ حضور
اقدس ﷺ کے بال مبارک زمین پر نہ گریں بلکہ ان میں سے کسی
کے ہاتھ میں آ جائیں۔

(صحیح مسلم، کتاب: الفضائل، باب: قرب النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الناس، رقم الحدیث: ۶۰۴۳، دارالکتاب العربی)

(مسند احمد رقم الحدیث: ۱۲۴۲۳)

۴۳- عَنْ زَارِعٍ . وَكَانَ فِي وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالَ
لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَجَعَلْنَا نَبَادِرُ مِنْ رَوَاحِلِنَا فَنُقْبِلُ
بِذِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَهُ .

حضرت زارع سے روایت ہے جو کہ وفد عبد القیس میں
شامل تھے کہ جب ہم مدینہ حاضر ہوئے تو ہم جلدی سے اپنی
سواروں سے اترے پس ہم نے رسول اللہ ﷺ کے دست

مبارک اور پائے ناز کا بوسہ لیا۔

(سنن ابی داؤد، کتاب: الادب، باب: فی قبلۃ الرجل، رقم الحدیث: ۵۲۲۵، دار السلام، ریاض) (الادب المفرد الامام البخاری، باب: تقبیل الرجل، رقم الحدیث: ۹۷۵، دار الکتب العلمیہ، بیروت) (شعب الایمان رقم الحدیث: ۷۷۲۹، مجمع الزوائد جلد ۹ صفحہ ۲، المعجم الکبیر رقم الحدیث: ۵۳۱۳)

۴۴- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ وَذَكَرَ قِصَّةَ قَالَ: فَذَنُونَا يَعْني مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلْنَا يَدَهُ .
حضرت عبدالرحمن بن ابولیلی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے ایک حدیث بیان کی اور ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ہم حضور نبی مکرم ﷺ کے قریب ہوئے اور ہم نے آپ کے دست اقدس کو بوسہ دیا۔

(سنن ابی داؤد، کتاب: الادب، باب: فی قبلۃ الید، رقم الحدیث: ۵۲۲۳، دار السلام، ریاض) (الادب المفرد، باب تقبیل الید، رقم الحدیث: ۹۷۲، دار الکتب العلمیہ) (مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث: ۳۳۶۸۶) (مسند احمد رقم الحدیث: ۵۳۸۴، السنن الکبریٰ رقم الحدیث: ۱۳۳۶۲)

۴۵- سَأَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَبَاثَ بْنَ أَشِيمٍ ءَ أَنْتَ أَكْبَرُ أَمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْبَرُ مِنِّي وَأَنَا أَقْدَمُ مِنْهُ فِي الْمِيلَادِ .
حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے حضرت قباث بن اشیم سے پوچھا کہ تم عمر میں بڑے ہو یا رسول اللہ ﷺ؟ تو انہوں نے جواب دیا: بڑے تو رسول اللہ ﷺ ہی ہیں اور میری ولادت پہلے ہوئی ہے۔

(سنن الترمذی، کتاب: المناقب، باب: ما جاء فی میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: ۳۶۱۹، دار المعرفہ، بیروت) (المعجم الکبیر رقم الحدیث: ۷۵، المستدرک رقم الحدیث: ۶۶۲۴، الاحاد والمثنائی رقم الحدیث: ۵۶۶)

۴۶- اسْتَأْذَنَ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَنْ يَنْتَقِلَ إِلَى السَّفْلِ وَأَنْ يَصْعَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْعُلُوِّ وَشَقَّ عَلَيْهِ أَنْ يَسْكُنَ فَوْقَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالمُكْثِ فِي مَكَانِهِ، وَذَكَرَ لَهُ إِنَّ سَكْنَاهُ أَسْفَلَ أَرْفَقُ بِهِ مِنْ أَجْلِ دُخُولِ النَّاسِ عَلَيْهِ فَاْمْتَنَعَ أَبُو أَيُّوبَ مِنْ ذَلِكَ أَدْبًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَقُّيرًا لَهُ .
حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے حضور نبی مکرم ﷺ سے اجازت طلب کی کہ وہ نیچے کی منزل میں رہیں اور حضور اوپر کی منزل میں رہیں کیونکہ ان پر یہ بات بہت شاق تھی کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے اوپر والی منزل میں رہیں۔ پس حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: نیچے کی منزل میں رہنے میں زیادہ سہولت ہے کیونکہ لوگ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں۔ پس ابوایوب اپنے ارادے سے رک گئے (اور آپ نے یہ ارادہ) حضور نبی مکرم ﷺ کے ادب اور آپ کی توقیر کیلئے کیا تھا۔

(المستدرک رقم الحديث: ٦٠٣٧، دلائل النبوة للبيهقي جلد ٢ صفحہ ٥٠٩، الصارم المسلول صفحہ ١٩٨، دار الجبل)

٤٧- عَنْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِلْأَعْرَابِيِّ جَاهِلٍ: سَلُهُ عَمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ مَنْ هُوَ؟ وَكَانُوا لَا يَجْتَرُونَ عَلَى مَسْنَلَتِهِ يُوقِرُونَهُ وَيَهَابُونَهُ.

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے ایک نہ جاننے والے دیہاتی سے کہا کہ حضور نبی مکرم ﷺ سے پوچھ کہ وہ کون ہے جس نے اپنی نذر کو پورا کیا؟ (صحابہ نے خود اس کیلئے سوال نہ کیا) کہ وہ حضور اقدس ﷺ کی تعظیم و توقیر اور آپ کی ہیبت و جلالت کی وجہ سے آپ سے سوال پوچھنے کی جرأت نہ کرتے۔

(سنن الترمذی، کتاب: تفسیر القرآن، باب: ومن سورة الاحزاب، رقم الحديث: ٣٢٠٣، دار المعرفہ، بیروت)

٤٨- وَفِي حَدِيثِ الْمُغِيرَةِ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَعُونَ بَابَهُ بِالْأَظْفِيرِ.

اور حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب حضور نبی کریم ﷺ کے دروازہ مبارک پر اپنے ناخنوں سے دستک دیتے۔

(الشفاء: فصل في عادة الصحابة في تعظيمه عليه السلام، رقم الحديث: ١٢٦٥، صفحہ ٢٦٤، دار ابن حزم)

٤٩- عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ أَنْ تَأْتِيَ قَبْرَ الرَّسُولِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَجْعَلَ ظَهْرَكَ إِلَى الْقَبْلِ وَتَسْتَقْبِلَ الْقَبْرَ بِوَجْهِكَ ثُمَّ تَقُولَ السَّلَامَ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ.

امام ابو حنیفہ نے حضرت نافع سے اور حضرت نافع نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا: (صحابہ کرام کی) سنت میں سے ہے کہ تو رسول اللہ ﷺ کی قبر انور پر سامنے سے آ اور اپنی پیٹھ قبلہ کی طرف اور اپنا چہرہ قبر انور کی طرف کر اور پھر عرض کر: ”السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ“۔

(مسند ابی حنیفہ رقم الحديث: ١٠٠، صفحہ ٤٨)

(دار الكتاب العلميہ)

٥٠- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ نَضْرَانِيًّا فَأَسْلَمَ وَقَرَأَ الْبَقْرَةَ وَالْإِنْشِيرَاءَ فَكَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَادَ نَضْرَانِيًّا فَكَانَ يَقُولُ مَا يَذَرِي مُحَمَّدًا إِلَّا مَا كَتَبْتُ لَهُ فَأَمَاتَهُ اللَّهُ فَدَفَنُوهُ فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَقَالُوا: هَذَا فَعَلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ ایک نصرانی مسلمان ہوا اور اس نے سورۃ بقرہ اور آل عمران پڑھی، وہ نبی کریم ﷺ کا کاتب تھا، پھر وہ مرتد ہو کر نصرانی بن گیا۔ پس اس نے کہا کہ محمد (ﷺ) کو پتہ نہیں چلتا مگر وہ جو میں لکھ دوں، پس اللہ نے اس کو موت دی اور عیسائیوں نے اسے دفن کیا۔ صبح زمین نے اس کی لاش کو پھینک دیا۔ پس ان نصرانیوں نے

فَحَفَرُوا لَهُ فَاغْمَقُوا فَاصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَقَالُوا: هَذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ فَحَفَرُوا لَهُ وَأَغْمَقُوا لَهُ فِي الْأَرْضِ مَا اسْتَطَاعُوا فَاصْبَحَ قَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَعَلِمُوا أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ فَالْقُوهُ .

کہا کہ یہ محمد (ﷺ) اور ان کے ساتھیوں کا کام ہے کیونکہ یہ ان سے بھاگ کر آیا تھا۔ پس انہوں نے گڑھا کھودا پھر صبح ہوئی تو زمین نے اسے باہر پھینک دیا۔ نصرائیوں نے کہا: یہ محمد (ﷺ) اور ان کے ساتھیوں کا کام ہے۔ پس وہ جتنا گڑھا کھود سکتے تھے انہوں نے کھودا لیکن پھر زمین نے اس کی لاش کو باہر پھینک دیا۔ پس انہیں معلوم ہو گیا کہ یہ لوگوں کا کام نہیں۔ پھر انہوں نے اسے پڑا رہنے دیا۔

(صحیح بخاری، کتاب: المناقب، باب: علامات النبوة فی الاسلام، رقم الحدیث: ۳۶۱۷، دارالکتاب العربی، بیروت)
(صحیح مسلم، کتاب: صفات المنافقین واحکامہم، باب: ایضاً، رقم الحدیث: ۷۰۴۰، دارالکتاب العربی، بیروت) (مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۱۲۰، مشکل الآثار للطحاوی جلد ۴ صفحہ ۲۴۰، شرح السنة رقم الحدیث: ۳۷۲۵، مسند ابو یعلیٰ رقم الحدیث: ۳۹۱۹)

روایت ہے کہ عتیبہ بن ابی لہب، قریش کے چند آدمیوں کے ساتھ شام کی طرف نکلا، پس جب ان آدمیوں نے واپس لوٹنے کا ارادہ کیا تو ان سے عتیبہ نے کہا کہ محمد (ﷺ) کو میری طرف سے پہنچا دو کہ میں نے ”والنجم اذا ہوی“ کا کفر کیا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ یہ بات اس نے حضور اقدس ﷺ کے سامنے کہی، اس بد بخت نے حضور اقدس ﷺ کے چہرہ اقدس پر تھوکنے کی ناپاک جسارت کی اور وہ حضور اقدس ﷺ کی عداوت میں حد سے بڑھا ہوا تھا۔ پس حضور ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! اس پر اپنے کتوں میں سے کتا مسلط کر۔ عتیبہ کے دل میں ڈر پیدا ہو گیا (کیونکہ اسے حضور ﷺ کی دعا کی اجابت کا یقین تھا) وہ بڑی احتیاط کرنے لگا۔ پس ایک رات وہ سفر پر گیا اور صبح کا وقت جب قریب ہو گیا تو اس کے ساتھیوں نے کہا: سواریاں ہلاک ہو رہی ہیں۔ مسلسل وہ یہ کہتے رہے یہاں تک کہ اس نے پڑاؤ ڈالا اس حال میں کہ وہ مرعوب تھا اور اس نے اپنے قریب اونٹ باندھ دیا

۵۱- روى ان عتيبة ابن ابي لهب خرج الى الشام مع اناس من قريش فلما هموا ان يرجعوا قال لهم عتيبة . بلغوا محمدا عني اني قد كفرت بالنجم اذا هوى . وروى انه قال ذلك في وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم وتفل في وجهه . وكان مبالغاً في عداوته فقال اللهم سلط عليه كلباً من كلابك فوق الرعب في قلب عتيبة وكان يحترز فسار ليلة من الليالي فلما كان قريبا من الصبح فقال له اصحابه هلكت الركاب فما زالوا به حتى نزل وهو مرعوب واناخ الابل حوله فسلط الله عليه الاسد والقي سكينه على الابل فجعل الاسد يتخلل حتى افترسه ومزقه .

(تاکہ اگر کوئی موذی جانور آئے تو اونٹ بدک اٹھے) اللہ جل مجدہ نے اس پر شیر مسلط کر دیا اور اونٹ پر سکون ڈال دیا۔ پس وہ شیر اسے تلاش کرتا رہا، یہاں تک کہ اس نے اس لعین کو چیر پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

(المعجم الكبير جلد ۲۲ صفحہ ۴۳۶-۴۳۵ دلائل النبوة لابی نعیم رقم الحديث: ۳۸۲-۳۸۱-۳۸۰) (تفسیر کبیر جزء ۳۲ جلد ۱۱ صفحہ ۱۵۵ دار الفکر) (روح المعانی جزء ۳۰ صفحہ ۴۷۱)

۵۲- عن علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ سَبَّ نَبِيًّا قُتِلَ، وَمَنْ سَبَّ أَصْحَابَهُ جُلِدَ . رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کسی نبی پر سب و شتم کرے اُسے قتل کر دیا جائے اور جو اُن کے اصحاب پر سب و شتم کرے اُسے کوڑے لگائے جائیں۔

(الجامع الصغير للسيوطي رقم الحديث: ۸۷۳۵ المعجم الصغير للطبراني رقم الحديث: ۶۵۱ الصارم المسلول صفحہ ۱۱۲ دار الجبل)

۵۳- عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: أَغْلَظَ رَجُلٌ لِأَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَقُلْتُ أَقْتُلُهُ فَاثْتَهَرَنِي وَقَالَ لَيْسَ هَذَا لِأَحَدٍ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . حضرت ابو بزرۃ الاسلمی سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: ایک آدمی نے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو گالی دی تو میں نے عرض کی کہ میں اس کو قتل کرتا ہوں۔ پس آپ نے مجھے جھڑک دیا اور فرمایا: یہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی کیلئے جائز نہیں (یعنی صرف حضور اقدس ﷺ کی توہین پر قتل کیا جائے گا اور کسی اُمتی کی توہین پر قتل نہیں کیا جائے گا)۔

(سنن نسائی کتاب: تحريم الدم باب: الحكم فيمن سب النبي صلى الله عليه وسلم رقم الحديث: ۴۰۷۸-۴۰۷۷) (سنن ابی داؤد کتاب: الحدود باب: الحكم فيمن سب النبي صلى الله عليه وسلم رقم الحديث: ۴۰۸۰-۴۰۸۱-۴۰۸۲-۴۰۸۳) (مسند احمد جلد ۱ صفحہ ۹ مسند الطيالسي رقم الحديث: ۴۱ مسند ابو يعلى رقم الحديث: ۸۱-۸۲ المستدرک جلد ۴ صفحہ ۳۵۴)

۵۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَعْمَى كَانَتْ لَهُ أُمٌّ وَلَدِ تَسُبُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ، فَلَمَّا كَانَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک نابینا کی اُم ولد (لوٹدی) تھی جو نبی کریم ﷺ کی توہین اور گستاخی کرتی تھی۔ نابینا اس کو سختی سے منع کرتے لیکن وہ نہ رکتی، پس ایک رات

جب وہ نبی کریم ﷺ کی شان رفیع میں گستاخی کر رہی تھی تو نابینا نے اس کو قتل کر دیا اور نبی مکرم ﷺ کو یہ سارا معاملہ بتایا تو آپ نے اس کے خون کو رائیگاں قرار دے دیا۔

جَعَلْتُ تَقَعُ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَشْتِمُهُ فَقَتَلَهَا وَأَعْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ فَأَهْدَرَ دَمَهَا .

(سنن ابی داؤد، کتاب: الحدود، باب: الحكم فيمن سب النبي صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: ٤٣٦١، دار السلاطه)

(رياض) (سنن النسائي، کتاب: تحريم الدم، باب: الحكم فيمن سب النبي صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: ٤٠٧٦، دار الفكر، بيروت)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: کعب بن اشرف کیلئے کون ہے؟ پس تحقیق اس نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچائی ہے (کیونکہ وہ حضور اقدس ﷺ کی ججو میں گستاخانہ اشعار کہا کرتا تھا)۔ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ یہ پسند کریں گے کہ میں اسے قتل کر دوں؟ فرمایا: ہاں! عرض کی: مجھے کچھ تعریضاً کہنے کی اجازت مرحمت فرمائیں۔ فرمایا: تو کہہ سکتا ہے۔ پس حضرت محمد بن مسلمہ اس کے پاس آئے اور کہا کہ بے شک یہ مرد ہم سے صدقہ کا سوال کرتا ہے اور بے شک اس نے ہمیں بہت مشقت میں ڈال دیا۔ پس جب اس نے یہ سنا تو کہا: خدا کی قسم! تم ضرور اس سے اکتا جاؤ گے۔ محمد بن مسلمہ نے کہا: اب تو ہم ان کی اتباع کر رہے ہیں اور ہم اس وقت ان کو چھوڑنا پسند نہیں کرتے۔ یہاں تک کہ ہم دیکھیں کہ ان کا معاملہ کس طرف پھرتا ہے؟ نیز کہا: میں تجھ سے ادھار لینا چاہتا ہوں۔ کعب بن اشرف نے کہا کہ تم میرے پاس کیا چیز گروی رکھو گے؟ حضرت محمد بن مسلمہ نے کہا: تم کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا کہ تم اپنی عورتیں میرے پاس گروی رکھو۔ حضرت محمد بن مسلمہ نے کہا کہ تم عرب میں خوبصورت ترین ہو کیا ہم اپنی عورتیں تیرے پاس گروی رکھ دیں؟ اس نے کہا کہ تم اپنی اولاد گروی رکھ دو! فرمایا کہ ہمارے لڑکے کو

۵۵- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ؟ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: إِنَّهُ لَيُفْلَقُ قَالَ قُلْ فَأَتَاهُ فَقَالَ لَهُ وَذَكَرَ مَا بَيْنَهُمَا وَقَالَ: إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ أَرَادَ صَدَقَةً وَقَدْ عَنَانَا فَلَمَّا سَمِعَهُ قَالَ وَابِضًا وَاللَّهِ! لَتَمْلُنَنَّهُ، قَالَ: أَنَا قَدْ اتَّبَعْنَاهُ الْآنَ، وَنَكْرَهُ أَنْ نَدَعَهُ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى شَيْءٍ يَصِيرُ أَمْرُهُ قَالَ: وَقَدْ أَرَدْتُ أَنْ تُسَلِّفَنِي سَلَفًا قَالَ: فَمَا تُرْهَنُنِي؟ قَالَ مَا تُرِيدُ، قَالَ: تُرْهَنُنِي نِسَاءَ كُمْ قَالَ: أَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ أَنْ تُرْهَنَكَ نِسَاءَ نَا قَالَ لَهُ تُرْهَنُونِي أَوْلَادَكُمْ قَالَ: يُسَبُّ ابْنُ أَحَدِنَا فَيَقَالُ: رُهْنٌ فِي وَسْقَيْنِ مِنْ تَمْرِ وَلَكِنْ نُرْهَنُكَ السِّلَاحَ قَالَ: فَنَعَمْ؟ وَوَاعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ بِالْحَارِثِ وَابْنِ عَبْسٍ وَجَبْرِ وَعَبَادِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: فَجَاؤُوا فَدَعَوْهُ لِيَلَا فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ غَيْرُ عَمْرٍو: قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: إِنِّي لَا أَسْمَعُ صَوْتًا كَأَنَّهُ صَوْتُ دَمٍ قَالَ: إِنَّمَا هَذَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، وَرَضِيعُهُ وَابْنُ نَائِلَةٍ إِنَّ الْكَرِيمَ لَوْ

گالی دی جائے گی اور کہا جائے گا کہ یہ دو سبق کھجوروں کے عوض گروی رکھا گیا، لیکن ہم تیرے پاس اپنا سلحہ گروی رکھتے ہیں۔ اس نے کہا: ٹھیک ہے، حضرت محمد بن مسلمہ نے وعدہ کیا کہ وہ اپنے ساتھ حارث، ابوعبیس بن جبر اور عباد بن بشر کو لائیں گے۔ پس وہ سب آئے اور انہوں نے رات کے وقت اسے بلایا۔ پس وہ ان کی اترائے سفیان نے کہا کہ عمرو کے علاوہ کسی نے کہا کہ اس کی بیوی نے کعب سے کہا کہ میں جو آواز سن رہی ہوں، گویا کہ یہ خون بھری آواز ہے۔ اس نے کہا: یہ محمد بن مسلمہ، اس کا رضاعی بھائی اور ابونا مکہ ہے اور کریم کو جب رات میں نیزہ بازی کیلئے بلایا جائے تو وہ قبول کرتا ہے۔ محمد نے کہا کہ جب وہ آئے گا تو میں اپنا ہاتھ اس کے سر کی طرف پھیلاؤں گا، پھر جب میں قابو پا لوں گا تم کام تمام کر دینا۔ راوی کہتے ہیں: پس جب وہ اتر اتوا اس حال میں اتر کہ اس نے اپنا سر چادر میں چھپایا ہوا تھا۔ پس انہوں نے کہا کہ ہم تجھ سے بہت اچھی خوشبو پارہے ہیں۔ اس نے کہا: یہاں میرے تحت فلاں عورت ہے جو تمام عرب کی عورتوں سے زیادہ خوشبودار ہے۔ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم مجھے سونگھنے کی اجازت دیتے ہو؟ اس نے کہا: ہاں! پس آپ نے سونگھا، پھر کہا کہ کیا تم مجھے دوبارہ سونگھنے کی اجازت دیتے ہو؟ راوی کہتے ہیں: حضرت محمد بن مسلمہ نے اس کے سر کو مضبوطی سے پکڑ لیا اور کہا کہ تم اس کا کام تمام کر دو۔ پس انہوں نے کعب بن اشرف یہودی کو قتل کر دیا۔

دُعِيَ إِلَى طُعْنَةٍ لَيْلًا لَأَجَابَ قَالَ مُحَمَّدٌ: إِنِّي إِذَا جَاءَ فَسَوْفَ أَمُدُّ يَدِي إِلَى رَأْسِهِ فَإِذَا اسْتَمَكْتُ مِنْهُ فَدُونُكُمْ قَالَ: فَلَمَّا نَزَلَ نَزَلَ وَهُوَ مُتَوَشِّحٌ فَقَالُوا: نَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الطَّيِّبِ قَالَ نَعَمْ تَحْتِي فُلَانَةٌ هِيَ أَغْطُرُ نِسَاءَ الْعَرَبِ قَالَ: فَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَشُمَّ مِنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ فَشَمَّ فَتَنَاوَلَ فَشَمَّ ثُمَّ قَالَ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَغُودَ؟ قَالَ فَاسْتَمَكَنَ مِنْ رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ: دُونُكُمْ قَالَ: فَقَتَلُوهُ. (صحيح بخاری، كتاب: المغازی، باب: قتل كعب بن الأشرف، رقم الحديث: ٤٠٣٧، دار الكتاب العربي، بيروت) (صحيح بخاری، رقم الحديث: ٢٥١٠-٣٠٣١) (صحيح مسلم، كتاب: الجهاد والسير، باب: قتل كعب بن الأشرف طاغوت اليهود، رقم الحديث: ٤٦٦٤، دار الكتاب العربي، بيروت) (سنن أبي داود، كتاب: الجهاد، باب: في العدو يوتى على غرة ويتشبه بهم، رقم الحديث: ٢٧٦٨، دار السلام) (دلائل النبوة للبيهقي جلد ٣ صفحہ ١٩٤، سيرة ابن هشام جلد ٢ صفحہ ٥١، المغازی للوافدي جلد ١ صفحہ ١٧٣)

٥٦- عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي رَافِعٍ الْيَهُودِيَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَمَرَ عَلَيْهِمُ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عَتِيكٍ وَكَانَ أَبُو

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کے کچھ مردوں کو ابورافع یہودی کی طرف بھیجا اور ان پر حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر

رَافِعٌ يُؤْذِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُعِينُ عَلَيْهِ وَكَانَ فِي حِصْنٍ لَهُ بِأَرْضِ الْحِجَازِ فَلَمَّا دَنَوْا مِنْهُ وَقَدْ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَرَاحَ النَّاسُ بِسَرَحِهِمْ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لِأَصْحَابِهِ: اجْلِسُوا مَكَانَكُمْ فَإِنِّي مُنْطَلِقٌ وَمُتَلَطِّفٌ لِلْبَوَابِ لَعَلِّي أَنْ أَدْخُلَ، فَأَقْبَلَ حَتَّى دَنَا مِنَ الْبَابِ ثُمَّ تَقَنَّعَ بِثَوْبِهِ كَأَنَّهُ يَفْضِي حَاجَةً، وَقَدْ دَخَلَ النَّاسُ فَهَتَفَ بِهِ الْبَوَابُ: يَا عَبْدَ اللَّهِ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ أَنْ تَدْخُلَ فَادْخُلْ فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُغْلِقَ الْبَابَ فَدَخَلْتُ فَكَمَنْتُ فَلَمَّا دَخَلَ النَّاسُ أُغْلِقَ الْبَابُ ثُمَّ عَلِقَ الْأَغْلِيقَ عَلَى وَتَدٍ، قَالَ: فَقُمْتُ إِلَى الْأَقَالِيدِ فَأَخَذْتُهَا فَفَتَحْتُ الْبَابَ وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُسَمِّرُ عِنْدَهُ وَكَانَ فِي عِلَالِي لَهُ فَلَمَّا ذَهَبَ بِهِ أَهْلُ سَمَرِهِ صَعِدْتُ إِلَيْهِ فَجَعَلْتُ كُلَّمَا فَتَحْتُ بَابًا أَغْلَقْتُ عَلَى مَنْ دَاخِلٌ، قُلْتُ: إِنَّ الْقَوْمَ نَذَرُوا بِي لَمْ يَخْلُصُوا إِلَيَّ حَتَّى أَقْتُلَهُ فَاَنْتَهَيْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ فِي بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَسُطَّ عِيَالُهُ لَا أَدْرِي أَيْنَ هُوَ مِنَ الْبَيْتِ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا رَافِعٍ، قَالَ: مَنْ هَذَا؟ فَأَهْوَيْتُ نَحْوَ الصَّوْتِ فَأَضْرَبُهُ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ وَأَبَا دَهَشَ فَمَا أَغْنَيْتُ شَيْئًا وَصَاحَ: فَخَرَجْتُ مِنَ الْبَيْتِ فَأَمَكْتُ غَيْرَ بَعِيدٍ، ثُمَّ دَخَلْتُ إِلَيْهِ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا الصَّوْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ؟ فَقَالَ لِأَمِكَ الْوَيْلُ، إِنَّ رَجُلًا فِي الْبَيْتِ ضَرَبَنِي قَبْلَ بِالسَّيْفِ قَالَ: فَأَضْرَبُهُ ضَرْبَةً أَثَخَنَتْهُ وَلَمْ أَقْتُلْهُ ثُمَّ وَضَعْتُ ظُبَّةَ السَّيْفِ فِي بَطْنِهِ حَتَّى أَخَذَ فِي ظَهْرِهِ،

فرمایا اور یہ ابورافع رسول اللہ ﷺ کو اذیت دیتا تھا اور آپ کے خلاف مدد کرتا تھا۔ یہ سرزمین حجاز کے ایک قلعہ میں رہتا تھا۔ پس جب یہ وہاں پہنچے تو غروب آفتاب کا وقت تھا اور قوم کے جانور چراگاہ سے لوٹ کر قلعہ میں داخل ہو رہے تھے۔ حضرت عبداللہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا: تم یہاں ٹھہرو میں جاتا ہوں اور قلعہ میں داخل ہونے کیلئے دربان سے میل جول پیدا کرتا ہوں۔ پھر وہ قلعہ کے قریب گئے اور انہوں نے اپنے سر کو لپیٹا اور اس طرح بیٹھ گئے جیسے قضائے حاجت کیلئے بیٹھتے ہیں، لوگ داخل ہو چکے تھے۔ دربان نے کہا: اے اللہ کے بندے! اگر تو داخل ہونا چاہتا ہے تو آ جا کیونکہ میں دروازہ بند کر رہا ہوں۔ پس میں داخل ہوا اور چھپ گیا۔ اور جب لوگ داخل ہو گئے تو اس نے دروازہ بند کر دیا اور چابیاں کھوٹی پر لٹکا دیں۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: میں نے جا کر چابیاں اٹھالیں۔ پس میں نے دروازہ کھولا اور ابورافع کے پاس رات کو قصے کہانی کی مجلس ہوا کرتی تھی اور وہ بالا خانے میں رہتا تھا۔ پس جب وہ قصے کہانی والے چلے گئے، میں اوپر گیا اور جس کمرہ کا دروازہ میں کھولتا، اسے اندر سے بند کر لیتا کیونکہ اگر قوم میری آہٹ پالیتی تو مجھے قتل کئے بغیر نہ چھوڑتی۔ پس میں اس کی طرف گیا تو میں نے دیکھا کہ وہ ایک اندھیرے کمرے میں اپنے اہل و عیال کے درمیان سو رہا ہے، لیکن میں اتنا نہ جان سکا کہ وہ گھر کے کس گوشے میں سو رہا ہے۔ تو میں نے کہا: اے ابورافع! اس نے کہا: کون ہے؟ پھر میں نے اس کی آواز کی طرف تلوار چلائی اور اس انتہائی خوف و دہشت کی بناء پر جو اس وقت مجھ پر طاری ہو گئی تھی، تلوار کا وارکار گرنے ہوا، وہ چیخا تو میں گھر سے باہر ہو گیا۔ پس میں کچھ دیر ٹھہرا اور پھر داخل ہوا۔ تو میں نے کہا: اے ابورافع! یہ آواز کیسی

فَعَرَفْتُ أَنِّي قَتَلْتُهُ فَجَعَلْتُ أَفْتَحُ الْأَبْوَابَ بَابًا بَابًا حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى دَرَجَةٍ لَهُ فَوَضَعْتُ رِجْلِي وَأَنَا أَرَى أَنِّي قَدْ انْتَهَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ فَوَقَعْتُ فِي لَيْلَةٍ مُفْصِرَةٍ فَأَنْكَسَرَتْ سَاقِي فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتَّى جَلَسْتُ عَلَى الْبَابِ فَقُلْتُ لَا أَخْرُجُ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَعْلَمَ أَقْتَلْتُهُ؟ فَلَمَّا صَاحَ الدِّيكُ قَامَ النَّاعِيُّ عَلَى السُّورِ فَقَالَ أُنَعِي أَبَا رَافِعٍ تَاجِرَ أَهْلِ الْحِجَازِ فَاَنْطَلَقْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَقُلْتُ النِّجَاءَ قَدْ قَتَلَ اللَّهُ أَبَا رَافِعٍ فَاَنْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ: أُبْسِطْ رِجْلَكَ فَبَسَطْتُ رِجْلِي فَمَسَحَهَا فَكَانَهَا لَمْ أَشْتِكْهَا قَطُّ.

ہے؟ اس نے کہا: تیری ماں پر افسوس ہو! کوئی شخص گھر میں ہے اس نے تلوار کا مجھ پر وار کیا ہے۔ اس مرتبہ بھی میں نے اس کی آواز پر تلوار ماری اب بھی اس پر وار کا رگڑ نہ ہوا تو میں نے تلوار کی ناک اس کے پیٹ میں گھونپ دی اور اتنا زور لگایا کہ وہ اس کی پشت سے پار ہو گئی۔ پس میں نے جان لیا کہ میں نے اس کو قتل کر دیا ہے۔ پھر میں ایک ایک دروازہ کھولتا گیا یہاں تک کہ میں نیچے کے درجہ پر پہنچ گیا۔ چاندنی رات تھی میں نے خیال کیا کہ زمین ہے قدم بڑھایا دھڑام سے گر پڑا اور میری پنڈلی ٹوٹ گئی۔ پھر میں نے ٹوٹی ٹانگ پر اپنی دستار باندھی اور نکل کر قلعے کے دروازے پر بیٹھ گیا۔ میں نے کہا: میں آج رات نہیں جاؤں گا یہاں تک کہ مجھے اس کو قتل کرنے کا یقین نہ ہو جائے۔ پھر جب مرغ نے بانگ دی تو مصیبت کی خبر دینے والا دیوار پر کھڑا ہوا اور اس نے کہا: میں اہل حجاز کے تاجر ابورافع کی موت کی خبر دیتا ہوں۔ پھر میں اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور میں نے کہا کہ بچ گئے اور تحقیق اللہ نے ابورافع کو قتل کر دیا۔ پھر میں نبی مکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے سارا واقعہ بیان کیا تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اپنا پاؤں پھیلا! پس میں نے اپنا پاؤں پھیلا یا تو حضور اقدس ﷺ نے اس پر اپنا دست انور پھیرا مجھے ایسے محسوس ہوا کہ مجھے کبھی درد ہوا بھی نہیں۔

(صحیح بخاری، کتاب: المغازی، باب: قتل ابی رافع عبد اللہ بن ابی الحقیق، رقم الحدیث: ۴۰۳۹، دارالکتاب العربی، بیروت)

(صحیح بخاری، اطراف الحدیث: ۳۰۲۲-۳۰۲۳-۴۰۳۸-۴۰۴۰) (دلائل النبوة للبیہقی جلد ۴ صفحہ ۲۷۳، طبقات

ابن سعد جلد ۱ صفحہ ۳۴۲) (کتاب المغازی للواقدی جلد ۲ صفحہ ۳۳۰، السیرة الحلیة جلد ۳ صفحہ ۲۲۷)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا: فتح

مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ نے تمام لوگوں کو امان دی سوائے چار

آدمیوں اور دو عورتوں کے اور ان کے متعلق فرمایا: انہیں قتل کر دو

۵۷- عَنْ سَعْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ

مَكَّةَ آمَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ

إِلَّا أَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَأَمْرَاتَيْنِ وَقَالَ: أَقْتُلُوهُمْ وَإِنْ

وَجَدْتُمُوهُمْ مُتَعَلِّقِينَ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ عِزْرَمَةُ بْنُ أَبِي
جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ خَطْلٍ وَمَقِيسُ بْنُ صَبَابَةَ وَعَبْدُ
اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي السَّرْحِ .

اگرچہ تم انہیں کعبے کے پردے کے پیچھے ہی کیوں نہ پاؤ۔ ان
مردوں کے نام یہ ہیں: عکرمہ بن ابی جہل، عبد اللہ بن خطل، مقیس
بن صبابہ، عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح۔

(سنن النسائي، كتاب: تحريم الدم، باب: الحكم في المرتد، رقم الحديث: ٤٠٧٣، دار الفكر، بيروت) (سنن ابی داؤد،
كتاب: الجهاد، باب: قتل الاسير ولا يعرض عليه السلام، رقم الحديث: ٢٦٨٥-٢٦٨٣-٢٦٨٤، دار السلام، رياض) (سنن كبرى
للبيهقي جلد ٧ صفحہ ٤٠، شرح معاني الآثار للطحاوي جلد ٣ صفحہ ٣٣٠، مسند البزار رقم الحديث: ١٨٢١، مسند ابو يعلى
رقم الحديث: ٧٥٧)

قال محمد بن سحنون: اجمع العلماء ان
شاتم النبي صلى الله عليه وسلم المتقص له
كافر . والوعيد جار عليه بعذاب الله له وحكمه
عند الامة القتل ومن شك في كفره وعذابه كفر .

حضرت محمد بن سحنون رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تمام علماء کا
اجماع ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کی گستاخی اور آپ کی تنقیص
کرنے والا کافر ہے اور اس کیلئے اللہ کے عذاب کی وعید ہے اور
امت کے نزدیک اس کا حکم یہ ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے اور جو
اس کے کفر اور عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

(الشفاء الباب الاول في بيان ما هو في حقه عليه الصلوة والسلام سب او نقص من تعريض او نص صفحہ ٤٠٥، دار ابن حزم)
قال ابن حجر العسقلاني في فتح الباري:
نقل ابن المنذر الاتفاق على ان من سب النبي
صلى الله عليه وسلم صريحًا وجب قتله .

امام ابن المنذر نے نقل کیا کہ جس نے صریحاً نبی مکرم ﷺ
کو سب و شتم کیا تو اس کے قتل کے وجوب پر جمیع امت کا اتفاق
ہے۔

(فتح الباري شرح صحيح البخاري جلد ١٢ صفحہ ٢٨١، تفسير قرطبي جلد ٨ صفحہ ٣٠، الصارم المسلول صفحہ ٢٧،
دار الجبل)



باب: ۳

عظمت سیدنا مصطفیٰ ﷺ

قرآنی آیات

قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ
قِبْلَةً تَرْضَاهَا ۖ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ ۚ (البقرة: ١٤٤)

الَّذِينَ اتَّيْنَهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ
ابْنَاءَهُمْ ط (البقرة: ١٣٦)

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ ۚ مِنْهُمْ
مَنْ كَلَّمَ اللَّهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ ۖ وَآتَيْنَا عِيسَى
ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ ۖ

(البقرة: ۲۵۳)

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّنَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ
كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا
مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ ۖ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ
عَلَىٰ ذَلِكُمْ إِصْرِي ۖ قَالُوا أَقْرَرْنَا ۖ قَالَ فَاشْهَدُوا ۚ وَأَنَا
مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ ۝ فَمَنْ تَوَلَّىٰ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ
هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝ (آل عمران: ٨١-٨٢)

تحقیق ہم دیکھ رہے ہیں؛ بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا، تو ضرور ہم تمہیں اس قبلے کی طرف پھیر دیں گے جس میں تمہاری رضا ہے، پس پھیر لو اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف۔

وہ جن کو ہم نے کتاب عطا فرمائی وہ اس نبی کو ایسے پہچانتے ہیں جیسے آدمی اپنے بیٹوں کو پہچانتا ہے۔

یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں بعض کو بعض پر فضیلت دی،
ان میں کسی سے اللہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہے جسے سب پر
درجوں بلند کیا اور ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو کھلی نشانیاں دیں اور
پاکیزہ روح سے اس کی مدد فرمائی۔

اور یاد کرو جب اللہ نے انبیاء سے پختہ وعدہ لیا کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت عطا فرماؤں پھر تمہارے پاس وہ رسول تشریف لائے جو تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہو تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا فرمایا: کیا تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا! سب نے عرض کی: ہم نے اقرار کیا، فرمایا: تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں ○ تو جو کوئی اس کے بعد پھرے تو وہی لوگ فاسق ہیں ○

بے شک اللہ نے بڑا احسان فرمایا مومنین پر جب اُن میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اُس کی آیات پڑھتا ہے اور

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ
رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ

انہیں خوب پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے
اور بے شک وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے O

اور جب اُن سے کہا جائے کہ اللہ کی اتاری ہوئی کتاب اور
رسول کی طرف آؤ تو تم دیکھو گے کہ منافق تم سے منہ موڑ کر پھر
جاتے ہیں O

(اے محبوب!) تم پر اللہ کا بہت بڑا فضل ہے O
یہ (گروہ انبیاء علیہم السلام) ہیں جن کو اللہ نے (کمالات کی
ہدایت) عطا فرمائی پس تم انہی کی راہ چلو (یعنی ان کے جملہ کمالات
اپنی ذات میں جمع کرلو)۔

اے نبی (مکرم)! تمہیں اللہ کافی ہے اور وہ مؤمنین جنہوں
نے تمہاری اتباع کی۔

اے محبوب! ان کے مال سے زکوٰۃ وصول کرو جس سے تم
انہیں خوب پاک اور ستھرا کر دو اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو
بے شک تمہاری دعا ان کے دلوں کا چین ہے اور اللہ سنتا جانتا
ہے O

بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول
جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے بہت
چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان رحمت کرنے والے O
اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا O

رسول کی دعا کو آپس میں ایسے نہ ٹھہرا لو جیسے تم میں سے ایک
دوسرے کی دعا۔

وہ (اللہ) جو تمہیں دیکھتا ہے جب تم کھڑے ہوتے ہو O
اور سجدہ کرنے والوں میں تمہارے پھرنے کو O

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ
لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ O (آل عمران: ۱۶۳)

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَى مَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَإِلَى
الرَّسُولِ رَأَيْتَ الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنْكَ صُدُودًا O
(النساء: ۶۱)

وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا O (النساء: ۱۱۳)

أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهِدْهُمْ افْتِدَاهُ .
(الانعام: ۹۰)

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ
الْمُؤْمِنِينَ O (الانفال: ۶۳)

خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا
وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ وَاللَّهُ سَمِيعٌ
عَلِيمٌ O (التوب: ۱۰۳)

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ
مَا عَنِتُمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ O
(التوب: ۱۲۸)

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ O
(الانبیاء: ۱۰۷)

لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ
بَعْضِكُمْ بَعْضًا . (النور: ۶۳)

الَّذِي يَرَاكَ حِينَ تَقُومُ O وَتَقْلَبُكَ فِي
السُّجُودِ O (الشعراء: ۲۱۹-۲۱۸)

اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی)! بے شک ہم نے تمہیں بھیجا گواہ بنا کر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سنا تا ہوا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے اپنے نبی پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود اور خوب سلام بھیجو

مجھے رسول کے اس کہنے کی قسم کہ اے میرے رب! وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔

اس پیارے چمکتے تارے محمد کی قسم! جب وہ معراج سے اترے تمہارے صاحب نہ بھکے نہ بے راہ چلے اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے

اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لیے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں

بے شک یہ قرآن ایک معزز رسول سے باتیں ہیں اور بے شک قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب اتنا عطا فرمائے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے

اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کر دیا اے محبوب! بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں

حضرت ابو العالیہ (تابعی شاگرد خاص حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما) نے فرمایا کہ اللہ کے درود کا معنی یہ ہے کہ اللہ عزوجل ملائکہ کے سامنے اپنے حبیب مکرّم ﷺ کی ثناء کرتا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝ وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِأَذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا ۝ (الاحزاب: ۴۵-۴۶)

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝ (الاحزاب: ۵۶)

وَقِيلَ لَهُ رَبِّ . (الزخرف: ۸۸) إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ . (الفتح: ۱۰)

وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَى ۝ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَى ۝ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى ۝ (النجم: ۱-۴)

وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۝ (النافقون: ۸)

إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ۝ (الحاقة: ۴۰) وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى ۝ (الضحى: ۵)

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝ (الم نشرح: ۴) إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ۝ (الکوثر: ۲)

۵۸- قال ابو العالیہ: صَلَاةُ اللَّهِ: ثَنَاؤُهُ عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَلَائِكَةِ . (صحيح بخاری کتاب: التفسیر باب: ومن سورة الاحزاب دار الكتاب العربی)

۵۹- عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ أَنَّ كَعْبًا دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَذَكَرُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: كَعْبٌ، مَا مِنْ يَوْمٍ يَطْلُعُ إِلَّا نَزَلَ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَتَّى يَحْفُوا بِقَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْرِبُونَ بِأَجْنِحَتِهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا أَمَسُوا عَرَجُوا وَهَبَطَ مِنْهُمْ فَصَنَعُوا مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى إِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْأَرْضُ خَرَجَ فِي سَبْعِينَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَزِفُونَهُ .

نبیہ بن وہاب بیان کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کا تذکرہ چھیڑا تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ روزانہ ستر ہزار فرشتے نیچے اترتے ہیں اور نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کو گھیر لیتے ہیں، ہوا اپنے پر اس کے ساتھ مس کرتے ہیں اور نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھتے ہیں، یہاں تک کہ شام کے وقت وہ اوپر چلے جاتے ہیں اور اتنے ہی فرشتے نیچے اترتے ہیں اور وہ بھی یہی عمل کرتے ہیں، یہاں تک کہ جب نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک (قیامت کے دن) کشادہ ہوگی تو آپ ستر ہزار فرشتوں کے جلو میں باہر تشریف لائیں گے۔

(سنن دارمی، المقدمة، باب: ما اکرم الله تعالى نبیه صلى الله عليه وسلم بعد وفاته، رقم الحديث: ۹۵) (شعب الایمان رقم الحديث: ۴۱۷۰، حلیۃ الاولیاء جلد ۵ صفحہ ۳۹۰، تفسیر ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۵۱۸)

۶۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى عَلَى وَاحِدَةٍ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا، اللہ اس پر دس بار درود بھیجتا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب: الصلوٰۃ، باب: الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم بعد التشهد، رقم الحديث: ۹۱۲، دارالکتاب العربی، بیروت) (سنن ابی داؤد، کتاب: الصلوٰۃ، باب: في الاستغفار، رقم الحديث: ۱۵۳۰، دارالسلام) (سنن الترمذی، کتاب: الصلوٰۃ، باب: ما جاء في فضل الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: ۴۸۵، دارالمعرفہ، بیروت) (سنن النسائی، کتاب: السہو، باب: الفضل في الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: ۱۲۹۵، دارالفکر، بیروت) (سنن دارمی، جلد ۲ صفحہ ۳۱۷، صحیح ابن حبان رقم الحديث: ۹۰۶، مسند احمد رقم الحديث: ۱۰۵۵۸-۹۰۸۹) (مشکوٰۃ المصابیح رقم الحديث: ۹۳۱)

۶۱- عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبُشْرَى فِي وَجْهِهِ فَقُلْنَا إِنَّا لَنَرَى الْبُشْرَى فِي وَجْهِكَ فَقَالَ إِنَّهُ آتَانِي الْمَلَكُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ: أَمَا

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اس حال میں کہ آپ کے چہرہ اقدس پر خوشی اور بشارت کے آثار نمایاں تھے، ہم نے عرض کی کہ ہم آپ کے چہرہ اقدس میں مسرت اور خوشی دیکھ رہے ہیں۔ تو حضور اقدس

يُرْضِيكَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْكَ أَحَدٌ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ
عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ أَحَدٌ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ
عَشْرًا .

ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس فرشتہ حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: یا محمد (ﷺ)! آپ کا رب فرماتا ہے کہ محبوب کیا آپ اس پر راضی نہیں کہ جو بھی آپ پر ایک بار درود بھیجے گا میں اس پر دس بار درود بھیجوں گا اور جو آپ پر ایک بار سلام بھیجے گا میں اس پر دس بار سلام بھیجوں گا۔

(سنن النسائي، كتاب: السهو، باب: فضل التسليم على النبي صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: ۱۲۷۹، دار الفكر، بيروت)
(صحيح ابن حبان، كتاب: الرقائق، رقم الحديث: ۹۱۵، دار المعرفه) (مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۲۹) (سنن دارمي جلد ۲ صفحہ ۳۱۷ المستدرک جلد ۲ صفحہ ۴۲۰، حلية الاولياء جلد ۸ صفحہ ۱۳۱، القول البدیع للسخاوی صفحہ ۱۰۰)

۶۲- وفي رواية: كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ
وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَرَفَعَ لَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ .
اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اللہ اس کے لیے اس درود کی وجہ سے دس نیکیاں لکھتا ہے، دس گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے دس درجات بلند فرما دیتا ہے۔

۶۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: أَتَانِي جَبْرِيلُ فَقَالَ: إِنَّ رَبِّي وَرَبُّكَ يَقُولُ: كَيْفَ رَفَعْتَ لَكَ ذِكْرَكَ؟ قَالَ: اللَّهُ أَعْلَمُ، قَالَ: إِذَا ذُكِرْتُ مَعِيَ .
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس حضرت جبرائیل امین علیہ السلام آئے اور کہا: میرا اور آپ کا رب فرماتا ہے کہ میں نے آپ کے ذکر کو کیسے بلند کیا؟ میں نے کہا: اللہ ہی کو علم ہے، فرمایا: جب میرا ذکر کیا جائے تو آپ کا ذکر بھی میرے ساتھ کیا جائے۔

(تفسير الطبري جلد ۱۲ صفحہ ۶۲۷، رقم الحديث: ۳۷۵۳۱) (الشفاء صفحہ ۱۶، مجمع الزوائد جلد ۸ صفحہ ۲۵۴)
المواهب اللدنيه جلد ۲ صفحہ ۴۰۸، تفسير ابن كثير جلد ۸ صفحہ ۴۵۲)

قال العياض رحمة الله عليه: قال ابن عطاء: جعلت تمام الايمان بذكرى معك . وقال ايضا: جعلتك ذكرا من ذكرى، فمن ذكرك ذكرني .
امام ابن عطاء نے فرمایا کہ اللہ رب العزت کے فرمان ”ورفعنا لك ذكرك“ کا معنی یہ ہے کہ میں نے ایمان کا کمال اور استحکام اس میں رکھا ہے کہ میرا ذکر آپ کے ساتھ ہو۔ اور انہی نے فرمایا کہ میں نے اے حبیب مکرّم ﷺ! آپ کو اپنا ذکر بنا دیا ہے، پس جو آپ کو یاد کرے گا اس نے مجھے یاد کر لیا۔

وقال جعفر بن محمد الصادق: لا يذكرك احد بالرسالة الا ذكرني بالربوبية . ومن ذكره
اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (اس آیت کا معنی یہ ہے کہ) ”جس نے بھی آپ کی رسالت کا ذکر کیا اس نے

میری ربوبیت کا ذکر کر لیا ہے۔ اور حضور اقدس ﷺ کے ذکر کے اللہ کے ذکر کے ساتھ ہونے پر دلیل یہ ہے کہ اللہ رب العزت نے اپنی اطاعت کو حضور اقدس ﷺ کی اطاعت سے ملا دیا اور اپنے نام کو اپنے حبیب مکرم ﷺ کے نام سے مقتران کر دیا۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ اللہ جل مجدہ نے آپ ﷺ کے ذکر کو دنیا اور آخرت میں بلندی عطا فرمائی ہے۔ پس کوئی خطیب اور کوئی تشہد پڑھنے والا اور کوئی نمازی ایسا نہیں جو یہ کلمہ ”اشہد ان لا اله الا اللہ واشہد ان محمد رسول اللہ“ نہ پڑھتا ہو۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے (ظاہری) خطا سرزد ہوئی تو انہوں نے عرض کیا: اے پروردگار! میں تجھ سے (محمد ﷺ) کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما! اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! تُو نے محمد ﷺ کو کس طرح پہچانا حالانکہ ابھی تک میں نے انہیں پیدا ہی نہیں فرمایا ہے۔ عرض کی: اے میرے رب! جب تُو نے مجھے اپنے دست قدرت سے پیدا کیا اور اپنی طرف سے روح میرے اندر پھونکی میں نے سرائٹھایا تو عرش کے ہرستون پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا دیکھا تو میں نے جان لیا کہ تیرے نام کے ساتھ اس کا نام ہو سکتا ہے جو تمام مخلوق میں سب سے زیادہ تجھے محبوب ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! تُو نے سچ کہا ہے مجھے ساری مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب وہی ہیں چونکہ تم نے ان کے وسیلہ سے مجھ سے دعا کی ہے۔ تو میں نے تجھے معاف فرما دیا اور اگر محمد (ﷺ) نہ ہوتے تو میں تجھے بھی تخلیق نہ کرتا۔ (اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا اور فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے)

معہ تعالیٰ ان قرن طاعته بطاعته واسمہ باسمہ۔
وقال قتادة: رفع الله ذكره في الدنيا والآخرة
فليس خطيب ولا متشهد ولا صاحب صلاة الا
يقول: اشهد ان لا اله الا الله وان محمداً رسول
الله۔ (الشفاء الباب الاول في ثناء الله تعالى عليه صفحہ
۱۶-۱۷ دار ابن حزم) (مواہب اللدنیہ جلد ۲ صفحہ ۴۰۸
دار الکتب العلمیہ بیروت)

۶۴- عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا اقْتَرَفَ
آدَمُ الْخَطِيئَةَ قَالَ: يَا رَبِّ أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ لَمَّا
غَفَرْتَ لِي، فَقَالَ اللَّهُ: يَا آدَمُ وَكَيْفَ عَرَفْتَ
مُحَمَّدًا وَلَمْ أَخْلُقْهُ؟ قَالَ: يَا رَبِّ لِأَنَّكَ لَمَّا خَلَقْتَنِي
بِيَدِكَ وَنَفَخْتَ فِيَّ مِنْ رُوحِكَ رَفَعْتَ رَأْسِي فَرَأَيْتُ
عَلَى قَوَائِمِ الْعَرْشِ مَكْتُوبًا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ
رَسُولُ اللَّهِ، فَعَلِمْتُ أَنَّكَ لَمْ تُضِفْ إِلَيَّ اسْمِكَ إِلَّا
أَحَبَّ الْخَلْقِ إِلَيْكَ، فَقَالَ اللَّهُ: صَدَقْتَ يَا آدَمُ إِنَّهُ
لَأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَيَّ اذْغَبِي بِحَقِّهِ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ وَلَوْ
لَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُكَ۔ (رواه الحاكم وقال هذا
حديث صحيح الاسناد)

(المستدرک جلد ۳ صفحہ ۵۱۷ 'استغفار آدم علیہ السلام بحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم' رقم الحديث: ۴۲۸۶،
دارالمعرفة، بیروت) (دلائل النبوة للبيهقي جلد ۵ صفحہ ۴۸۹، المعجم الصغير جلد ۲ صفحہ ۸۳، الوفا صفحہ ۳۳، مجموع
الفتاوى لابن تيميه جلد ۲ صفحہ ۱۵۰، خصائص كبرى جلد ۱ صفحہ ۶)

۶۵- عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: الكوثر: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ لفظ کوثر سے
الخير الكثير الذي اعطاه الله اياه۔
مراد ہر قسم کی خیر کثیر ہے جو اللہ رب العزت نے اپنے حبیب
مکرم ﷺ کو عطا فرمائی۔

(صحيح بخارى، كتاب: الرقاق، باب: فى الحوض، رقم الحديث: ۶۵۷۸) (صحيح بخارى، كتاب: التفسير، سورة انا
اعطيناك الكوثر، رقم الحديث: ۴۹۶۶، دارالكتاب العربى، بيروت)
۶۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا أَسِيرُ فِي
الْجَنَّةِ إِذَا أَنَا بِنَهْرٍ حَافَتَاهُ قَبَابُ الذَّرِّ الْمُجَوَّفِ،
قُلْتُ مَا هَذَا يَا جَبْرِيلُ؟ قَالَ هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي
أَعْطَاكَ رَبُّكَ۔
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور
نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جس وقت میں جنت میں سیر کر رہا تھا کہ
میں ایک نہر پر آیا جس کے دونوں کناروں پر کھوکھلے موتیوں کے
گنبد تھے۔ میں نے کہا: اے جبرائیل! یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض
کیا: یہ وہ کوثر ہے جو آپ کے رب عزوجل نے آپ کو عطا فرمائی
ہے۔

(صحيح بخارى، كتاب: الرقاق، باب: فى الحوض، رقم الحديث: ۶۵۸۱، دارالكتاب العربى، بيروت) (صحيح بخارى،
اطراف الحديث: ۴۹۶۴-۵۶۱۰) (صحيح مسلم، كتاب: الصلوة، باب: حجة من قال: البسملة آية من أول كل سورة سوى براءة،
رقم الحديث: ۸۹۴) (سنن الترمذی، كتاب: صفة الجنة، باب: ما جاء فى صفة طير الجنة، رقم الحديث: ۴۷۴۷) (سنن نسائی،
كتاب: الافتتاح، باب: قراءة (بسم الله الرحمن الرحيم) رقم الحديث: ۹۰۰، دارالفکر، بیروت) (مسند احمد جلد ۵ صفحہ
۸۴۰، رقم الحديث: ۱۴۴۴۳، دارالکتب العلمیہ، بیروت) (صحيح ابن حبان، رقم الحديث: ۶۴۷۴، دارالمعرفة)

۶۷- عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ صَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ
سِتَّةَ عَشَرَ، أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا، وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ
يُوجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ (قد نرى تقلب
وجهك فى السماء فلنولينك قبلة ترضاها) (البقرة:
۱۲۴) فَوُجَّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ۔
حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ نے ۱۶ یا ۱۷ ماہ
بیت المقدس کی طرف چہرہ کر کے نماز پڑھی اور آپ کو پسند یہ تھا کہ
آپ کعبہ کی طرف چہرہ کر کے نماز پڑھیں پس اللہ تعالیٰ نے سورۃ
البقرہ کی آیت نمبر ۱۲۴ نازل فرمائی تو آپ کا چہرہ کعبہ کی طرف پھیر
دیا گیا۔

(صحيح بخارى، كتاب: اخبار الأحاد، باب: ما جاء فى اجازة خبر الواحد الصدوق فى الأذان والصلوة، رقم الحديث: ۴۷۴۷)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

۷۲۵۱-۷۲۵۲ دارالکتاب العربی (صحیح بخاری، اطراف الحديث: ۳۹۹-۴۴۸۶-۴۴۹۲) (صحیح مسلم، کتاب: المساجد، باب: تحويل القبلة من القدس الى الكعبة، رقم الحديث: ۵۲۵-۵۲۶) (سنن الترمذی، کتاب: الصلوة، باب: ما جاء في ابتداء القبلة، رقم الحديث: ۳۴۰، دارالمعرفة) (سنن النسائی، کتاب: الصلوة، باب: فرض القبلة، رقم الحديث: ۴۸۵، دارالفکر) (صحیح ابن خزيمة، رقم الحديث: ۴۳۳، صحیح ابن حبان، رقم الحديث: ۱۷۱۶، سنن بیہقی، جلد ۲، صفحہ ۲، ابن الجارود، رقم الحديث: ۱۶۵، معرفة السنن والآثار، رقم الحديث: ۲۸۷۶، الطبقات الكبرى، جلد ۱، صفحہ ۲۴۳، مسند احمد، رقم الحديث: ۱۸۴۹۶)

۶۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا أَرَى
 كِي: (یا رسول اللہ!) میں نے تو یہ دیکھا ہے کہ آپ کا رب عزوجل
 آپ کی خواہش اور تمنا کو پورا کرنے میں جلدی فرماتا ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب: التفسیر، سورة الاحزاب، رقم الحديث: ۴۷۸۸) (صحیح بخاری، کتاب: النکاح، رقم الحديث: ۵۱۱۳) (صحیح مسلم، کتاب: الرضاع، باب: جواز هبتها نوبتها لضررتها، رقم الحديث: ۳۶۳۱، دارالکتاب العربی) (سنن النسائی، کتاب: النکاح، باب: ذکر امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی النکاح، رقم الحديث: ۳۱۹۶، دارالفکر، بیروت)

۶۹- عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ
 اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا لِرَجُلٍ أَذْرَكَتِ
 اثرات اس کی اولاد اور پھر اولاد در اولاد تک جاری رہتے۔

(مسند احمد بن حنبل، جلد ۵، صفحہ ۳۸۵، رقم الحديث: ۲۳۳۲۵) (مصحف ابن ابی شیبہ، جلد ۶، صفحہ ۹۳، رقم الحديث: ۲۹۷۳۸) (مجمع الزوائد، جلد ۸، صفحہ ۲۶۸، الجامع الصغير، رقم الحديث: ۲۱۴، فیض القدير، جلد ۵، صفحہ ۱۳۲)

۷۰- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَتْ أُمِّي: يَا
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خَادِمُكَ أَنَسٌ،
 اذْعُ اللَّهُ لَهُ، قَالَ: اللَّهُمَّ اكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ
 لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ. قَالَ أَنَسٌ: قَوْلَ اللَّهِ إِنَّ مَالِي لَكَثِيرٌ،
 وَإِنَّ وَلَدِي وَوَلَدَ وَلَدِي لَيَتَعَادُونَ عَلَى نَحْوِ الْمِائَةِ
 الْيَوْمَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:
 میری والدہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! انس آپ کا خادم
 ہے اس کیلئے اللہ سے دعا فرمادیں۔ تو حضور اقدس ﷺ نے دعا
 فرمائی: اے اللہ! اس کے مال اور اولاد کو زیادہ کر دے اور جو کچھ تو
 نے اس کو دیا ہے اس میں برکت ڈال دے۔ حضرت انس رضی اللہ
 عنہ فرماتے ہیں: خدا عزوجل کی قسم! آج میرے پاس مال کی
 فراوانی ہے آج میری اولاد اور ان کی اولاد تقریباً سو افراد سے
 متجاوز ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب: الدعوات، باب: دعوة النبي صلى الله عليه وسلم لخادمه بطول العمر وبكثرة ماله، رقم الحديث: ۶۳۴۴)

(صحیح بخاری، اطراف الحديث: ۱۹۸۲-۶۳۳۴-۶۳۷۸-۶۳۸۰) (صحیح مسلم، کتاب: فضائل الصحابة، باب: ۱)

فضائل انس بن مالک رضی اللہ عنہ رقم الحديث: ۲۴۸۰-۲۴۸۱ دارالكتاب العربی (سنن الترمذی کتاب المناقب باب: مناقب انس بن مالک رقم الحديث: ۳۸۲۹ دارالمعرفة) (مسند احمد رقم الحديث: ۱۳۰۳۶-۱۳۶۱۹ مسند ابو یعلیٰ رقم الحديث: ۳۲۰۰) (صحیح ابن حبان رقم الحديث: ۷۱۷۷ مشکوٰۃ المصابیح رقم الحديث: ۶۲۰۸)

۷۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ، قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللَّهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَرْعَةً فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا وَضَعَهَا حَتَّى تَارَ السَّحَابُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ، ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلَى لِحْيَتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذَلِكَ، وَمِنَ الْغَدِ وَبَعْدَ الْغَدِ وَالَّذِي يَلِيهِ حَتَّى الْجُمُعَةِ الْآخِرَى وَقَامَ ذَلِكَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْ قَالَ غَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، تَهْدَمُ الْبَنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللَّهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى نَاحِيَةِ مِّنَ السَّحَابِ إِلَّا انْفَرَجَتْ يُرِيهِمُ اللَّهُ كَرَامَةً نَّبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاجَابَةً دَعْوَتِهِ .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ لوگوں کو نبی مکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں قحط پہنچا پس جب آپ جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ دیہاتی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گیا اور بچے بھوکے ہیں سو آپ ہمارے لئے اللہ سے دعا فرمائیں۔ تو حضور اقدس ﷺ نے اپنے دست پاک اٹھائے ہم نے اس وقت آسمان میں کوئی بادل کا ٹکڑا نہیں دیکھا پس اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے! ابھی آپ نے اپنے دست پاک کو نیچے نہیں کیا تھا کہ پہاڑوں کی مثل بادل اُٹھ آئے اور آپ ابھی منبر سے بھی نہیں اترے تھے کہ میں نے دیکھا کہ بارش کے قطرات آپ کی داڑھی مبارک پر ٹپک رہے تھے۔ پھر اس دن ہم پر بارش ہوئی اور اس کے اگلے دن بارش ہوئی اور اس کے بعد والے دن بارش ہوئی اور اس کے قریب والے دن بارش ہوئی یہاں تک کہ اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر وہی دیہاتی کھڑا ہوا یا کوئی دوسرا شخص اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! مکان گر گئے اور مال غرق ہو گئے سو آپ اللہ ذوالجود والعلیٰ سے دعا کریں۔ پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے۔ پھر دعا کی: اے اللہ! ہمارے ارد گرد بارش برسا ہم پر نہ برسا۔ پھر آپ بادل کی جس سمت بھی اپنے ہاتھ سے اشارہ فرماتے تو بادل ہٹ جاتے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ سب اس لئے ہوا کہ اللہ رب العزت لوگوں کو اپنے حبیب مکرم ﷺ کی منزلت اور دعا کی قبولیت و اجابت دکھانا چاہتا تھا۔

(صحیح بخاری کتاب الجمعة باب: الاستسقاء فی الخطبة يوم الجمعة رقم الحديث: ۹۳۳ دارالكتاب العربی بیروت)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: میری والدہ مشرکہ تھی اور میں اپنی والدہ کو اسلام کی طرف بلاتا تھا ایک دن میں نے اپنی والدہ کو اسلام کی طرف بلایا تو میری والدہ نے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں مجھے وہ سنایا جس کو میں ناپسند کرتا تھا (یعنی آپ کی تنقیص کی) پس میں نبی مکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اس حال میں کہ میں رو رہا تھا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے کئی بار اپنی ماں کو اسلام کی طرف بلایا لیکن وجہ انکار کر دیتی پس آج جب میں نے اسے اسلام کی طرف بلایا تو اس نے آپ ﷺ کی شان اقدس میں تنقیص کر دی پس اللہ سے دعا کریں کہ اللہ عز و جل ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت عطا فرمائے۔ آقا کریم ﷺ نے دعا فرمائی اور عرض کیا: اے اللہ! ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت عطا فرما! حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کی دعا سن کر میں خوشی کے عالم میں نکلا اور گھر کے دروازے پر پہنچا تو وہ اندر سے بند تھا۔ میری ماں نے میرے قدموں کی آہٹ سن لی اور کہا: ابو ہریرہ! اپنی جگہ ٹھہر اور میں نے پانی گرنے کی آواز سنی پس میری ماں نے غسل کیا اور اپنے کپڑے پہن کر دروازہ کھولا اور کہا: اے ابو ہریرہ! میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں اور میں گواہی دیتی ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں: پھر میں نبی مکرم ﷺ کی بارگاہ عالی میں

٧٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ
أَدْعُوا أُمِّيَ إِلَى الْإِسْلَامِ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فَدَعَوْتُهَا
يَوْمًا فَاسْمَعْتَنِي فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا أَكْرَهُ، فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي، قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي كُنْتُ أَدْعُوا أُمِّيَ إِلَى الْإِسْلَامِ
فَتَابَنِي عَلَى دَعْوَتِهَا الْيَوْمَ فَاسْمَعْتَنِي فِيكَ مَا أَكْرَهُ
فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَهْدِيَ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ اهْدِ
أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَخَرَجْتُ مُسْتَبَشِّرًا بِدَعْوَةِ نَبِيِّ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا جِئْتُ فَصِرْتُ إِلَى
الْبَابِ فَإِذَا هُوَ مُجَافٍ، فَسَمِعْتُ أُمِّيَ خَشَفَ قَدَمَيَّ،
فَقَالَتْ: مَكَانَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ
الْمَاءِ، قَالَ: فَاعْتَسَلْتُ وَلَبِسْتُ دِرْعَهَا وَعَجِلْتُ
عَنْ خِمَارِهَا فَفَتَحَتِ الْبَابَ، ثُمَّ قَالَتْ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ، قَالَ: فَرَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَيْتُهُ وَأَنَا أَبْكِي مِنَ الْفَرَحِ، قَالَ قُلْتُ:
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبْشِرْ قَدْ اسْتَجَابَ اللَّهُ دَعْوَتَكَ
وَهَدَى أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ خَيْرًا .

حاضر ہوا اور میں خوشی کی وجہ سے رو رہا تھا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مبارک ہو! اللہ نے آپ کی دعا کو قبول فرما لیا اور ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت عطا فرمادی اس پر آپ نے اللہ کی حمد کی اور خیر کے کلمات کہے۔

(صحیح مسلم: کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: ۶۳۹۶، دارالکتاب العربی) (مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۳۱۹، رقم الحدیث: ۸۲۴۲) (المستدرک جلد ۲ صفحہ ۶۷۷، رقم الحدیث: ۴۲۴۰) (صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۷۱۵۴، مشکوٰۃ المصابیح رقم الحدیث: ۵۸۹۵)

۷۳- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ أَبُو لَيْلَى يَسِيرُ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَكَانَ يَلْبَسُ ثِيَابَ الصَّيْفِ فِي الشِّتَاءِ وَثِيَابَ الشِّتَاءِ فِي الصَّيْفِ فَقُلْنَا: لَوْ سَأَلْتَهُ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَيَّ وَأَنَا أَرْمَدُ الْعَيْنِ يَوْمَ خَيْرٍ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَرْمَدُ الْعَيْنِ . فَتَقَلَّ فِي عَيْنِي ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَذْهِبْ عَنْهُ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ قَالَ فَمَا وَجَدْتُ حَرًّا وَلَا بَرْدًا بَعْدَ يَوْمَيْهِ .

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابولیلیٰ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ چل رہے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ گرمیوں کے کپڑے سردیوں میں اور سردیوں کے کپڑے گرمیوں میں پہنتے تھے۔ ہم نے کہا: کاش! آپ وجہ پوچھ لیں، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن مجھے بلانے کیلئے بندہ بھیجا تو میری آنکھوں میں آشوب تھا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے آشوب چشم ہے۔ پس حضور اقدس ﷺ نے اپنا لعاب اقدس میری آنکھوں میں ڈالا، پھر عرض کی: اے اللہ! علی کو گرمی اور سردی کی تکلیف سے بچا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس دن کے بعد کبھی میں نے گرمی اور سردی محسوس نہیں کی۔

(سنن ابن ماجہ: المقدمة، باب: فضل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: ۱۱۷، دارالسلام: ریاض) (السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث: ۸۵۳۶، مسند احمد رقم الحدیث: ۷۷۸، مجمع الزوائد جلد ۹ صفحہ ۱۲۲)

۷۴- عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: إِنَّ قُرَيْشًا لَمَّا اسْتَعْصَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا عَلَيْهِمْ بِسَيْنٍ كَسَنِي يُوسُفَ فَأَصَابَهُمْ قَحْطٌ وَجَهْدٌ حَتَّى جَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الْجَهْدِ وَحَتَّى أَكَلُوا الْعِظَامَ، فَاتَى النَّبِيَّ

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جب قریش نے نبی مکرم ﷺ کی نافرمانی کی تو حضور اقدس ﷺ نے ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ کے قحط جیسے قحط کی دعائے ضرر فرمائی، پس انہیں قحط اور بھوک کی تکلیف پہنچی، یہاں تک کہ انہوں نے ہڈیاں کھائیں۔ پس ایک آدمی نبی مکرم ﷺ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
 صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَغْفِرِ اللّٰهَ لِمُضَرٍّ فَإِنَّهُمْ قَدْ
 هَلَكُوا فَقَالَ: لِمُضَرٍّ؟ إِنَّكَ لَجَرِيٌّ قَالَ: فَدَعَا اللّٰهَ
 لَهُمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (إِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابَ قَلِيلًا
 إِنَّكُمْ عَائِدُونَ) (الدخان: ۱۵) قَالَ فَمُطَرُّوا .

کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: مضر کیلئے اللہ تعالیٰ سے بخشش
 طلب کریں بے شک وہ ہلاک ہو گئے۔ آپ نے فرمایا: مضر کیسے؟
 بے شک تو بہت جرأت والا ہے۔ پس حضور اقدس نے ان کیلئے اللہ
 تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”اے کاشفوا
 العذاب قلیلاً“ پھر ان پر بارش ہوئی (اور قحط ختم ہو گیا)۔

(صحیح مسلم: کتاب: صفات المنافقین واحکامہم: باب: الدخان: رقم الحدیث: ۷۰۶۸: دارالکتاب العربی: بیروت)
 (صحیح بخاری: کتاب: الاستسقاء: رقم الحدیث: ۱۰۰۷) (صحیح بخاری: اطراف الحدیث: ۱۰۲-۴۶۹۳-۴۷۷۴-۴۸۰۹-
 ۴۸۲۱-۴۸۲۲-۴۸۲۳-۴۸۲۹) (سنن الترمذی: کتاب: تفسیر القرآن: باب: ومن سورة دخان: رقم الحدیث: ۳۲۵۴-
 دارالمعرفہ: بیروت) (صحیح ابن حبان: کتاب: السیر: رقم الحدیث: ۴۷۶۴) (مسند احمد جلد ۱ صفحہ ۴۴۱)

۷۵- عَنْ الْمُطَّلِبِ ابْنِ أَبِي وَدَاعَةَ قَالَ: جَاءَ الْعَبَّاسُ
 إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَهُ سَمِعَ
 شَيْئًا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ
 فَقَالَ: مَنْ أَنَا؟ قَالُوا: أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ عَلَيْكَ
 السَّلَامُ. قَالَ: أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ
 الْمُطَّلِبِ، إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ، فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ
 فِرْقَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ، فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً،
 ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ قَبِيلَةً، ثُمَّ
 جَعَلَهُمْ بُيُوتًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتًا، وَخَيْرِهِمْ
 نَفْسًا .

حضرت مطلب بن ابی وداعہ سے روایت ہے آپ نے
 فرمایا کہ حضرت عباسؓ نبی مکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے
 گویا کہ انہوں نے کچھ سنا پس نبی مکرم ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے
 اور فرمایا: میں کون ہوں؟ سب نے عرض کی: آپ اللہ کے رسول
 ہیں آپ پر سلام ہو! فرمایا: میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں
 بے شک اللہ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھے ان کے بہترین گروہ میں
 رکھا پھر جب ان کو دو گروہوں میں تقسیم کیا تو مجھے بہترین گروہ میں
 رکھا پھر جب ان کو قبائل میں تقسیم کیا تو مجھے بہترین قبیلہ میں رکھا
 پھر ان کو گھروں میں تقسیم کیا تو مجھے بہترین گھر میں رکھا اور اس گھر
 میں سب سے بہتر میری ذات کو بنایا۔

(سنن الترمذی: کتاب: المناقب: باب: ما جاء في فضل النبي صلى الله عليه وسلم: رقم الحدیث: ۳۶۰۸: وفي کتاب:
 الدعوات: رقم الحدیث: ۳۵۳۲) (مسند احمد: مسند بنی ہاشم جلد ۲ صفحہ ۱۱: رقم الحدیث: ۱۸۱۶: دارالکتب العلمیہ:
 بیروت) (دلائل النبوة جلد ۱ صفحہ ۱۴۹) (کنز العمال رقم الحدیث: ۳۱۹۵۰)

۷۶- عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ
 رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّا اللّٰهُ اصْطَفَى
 مِنْ وَلَدِ إِبْرَاهِيمَ إِسْمَاعِيلَ وَاصْطَفَى مِنْ وَلَدِ

حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کرتے ہیں کہ حضور نبی مکرم
 ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ
 والسلام کی اولاد سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو چنا اور بنی

اسماعیل میں سے بنی کنانہ کو چنا، پھر بنی کنانہ میں سے قریش کو چنا،
 پھر قریش میں سے بنو ہاشم کو چنا اور پھر بنی ہاشم میں سے مجھے منتخب
 ہاشم۔ (قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن کیا۔
 صحیح)

(صحیح مسلم: کتاب: الفضائل، باب: فضل نسب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: ۵۸۹۷) (سنن الترمذی:
 کتاب: المناقب، باب: ما جاء فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: ۳۶۰۵-۳۶۰۶، دار المعرفہ، بیروت) (مسند
 احمد رقم الحدیث: ۱۷۴۴۹، مشکوٰۃ المصابیح رقم الحدیث: ۵۷۴۰، صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۶۲۴۲-۶۲۴۳، السنن
 الکبریٰ رقم الحدیث: ۳۵۴۲، مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث: ۳۱۷۳۱)

۷۷- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَلَسَ
 نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَنْتَظِرُونَهُ قَالَ: فَخَرَجَ حَتَّى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ
 يَتَذَاكَرُونَ فَسَمِعَ حَدِيثَهُمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: عَجَبًا إِنَّ
 اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهِ خَلِيلًا. اتَّخَذَ
 إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا وَقَالَ آخِرُ مَاذَا بَاعَجَبَ مِنْ كَلَامِ
 مُوسَى كَلِمَةً تَكْلِيمًا وَقَالَ آخِرُ فِعْيَسَى كَلِمَةً اللَّهُ
 وَرُوحَهُ وَقَالَ آخِرُ: آدَمُ أَصْطَفَاهُ اللَّهُ، فَخَرَجَ
 عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ وَقَالَ: قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبْتُكُمْ
 إِنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلُ اللَّهِ وَهُوَ كَذَلِكَ وَمُوسَى نَجِيُّ
 اللَّهِ وَهُوَ كَذَلِكَ وَعِيسَى رُوحُهُ وَكَلِمَتُهُ، وَهُوَ
 كَذَلِكَ، وَآدَمُ أَصْطَفَاهُ اللَّهُ، وَهُوَ كَذَلِكَ، آوَا
 حَبِيبُ اللَّهِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا حَامِلُ لَوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ
 الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفِّعٍ يَوْمَ
 الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حِلَقَ الْجَنَّةِ
 فَيَفْتَحُ اللَّهُ لِي، فَيَدْخُلْنِيهَا، وَمَعِيَ فَقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ
 وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
 آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے اصحاب بیٹھے ہوئے آپ کا
 انتظار کر رہے تھے فرمایا: حضور اقدس ﷺ حجرہ مبارکہ سے نکلے
 یہاں تک کہ جب آپ ان سے قریب ہوئے تو آپ نے ان کو
 مذاکرہ کرتے ہوئے سنا، آپ ان کی باتیں سنتے رہے۔ پس کسی
 نے کہا: کتنی عجیب بات ہے کہ اللہ عزوجل نے اپنی مخلوق میں سے
 حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا۔ دوسرے نے کہا: اس
 سے بھی زیادہ تعجب خیز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ
 السلام سے کلام فرمایا۔ ایک اور نے کہا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ
 کے کلمہ اور اس کی طرف سے روح ہیں۔ کسی نے کہا: آدم علیہ السلام
 کو اللہ نے چن لیا۔ پس نبی مکرم ﷺ ان کے سامنے تشریف
 لائے اور سلام فرمایا اور ارشاد فرمایا: تحقیق میں نے تمہارا کلام اور
 تمہارا اظہار تعجب سنا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کے خلیل ہیں
 تو بے شک ان کی یہی شان ہے اور موسیٰ علیہ السلام اللہ کے نبی ہیں
 بے شک ان کی یہی شان ہے اور عیسیٰ علیہ السلام اللہ کی طرف سے
 روح اور اس کا کلمہ ہیں اور ان کی یہی شان ہے اور آدم علیہ السلام
 اللہ تعالیٰ کے چنے ہوئے ہیں بے شک ان کی یہی شان ہے خبردار!

وَلَا فَخْرَ .

میں اللہ عزوجل کا حبیب ہوں اور یہ بات بطور فخر نہیں کہہ رہا (بدھ
اظہار حقیقت کیلئے بیان کر رہا ہوں) اور میں قیامت کے دن حمد کا
جھنڈا اٹھانے والا ہوں اور فخر نہیں اور میں سب سے پہلے قیامت
کے دن شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلے میری شفاعت
قبول کی جائے گی اور فخر نہیں اور میں سب سے پہلے جنت کے
کنڈے پر دستک دوں گا پس اللہ میرے لئے دروازہ کھولے گا اور
مجھے (اعزاز و اکرام کے ساتھ) اس میں داخل فرمائے گا اور میرے
ساتھ فقیر مؤمن ہوں گے اور فخر نہیں اور میں اولین اور آخرین میں
سب سے زیادہ عزت پانے والا ہوں اور فخر نہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا: جبرائیل امین علیہ السلام نے کہا کہ میں نے زمین کے
مشارق اور مغارب چھان ڈالے لیکن کوئی مرد میں نے حضرت محمد
ﷺ سے افضل نہ پایا اور نہ کوئی گھر میں نے بنی ہاشم کے گھر سے
افضل پایا۔

(المعجم الاوسط للطبرانی جلد ۶ صفحہ ۲۳۷ رقم الحدیث: ۶۲۸۵) (مجمع الروائد جلد ۷ صفحہ ۲۱۷)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی
کرم ﷺ نے فرمایا: مجھے پانچ ایسی چیزیں عطا فرمائی گئی ہیں جو
مجھ سے پہلے کسی (نبی) کو نہیں دی گئیں (یہاں حصر مقصود نہیں)
میری ایسے رعب سے مدد کی گئی ہے جو ایک ماہ کی مسافت سے
طاری ہوتا ہے اور میرے لئے تمام روئے زمین کو مسجد اور طہارت کا
ذریعہ بنا دیا گیا پس میری امت میں سے جو شخص بھی جس جگہ بھی
نماز کا وقت پالے وہ وہیں نماز پڑھے اور میرے لئے غنیمتوں کو
حلال کر دیا گیا ہے اور مجھ سے پہلے کسی کیلئے ان کو حلال نہیں کیا گیا
اور مجھے شفاعت عطا کی گئی ہے اور (پہلے) نبی کو کسی خاص قوم کی

(سنن ترمذی کتاب المناقب باب: ما جاء فی فضل
النبی صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحدیث: ۳۶۱۶
دار المعرفہ) (سنن دارمی باب: ما اعطی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم من الفضل رقم الحدیث: ۴۷)

۷۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
قَالَ: قَلْبُكَ مَشَارِقُ الْأَرْضِ وَمَغَارِبُهَا فَلَمْ أَجِدْ
رَجُلًا أَفْضَلَ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ
أَرِ بَيْتًا أَفْضَلَ مِنْ بَيْتِ نَبِيِّ هَاشِمٍ .

۷۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ
يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ
وَجُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ
مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكْتُهُ الصَّلَاةَ فَلْيُصَلِّ وَأَحِلَّتْ لِي
الْمَغَانِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ
وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ
خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً .

طرف مبعوث کیا جاتا تھا اور مجھے تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا۔

(صحیح بخاری: کتاب: التیمم: باب: التیمم: رقم الحديث: ۳۳۵ اطراف الحديث: ۴۳۸-۳۱۲۲) (صحیح مسلم: کتاب: المساجد ومواضع الصلاة: رقم الحديث: ۱۱۶۳ دارالكتاب العربی: بیروت) (سنن النسائی: رقم الحديث: ۷۳۵ دارالفکر) (مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۲ صفحہ ۴۰۲ سنن دارمی: رقم الحديث: ۱۳۸۹ صحیح ابن حبان: رقم الحديث: ۶۳۹۸ سنن بیہقی جلد ۱ صفحہ ۲۱۲ دلائل النبوة جلد ۵ صفحہ ۴۷۲ شرح السنة: رقم الحديث: ۳۶۱۶ مسند احمد: رقم الحديث: ۱۴۲۶۴ جامع المسانید: رقم الحديث: ۹۲۴)

۸۰- عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِيْ خَمْسَةٌ أَسْمَاءُ: أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِي الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَيَّ قَدَمِيَّ وَأَنَا الْعَاقِبُ .

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پانچ نام ہیں: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی (یعنی مٹانے والا) ہوں، اللہ عزوجل میرے ذریعے کفر کو مٹاتا ہے، میں حاشر ہوں کہ لوگوں کا حشر میرے قدم پر ہوگا اور میں عاقب یعنی آخری نبی ہوں۔

(صحیح بخاری: کتاب: المناقب: باب: ما جاء في أسماء رسول الله صلى الله عليه وسلم: رقم الحديث: ۳۵۳۲ وفي كتاب: التفسير: باب: (ياتي من بعدى اسمه احمد): رقم الحديث: ۴۸۹۶ دارالكتاب العربی: بیروت) (صحیح مسلم: کتاب: الفضائل: باب: في اسمائه: رقم الحديث: ۲۳۵۴) (سنن الترمذی: کتاب: الادب: باب: ما جاء في اسماء النبي صلى الله عليه وسلم: رقم الحديث: ۲۸۴۰) (موطا امام مالك: کتاب: اسماء النبي صلى الله عليه وسلم: رقم الحديث: ۱۹۴۲) (مسند احمد: رقم الحديث: ۱۷۱۸۹-۱۷۲۲۷ صحیح ابن حبان: رقم الحديث: ۶۳۱۳ سنن دارمی: جلد ۲ صفحہ ۳۱۷ مشکوة المصابيح: رقم الحديث: ۵۷۷۶) (مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۲۰۰) (مصنف ابن ابی شیبہ: رقم الحديث: ۳۱۷۱۸ مسند ابو یعلیٰ: رقم الحديث: ۳۸۶۶ شعب الايمان: رقم الحديث: ۱۴۲۹ مسند ابی حنیفہ جلد ۱ صفحہ ۵ صحیح ابن حبان: رقم الحديث: ۶۳۰۳)

۸۱- قَالَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا مَسِسْتُ خَزَةً وَلَا حَرِيرَةً أَلَيْنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا شِمَمْتُ مِسْكَةً وَلَا عَبِيرَةً أَطِيبَ مِنْ رَائِحَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے کسی باریک ریشم کو یا کسی دبیز ریشم کو مس نہیں کیا جو رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں سے زیادہ ملائم ہو اور نہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے بدن مبارک کی خوشبو سے زیادہ مشک و عنبر کی خوشبو سونگھی۔

(صحیح بخاری: کتاب: الصوم: باب: ما يذكر من صوم النبي صلى الله عليه وسلم: رقم الحديث: ۱۹۷۳ دارالكتاب العربی) (صحیح مسلم: کتاب: الفضائل: باب: طيب رائحة النبي صلى الله عليه وسلم: رقم الحديث: ۲۳۳۰ دارالكتاب العربی) (الشفاء: رقم الحديث: ۶۳ صفحہ ۴۴) (جامع ترمذی: کتاب: البر والصلة: رقم الحديث: ۲۰۱۵)

۸۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْأُولَى، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى أَهْلِهِ وَخَرَجْتُ مَعَهُ فَاسْتَقْبَلَهُ وَلَدَانِ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدِّي أَحَدَهُمْ وَاحِدًا وَاحِدًا قَالَ: وَأَمَّا أَنَا فَمَسَحَ خَدِّي قَالَ: فَوَجَدْتُ لِيَدِهِ بَرْدًا أَوْ رِيحًا كَأَنَّمَا أَخْرَجَهَا مِنْ جُودَةِ عَطَارٍ.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی پھر آپ اپنے گھر کی طرف گئے میں بھی آپ کے ساتھ گیا سامنے سے کچھ بچے آئے آپ نے ان میں سے ہر ایک کے رخسار پر دست مبارک پھیرا اور میرے رخسار پر بھی ہاتھ پھیرا میں نے آپ کے دست اقدس کی ٹھنڈک اور خوشبو یوں محسوس کی جیسے آپ نے عطار کے ڈبہ سے ہاتھ باہر نکالا ہو۔

(صحیح مسلم، کتاب: الفضائل، باب: طیب رائحة النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: ۶۰۵۲، دارالکتاب العربی، بیروت) (الشفاء صفحہ ۴۴، دار ابن حزم) (مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث: ۳۱۷۶۵، المعجم الكبير رقم الحدیث: ۱۹۴۴، فتح الباری جلد ۶ صفحہ ۵۷۳)

۸۳- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِيهَا فَيَقِيلُ عِنْدَهَا، فَتَبْسُطُ لَهُ نِطْعًا فَيَقِيلُ عَلَيْهِ، وَكَانَ كَثِيرُ الْعَرَقِ فَكَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَهُ فَتَجْعَلُهُ فِي الطِّيبِ وَالْقَوَارِيرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا هَذَا؟ قَالَتْ: عَرَقُكَ أَذُوقُ بِهِ طِيبِي.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی والدہ ام سلیم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ نبی مکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لاتے تھے اور وہاں قیلوہ فرماتے وہ ان کیلئے چمڑے کا ایک ٹکڑا بچھا دیتی تھیں آپ کو پسینہ بہت آتا تھا وہ اس پسینہ کو جمع کر کے خوشبو میں ملا تیں اور شیشیوں میں بھر دیتیں۔ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اے ام سلیم! یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: یہ آپ کا پسینہ ہے جسے میں اپنی خوشبو میں ملاتی ہوں۔ (ایک روایت میں ہے: آپ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ کا پسینہ تمام خوشبوؤں سے بڑھ کر خوشبودار ہے)

(صحیح مسلم، کتاب: الفضائل، باب: طیب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتبرک بہ، رقم الحدیث: ۲۳۳۱، دارالکتاب العربی، بیروت) (صحیح بخاری، کتاب: الاستئذان، باب: من زار قوما فقال عندهم، رقم الحدیث: ۶۲۸۱، دارالکتاب العربی، بیروت) (سنن النسائی، کتاب: الزینة، رقم الحدیث: ۵۳۷۱) (مسند احمد، مسند انس بن مالک جلد ۴ صفحہ ۳۸۶، رقم الحدیث: ۱۲۷۳۱) (مشکوۃ المصابیح رقم الحدیث: ۵۷۸۸) (الشفاء صفحہ ۴۴، دار ابن حزم) (السنن الكبرى للبيهقي رقم الحدیث: ۱۱۳۵)

۸۴- عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ

نے فرمایا کہ جب انہوں نے نبی مکرم ﷺ کو غسل دیا تو آپ دیکھنے لگے کہ عام میتوں میں جو چیز ظاہر ہوتی ہے وہ ظاہر تو نہیں ہوئی؟ لیکن آپ نے کوئی چیز نہ پائی اور کہا: میرے باپ (کے رب) کی قسم! حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام طیب ہیں۔ (عرض کی:) آپ زندگی میں بھی پاکیزہ تھے اور بعد از وصال بھی پاکیزہ ہیں۔

حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا کہ نبی مکرم ﷺ ایک رات اٹھے اور گھر کے ایک جانب پڑے ہوئے برتن میں پیشاب فرمایا پس میں رات کو اٹھی اور مجھے پیاس محسوس ہوئی تو میں نے اس پیشاب کو پانی سمجھ کر پی لیا۔ صبح نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اے ام ایمن! برتن میں جو کچھ ہے اسے بہا دو۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اسے میں نے پانی سمجھ کر پی لیا ہے۔ یہ سن کر حضور نبی مکرم ﷺ اتنا مسکرائے کہ آپ کی مبارک ڈاڑھیں ظاہر ہو گئیں اور فرمایا: اے ام ایمن! آج کے بعد تیرے پیٹ کو کوئی بیماری لاحق نہ ہوگی۔

(المستدرک للحاکم' باب: شرب ام ایمن بول النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلد ۵ صفحہ ۸۵ رقم الحدیث: ۶۹۹۶ دارالمعرفہ) (المعجم الكبير جلد ۲۵ صفحہ ۲۳۰ مجمع الزوائد جلد ۸ صفحہ ۲۷۱ الشفاء صفحہ ۴۴ المواہب اللدیہ جلد ۲ صفحہ ۳۱۷ السیرۃ النبویہ لابن عساکر جلد ۳ صفحہ ۲۰۷ الخصائص الکبریٰ جلد ۲ صفحہ ۴۴۱ السیرۃ الحلیہ جلد ۲ صفحہ ۵۱۵ الاصابہ جلد ۸ صفحہ ۱۷۱ البدایہ والنہایہ لابن کثیر جلد ۵ صفحہ ۳۲۶ نیل الاوطار جلد ۱ صفحہ ۱۰۶)

امام قاضی عیاض فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے کہ عورت نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بول مبارک کو پیا اور دارقطنی نے کہا کہ اس کے راوی بخاری و مسلم کے راوی ہیں۔

قَالَ: لَمَّا غَسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ يَلْتَمِسُ مِنْهُ مَا يَلْتَمِسُ مِنَ الْمَيِّتِ فَلَمْ يَجِدْهُ . فَقَالَ: يَا بَابِي، الطَّيِّبُ طُبْتُ حَيًّا وَطُبْتُ مَيِّتًا . (سنن ابن ماجہ' کتاب: الجنائز' باب: ما جاء فی غسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم' رقم الحدیث: ۱۴۶۷ دارالسلام' ریاض) (الشفاء رقم الحدیث: ۶۹ دار ابن حزم)

۸۵- عَنْ أُمِّ أَيْمَنَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ إِلَى فَخَّارَةٍ مِنْ جَانِبِ الْبَيْتِ فَبَالَ فِيهَا، فَقُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا عَطَشِي فَشَرِبْتُ مَا فِي الْفَخَّارَةِ وَأَنَا لَا أَشْعُرُ فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا أُمَّ أَيْمَنَ قُومِي إِلَى تِلْكَ الْفَخَّارَةِ فَأَهْرِيقِي مَا فِيهَا قُلْتُ قَدْ وَاللَّهِ شَرِبْتُ مَا فِيهَا قَالَ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِدُهُ ثُمَّ قَالَ: أَمَا إِنَّكَ لَا يَفْجَعُ بَطْنُكَ بَعْدَهُ أَبَدًا .

قال القاضي العياض رحمه الله عليه: وحديث هذه المرأة التي شربت بوله صحيح الزم الدارقطني مسلما ولبخاري اخراجه في الصحيح . (الشفاء صفحہ ۴۵ دار ابن حزم' بیروت)

قال بدر الدين العيني رحمه الله عليه: اختار

امام بدرالدين عيني شارح بخاري فرماتے ہیں: ہمارے کثیر

کثیرون من اصحابہ طہارۃ فضلاتہ علیہ الصلاۃ والسلام وابو حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ: یقول بطہارۃ بولہ وسائر فضلاتہ .

احناف کا موقف یہ ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے تمام فضلات پاک ہیں اور امام اعظم ابوحنیفہ کا موقف بھی یہی ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ حضور نبی مکرم ﷺ کا پیشاب اور تمام فضلات پاک ہیں۔

(عمدة القاری شرح صحیح البخاری جلد ۳ صفحہ ۷۹)

۸۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا قَبْلَ أَنْ تُؤْتِرَ؟ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي .

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی مکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ فرمایا: اے عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل بیدار رہتا ہے۔

(صحیح بخاری: کتاب: التہجد: باب: قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل فی رمضان وغیرہ: رقم الحدیث: ۱۱۴۷: دارالکتاب العربی: بیروت) (صحیح بخاری رقم الحدیث: ۲۰۱۳-۳۵۶۹) (صحیح مسلم: کتاب: صلاة المسافرين وقصرها: باب: صلاة اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اللیل: رقم الحدیث: ۱۷۲۰) (سنن ابی داؤد: کتاب: الصلوۃ: باب: فی صلاة اللیل: رقم الحدیث: ۱۳۴۱) (سنن الترمذی: کتاب: الصلاة: باب: ما جاء فی وصف صلاة النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل: رقم الحدیث: ۴۳۹: دارالمعرفہ) (سنن النسائی: کتاب: قیام اللیل: باب: کیف الوتر بثلاث: رقم الحدیث: ۱۶۹۶) (موطا امام مالک رقم الحدیث: ۲۶۳: صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۲۴۳۰: صحیح ابن خزيمة رقم الحدیث: ۴۹)

۸۷- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كَانَ إِذَا قَحَطُوا اسْتَسْقَى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِينَا، وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا، قَالَ: فَيَسْقُونَ .

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب لوگوں پر قحط پڑا تو حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس بن عبدالمطلب کے وسیلہ سے بارش طلب کی اور یہ دعا کی: اے اللہ! ہم تیری طرف اپنے نبی کے وسیلہ سے دعا کرتے تھے تو تُو ہمیں بارش عطا فرماتا تھا اور اب ہم تیری طرف اپنے نبی کے چچا کے وسیلہ کو پیش کر رہے ہیں سو تُو ہمیں بارش عطا فرما! پھر اُن پر بارش نازل ہوتی۔

(صحیح بخاری: کتاب: الاستسقاء: باب سؤال الناس الامام الاستسقاء اذا قحطوا: رقم الحدیث: ۱۰۱۰: وفی کتاب: فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم: رقم الحدیث: ۳۷۱۰) (صحیح ابن خزيمة رقم الحدیث: ۱۴۲۱) (صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۲۸۶۱: المعجم الاوسط رقم الحدیث: ۲۴۳۷: السنن الکبری للبیہقی رقم الحدیث: ۶۲۲۰)

۸۸- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَنِيفٍ، أَنَّ رَجُلًا ضَرِيْرَ الْبَصَرِ

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ

ایک نابینا نبی مکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ جل مجدہ سے دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے عافیت عطا فرمائے! فرمایا: اگر تو چاہے تو میں دعا کرتا ہوں اور اگر تو چاہے تو صبر کر، تو وہ تیرے لئے بہتر ہے۔ عرض کی: آپ دعا فرمادیں۔ راوی کہتے ہیں کہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس نابینا کو وضو کرنے کا حکم فرمایا اور فرمایا کہ پھر وہ یہ دعا پڑھے: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف تیرے نبی محمد مصطفیٰ ﷺ جو نبی رحمت ہیں، ان کے وسیلہ سے متوجہ ہوتا ہوں، (اے محمد ﷺ!) میں آپ کے وسیلہ سے اپنی حاجت میں اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں تاکہ میری حاجت پوری ہو۔ اے اللہ عزوجل! میرے معاملہ میں اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفاعت کو قبول فرما۔ (امام ابویسیٰ ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور امام ابواسحق نے بھی فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے)

اتى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اُدْعُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيَنِي قَالَ: إِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ، وَإِنْ شِئْتَ صَبَرْتُ، فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ: فَادْعُهُ قَالَ: فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهُ، وَيَدْعُوَ بِهَذَا الدُّعَاءِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ (يَا مُحَمَّدُ) إِنِّي تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِتُقْضَى لِي، اللَّهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ - (قال ابو عيسى: هذا حديث حسن صحيح وايضا قال ابو اسحق هذا حديث صحيح)

(سنن الترمذی، کتاب: الدعوات، باب: فی دعاء الضیف، رقم الحدیث: ۸۷۵۳، دار المعرفہ، بیروت) (سنن ابن ماجہ،

کتاب: اقامۃ الصلوٰۃ، باب: ما جاء فی صلاۃ الحاجۃ، رقم الحدیث: ۱۳۸۵، دار السلام، ریاض) (مسند احمد، مسند الشامیین، جلد ۷ صفحہ ۱۶۲، رقم الحدیث: ۱۷۷۰۳، دار الکتب العلمیہ) (المستدرک للحاکم جلد ۲ صفحہ ۲۱۲، رقم الحدیث: ۱۹۷۲) (مشکوٰۃ المصابیح رقم الحدیث: ۲۴۹۵، المعجم الکبیر رقم الحدیث: ۸۳۱۱، دلائل النبوة جلد ۶ صفحہ ۱۶۷، الترغیب والترہیب رقم الحدیث: ۱۰۱۸، مجمع الزوائد جلد ۲ صفحہ ۲۷۹، الخصائص الکبریٰ للسیوطی جلد ۲ صفحہ ۲۰۱)

حضرت ابو جوزاء سے روایت ہے کہ اہل مدینہ ایک مرتبہ سخت قحط میں مبتلا ہوئے تو انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں اس کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا: حضور نبی مکرم ﷺ کی قبر انور کو دیکھو اور وہاں سے ایک کھڑکی آسمان کی طرف کھولو یہاں تک کہ قبر انور اور آسمان کے درمیان چھت کا پردہ حائل نہ ہو۔ راوی کہتے ہیں: انہوں نے ایسا ہی کیا تو بہت زیادہ بارش ہوئی، یہاں تک کہ خوب سبزہ اُگ آیا اور اونٹ اتنے موٹے

۸۹- عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ أَوْسِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَحِطَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ قَحْطًا شَدِيدًا، فَشَكُّوا إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَقَالَتْ: انْظُرُوا قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْعَلُوا مِنْهُ كُوًى إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى لَا يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ، قَالَ: فَفَعَلُوا، فَمَطَرْنَا مَطَرًا، حَتَّى نَبَتَ الْعُشْبُ، وَسَمِنَتِ الْإِبِلُ، حَتَّى تَفْتَقَتْ مِنَ الشَّحْمِ، فَسُمِّيَ

عَامَ الْفَتْحِ .

ہو گئے جیسے وہ چربی سے پھٹ پڑیں گے اور اس سال کا نام عام الفتح (پھٹنے کا سال) رکھ دیا گیا۔

(سنن الدارمی، باب: ما اکرم اللہ تعالیٰ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد موتہ، جلد ۱ صفحہ ۵۶، رقم الحدیث: ۹۲) (مشکوۃ المصابیح رقم الحدیث: ۵۹۵۰) (الوفاء لابن جوزی جلد ۲ صفحہ ۸۰۱، شفاء السقام جلد ۱ صفحہ ۱۲۸، المواہب اللدیہ جلد ۴ صفحہ ۲۷۶)

۹۰۔ عَنْ مَالِكِ الدَّارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَصَابَ النَّاسَ قَحْطٌ فِي زَمَنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اسْتَسْقِ لَأُمَّتِكَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوا، فَأَتَى الرَّجُلُ فِي الْمَنَامِ فَقِيلَ لَهُ: أَنْتَ عُمَرُ فَأَقْرِئَهُ السَّلَامَ وَأَخْبِرْهُ إِنَّكُمْ مُسْقِيُونَ وَقُلْ لَهُ: عَلَيْكَ الْكِيسُ، عَلَيْكَ الْكِيسُ، فَأَتَى عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ، فَبَكَى عُمَرُ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَبِّ، لَا أَلُو إِلَّا مَا عَجَزْتُ عَنْهُ .

حضرت مالک الدار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں لوگ قحط میں مبتلا ہوئے پس ایک آدمی نبی مکرم ﷺ کی قبر مبارک پر حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! اپنی امت کیلئے بارش طلب کریں کیونکہ وہ ہلاک ہو چکی ہے۔ پس سرکارِ دو عالم ﷺ اس آدمی کے خواب میں تشریف لائے اور فرمایا: عمر کے پاس جا کر اسے میرا سلام دینا اور خبر دینا کہ تم سیراب کئے جاؤ گے اور ان سے کہنا کہ تم پر دانشمندی لازم ہے تم پر دانشمندی لازم ہے۔ پھر وہ آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں خبر دی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ رو پڑے اور عرض کی: اے میرے رب عزوجل! میں کسی کام میں کوتاہی نہیں کرتا مگر یہ کہ میں عاجز ہو جاؤں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۶ صفحہ ۳۵۶، رقم الحدیث: ۳۲۰۰۲) (دلایل النبوة للبيهقي جلد ۷ صفحہ ۴۷، الاستيعاب جلد ۳ صفحہ ۱۱۴۹، شفاء السقام جلد ۱ صفحہ ۱۳۰، كنز العمال جلد ۸ صفحہ ۴۳۱، البدایہ والنہایہ جلد ۵ صفحہ ۱۶۷، الاصابة جلد ۳ صفحہ ۴۸۴)

۹۱۔ عَنِ الْعُتْبِيِّ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِعْتُ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ (وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُواكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا) (النساء: ۶۳) وَقَدْ جِئْتُكَ مُسْتَغْفِرًا مِّنْ ذُنُوبِي

عقبی سے روایت ہے اس نے فرمایا کہ میں نبی محترم ﷺ کی قبر انور کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک اعرابی آیا اس نے عرض کی: السلام علیک یا رسول اللہ! میں نے اللہ تعالیٰ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”اور لوگ اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں تو وہ تمہارے پاس آجائیں“ پس وہ اللہ سے بخشش طلب کریں اور رسول بھی ان کیلئے بخشش طلب کریں تو وہ ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا بے حد رحم

مُسْتَشْفِعًا بِكَ إِلَىٰ رَبِّي ثُمَّ أَنشَأَ يَقُولُ:

کرنے والا پائیں گے' (النساء: ۶۴) اور میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوں! اپنی گناہوں کی بخشش طلب کرنے اور اپنے رب کی بارگاہ میں آپ کی شفاعت حاصل کرنے کیلئے پھر اس نے یہ شعر پڑھنے شروع کئے:

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ أَعْظَمُهُ
فَطَابَ مَنْ طَيَّبَتْهُ الْقَاعُ وَالْأَكْمُ
نَفْسِي الْفِدَاءُ لِقَبْرِ أَنْتَ سَاكِنُهُ
فِيهِ الْعِفَافُ وَفِيهِ الْجُودُ وَالْكَرَمُ

”اے وہ بہترین ذات جن کا مبارک جسم زمین میں مدفون ہے! پس ان کی پاکیزہ خوشبو سے ٹکڑے اور ٹیلے معطر ہیں! میری جان اس قبر پر فدا ہو جس میں آپ تشریف فرما ہیں! اس میں پاکدامنی اور اس میں جود و کرم ہے۔“

قَالَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَحَمَلْتَنِي عَيْنَايَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ فَقَالَ لِي يَا عُبَيْيُ، الْحَقُّ الْأَعْرَابِيُّ فَبَشَّرَهُ بِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَىٰ قَدْ غَفَرَ لَهُ .

راوی کہتے ہیں: پھر میں واپس گیا اور اس دوران میری آنکھ لگ گئی۔ پس میں نے نبی مکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا اور آپ نے مجھے فرمایا: اے عقی! اس دیہاتی کے پاس جا کر اسے بشارت دو کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا ہے۔

(کتاب الاذکار للنووی، باب: اذکار الحج، صفحہ ۱۶۰، دارالکتاب العربی) (شعب الایمان للبیہقی جلد ۳ صفحہ ۴۹۵)

(رقم الحدیث: ۴۱۷۸) (المغنی لابن قدامة جلد ۳ صفحہ ۲۹۸، تفسیر ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۵۲۱، الدر المنثور للسيوطی جلد ۱ صفحہ ۵۷۰)

۹۲- قَالَ سَهْلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ التَّسْتَرِي قَالَ مُوسَىٰ عَلَىٰ نَبِينَا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: يَا رَبِّ ارْنِي بَعْضَ دَرَجَاتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا مُوسَىٰ إِنَّكَ لَنْ تُطِيقَ ذَلِكَ وَلَكِنْ أُرِيكَ مَنْزِلَةً مِنْ مَنَازِلِهِ جَلِيلَةً عَظِيمَةً فَضَّلْتُهُ بِهَا عَلَيْكَ وَعَلَىٰ جَمِيعِ خَلْقِي، قَالَ فَكَشَفَ لَهُ عَنْ مَلَكُوتِ السَّمُوتِ فَنَظَرَ إِلَىٰ مَنْزِلَةٍ كَادَتْ تَلْفُ نَفْسُهُ مِنْ أَنْوَارِهَا وَقُرْبِهَا مِنَ اللَّهِ تَعَالَىٰ .

حضرت سہل بن عبد اللہ التستری فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی: اے میرے رب عزوجل! مجھے سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعض درجات دکھا! اللہ ذوالمجد والعلیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! تمہارے اندر اس کی طاقت نہیں ہے لیکن میں ان کی عظیم و جلیل منزلتوں میں سے ایک منزلت تجھے دکھاتا ہوں جس کی بناء پر میں نے ان کو تیرے اوپر اور اپنی تمام مخلوق پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔ پس اللہ رب العزت نے ان کو آسمانوں کے ملکوت کا مشاہدہ کرایا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضور اقدس ﷺ کی ایک منزلت اور ایک درجہ کی طرف دیکھا تو قریب تھا کہ اس منزلت کے انوار اور قرب الہی عزوجل کی وجہ سے

(احیاء العلوم الدین جلد ۳ صفحہ ۳۳۵، مطبوعہ بیروت)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی روح قفس عنصری سے پرواز کر جاتی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب لوگوں کو قبروں سے اٹھایا جائے گا تو سب سے پہلے میں (قبر انور سے) باہر آؤں گا میں ان کا خطیب ہوں گا جب وہ حاضر ہوں گے اور میں لوگوں کو خوش خبری دینے والا ہوں گا جب لوگ مایوس ہو جائیں گے اس دن حمد کا جہنڈا میرے ہی ہاتھ میں ہوگا اور میں اللہ کے نزدیک حضرت آدم علیہ السلام کی تمام اولاد میں سب سے زیادہ عزت والا ہوں گا اور یہ بات فتح کے طور پر نہیں کہہ رہا۔

(سنن الترمذی، کتاب: المناقب، باب: ما جاء فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: ۳۶۱۰، دار المعرفہ، بیروت) (سنن الدارمی، المقدمة، باب: ما اعطى النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الفضل، رقم الحدیث: ۴۹) (مسند ابو یعلیٰ رقم الحدیث: ۱۶۰، الشفاء صفحہ ۱۲۷، دلائل النبوة للبیہقی جلد ۵ صفحہ ۴۸۴، شرح السنة رقم الحدیث: ۳۶۲۴، الحصائص الكبرى جلد ۲ صفحہ ۳۷۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا کہ پھر مجھے جنت کے حلوں میں سے ایک حلہ پہنایا جائے گا پھر میں عرش کی دائیں جانب کھڑا ہوں گا اور مخلوق میں سے میرے علاوہ کوئی بھی اس مقام پر کھڑا نہیں ہوگا۔

۹۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَكْسِي حُلَّةً مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ أَقُومُ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ يَقُومُ ذَلِكَ الْمَقَامَ غَيْرِي.

(سنن الترمذی، کتاب: المناقب، باب: ما جاء فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: ۳۶۱۱، دار المعرفہ، بیروت) (الشفاء جلد ۱ صفحہ ۱۲۸، كشف الخفاء رقم الحدیث: ۶۱۶، البدایہ والنہایہ جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۳) (المواهب اللدنیہ جلد ۳ صفحہ ۴۴۴)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم مؤذن کو سنو تو وہی کلمات کہو جو مؤذن کہتا ہے پھر مجھ پر درود پڑھو جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ اس پر اس درود کی وجہ سے دس بار درود بھیجتا ہے پھر میرے لئے مقام وسیلہ کا سوال کرواے

۹۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ، ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ مَنْ صَلَّى صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا عَشْرًا، ثُمَّ سَلُّوْا لِي الْوَسِيْلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي

إِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللَّهِ وَأَرْجُوا أَنِ أَكُونَ أَنَا هُوَ وَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ .

شک وہ جنت میں ایک منزلت ہے جو اللہ جل و مجدہ کے تمام بندوں میں سے صرف ایک بندے کو زیب ہے اور میں اُمید کرتا ہوں کہ وہ میں ہوں اور جس نے میرے لئے مقام وسیلہ کا سوال کیا تو اس کے لیے میری شفاعت خلال ہوگئی۔

(صحیح مسلم: کتاب: الصلوٰۃ باب: استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه ثم يصلي على النبي صلى الله عليه وسلم: رقم الحديث: ۸۴۷) (سنن ابوداؤد: کتاب: الصلوٰۃ باب: ما يقول اذا سمع المؤذن رقم الحديث: ۵۲۳) (سنن الترمذی: کتاب: المناقب باب: ما جاء في فضل النبي صلى الله عليه وسلم رقم الحديث: ۳۶۱۴) (دارالمعرفه) (سنن النسائی: کتاب: الاذان باب: الصلوٰۃ على النبي صلى الله عليه وسلم رقم الحديث: ۶۷۷) (مسند احمد رقم الحديث: ۱۱۳۱۲) (صحیح ابن حبان رقم الحديث: ۱۶۹۰ مشکوۃ المصابیح رقم الحديث: ۶۵۷)

۹۶- عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ وَخَطِيْبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ .

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میں سب انبیاء کا امام اور خطیب ہوں گا ان کی شفاعت کرنے والا بھی میں ہوں گا یہ بات بطور فخر نہیں کہہ رہا۔

(سنن الترمذی: کتاب: المناقب باب: ما جاء في فضل النبي صلى الله عليه وسلم رقم الحديث: ۳۶۱۳) (دارالمعرفه) (سنن ابن ماجه: کتاب: الزهد باب: ذكر الشفاعة رقم الحديث: ۴۳۱۴) (دارالسلام: رياض) (مسند احمد رقم الحديث: ۲۱۲۸۳-۲۱۲۹۰) (مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحديث: ۳۱۶۴۰ المستدرک رقم الحديث: ۶۹۶۹)

۹۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لَوَائِي .

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے ماسوا تمام انبیاء علیہم السلام میرے جھنڈے تلے ہوں گے۔

(سنن الترمذی: کتاب: المناقب باب: ما جاء في فضل النبي صلى الله عليه وسلم رقم الحديث: ۳۶۱۵) (مسند احمد رقم الحديث: ۲۵۴۶) (مسند ابو یعلیٰ رقم الحديث: ۲۳۲۸) (مجمع الزوائد جلد ۱۰ صفحہ ۳۷۲ شعب الايمان رقم الحديث: ۱۴۸۸)

۹۸- عَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْأَرْضُ خَرَجَ فِي سَبْعِينَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَزِفُونَهُ .

حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن جب حضور اقدس ﷺ کیلئے زمین شق ہوگی تو آپ ﷺ ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں باہر تشریف لائیں گے۔

(سنن دارمی جلد ۱ صفحہ ۵۷ رقم الحدیث: ۹۴) (الوفالابن جوزی صفحہ ۸۳۳ الخصائص الکبریٰ جلد ۲ صفحہ

۲۱۷ المواہب اللدنیہ جلد ۳ صفحہ ۴۳۷ سبل الہدی والرشاد للصالحی جلد ۱۲ صفحہ ۴۵۲)

۹۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانِي جَهَنَّمَ، فَاكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَجُوزُ مِنَ الرُّسُلِ بِأَمَّتِهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پل صراط جہنم کے اوپر ہوگا اور تمام رسولوں میں سے سب سے پہلے میں اپنی امت کے ہمراہ اسے عبور کروں گا۔

(صحیح بخاری کتاب: الاذان باب: فضل السجود رقم الحدیث: ۸۰۶) (صحیح بخاری اطراف الحدیث: ۶۵۷۳-۷۴۳۷) (صحیح مسلم کتاب: الايمان باب: معرفة طريق الرؤية رقم الحدیث: ۴۵۱-۴۵۴) (سنن النسائي کتاب: التطبيق باب: موضع السجود رقم الحدیث: ۱۱۳۶ دار الفکر بیروت) (مسند احمد رقم الحدیث: ۱۱۸۹۸ مسند ابو عوانہ رقم الحدیث: ۴۱۹ الترغیب والترہیب جلد ۴ صفحہ ۲۲۰)

۱۰۰- عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَتِي أُرْسِلَ إِلَيَّ: أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ، فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ: أَنْ هَوِّنْ عَلَى أُمَّتِي، فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّانِيَةَ أَقْرَأُهُ عَلَى حَرْفَيْنِ، فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ: أَنْ هَوِّنْ عَلَى أُمَّتِي، فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّالِثَةَ: أَقْرَأُهُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ، فَلَمْ يَكُنْ رَدَّةً رَدَدْتُكَهَا مَسْأَلَةً تَسْأَلُهَا، فَقُلْتُ: اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لَأُمَّتِي، اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لَأُمَّتِي، وَآخَرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ، حَتَّى إِبْرَاهِيمَ. (صحیح مسلم کتاب: صلاة المسافرين وقصرها باب: بيان ان القرآن على سبعة احرف رقم الحدیث: ۱۹۰۴ دار الكتاب العربی) (مسند احمد مسند الانصار جلد ۸ صفحہ ۴۶۲ رقم الحدیث: ۲۱۷۷۱) (صحیح ابن حبان کتاب: الرقائق رقم الحدیث: ۷۴۰)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے ابی! میری طرف یہ حکم بھیجا گیا کہ قرآن کو ایک قرأت پر پڑھو۔ پس میں نے (فرشتہ کو) اللہ عزوجل کی طرف لوٹا دیا کہ عرض کرو: میری امت پر تخفیف فرما! پس اللہ نے دوسری مرتبہ میری طرف بھیجا کہ دو قرأتوں پر پڑھو! میں نے پھر اللہ کی طرف لوٹا دیا کہ میری امت پر آسانی فرما! پس اللہ عزوجل نے تیسری مرتبہ میری طرف بھیجا کہ تم سات قرأتوں پر پڑھ سکتے ہو اور چونکہ تم نے بار بار فرشتے کو لوٹایا ہے لہذا ہر بار لوٹانے کے بدلے میں تمہیں دعا دی جاتی ہے جو تم مانگو (تو فوراً قبول ہوگی)۔ تو میں نے عرض کی: اے اللہ! میری امت کو بخش دے! اے اللہ عزوجل! میری امت کو بخش دے اور تیسری دعا میں نے اس دن کیلئے بچا کر رکھی ہے جس دن تمام مخلوق میری پناہ کی طرف راغب ہوگی حتیٰ کہ ابراہیم علیہ السلام بھی۔

۱۰۱- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْكَرَامَةُ وَالْمَفَاتِيحُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن بزرگی اور (جنت کی) چابیاں میرے

یَوْمَئِذٍ بِيَدِيْ وَ اَنَا اَكْرَمُ وَلَدِ اٰدَمَ عَلٰی رَبِّیْ يَطُوْفُ ہاتھ میں ہوں گی اور اپنے پروردگار کے نزدیک سب سے زیادہ
عَلٰی اَلْفِ خٰدِمٍ كَاَنَّهُمْ بِيَضٍّ مَّكْنُوْنٌ اَوْ لَوْلُوْ مُعزز میں ہوں گا سفید موتی یا پروئے ہوئے موتیوں کی طرح ایک
مَنْشُوْرٌ ہزار خادم میرے گرد چکر لگائیں گے۔

(سنن دارمی 'المقدمہ' باب: ما اعطى النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الفضل 'رقم الحديث: ۴۹) (مسند ابو یعلیٰ رقم
الحديث: ۱۶۰ المعجم الكبير رقم الحديث: ۳۰۵ شرح السنة رقم الحديث: ۳۶۲۴ الفردوس بما ثور الخطاب رقم الحديث:
۱۱۷)

۱۰۲- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا اَكْثَرُ الْاَنْبِیَاءِ تَبَعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ .
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: قیامت کے دن میرے پیروکار تمام
انبیاء علیہم السلام کے پیروکاروں سے تعداد میں زیادہ ہوں گے۔

(صحیح مسلم 'کتاب: الایمان' باب: فی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا اوّل الناس یشفع فی الجنة' رقم الحديث: ۴۸۴
دارالکتاب العربی بیروت) (سنن ابن ماجہ 'کتاب: الزہد' باب: ذکر الحوض' رقم الحديث: ۴۳۰۱)

۱۰۳- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَتٰی بَابَ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَاسْتَفْتَحُ فَيَقُوْلُ الْخٰزِنُ: مَنْ اَنْتَ؟
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور
مکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میں جنت کے دروازے پر
آؤں گا اور دستک دوں گا۔ دربان جنت پوچھے گا: آپ کون ہیں؟
میں کہوں گا: محمد (ﷺ)! وہ عرض کرے گا کہ مجھے یہی حکم تھا کہ
میں آپ سے پہلے کسی کیلئے جنت کا دروازہ نہ کھولوں۔
فَاقُوْلُ: مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُ: بِكَ
اَمِرْتُ لَا اَفْتَحُ لِاَحَدٍ قَبْلَكَ .

(صحیح مسلم 'کتاب: الایمان' باب: فی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا اوّل الناس یشفع فی الجنة' رقم الحديث: ۴۸۶
(مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۱۳۶ مسند ابو عوانہ رقم الحديث: ۴۱۸ مسند عبد بن حمید رقم الحديث: ۱۲۷۱)

۱۰۴- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْجَنَّةَ حُرِمَتْ عَلٰی الْاَنْبِیَاءِ كُلِّهِمْ حَتّٰی اَدْخُلَهَا وَحُرِمَتْ عَلٰی الْاُمَمِ حَتّٰی تَدْخُلَهَا اُمَّتِیْ .
حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک جنت تمام انبیاء پر حرام
ہے جب تک کہ میں جنت میں داخل نہ ہو جاؤں اور جنت تمام
امتوں پر حرام ہے جب تک میری امت جنت میں داخل نہ ہو
جائے۔

(المعجم الاوسط للطبرانی جلد ۱ صفحہ ۲۸۹ رقم الحديث: ۸۴۲) (مجمع الزوائد للہیثمی جلد ۱۰ صفحہ ۶۹ تفسیر
ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۳۹۶ فیض القدير للمناوی جلد ۱ صفحہ ۳۹) (کنز العمال رقم الحديث: ۳۱۹۵۳)

۱۰۵- عن عمرو بن انس رضى الله عنه قال: حضرت عمرو بن انس رضى الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن جنت میں سب سے پہلا داخل ہونے والا میں ہوں گا اور فخر نہیں۔

(مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۱۴۴ رقم الحديث: ۱۴۳۹۱) (سنن دارمی جلد ۱ صفحہ ۴۱ رقم الحديث: ۵۲) (تبع الایمان للبيهقي جلد ۲ صفحہ ۱۸۱ رقم الحديث: ۱۴۸۹) (مجمع الزوائد جلد ۷ صفحہ ۳۴۹)

۱۰۶- عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: وَعَدَنِي رَبِّي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا، وَثَلَاثُ حَثَيَاتٍ مِنْ حَثَيَاتِ رَبِّي.

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ میرے رب عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ وہ میری امت میں سے ستر ہزار افراد کو بغیر حساب کے جنت میں داخل فرمائے گا اور ہر ہزار کے ساتھ مزید ستر ہزار افراد کو بھی داخل فرمائے گا اور مزید تین چلوں میرے رب عزوجل کے چلوں سے۔

(سنن الترمذی: کتاب: القيامة والرفاق باب: ما جاء في الشفاعة رقم الحديث: ۲۴۳۷ دارالمعرفة: بيروت) (سنن ابن ماجه: كتاب: الزهد باب: صفة امة محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم رقم الحديث: ۴۲۸۶ دارالسلام: رياض) (مسند احمد رقم الحديث: ۲۲۹۴۱ مشکوة المصابيح رقم الحديث: ۵۵۵۶)

۱۰۷- عن سليمان بن بريدة رضى الله عنهما عن ابيه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُونَ وَمِائَةٌ صَفٍّ، ثَمَانُونَ مِنْهَا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَأَرْبَعُونَ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ.

حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہما نے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں سے اسی صفیں میری امت کی ہوں گی اور باقی تمام امتوں کی صرف چالیس صفیں ہوں گی۔

(سنن الترمذی: كتاب: صفة الجنة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم باب: ما جاء في كم صف اهل الجنة رقم الحديث: ۲۵۴۶) (سنن ابن ماجه: كتاب: الزهد باب: صفة امة محمد صلى الله عليه وسلم رقم الحديث: ۴۲۸۹) (مسند احمد رقم الحديث: ۲۳۱۱۱-۲۳۰۵۲ المستدرک رقم الحديث: ۲۷۳ سنن دارمی رقم الحديث: ۲۸۳۵ صحيح ابن حبان رقم الحديث: ۷۴۵۹ مسند البزار رقم الحديث: ۱۹۹۹ مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحديث: ۳۱۷۱۳ المعجم الصغير للطبرانی رقم الحديث: ۸۲ مسند ابو يعلى رقم الحديث: ۲۱۱)

قال ابن تيمية: كان صلى الله عليه وسلم من ربه بالمنزلة العليا التي تقاصرت العقول والالسنه عن معرفتها ونعتها.

ابن تیمیہ نے کہا: حضور نبی کریم ﷺ اپنے رب کریم جل مجدہ کی بارگاہ میں اس بلند مقام و مرتبہ پر فائز ہیں کہ عقلیں اور زبانیں اس کی معرفت اور توصیف سے قاصر و عاجز ہیں۔

(الصارم المسلول صفحہ ۲۶، دار الجیل، بیروت)

یہ بات اس شخص پر بالکل مخفی نہیں جس کو ذرہ بھر علم سے لگاؤ ہے یا فہم کے ادنیٰ لمحہ سے مخصوص ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی ﷺ کو اتنے فضائل و محاسن اور مناقب سے مخصوص فرمایا ہے کہ ضبط کی جدوجہد کرنے والا حصر نہیں کر سکتا اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی ﷺ کے قدرِ عظیم کو اتنا بلند فرمایا کہ اس کے بیان کرنے سے زبانیں اور قلمیں عاجز ہیں۔

(الشفاء القسم الاول فی تعظیم العلی الاعلیٰ لقدر هذا النبی المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم قولاً وفعلاً، صفحہ ۱۱، دار ابن حزم، بیروت)

محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرمود:

افہام خلأق در کمالات انبیاء علیہم السلام حیران و انبیاء علیہم السلام در ذات وے ﷺ کمالات انبیاء علیہم السلام حدود و معین است و خیال و قیاس را بدرک کمال وے ﷺ راہ نہ بود۔ (مرج البحرین و صل ۱۲)

تمام مخلوق کی افہام و عقول انبیاء علیہم السلام کے کمالات میں حیران ہیں، تمام انبیاء علیہم السلام کے کمالات و معجزات محدود و معین ہیں لیکن ذاتِ مصطفیٰ ﷺ کے کمالات، معجزات، فضائل و مناقب، محامد و محاسن محدود و معین ہونے سے بلند ہیں اور خیال و قیاس کو کمالاتِ مصطفیٰ ﷺ کے ادراک کی کوئی راہ نہیں۔

قال ابو زکریا یحییٰ بن شرف الدین نووی رحمۃ اللہ علیہ: لا یصح الايمان الا بتحقیق اعلیٰ قدر النبی صلی اللہ علیہ وسلم و منزلتہ علی قدر کل والد و ولد و محسن و مفضل و من لم یعتقد هذا و اعتقد ما سواہ فلیس بمومن۔

امام ابو زکریا یحییٰ بن شرف الدین نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایمان صحیح نہیں ہوتا مگر قدرِ نبی ﷺ کو بلند و برتر ماننے سے اور والد و اولاد اور محسن و مفضل کے قدر و مرتبہ پر آپ کی منزلت کے بلند کرنے سے جو اس بات کا معتقد نہ ہو اور اس کے ماسوا کا اعتقاد رکھا، وہ مؤمن نہیں۔

(شرح صحیح مسلم للنووی جلد ۱ صفحہ ۴۹)

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس پر اُمت کا اجماع و اتفاق ہے کہ بعض انبیاء علیہم السلام بعض سے افضل ہیں اور اس پر بھی پوری اُمت متفق ہے کہ سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں۔

قال الفخر الدین الرازی رحمۃ اللہ علیہ:

اجمعت الامة علی ان بعض الانبیاء افضل من بعض و علی ان سیدنا محمدًا صلی اللہ علیہ وسلم افضل من الكل۔

(التفسير الكبير جلد ۲ صفحہ ۵۲۱ دار الفکر بیروت)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو تمام انبیاء اور تمام آسمان والوں پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔ لوگوں نے عرض کی: اے ابن عباس! اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو تمام آسمان والوں پر کیسے فضیلت عطا کی؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے آسمان والوں سے ارشاد فرمایا (اور ان میں سے جو یہ کہے کہ اس کے بجائے میں معبود ہوں تو ہم اس کی جزاء جہنم کر دیں گے) ظلم کرنے والوں کو ہم اسی طرح جزاء دیتے ہیں) جبکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ سے ارشاد فرمایا: ”بے شک ہم نے تمہیں واضح فتح عطا فرمائی تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے اگلوں اور پچھلوں کے گناہوں کی مغفرت فرما دے۔“ لوگوں نے دریافت کیا کہ نبی کریم ﷺ کی انبیاء علیہم السلام پر فضیلت کیا ہے؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”ہم نے جو بھی رسول مبعوث کیا اسے اس کی قوم کی زبان کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ اس قوم پر (احکام) واضح کر دے۔“ جبکہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا محمد ﷺ کے متعلق ارشاد فرمایا: ”اور ہم نے تمہیں تمام بنی نوع انسان کی طرف مبعوث کیا ہے۔“

۱۰۸ - عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: ان اللہ تعالیٰ فضل سیدنا محمد علی الانبیاء وعلی اهل السماء فقالوا یا ابن عباس بم فضله علی اهل السماء قال ان اللہ تعالیٰ قال لاهل السماء (ومن یقل منهم انی الہ من دونه فذلك نجزيه جہنم كذلك نجزي الظالمين) الاية . وقال اللہ لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم: (انا فتحنا لك فتحًا مبينًا لیغفر لك اللہ ما تقدم من ذنبك وما تأخر) الاية . قالوا فما فضله علی الانبیاء قال: قال اللہ تعالیٰ: (وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لهم) الاية . وقال اللہ تعالیٰ لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم: (وما ارسلناك الا كافة للناس) الاية . فارسله الى الجن والانس . (مسند دارمی المقدمہ) باب: ما اعطى النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الفضل رقم الحديث: (۴۷) (مسند احمد رقم الحديث: ۵۳۱۶) صحيح ابن حبان رقم الحديث: (۳۱۸۴)



باب: ۴

خاتمیت نبوت سیدنا مصطفیٰ ﷺ

قرآنی آیات

قال الله تعالى:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ط وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ○ (الاحزاب: ۴۰)

محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے ○

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاتَّمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ط (المائدہ: ۳)

آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تمہارے اوپر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند فرمایا۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ط (سبا: ۲۸)

اور (اے رسولِ مکرم!) ہم نے آپ کو دنیا کے تمام لوگوں کے لیے بشارت دینے والا اور ڈرسانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ آپ کہئے: اے لوگو! بے شک میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا ط (الاعراف: ۱۵۸)

اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ط (الانبياء: ۱۰۷)

وہ ذات برکت والی ہے جس نے اپنے عبد کامل پر وہ کتاب نازل فرمائی جو حق اور باطل میں فرق کرنے والی ہے تاکہ وہ عبد کامل تمام جہانوں کیلئے (عذاب سے) ڈرانے والا ہو جائے ○

تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا ○ (الفرقان: ۱)

اور یاد کرو جب اللہ نے تمام نبیوں سے یہ پختہ عبد لیا کہ میں تمہیں جو کتاب اور حکمت عطا فرماؤں پھر تمہارے پاس وہ عظیم

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا

رسول آجائے جو ان کی تصدیق کرے جو تمہارے پاس ہے تو تم سب اس پر ضرور ایمان لانا اور تم سب ضرور اس کی مدد کرنا فرمایا کہ تم نے اقرار کر لیا اور میرے اس بھاری عہد کو قبول کر لیا! انہوں نے عرض کی: ہم نے اقرار کر لیا فرمایا: پس تم سب گواہ ہو جاؤ اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں ○

وہی ہے جس نے اُمی لوگوں میں ابج ہی میں سے ایک عظیم رسول بھیجا جو ان پر اللہ کی آیتوں کی تلاوت کرتا ہے اور ان کے باطن کو صاف کرتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور بے شک اس رسول کے آنے سے پہلے کھلی ہوئی گمراہی میں تھے ○ اور اس رسول کو دوسروں کیلئے بھی بھیجا ہے جو (ابھی تک) پہلوں سے نہیں ملے اور وہ بے حد غالب بہت حکمت والا ہے ○

اور جو شخص ہدایت واضح ہونے کے بعد رسول کی مخالفت کرے اور تمام مسلمانوں کا راستہ چھوڑ کر دوسرے راستہ پر چلے ہم اس کو اسی طرف پھیر دیں گے جس طرف وہ پھرا ہے اور اس کو دوزخ میں داخل کریں گے اور وہ کیسا بُرا ٹھکانہ ہے ○

اللہ وہ ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا کہ اسے سب دینوں پر غالب فرما دے اگرچہ مشرک بُرا مانیں ○

اور میری طرف اس قرآن کی وحی کی گئی ہے تاکہ میں اس سے تمہیں ڈراؤں اور جن تک پہنچے۔

اللہ نے وعدہ فرمایا ان کو جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے کام کئے کہ ضرور انہیں زمین میں خلافت دے گا جیسی ان سے پہلوں کو دی اور ضرور ان کیلئے جہاد دے گا ان کا وہ دین جو ان کیلئے

مَعَكُمْ لَتُؤْمِنَنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ ط قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِكُمْ اِصْرِي ط قَالُوْا اَقْرَرْنَا ط قَالَ فَاَشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ○ (آل عمران: ۸۱)

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْاُمَمِیْنَ رَسُوْلًا مِنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِی ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ○ وَاٰخِرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ط وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ○ (الحج: ۲۳)

وَمَنْ يَشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰی وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلٰی وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ط وَاَسَآءَتْ مَصِيْرًا ○ (النساء: ۱۱۵)

هُوَ الَّذِي اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلٰی الدِّيْنِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ○ (القاف: ۹)

وَاَوْحٰی اِلٰی هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَانْذِرَكُمْ بِهِ وَمَنْ بَلَغَ ط (الانعام: ۱۹)

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ط وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي

ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيَبَدَّلْنَهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۖ

پسند فرمایا ہے اور ضرور ان کے اگلے خوف کو امن سے بدل دے گا۔

(النور: ۵۵)

وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۖ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۖ أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۖ (البقرہ: ۵-۴)

اور وہ جو ایمان لائے اس پر جو آپ پر نازل کیا گیا اور اس پر جو تم سے پہلے نازل کیا گیا اور وہ آخرت پر یقین رکھیں O وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی مراد کو پہنچنے والے ہیں O

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولَى الْأَمْرِ مِنْكُمْ ۚ (النساء: ۵۹)

اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور ان کی جو تم میں حکومت والے ہیں۔

احادیث مبارکہ

۱۰۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبْنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ يَعْجَبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ: هَلَّا وَضَعْتَ هَذِهِ اللَّبْنَةَ؟ قَالَ: فَإِنَّا اللَّبْنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ۖ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اور پہلے انبیاء علیہم السلام کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جس نے بہت حسین و جمیل گھر بنایا مگر کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی پس لوگ اس گھر میں گھومنے لگے اور تعجب سے کہنے لگے کہ اس میں یہ اینٹ کیوں نہ رکھی؟ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: پس (آخری) اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

(صحیح بخاری: کتاب: المناقب: باب: خاتم النبیین: رقم الحديث: ۳۵۳۴-۳۵۳۵ دارالكتاب العربی: بیروت) (صحیح مسلم: کتاب: الفضائل: باب: ما جاء في ذكر النبي صلى الله عليه وسلم خاتم النبیین: رقم الحديث: ۵۹۲۲ دارالكتاب العربی) (سنن الترمذی: کتاب: الامثال: باب: ما جاء في مثل النبي صلى الله عليه وسلم والانبیاء قبله: رقم الحديث: ۲۸۶۲ دارالمعرفه) (مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۲۵۶ رقم الحديث ۷۴۷۹) (صحیح ابن حبان رقم الحديث: ۶۹۰۵ السنن الكبرى للنسائی رقم الحديث: ۱۱۴۲۲ مسند عبد بن حمید رقم الحديث: ۱۷۲)

۱۱۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَضِلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا ۖ وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً ۖ وَخُتِمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے انبیاء پر چھ وجوہ سے فضیلت دی گئی ہے مجھے جوامع الکلم عطا کئے گئے ہیں اور میری رعب کے ساتھ مدد کی گئی ہے اور مالی غنیمت میرے لیے حلال کیا گیا ہے اور تمام زمین کو میرے لئے آلہ طہارت اور مسجد بنادیا گیا ہے اور مجھے تمام مخلوق کی

بِی النَّبِیُّونَ .

طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے اور انبیاء کا سلسلہ مجھ پر ختم کر دیا گیا ہے۔

(صحیح مسلم: کتاب: المساجد ومواضع الصلاة: باب: المساجد ومواضع الصلاة: رقم الحديث: ۱۱۶۷: دارالکتاب العربی) (سنن الترمذی: کتاب: السیر: باب: ما جاء فی الغیمة: رقم الحديث: ۱۵۵۳) (سنن ابن ماجہ: کتاب: الطهارة وسننها: باب: ما جاء فی السب: رقم الحديث: ۵۶۷: دارالسلام: ریاض) (مسند احمد رقم الحديث: ۹۳۲۶: مسند ابو یعلیٰ رقم الحديث: ۶۴۹۱: صحیح ابن حبان رقم الحديث: ۲۳۱۳: مسند ابو عوانہ رقم الحديث: ۱۱۶۹: دلائل النبوة رقم الحديث: ۲۵۶: مسند الدیلمی رقم الحديث: ۴۳۳۴)

۱۱۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ .
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل کا انتظام انبیاء فرماتے تھے جب بھی کوئی نبی فوت ہو جاتا تو اس کے قائم مقام کوئی دوسرا نبی ہو جاتا اور بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا البتہ میرے بعد بہ کثرت خلفاء ہوں گے۔

(صحیح بخاری: کتاب: احادیث الانبیاء: باب: ما ذکر عن بنی اسرائیل: رقم الحديث: ۳۴۵۵) (صحیح مسلم: کتاب: الامارة: باب: الامر بالوفا ببيعة الخلفاء الاول فالاول: رقم الحديث: ۴۷۷۳: دارالکتاب العربی: بیروت) (سنن ابن ماجہ: کتاب: الجهاد: باب: الوفا بالبيعة: رقم الحديث: ۲۸۷۰: دارالسلام: ریاض) (مسند احمد رقم الحديث: ۷۹۴۷: صحیح ابن حبان رقم الحديث: ۴۵۵۵: مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحديث: ۳۷۲۶: مسند ابو یعلیٰ رقم الحديث: ۶۲۱۱: مسند ابو عوانہ رقم الحديث: ۷۱۲۶: السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۸ صفحہ ۱۴۴)

۱۱۲- عَنْ سَعْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِعَلِّي حِينَ خَرَجَ إِلَى التَّبُوكَ وَاسْتَخْلَفَهُ . أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟ إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ .
حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے غزوہ تبوک پر جاتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا اور فرمایا: (اے علی!) کیا تم اس پر خوش نہیں کہ تم میرے لئے ایسے ہو جیسے موسیٰ کیلئے حضرت ہارون تھے مگر یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

(صحیح بخاری: کتاب: المغازی: باب: غزوة تبوك: رقم الحديث: ۴۴۱۶) (صحیح مسلم: کتاب: فضائل الصحابة: باب: من فضائل علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ: رقم الحديث: ۶۱۶۷) (سنن الترمذی: کتاب: المناقب: رقم الحديث: ۳۷۳۱) (سنن کبریٰ للنسائی رقم الحديث: ۸۴۳۵: المعجم الکبیر رقم الحديث: ۲۰۳۵-۳۳۴: المستدرک رقم الحديث: ۴۵۷۵: سنن بیہقی جلد ۹ صفحہ ۴۰: صحیح ابن حبان رقم الحديث: ۶۹۲۷: مصنف عبد الرزاق رقم الحديث: ۹۷۴۵: مصنف ابن ابی شیبہ)

جلد ۱۲ صفحہ ۶۰

۱۱۳- عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ زَوَى لِيَ الْأَرْضَ فَأُرِيتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا.....إِلَى.....وَأَنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَابُونَ ثَلَاثُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي.

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ عزوجل نے میرے لئے زمین کو سمیٹ دیا اور میں نے اس کے مشرق و مغارب دیکھ لئے (الی قولہ) اور بے شک عنقریب میری امت میں ۳۰ بڑے دجال ہوں گے وہ سب یہی گمان کریں گے کہ وہ نبی ہیں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

(سنن ابی داؤد: کتاب: الفتن والملاحم: باب: ذکر الفتن ودلائلها: رقم الحديث: ۴۲۵۲: دار السلام) (صحیح بخاری: کتاب: الفتن: باب: خروج النار: رقم الحديث: ۷۱۲۱) (سنن ابن ماجہ: کتاب: الفتن: باب: ما يكون من الفتن: رقم الحديث: ۳۹۵۲) (المستدرک رقم الحديث: ۸۳۹۰: المعجم الاوسط رقم الحديث: ۳۹۷: صحیح ابن حبان رقم الحديث: ۶۷۱۴: السنن الكبرى للبيهقي رقم الحديث: ۱۸۳۹۸: مسند احمد رقم الحديث: ۲۳۴۹: مجمع الزوائد جلد ۷ صفحہ ۳۳۲)

۱۱۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنَّبُوَّةَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک سلسلہ رسالت و نبوت منقطع ہو چکا ہے پس اب میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ نبی۔

(سنن الترمذی: کتاب: الرؤیا: باب: ذهب النبوة: رقم الحديث: ۲۲۷۲: دار المعرفه) (مسند احمد رقم الحديث: ۱۳۸۵۱: المستدرک رقم الحديث: ۸۱۷۸: مسند ابو يعلى رقم الحديث: ۳۹۴۷)

۱۱۵- عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِي أَسْمَاءً: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِيَ الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَيَّ قَدَمِي، وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ.

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے بہت سے اسماء ہیں میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی (مٹانے والا) ہوں اللہ تعالیٰ میرے ذریعے کفر کو مٹائے گا میں عاقب (آخر میں مبعوث ہونے والا) ہوں جس کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

(صحیح بخاری: کتاب: المناقب: باب: ما جاء في أسماء رسول الله صلى الله عليه وسلم: رقم الحديث: ۳۵۳۲: وفي

کتاب: التفسير: باب: ياتي من بعدى اسمه احمد: رقم الحديث: ۴۸۹۶: دار الكتاب العربي: بيروت) (صحیح مسلم: کتاب: الفضائل: باب: في اسمائه صلى الله عليه وسلم: رقم الحديث: ۶۰۵۸) (سنن الترمذی: کتاب: الادب: باب: ما جاء في اسماء النبي

صلى الله عليه وسلم: رقم الحديث: ۲۸۴۰: دار المعرفه: بيروت) (السنن الكبرى للنسائي رقم الحديث: ۱۱۵۹۰) (مصنف عبد

الرزاق رقم الحديث: ۱۹۵۷: مسند احمد رقم الحديث: ۱۶۷۸۰: مصنف ابن ابي شيبة رقم الحديث: ۳۱۶۹۱: مسند ابو يعلى

رقم الحديث: ٧٣٩٥ صحيح ابن حبان رقم الحديث: ٦٣١٣ المعجم الكبير للطبرانی رقم الحديث: ١٥٢٠ مسند ابو عوانه
رقم الحديث: ٧١٢٦ شعب الايمان للبيهقي رقم الحديث: ١٣٩٧ مسند حمیدی رقم الحديث: ٥٥٥ الشمانل للترمذی رقم
الحديث: ٣٦٧ سنن دارمی رقم الحديث: ٢٧٧٥ الاستذکار جلد ٨ صفحہ ٦٢١ الطبقات الكبرى لابن سعد جلد ١ صفحہ
١٠٤ مسند البزار رقم الحديث: ٣٤١٣

١١٦- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ .
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرّم ﷺ نے فرمایا: میں قیامت کے ساتھ ان دو انگلیوں کی طرح مبعوث کیا گیا ہوں۔

(صحيح بخارى كتاب: الرقاق باب: قول النبي صلى الله عليه وسلم: بعثت انا والساعة كهاتين رقم الحديث: ٦٥٠٥
دارالكتاب العربي بيروت) (صحيح بخارى اطراف الحديث: ٤٩٣٦-٥٣٠١-٦٥٠٣-٦٥٠٤) (صحيح مسلم كتاب: الفتن باب: قرب الساعة رقم الحديث: ٧٢٣٠-٧٢٣١) (سنن الترمذی كتاب: الفتن باب: ما جاء في قول النبي صلى الله عليه وسلم بعثت انا والساعة كهاتين رقم الحديث: ٢٢١٤ دارالمعرفة) (مسند احمد رقم الحديث: ١٢٥٧٧ جلد ٥ صفحہ ٣٤٩ ورقم
الحديث: ١٢٦٥٦-١٢٦٦٨) (مسند دارمی كتاب: الرقاق رقم الحديث: ٢٧٥٩ صحيح ابن حبان المقدمة رقم الحديث: ١٠ مشكوة المصابيح رقم الحديث: ٥٥٠٩-١٤٠٧)

١١٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ يَبْقَ مِنَ النَّبْوَةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوا: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ .
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نبوت سے کچھ باقی نہیں سوائے مبشرات کے۔ صحابہ کرام نے عرض کی: مبشرات کیا ہیں؟ فرمایا: اچھے خواب۔

(صحيح بخارى كتاب: التعبير باب: المبشرات رقم الحديث: ٦٩٩٠) (صحيح مسلم كتاب: الصلوة باب: النهي عن قراءة القرآن في الركوع والسجود رقم الحديث: ٤٧٩) (سنن الترمذی كتاب: الرؤيا باب: ذهب النبوة وبقيت المبشرات رقم
الحديث: ٢٢٧٢) (سنن ابو داود كتاب: الادب باب: ما جاء في الرؤيا رقم الحديث: ٥٠١٧) (موطا امام مالك رقم الحديث: ١٧١٤ السنن الكبرى للنسائي رقم الحديث: ٧٦٢١ سنن الدارمی رقم الحديث: ٢١٢٨ مسند احمد رقم الحديث: ٢٣٨٤٦ صحيح ابن حبان رقم الحديث: ٦٠٤٨ المستدرک رقم الحديث: ٨١٧٨ مجمع الزوائد جلد ٧ صفحہ ١٧٣ مصنف ابن ابی
شيبه رقم الحديث: ٣٠٤٥٠ مسند ابو يعلى رقم الحديث: ٣٩٤٧ المعجم الكبير رقم الحديث: ٣٠٥١ التمهيد لابن عبد البر جلد ٥ صفحہ ٥٥ مسند ابو عوانه جلد ٢ صفحہ ١٧١)

١١٨- عَنْ أُمِّ كُرَيْزٍ الْكَعْبِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ذَهَبَتِ النَّبْوَةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ .
حضرت ام کرز کعبیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: نبوت ختم ہو گئی صرف مبشرات باقی رہ گئے۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب: تعبير الرؤيا الصالحة يراها المسلم او ترى له، رقم الحديث: ۳۸۹۶، دار السلام، رياض) (مسند

احمد رقم الحديث: ۲۷۱۸۵، السنن دارمی رقم الحديث: ۲۱۳۸، صحيح ابن حبان رقم الحديث: ۶۰۲۴، مسند حمیدی رقم الحديث: ۳۴۸)

۱۱۹- عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ أَبِي أَوْفَى رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ ابْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: مَاتَ صَغِيرًا، وَلَوْ قُضِيَ أَنْ يَكُونَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيٌّ عَاشَ ابْنُهُ، وَلَكِنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ.

اسماعیل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے پوچھا کہ کیا آپ نے حضور نبی مکرم ﷺ کے تحت جگر حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے؟ انہوں نے فرمایا: وہ بچپن میں فوت ہو گئے تھے اور اگر یہ مقدر ہوتا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد کوئی نبی ہو سکتا ہے تو حضرت ابراہیم زندہ رہتے، لیکن حضور اقدس ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

(صحيح بخارى، كتاب: الادب، باب: من سمى باسماء الانبياء، رقم الحديث: ۶۱۹۴، دار الكتاب العربي، بيروت) (سنن ابن

ماجه، كتاب: الجنائز، باب: ما جاء في الصلوة على ابن رسول الله صلى الله عليه وسلم وذكر وفاته، رقم الحديث: ۱۵۱۰)

۱۲۰- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَوْ عَاشَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَانَ صَدِيقًا نَبِيًّا.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر نبی مکرم ﷺ کے بیٹے حضرت ابراہیم زندہ رہتے تو صدیق نبی ہوتے۔

(مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۱۳۳) (تاريخ دمشق جلد ۳ صفحہ ۷۶، رقم الحديث: ۵۷۹) (الجامع الصغير رقم الحديث:

۷۴۵۳، كنز العمال رقم الحديث: ۳۲۲۰۴)

۱۲۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم زمانہ کے اعتبار سے آخری اور روز قیامت پہلے ہوں گے۔

(صحيح بخارى، كتاب: الجمعة، باب: فرض الجمعة، رقم الحديث: ۸۷۶) (صحيح مسلم، كتاب: الجمعة، باب: هل على

من لم يشهد الجمعة غسل من النساء والصبيان، رقم الحديث: ۸۵۵) (سنن النسائي، كتاب: الجمعة، باب: ايجاب الجمعة، رقم

الحديث: ۱۳۶۷) (السنن الصغرى للبيهقى رقم الحديث: ۲۶۷، مسند شافعی جلد ۱ صفحہ ۶۱، مسند ابو عوانہ جلد ۱ صفحہ

۱۵۰، صحيح ابن حبان رقم الحديث: ۳۲۱۷، مسند احمد رقم الحديث: ۲۵۴۶، مسند ديلمی رقم الحديث: ۶۸۳۳، مصنف

ابن ابی شیبہ رقم الحديث: ۳۱۸۰۳، تاريخ دمشق لابن عساكر جلد ۶۱ صفحہ ۱۱۹، فتح الباری جلد ۱۱ صفحہ ۴۵۲، الدر

المشور جلد ۳ صفحہ ۵۵۶)

۱۲۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی مکرم

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نَحْنُ آخِرُ الْأُمَمِ وَأَوَّلُ مَنْ يُحَاسَبُ يُقَالُ: آيْنَ الْأُمَّةُ الْأُمِّيَّةُ وَنَبِيَّهَا فَتَحْنُ الْآخِرُونَ الْأَوَّلُونَ.

ﷺ نے فرمایا: ہم سب امتوں کے آخر پر ہیں اور سب سے پہلے حساب اس امت کا کیا جائے گا۔ کہا جائے گا: اُمّی امت اور اُس کے نبی کہاں ہیں؟ سو ہم اقل بھی ہیں اور آخر بھی۔

(سنن ابن ماجہ: کتاب: الزہد: باب: صفة امة محمد صلى الله عليه وسلم: رقم الحديث: ٤٢٩٠) (مسند احمد جلد ١ صفحہ ٢٨١ رقم الحديث: ٦٨٣٣) (مسند ديلمی رقم الحديث: ٦٨٣٣ فتح الباری جلد ١١ صفحہ ٤٥٢)

١٢٣- قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنِّي آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ مَسْجِدِي آخِرُ الْمَسَاجِدِ.

عبداللہ بن ابراہیم نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمام انبیاء میں سے آخر میں ہوں اور میری مسجد آخر المساجد (یعنی آخر مساجد الانبیاء) ہے۔

(صحیح مسلم: کتاب: الحج: باب: فضل الصلوة بمسجدی مکہ والمدينة: رقم الحديث: ١٣٩٤) (سنن النسائی: کتاب: المساجد: رقم الحديث: ٦٩٤) (السنن الکبریٰ رقم الحديث: ٧٧٣ صحیح ابن حبان رقم الحديث: ١٦٢١ مجمع الزوائد جلد ٤ صفحہ ٤ مسند ديلمی رقم الحديث: ١١٢ الترغیب والترہیب رقم الحديث: ١٨٣١)

١٢٤- عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْتُمْ آخِرُ الْأُمَمِ.

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمام انبیاء میں سے آخر میں ہوں اور تم بھی آخری امت ہو۔

(سنن ابن ماجہ: کتاب: الفتن: باب: فتنة الدجال: رقم الحديث: ٤٠٧٧ دار السلام: ریاض) (المسند ذک للحاکم رقم الحديث: ٨٦٢٠ المعجم الكبير رقم الحديث: ٧٦٤٤)

١٢٥- عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا أُمَّةَ بَعْدَكُمْ.

حضرت ابو امامہ الباہلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں۔

(المعجم الكبير للطبرانی جلد ٨ صفحہ ١١٥ رقم الحديث: ٧٥٣٥) (الآحاد والمثنائی رقم الحديث: ٢٧٧٩ مجمع الزوائد جلد ٣ صفحہ ٢٧٣ تاریخ دمشق جلد ٢٤ صفحہ ٦٠ صحیح ابن حبان رقم الحديث: ٦٧٨٨ مسند رویانی جلد ٢ صفحہ ٤١٢ مسند ديلمی رقم الحديث: ٣١١٨ تفسیر ابن کثیر جلد ٤ صفحہ ٢٨٧)

١٢٦- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِي لَكَانَ عُمَرُ بْنُ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا (یعنی باب

الْخِطَابِ . نبوت و رسالت بند نہ ہو چکا ہوتا تو وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہوتے۔

(سنن الترمذی: کتاب: المناقب باب: فی مناقب عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ رقم الحديث: ۳۶۸۶ دارالمعرفة بیروت) (مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۱۵۴ المستدرک رقم الحديث: ۴۴۹۵ المعجم الكبير رقم الحديث: ۸۲۲ مجمع الزوائد جلد ۹ صفحہ ۶۸ مسند رویانی رقم الحديث: ۲۲۳)

۱۲۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِينَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفِّعٍ وَلَا فَخْرَ . حضرت جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمام مرسلین کا قائد ہوں اور فخر نہیں اور میں تمام انبیاء کا خاتم (آخری) ہوں اور فخر نہیں اور میں سب سے پہلا شفاعت کرنے والا ہوں اور میں ہی سب سے پہلا وہ ہوں جس کی شفاعت کو قبول کیا جائے گا اور فخر نہیں۔

(سنن دارمی جلد ۱ صفحہ ۶۶ رقم الحديث: ۵۰) (التاریخ الكبير للبخاری رقم الحديث: ۲۸۳۷ المعجم الاوسط رقم الحديث: ۱۷۰ کتاب الاعتقاد للبيهقي جلد ۱ صفحہ ۱۹۲) (کنز العمال رقم الحديث: ۳۱۸۳)

۱۲۸- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ: كُنَّا فِي حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ نَتَذَكَّرُ فَضَائِلَ الْأَنْبِيَاءِ أَيُّهُمْ أَفْضَلُ فَذَكَرْنَا نُوحًا وَطُولَ عِبَادَتِهِ رَبَّهُ وَذَكَرْنَا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمَنِ وَذَكَرْنَا مُوسَى كَلِيمَ اللَّهِ وَذَكَرْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ وَذَكَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ مَا تَذَاكُرُونَ بَيْنَكُمْ؟ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! تَذَاكُرْنَا فَضَائِلَ الْأَنْبِيَاءِ أَيُّهُمْ أَفْضَلُ؟ ذَكَرْنَا نُوحًا وَطُولَ عِبَادَتِهِ وَذَكَرْنَا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمَنِ وَذَكَرْنَا مُوسَى كَلِيمَ اللَّهِ وَذَكَرْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ وَذَكَرْنَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: فَمَنْ فَضَلْتُمْ؟ قُلْنَا فَضَلْنَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! بَعَثَكَ اللَّهُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَغَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَأَنْتَ خَاتَمُ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم مسجد میں حلقہ بنا کر بیٹھے تھے اور مذاکرہ کر رہے تھے کہ انبیاء علیہم السلام میں سے کون افضل ہیں؟ پس ہم نے حضرت نوح اور ان کی اپنے رب کی طویل عبادت کا تذکرہ کیا اور ہم نے حضرت ابراہیم خلیل الرحمن کا ذکر کیا اور ہم نے حضرت موسیٰ کليم اللہ کا ذکر کیا اور ہم نے حضرت عیسیٰ بن مریم اور رسول اللہ کا ذکر کیا اسی دوران رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: تم آپس میں کیا تذکرہ کر رہے تھے؟ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم انبیاء علیہم السلام کے فضائل ذکر کر رہے تھے کہ ان میں کون افضل ہے۔ پس ہم نے حضرت نوح اور ان کی لمبی عبادت کا ذکر کیا اور ہم نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ، حضرت موسیٰ کليم اللہ، حضرت عیسیٰ بن مریم اور یا رسول اللہ! آپ کا ذکر کیا۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: پھر تم نے کس کو افضل قرار دیا؟ عرض کی: یا رسول اللہ! ہم نے آپ کو

الأنبياء .

افضل قرار دیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے اور آپ کی خاطر اگلوں پچھلوں کی خطائیں معاف فرمادیں اور آپ کو تمام انبیاء کا خاتم بنا دیا۔

(المعجم الكبير للطبرانی جلد ۱۲ صفحہ ۲۱۸ رقم الحديث: ۱۲۹۳۸) (مجمع الزوائد للهيتمي جلد ۸ صفحہ ۲۰۸)

۱۲۹- عَنْ عَلِيٍّ الْمَكِّيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّنَ وَأَكْرَمُ النَّبِيِّنَ عَلَى اللَّهِ وَأَحَبُّ الْمَخْلُوقِينَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .
حضرت علی المکی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں خاتم النبیین ہوں اور اللہ عزوجل کے نزدیک تمام انبیاء، عظیم السلام سے افضل ہوں اور تمام مخلوق میں اللہ عزوجل کو سب سے زیادہ محبوب ہوں۔

(المعجم الكبير رقم الحديث: ۲۶۷۵ المعجم الصغير رقم الحديث: ۶۵۴۰ مجمع الزوائد جلد ۸ صفحہ ۲۵۳)

۱۳۰- عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ مُطْعَمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَالْمُقَفَّى وَالْحَاشِرُ وَالْخَاتِمُ وَالْعَاقِبُ .
حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: میں محمد اور احمد اور مقفی (یعنی آخری نبی) اور خاتم اور عاقب (یعنی آخر میں آنے والا) ہوں۔

(المستدرک جلد ۲ صفحہ ۶۶۰ رقم الحديث: ۴۱۸۶) (مسند احمد رقم الحديث: ۱۶۷۹۴ المعجم الكبير رقم الحديث: ۱۵۶۳ الطبقات الكبرى جلد ۱ صفحہ ۱۰۴ مجمع الزوائد رقم الحديث: ۱۴۰۶۲ مسند البزار رقم الحديث: ۹۲۱۲)

۱۳۱- عَنْ عُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي عِنْدَ اللَّهِ مَكْتُوبٌ بِخَاتِمِ النَّبِيِّنَ وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجِدٌ فِي طِينَتِهِ .
حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کے ہاں خاتم النبیین لکھا جا چکا تھا جبکہ حضرت آدم علیہ السلام کا جسد خاکی ابھی تیار کیا جا رہا تھا۔

(مسند البزار رقم الحديث: ۲۳۶۵ مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۱۲۷) (صحيح ابن حبان كتاب التاريخ رقم الحديث: ۶۴۰۴) (المعجم الكبير رقم الحديث: ۶۲۹ المستدرک رقم الحديث: ۴۱۷۵ شعب الايمان رقم الحديث: ۱۳۸۵ التاريخ الكبير للبخاري رقم الحديث: ۱۷۳۶ موارد الظمان للهيتمي رقم الحديث: ۲۰۹۳ مسند ديلمی رقم الحديث: ۲۳۰)

۱۳۲- عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيَّنَّ كِتَابُهُ خَاتِمُ النَّبِيِّنَ وَهُوَ: خَاتِمُ النَّبِيِّنَ .
حضرت مولا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور اقدس ﷺ کے دو کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ خاتم النبیین تھے۔

(سنن الترمذی: کتاب: المناقب: باب: ما جاء فی صفة النبی صلی اللہ علیہ وسلم: رقم الحديث: ۳۶۳۸: دارالمعرفة)
(شمائل ترمذی: رقم الحديث: ۱۹: مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱۱ صفحہ ۵۱۲: دلائل النبوة جلد ۱ صفحہ ۲۶۹: شرح السنة رقم
الحديث: ۳۶۵۰) (التمهيد لابن عبد البر رقم الحديث: ۱۳۵۳)

۱۳۳- عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بُدِئْتُ فِي الْخَيْرِ وَكُنْتُ آخِرَهُمْ فِي الْبُعْثِ .
حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نبوت کی ابتداء مجھ سے کی گئی اور بعثت میں میں تمام انبیاء کے بعد آیا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحديث: ۳۱۷۶۲: کنز العمال رقم الحديث: ۳۱۹۱۶: الدر المنثور جلد ۶ صفحہ ۵۷۰)
۱۳۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو يَقُولُ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا كَالْمُودِعِ فَقَالَ: أَنَا مُحَمَّدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيُّ قَالَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَا نَبِيَّ بَعْدِي .
حضرت عبد اللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے گویا ہمیں رخصت فرما رہے ہوں پھر فرمایا: میں محمد نبی امی ہوں اور یہ آپ ﷺ نے ۳ بار فرمایا اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۱۷۲: رقم الحديث: ۶۶۰۶)
۱۳۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً .
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پہلے نبی کسی خاص قوم کی طرف بھیجے جاتے تھے اور مجھے تمام لوگوں کی طرف نبی بنا کر مبعوث کیا گیا ہے۔

(صحيح بخارى: كتاب: التيمم: باب: قول الله تعالى: فلم تجدوا ماء فتيمموا صعيدا طيبا: رقم الحديث: ۳۲۸: وفي كتاب: الصلوة: باب: قول النبي صلى الله عليه وسلم جعلت لى الارض مسجداً وطهوراً: رقم الحديث: ۴۲۷) (سنن النسائي: كتاب: الفسل والتيمم: باب: التيمم بالصعيد: رقم الحديث: ۴۳۲) (سنن دارمي: رقم الحديث: ۲۴۰: مسند احمد رقم الحديث: ۴۵۸۶: صحيح ابن حبان رقم الحديث: ۶۳۹۸: مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحديث: ۳۱۶۴۲: السنن الكبرى رقم الحديث: ۴۰۶۲: المعجم الاوسط رقم الحديث: ۷۹۳۱: مجمع الزوائد جلد ۸ صفحہ ۲۵۹: مشكل الآثار رقم الحديث: ۳۸۴۹: كنز العمال جلد ۱۱ صفحہ ۴۴۰: الترغيب والترهيب رقم الحديث: ۴۵۹۸: مشكل الآثار للطحاوى رقم الحديث: ۳۸۴۹)

۱۳۶- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْهَجْرَةِ فَقَالَ لَهُ يَا عَمُّ أَقِمِ مَكَانَكَ الَّذِي أَنْتَ بِهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يَخْتِمُ بِكَ الْهَجْرَةَ كَمَا
حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے نبی مکرم ﷺ سے ہجرت کی اجازت مانگی تو آپ نے ان سے فرمایا: اے چچا! آپ اسی جگہ ٹھہریں جہاں آپ ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ پر اس

خَتَمَ بِي النَّبُوءَةِ .

طرح ہجرت و ختم فرمائے گا جیسے مجھ پر نبوت ختم کر دی گئی ہے۔

(مسند ابو یعلیٰ جلد ۵ صفحہ ۵۵ رقم الحدیث: ۲۶۲۴۶) (فضائل الصحابة للاحمد بن حنبل رقم الحدیث: ۱۸۱۲)
المعجم الكبير رقم الحدیث: ۵۸۲۸ مجمع الزوائد جلد ۹ صفحہ ۲۶۹ کسر العمال رقم الحدیث: ۷۳۴۰ مسند رویانی رقم
الحدیث: ۱۰۶۱ سیر اعلام النبلاء جلد ۲ صفحہ ۹۹)

۱۳۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ: إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَحْسِنُوا الصَّلَاةَ عَلَيْهِ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ لَعَلَّ
ذَلِكَ يُعَرِّضُ عَلَيْهِ . قَالَ: فَقَالُوا لَهُ: فَعَلِمْنَا قَالَ:
قُولُوا: اَللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ
عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَإِمَامِ الْمُتَّقِينَ وَخَاتِمِ النَّبِيِّينَ
مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَإِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ
وَرَسُولِ الرَّحْمَةِ .

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تم
رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھو تو اچھی طرح پڑھو تم کو علم نہیں ہے
شاید یہ درود حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا جائے۔ لوگوں
نے آپ سے عرض کیا کہ پھر آپ ہمیں درود کی تعلیم دیں؟ فرمایا تم
یوں عرض کرو کہ اے اللہ! اپنے درود اپنی رحمت اور اپنی برکات
نازل فرما! سید المرسلین! امام المتقین اور خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ
پر جو تیرے بندے اور تیرے رسول خیر کے امام اور قائد اور رسول
رحمت ہیں۔

(سنن ابن ماجہ: کتاب: اقامة الصلوة والسنة فيها: باب: الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم رقم الحدیث: ۹۰۶)
(مصنف عبد الرزاق رقم الحدیث: ۳۱۰۹ مسند ابو یعلیٰ رقم الحدیث: ۵۲۶۷ المستدرک جلد ۲ صفحہ ۲۶۹ شعب الايمان
رقم الحدیث: ۱۵۵۰)

۱۳۸- عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نُكْمِلُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ سَبْعِينَ أُمَّةً نَحْنُ آخِرُهَا وَخَيْرُهَا .

حضرت بھز بن حکیم اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم قیامت کے دن ستر امتوں کی تکمیل
کریں گے اور ہماری امت ان سب سے آخری اور سب سے بہتر
ہے۔

(سنن ابن ماجہ: کتاب الزهد: باب: صفة امة محمد صلى الله عليه وسلم رقم الحدیث: ۴۲۸۷-۴۲۸۸) (سنن الترمذی:
ابواب: التفسير: باب: ومن سورة آل عمران رقم الحدیث: ۳۰۰۱) (مسند احمد رقم الحدیث: ۲۰۰۶۱ سنن دارمی رقم
الحدیث: ۲۷۶۰ السنن الكبرى للبيهقي جلد ۹ صفحہ ۵ المعجم الكبير رقم الحدیث: ۱۰۱۲ مسند عدس حید رقم
الحدیث: ۱۱۴ کتاب الزهد لابن مبارك رقم الحدیث: ۳۸۲ السنن الكبرى للنسائي رقم الحدیث: ۱۱۴۳۱ جامع البيان
للطبري جلد ۳ صفحہ ۳۸۹ الدر المنثور جلد ۲ صفحہ ۲۹۴)

۱۳۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
جَاءَ عُصَمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی مکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے

اور عرض کی: یا رسول اللہ! میں بنی قریظہ میں سے اپنے ایک بھائی کے پاس سے گزرا تو اُس نے میرے لیے توریت کی بعض چیزیں لکھیں، کیا میں آپ پر وہ چیزیں پیش نہ کروں؟ (یہ سن کر) نبی مکرم ﷺ کا چہرہ اقدس متغیر ہو گیا۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر سے کہا کہ کیا تم نبی مکرم ﷺ کا چہرہ اقدس نہیں دیکھ رہے۔ حضرت عمر نے عرض کی: ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر اسلام کے دین ہونے پر اور حضرت محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ خوش ہو گئے اور فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر موسیٰ تم میں ہوں اور تم مجھے چھوڑ کر اُن کی پیروی کرو تو گمراہ ہو جاؤ گے بے شک امتوں میں سے تم میرا حصہ ہو اور نبیوں میں سے میں تمہارا حصہ ہوں۔

وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي مَرَرْتُ بِأَخِي لِي مِنْ قَرْيَظَةَ فَكَتَبَ لِي جَوَامِعَ مِنَ التَّوْرَةِ إِلَّا أَعْرِضُهَا عَلَيْكَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَقُلْتُ: أَلَا تَرَى مَا بَوَّجَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ عُمَرُ: رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا. قَالَ فَسُرِّيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَصْبَحَ فِيكُمْ مُوسَى ثُمَّ اتَّبَعْتُمُوهُ لَضَلَلْتُمْ إِنَّكُمْ حَظِي مِنَ الْأُمَمِ وَأَنَا حَظُّكُمْ مِنَ النَّبِيِّينَ.

(مسند احمد رقم الحديث: ۱۵۹۰۳-۱۸۳۶۱ مصنف عبد الرزاق رقم الحديث: ۱۰۱۶۴ الدر المنثور جلد ۲ صفحہ

۵۵۳ تفسیر ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۵۰۲ شعب الايمان جلد ۴ صفحہ ۳۰۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے دن اہل محشر) محمد (ﷺ) کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے: اے محمد! آپ اللہ کے رسول اور تمام انبیاء میں آخری ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرمادئے ہیں لہذا اپنے رب کی بارگاہ میں ہمارے لیے شفاعت کریں۔

۱۴۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَيَقُولُونَ: يَا مُحَمَّدُ! أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ.

(صحیح بخاری کتاب: التفسیر باب: ذرية من حملنا مع نوح انه كان عبداً شكوراً رقم الحديث: ۴۴۳۵) (صحیح مسلم

کتاب: الايمان باب: ادنى اهل الجنة منزلة فيها رقم الحديث: ۱۹۴) (سنن الترمذی کتاب: صفة القيامة باب: ما جاء في

الشفاعة رقم الحديث: ۲۴۳۴) (السنن الكبرى للنسائي رقم الحديث: ۱۱۲۸۶ صحیح ابن حبان رقم الحديث: ۶۴۶۵ مسند

ابو عوانه رقم الحديث: ۴۳۷ مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحديث: ۳۱۶۷۵ المعجم الكبير رقم الحديث: ۶۱۱۷)

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول

۱۴۱- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّ الصَّبَّ . مَنْ أَنَا؟ قَالَ أَنْتَ رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ . آپ رب العالمین کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔

(المعجم الصغير رقم الحديث: ۹۴۸ مجمع الزوائد رقم الحديث: ۱۴۰۸۶ دلائل النبوة للسيهني جلد ۶ صفحہ ۳۸ دلائل النبوة لابی نعیم صفحہ ۳۷۹ الخصائص الكبرى جلد ۲ صفحہ ۶۵)

۱۴۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ خُطَبَاتِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ . الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَرْسَلَنِي رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ وَكَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَأَنْزَلَ عَلَيَّ الْفُرْقَانَ فِيهِ تَبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ وَجَعَلَ أُمَّتِي خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِّلنَّاسِ وَجَعَلَ أُمَّتِي وَسَطًا وَجَعَلَ أُمَّتِي هُمُ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ وَشَرَحَ لِي صَدْرِي وَجَعَلَنِي فَاتِحًا وَخَاتِمًا . (مسند الزوار جلد ۱ صفحہ ۴۱ رقم الحديث: ۵۵) (مجمع الزوائد جلد ۱ صفحہ ۶۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (شب معراج) انبیاء علیہم السلام کے خطبوں کے بعد حضور اقدس ﷺ نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے کہا: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے تمام جہانوں کے لیے رحمت اور تمام لوگوں کے لیے نذیر بنا کر بھیجا اور مجھ پر وہ فرقان نازل فرمایا جس میں ہر چیز کا روشن بیان ہے اور میری امت کو بہترین امت بنایا جو لوگوں کی بھلائی کے لیے ظاہر ہوئی اور میری امت کو امت وسط (معتدل) امت بنایا اور میری امت کو اول (قیامت میں) اور آخر (دنی میں) بنایا اور میرا سینہ کھول دیا اور مجھے نبوت کی ابتدا کرنے والا اور نبوت کو ختم کرنے والا بنایا۔

۱۴۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سَوَارِينَ مِنْ ذَهَبٍ فَأَهْمَنِي شَأْنُهُمَا فَأَوْحَى إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ: أَنْ أَنْفُخَهُمَا فَنَفَّخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوْلَتْهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِي . فَكَانَ أَحَدُهُمَا الْعَنَسِيُّ وَالْآخَرُ مُسَلِّمَةُ الْكُذَّابِ صَاحِبَ الْيَمَامَةِ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس وقت میں سویا ہوا تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں سونے کے دو غنم ہیں جس سے میں پریشان ہوا پس میری طرف خواب میں وحی کی گئی کہ ان کو پھونک مار ڈال پس میں نے ان کو پھونک ماری تو وہ اڑ گئے میں نے ان کنگنوں کی تعبیر لی کہ میرے بعد دو کذاب (مدعی نبوت) ظاہر ہوں گے ایک ان میں سے عنسی اور دوسرا یمامہ والا مسیلمہ کذاب ہو گا۔

(صحیح بخاری: کتاب: المناقب: باب: علامات النبوة فی الاسلام رقم الحديث: ۳۶۲۱ دارالکتب العربی) (صحیح بخاری: اطراف الحديث: ۴۳۷۴-۴۳۷۵-۷۰۳۴-۷۰۳۷) (صحیح مسلم: کتاب: الروایا: باب: رؤیا النبی صلی اللہ علیہ وسلم: رقم الحديث: ۲۲۷۴) (سنن الترمذی: کتاب: الروایا: باب: ما جاء فی رؤیا النبی صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحديث: ۲۳۹۲)

دارالسنن (سنن ابن ماجہ) کتاب: تعبیر الرؤیا، رقم الحديث: ۳۹۲۲، دارالسلام، ریاض، (صحیح ابن حبان رقم الحديث: ۶۶۵۴، مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۳۳۸، المستدرک رقم الحديث: ۸۲۶۴)

۱۴۴ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ مُسْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقُولُ: إِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ الْأَمْرُ مِنْ بَعْدِهِ تَبَعْتُهُ وَقَدِمَهَا فِي بَشَرٍ كَثِيرٍ مِنْ قَوْمِهِ، فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ بْنُ شَمَّاسٍ، وَفِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةً جَرِيدٍ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مُسْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ: لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعُدَّ وَأَمَرَ اللَّهُ فِيكَ، وَلَنْ أَدْبَرْتُ لِيَغْفِرَنَّكَ اللَّهُ وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيكَ مَا رَأَيْتُ. (صحیح بخاری، کتاب: المناقب، باب: علامات النبوة فی الاسلام، رقم الحديث: ۳۶۲۰، (صحیح ابن حبان، کتاب: التاريخ، رقم الحديث: ۶۶۵۴)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: مسلمہ کذاب حضور نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں آیا اور کہنے لگا کہ اگر محمد ﷺ اپنے بعد امر (سلطنت و حکومت) مجھے دیں تو میں ان کی پیروی کرتا ہوں اور وہ اپنی قوم کے بہت سے افراد کے ساتھ آیا تھا پس نبی کریم ﷺ ثابت بن قیس بن شماس کے ساتھ اس کی طرف تشریف لے گئے اور نبی مکرم ﷺ کے دست مبارک میں شاخ کا ایک ٹکڑا تھا یہاں تک کہ مسلمہ جو اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھا تھا کے پاس پہنچے اور فرمایا کہ اگر تو مجھ سے اس ٹکڑے کے متعلق بھی سوال کرے تو میں تجھے نہ دوں گا اور اللہ کا حکم (یعنی نبوت و حکومت و سلطنت) تجھے ہرگز نہیں پہنچ سکتا اور اگر تو نے منہ پھیرا (یعنی ایمان لانے سے) تو ضرور اللہ تجھے ہلاک کر دے گا اور بے شک میں نے تیرے متعلق دیکھ لیا ہے (یعنی خواب میں تیرا معاملہ مشاہدہ فرمایا)۔

قال القاضي عياض رحمه الله تعالى: كذلك من ادعى نبوة احد مع نبينا عليه السلام او بعده (الى) وكذلك من ادعى منهم انه يوحى اليه وان لم يدع النبوة فهو لاء كلهم كفار مكذبون للنبي صلى الله عليه وسلم لانه عليه السلام اخبر انه خاتم النبيين بعده واخبر ايضا عن الله تعالى انه خاتم النبيين، وانه ارسل الى كافة للناس واجمعت الامة على حمل هذا الكلام على ظاهره، وان مفهومه المراد منه دون تاويل ولا تخصيص، فلا شك في كفر هؤلاء الطوائف كلها

امام العلامة قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسی طرح ہم اس شخص کو بھی کافر قرار دیتے ہیں جو ہمارے نبی علیہ السلام کے ساتھ یا آپ کے بعد کسی کی نبوت کا دعویٰ کرے (الی قولہ) اسی طرح ہم اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو یہ دعویٰ کرے کہ اس کی طرف وحی کی جاتی ہے خواہ وہ نبوت کا دعویٰ نہ کرے پس یہ سب لوگ کافر ہیں اور نبی مکرم ﷺ کی تکذیب کرنے والے ہیں کیونکہ نبی مکرم ﷺ نے یہ خبر دی ہے کہ آپ خاتم النبیین ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا اور آپ نے اللہ کی طرف سے یہ خبر دی ہے کہ آپ خاتم النبیین ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا اور آپ کو تمام لوگوں کی طرف سے رسول بنایا گیا ہے اور امت کا

قطعا' اجماعا و سمعا .

اجماع ہے کہ یہ کلام اپنے ظاہر پر محمول ہے اور اس کا ظاہر مفہوم مراد ہے اور اس کلام میں کوئی تاویل یا تنقیص نہیں ہے اور ان لوگوں کا کفر قطعی اجماعی اور سماعی ہے۔

(الشفاء' فصل: فی بیان ما هو من المقالات کفر صفحہ ۴۵۲' دار ابن حزم) (نسیم الرياض للخفاجی جلد ۶ صفحہ ۳۵۵)
شرح الشفا للعلی قاری جلد ۲ صفحہ ۵۱۵' دارالکتب العلمیہ بیروت)

قال الامام علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ :
دعوی النبوة بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کفر
بالاجماع . (شرح فقہ اکر صفحہ ۲۴۷)

امام اعظم ابو حنیفہ کے زمانے میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا اور اس نے کہا کہ مجھے مہلت دو تا کہ اپنی نبوت پر دلائل پیش کروں' امام اعظم نے فرمایا: جو اس سے دلیل طلب کرے وہ کافر ہے' کیونکہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔
قال الامام کروری رحمہ اللہ تعالیٰ : تنبأ رجل فی زمن ابی حنیفة وقال امهلونی حتی اجی بالعلامات . وقال ابو حنیفة رحمہ اللہ تعالیٰ : من طلب منه علامة فقد کفر لقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا نبی بعدی .

(مناقب الامام اعظم ابو حنیفہ ج ۷: ۱۱۶۱ صفحہ ۱۱۶۱)
امام نجم الدین عمر النسفی نے فرمایا: انبیاء میں سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور سب سے آخری نبی حضرت محمد ﷺ ہیں۔
قال نجم الدین عمر النسفی : اول الانبیاء آدم و آخرهم محمد علیہما الصلوٰۃ والسلام .
(العقیدۃ النسفیۃ' بیان فی ارسال الرسل صفحہ ۲۸)

امام علامہ زین الدین بن نجیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص یہ نہ مانے کہ حضرت محمد ﷺ تمام انبیاء علیہم السلام میں سب سے آخری نبی ہیں تو وہ مسلمان نہیں کیونکہ ختم نبوت کا عقیدہ ضروریات دین میں سے ہے۔
قال العلامة زین الدین ابن نجیم رحمہ اللہ تعالیٰ : اذا لم یعرف ان محمداً صلی اللہ علیہ وسلم آخر الانبیاء فلیس بمسلم لانه من ضروریات . (الاشباه والنظائر' کتاب: السیر والردۃ جلد ۱ صفحہ ۲۹۰)

بے شک تمام امت نے اس لفظ یعنی خاتم النبیین اور لا نبی بعدی سے اور قرآن سے یہی سمجھا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد بھی کوئی نبی ہوگا اور نہ رسول' نیز اس میں کسی قسم کی نہ کوئی تاویل ہو

وانہ لیس فیہ تاویل ولا تخصیص فمنکر هذا لا
سکتی ہے نہ تخصیص پس اس کا منکر اجماع امت کا منکر ہے۔
یکون والا ومنکر الاجماع ۔

(الاقتصاد فی الاعتقاد صفحہ ۱۶۰)

قال الامام عبد الوهاب الشعرانی: قال
الشیخ ابن عربی: هذا باب اغلق بعد وصال سیدنا
محمد صلی اللہ علیہ وسلم فلا یفتح لاحد الی
شیخ ابن عربی نے فرمایا کہ باب وحی حضور اقدس ﷺ کے
وصال کے بعد بند ہو چکا ہے اب قیامت تک کسی کے لیے نہیں
کھلے گا۔

یوم القيامة . (البواقیت والجواهر جلد ۲ صفحہ ۳۷۱)



باب: ۵

وسعتِ علمِ سیدنا مصطفیٰ ﷺ

قرآنی آیات

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُظِلَّكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَكِنَّ
اللَّهُ يَجْتَبِي مِنْ رُسُلِهِ مَنْ يَشَاءُ ص. (آل عمران: ۱۷۹)
وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ
مَا لَمْ تَكُن تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا ۝
(النساء: ۱۱۳)

اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اسے عام لوگوں! تمہیں غیب کا علم دے
دے ہاں! اللہ جن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔
اور اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت اتاری اور تمہیں ہر اس شے
کا علم دے دیا جو تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے ۝

ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھا نہ رکھا (یعنی علومِ اولین و
آخرین اس کتاب میں جمع فرمادیئے)۔
اور لوح میں جو کچھ لکھا ہے سب کی تفصیل (اس قرآن میں)
ہے اس کے پروردگار عالم کی طرف سے ہونے میں کچھ شک نہیں ۝
تو ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ پایا جسے ہم نے اپنے
پاس سے رحمت دی اور اسے اپنا علم لدنی عطا کیا ۝
اور ہم نے تم پر قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے۔

مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ. (الانعام: ۳۸)

وَتَفْصِيلَ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِنْ رَبِّ
الْعَالَمِينَ ۝ (یونس: ۳۷)
فَوَجَدَا عَبْدًا مِنْ عِبَادِنَا آتَيْنَاهُ رَحْمَةً مِنْ
عِنْدِنَا وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَدُنَّا عِلْمًا ۝ (الکہف: ۶۵)
وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ بَيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ .
(النحل: ۸۹)

رحمن نے ۝ اپنے محبوب کو قرآن سکھایا ۝
(اللہ) غیب کا جاننے والا ہے وہ اپنے غیب پر کسی کو مسلط
نہیں کرتا ۝ سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔
اور وہ (رسول ﷺ) غیب (بتانے) پر بخیل نہیں ہیں۔

الرَّحْمَنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْآنَ ۝ (الرحمن: ۱-۲)

عَلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا ۝ إِلَّا
مَنْ ارْتَضَىٰ مِنْ رَسُولٍ. (الحج: ۲۷-۲۸)
وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ۝ (التکویر: ۲۳)

اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے O وہ تو نہیں مگر
وحی جو انہیں کی جاتی ہے O انہیں علم عطا فرمایا ہے سخت قوتوں
والے O طاقتور نے پھر اس جلوہ نے قصد فرمایا O اور وہ آسمان
بریں سب کے سے بلند کنارہ پر تھا O پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا O پھر
خوب اتر آیا تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ فاصلہ رہا بلکہ
اس سے بھی کم O اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی O
نہ کوئی تر اور نہ خشک جو ایک روشن کتاب میں لکھا نہ ہو O

اے محبوب! تم ضرور ان منافقین کو بات کے اسلوب سے
پہچان لو گے۔
اور سب کچھ ہم تمہیں رسولوں کی خبریں سناتے ہیں۔

اور اسی طرح ہم ابراہیم کو دکھاتے ہیں ساری بادشاہی
آسمانوں اور زمین کی اور اس لیے کہ وہ عین یقین والوں میں ہو
جائے O

اے محبوب! یہ غیب کی خبروں میں سے ہے جسے ہم آپ کی
طرف وحی فرما رہے ہیں۔

اے محبوب! کیا ہم آپ کے لیے آپ کا سینہ کھول نہ دیں O
اے ایمان والو! ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو
تمہیں بُری لگیں۔

اور اے محبوب! اگر تم ان سے پوچھو تو کہیں گے کہ ہم تو یونہی
ہنسی کھیل میں تھے تم فرماؤ: کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے
رسول سے ہنستے ہو O بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے ہو مسلمان ہو کر۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ
يُوحَىٰ ۝ عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَىٰ ۝ ذُو مِرَّةٍ ۝
فَاسْتَوَىٰ ۝ وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلَىٰ ۝ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّىٰ ۝
فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ ۝ فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا
أَوْحَىٰ ۝ (النجم: ۱-۳)

وَلَا رَطْبٌ وَلَا يَابِسٌ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ۝
(الانعام: ۵۹)

وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ ۝ (محمد: ۳۰)

وَكُلًّا نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الرُّسُلِ ۝

(ہود: ۱۲۰)

وَكَذَلِكَ نُرِىٰ إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمٰوٰتِ
وَالْأَرْضِ وَلِيَكُونَنَّ مِنَ الْمُوقِنِينَ ۝ (الانعام: ۷۵)

ذٰلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ ۝

(یوسف: ۱۰۲)

أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ (الاشراخ: ۱)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ

تُبَدَّلْكُمْ تَسْأَلُكُمْ ۝ (المائدہ: ۱۰۱)

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ ۝

قُلْ أَبِاللّٰهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُونَ ۝ لَا

تَعْتَذِرُونَ قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ ۝ (التوبہ: ۶۵-۶۶)

احادیث نبویہ

۱۴۵- عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: أَتَيْتُ عَائِشَةَ وَهِيَ تُصَلِّيُ، فَقُلْتُ: مَا شَأْنُ النَّاسِ؟ فَأَشَارَتْ إِلَى السَّمَاءِ، فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ، قُلْتُ: آيَةٌ؟ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا: أَيْ نَعَمْ، فَقُمْتُ حَتَّى تَجَلَّأَنِي الْغُشَى، فَجَعَلْتُ أَصْبُ عَلَى رَأْسِي الْمَاءَ فَحَمِدَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَتْنِي عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: وَمَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَكُنْ أَرِيْتَهُ إِلَّا رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي، حَتَّى الْجَنَّةُ وَالنَّارُ.

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی، اس حال میں کہ وہ نماز پڑھ رہی تھی، میں نے کہا: لوگوں کو کیا ہوا ہے؟ پس آپ نے آسمان کی طرف اشارہ کیا (یعنی سورج گہن تھا) اس وقت سب لوگ نماز کیلئے کھڑے تھے۔ حضرت عائشہ نے کہا: سبحان اللہ! میں نے پوچھا: یہ کوئی نشانی ہے؟ تو انہوں نے سر کے اشارہ سے جواب دیا کہ ہاں! پھر میں بھی کھڑی ہو گئی، حتیٰ کہ مجھ پر غشی چھانے لگی تو میں اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی۔ پھر نبی مکرم ﷺ نے اللہ عزوجل کی حمد و ثناء کی اور فرمایا: جس چیز کو بھی میں نے نہیں دیکھا تھا، اس چیز کو میں نے اس جگہ کھڑے دیکھ لیا یہاں تک کہ جنت اور دوزخ کو بھی۔

(صحیح بخاری، کتاب: العلم، باب: من اجاب الفتيا باشارة اليد والرأس، رقم الحديث: ۸۶، دار الكتاب العربي، بيروت)
(صحیح بخاری، اطراف الحديث: ۱۸۴-۹۲۲-۱۰۵۳-۷۲۸۷) (صحیح مسلم، کتاب: الكسوف و صلاته، باب: ما عرض على النبي صلى الله عليه وسلم في صلاة الكسوف من امر الجنة والنار، رقم الحديث: ۹۰۵) (مصحف ابن أبي شيبة جلد ۲ صفحہ ۶۹، المعجم الكبير رقم الحديث: ۳۱۶، سنن بيهقي جلد ۳ صفحہ ۳۳۸، شرح السنة رقم الحديث: ۱۱۳۸، مسند ابو عوانه جلد ۲ صفحہ ۳۷۰، صحيح ابن حبان رقم الحديث: ۳۱۱۴، السنن الكبرى للنسائي رقم الحديث: ۲۱۸۹، مسند احمد جلد ۶ صفحہ ۳۴۶)

قال الامام بدر الدين عيني رحمه الله تعالى:
ان لفظة الشئ في قوله: ما من شئ اعم العام وقد وقع نكرة في سياق النفي ايضاً (الى) فخصه العقل بما صح رؤيته فان قيل هل فيه دلالة على انه عليه الصلوة والسلام، راي في هذا المقام ذات الله سبحانه وتعالى؟ اجيب: نعم، اذ: الشئ يتناول العقل لا يمنعه. (عمدة القاري جلد ۲ صفحہ ۱۴۸، مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ)

شارح بخاری علامہ امام بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: اس حدیث میں ”ما من شئ“ کے الفاظ ہیں اور یہ سب عام سے بڑھ کر عام ہیں جبکہ نکرہ چیز نفی میں ہے۔ (تو اس کا معنی یہ ہے کہ) ہر وہ چیز جو دیکھی جاسکتی تھی، نبی مکرم ﷺ نے اس مقام پر اسے دیکھ لیا، یہ عقلی شخص ہے۔ پس اگر یہ سوال کیا جائے کہ کیا نبی کریم ﷺ نے اس مقام پر اللہ سبحانہ کی ذات کو بھی دیکھا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہاں! کیونکہ اس مقام پر آپ نے ہر شے کو دیکھا اور شے کا لفظ اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھی بولا جاتا ہے اور عقلی طور پر اس سے کوئی مانع نہیں۔

طارق بن شہاب سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور نبی کریم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے مخلوقات کی ابتداء سے لے کر جنتوں کے جنت میں داخل ہو جانے اور دوزخیوں کے دوزخ میں داخل ہو جانے تک ہمیں سب کچھ بتا دیا جس نے اسے یاد رکھا سو یاد رکھا اور جو اسے بھول گیا سو بھول گیا۔

۱۴۶- عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَامَ فِينَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا، فَأَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتَّى دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ، وَأَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ، حَفِظَ ذَلِكَ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَ مَنْ نَسِيَ.

(صحیح بخاری، کتاب: بدء الخلق، رقم الحديث: ۳۱۹۲، دارالكتاب العربی) (مسند احمد جلد ۱۴، رقم الحديث: ۱۸۱۴۰)

(تغلیق التعلیق لابن حجر العسقلانی جلد ۳ صفحہ ۴۸۶، رقم الحديث: ۳۱۹۲)

شارح بخاری حافظ ابن حجر عسقلانی اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: اس حدیث میں اس بات پر دلیل ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے ایک مجلس میں تمام مخلوقات کی ابتداء سے فنا تک اور فنا سے دوبارہ اُٹھائے جانے تک تمام احوال کی خبر دی اور یہ خبریں مبداء، معاش اور معاد کو شامل تھیں اور ایک ہی مجلس میں یہ سب کچھ بیان کرنا حضور اقدس ﷺ کا بہت بڑا معجزہ ہے کیونکہ حضور اقدس ﷺ کو جوامع الکلم عطا فرمائے گئے۔

قال ابن حجر العسقلانی رحمه الله تعالى: دل ذلك على انه اخبر في المجلس الواحد بجميع احوال المخلوقات منذ ابتدئت الى ان تفنى الى ان تبعث، فشمّل ذلك الاخبار عن المبدأ المعاش والمعاد وفي تيسر ايراد ذلك كله في مجلس واحد من خوارق العادة امر عظيم ويقرب ذلك مع كون معجزاته لا مربية في كثرتها انه صلى الله عليه وسلم اعطى جوامع الكلم.

(فتح الباری جلد ۷ صفحہ ۲۳۸، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

شارح بخاری امام بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں اس پر دلالت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے ایک ہی مجلس میں مخلوقات کی ابتداء سے انتہاء تک تمام احوال بیان فرما دیئے اور یہ حضور اقدس ﷺ کا بہت عظیم معجزہ ہے کیونکہ حضور اقدس ﷺ کو جوامع الکلم عطا فرمائے گئے۔

قال الامام بدر الدين العيني رحمه الله تعالى: فيه دلالة على انه اخبر في مجلس الواحد بجميع احوال المخلوقات من ابتدائها الى انتهائها، وفي ايراد ذلك كله في مجلس واحد امر عظيم من خوارق العادة وكيف وقد اعطى جوامع الكلم مع ذلك؟ (عمدة القارى جلد ۱۵ صفحہ ۱۵۱، مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ)

۱۴۷- عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا . مَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُونُ فِي مَقَامِهِ ذَلِكَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا حَدَّثَ بِهِ حِفْظُهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ .

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک دن ہمارے درمیان کھڑے ہوئے (اور خطاب فرمایا) آپ ﷺ نے اپنے اس دن کھڑے ہونے سے لے کر قیامت تک کی کوئی ایسی چیز نہ چھوڑی جس کو آپ نے بیان نہ فرمایا ہو جس نے اسے یاد رکھا اس نے یاد رکھا اور جو اسے بھول گیا وہ بھول گیا۔

(صحیح بخاری: کتاب: القدر: باب: وكان امر الله قدرًا مقدورًا رقم الحديث: ۶۲۳۰) (صحیح مسلم: کتاب: الفتن و اشراط الساعة: باب: اخبار النبي صلى الله عليه وسلم في ما يكون الى قيام الساعة رقم الحديث: ۲۸۹۱) (سنن الترمذی: روى الترمذی عن ابی سعید الخدری مثله: کتاب: الفتن: باب: ما جاء اخبر النبي صلى الله عليه وسلم اصحابه بما هو كائن الى يوم القيامة رقم الحديث: ۲۱۹۱) (سنن ابوداؤد: کتاب: الفتن والملاحم: باب: ذكر الفتن ودلائلها رقم الحديث: ۴۲۴۰)

۱۴۸- عَنْ عَمْرِو بْنِ أَخْطَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ . وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الظُّهْرُ . فَنَزَلَ فَصَلَّى . ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الْعَصْرُ . ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ . فَخَطَبَنَا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ قَالَ فَأَعْلَمْنَا أَحْفَظْنَا .

حضرت عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی پھر منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور ہمیں خطاب فرمایا یہاں تک کہ ظہر کا وقت آ گیا۔ پس سرکار ﷺ نیچے تشریف لائے اور نماز پڑھائی۔ پھر منبر پر جلوہ افروز ہو کر ہمیں خطاب فرمایا یہاں تک کہ عصر کا وقت آ گیا۔ پھر تشریف لائے اور ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر منبر پر جلوہ افروز ہو کر ہمیں خطاب فرمایا۔ یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ پس حضور اقدس ﷺ نے ماکان اور مایکون (یعنی جو کچھ ہو چکا تھا اور قیامت تک ہونا تھا) کی ہمیں خبریں دیں ہم میں زیادہ جاننے والا وہی ہے جو سب سے زیادہ حافظ والا تھا۔

(صحیح مسلم: کتاب: الفتن و اشراط الساعة: باب: اخبار النبي صلى الله عليه وسلم في ما يكون الى قيام الساعة رقم الحديث: ۷۲۶۸) (مسند احمد جلد ۵ صفحہ ۳۴۱) (صحیح ابن حبان: کتاب: التاريخ رقم الحديث: ۶۶۳۸)

۱۴۹- عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عُرِضَ عَلَيَّ مَا هُوَ كَائِنٌ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَأَمْرِ الْآخِرَةِ .

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر دنیا اور آخرت کے ہونے والے معاملات پیش کیے گئے۔

(مسند احمد، مسند العشرة المبشرة، جلد ۱ صفحہ ۵۷، رقم الحديث: ۱۶) (مجمع الزوائد جلد ۱۰ صفحہ ۳۷۴، مسند

الطیالسی رقم الحديث: ۲۰۱۰) (مسند عبد بن حمید رقم الحديث: ۱۱۸۶، وحسنہ الالبانی فی صحیح الترغیب رقم الحديث: ۳۶۴۱)

۱۵۰- عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ. فَمَا مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا قَدْ سَأَلْتُهُ، إِلَّا إِنِّي لَمْ أَسْأَلْهُ مَا يُخْرِجُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے قیامت تک رزنا ہونے والے تمام واقعات بیان فرمادیے اور کوئی ایسی بات نہ تھی جسے میں نے آپ سے پوچھا نہ ہو مگر یہ میں نے پوچھ سکا کہ اہل مدینہ کو کون سی چیز مدینہ سے نکالے گی۔

(صحیح مسلم، کتاب: الفتن، رقم الحديث: ۲۸۹۱) (مسند احمد رقم الحديث: ۲۳۳۲۹، المستدرک رقم الحديث:

۸۳۱۱، مسند البزار رقم الحديث: ۲۷۹۵، مسند الطیالسی رقم الحديث: ۴۳۳)

وفی رواية البخاری: ان كنت لاری الشیء قد نسیت، فاعرف ما یعرف الرجل اذا غاب عنه فراه فعرفه.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان باتوں میں سے کئی ایسی چیزیں واقع ہوئیں جن کو میں بھول چکا تھا، جب میں نے ان کو دیکھا تو وہ یاد آ گئیں، جیسے کوئی شخص غائب ہو جائے تو اس کا چہرہ دیکھ کر اس کو یاد آ جاتا ہے کہ اس نے اس کو دیکھا تھا۔

(صحیح بخاری، کتاب: القدر، رقم الحديث: ۶۶۰۴)

۱۵۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهِ كِتَابَانِ فَقَالَ: اتَذَرُونَ مَا هَذَانِ الْكِتَابَانِ فَقُلْنَا: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِلَّا أَنْ تُخَيِّرَنَا، فَقَالَ لِلَّذِي فِي يَدِهِ الْيَمْنَى: هَذَا كِتَابٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ، فِيهِ أَسْمَاءُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ أُجْمِلَ عَلَى آخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيهِمْ وَلَا يُنْقَضُ مِنْهُمْ أَبَدًا، ثُمَّ قَالَ لِلَّذِي فِي شِمَالِهِ: هَذَا كِتَابٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ، فِيهِ أَسْمَاءُ أَهْلِ النَّارِ وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ أُجْمِلَ عَلَى آخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيهِمْ وَلَا يُنْقَضُ مِنْهُمْ أَبَدًا.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ کے دست مبارک میں دو کتابیں تھیں، آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کتابیں کیسی ہیں؟ عرض کی: نہیں! یا رسول اللہ ﷺ! مگر یہ کہ آپ ہمیں بتلا دیں۔ تو جو کتاب آپ کے دائیں دست اقدس میں تھی، اس کے متعلق فرمایا: یہ کتاب رب العالمین کی طرف سے ہے، اس میں اہل جنت کے نام ان کے آباؤ اجداد کے نام اور ان کے قبائل کے نام ہیں، پھر آخر میں ان کا حاصل بیان کیا گیا ہے۔ پس اس میں نہ کبھی زیادتی ہوگی اور نہ کمی۔ پھر وہ کتاب جو آپ کے بائیں دست مبارک میں تھی، اس کے متعلق فرمایا: یہ کتاب رب العالمین کی طرف سے ہے، اس میں اہل جہنم کے نام ان کے آباؤ اجداد کے نام

اور ان کے قبائل کے نام ہیں اور آخر میں ان کا حاصل بیان کیا گیا ہے پس اس میں نہ کبھی زیادتی ہوگی اور نہ کمی۔

(سنن الترمذی، کتاب: القدر، باب: ما جاء ان الله تبارك و تعالیٰ كتب كتاباً لاهل الجنة و اهل النار، رقم الحديث: ۲۱۴۱) وقال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن غریب صحیح (مسند احمد، مسند المكثرين، جلد ۳ صفحہ ۵۴۹، رقم الحديث: ۶۷۲۰) (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب: الايمان، رقم الحديث: ۹۶) (سنن النسائی کبریٰ رقم الحديث: ۸۸۲۵)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پاس میرا رب احسن صورت (جیسا اس کے شایان شان ہے) میں آیا اور فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کی: میں بار بار حاضر ہوں۔ فرمایا: عالم بالا کے فرشتے کس بات پر جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کی: اے میرے رب! میں نہیں جانتا، پس اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے کندھوں کے درمیان رکھا حتیٰ کہ میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی، پس میں وہ سب کچھ جان گیا جو مشرق و مغرب کے مابین ہے۔

اور ترمذی کی ایک روایت میں یہ لفظ ہیں: پس جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے میں نے وہ سب کچھ جان لیا، پھر حضور ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ”وَكَذَلِكَ نُرِي إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ“۔

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: کہ ہر چیز مجھ پر روشن ہوگئی اور میں نے اسے پہچان لیا (امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

۱۵۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَتَانِي رَبِّي فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، فَقُلْتُ: لَيْكَ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى؟ قُلْتُ: لَا أَدْرِي فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَعَلِمْتُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ: فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ.

وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ: فَتَجَلَّى لِي كُلُّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ وَتَسَلَا (وَكَذَلِكَ نُرِي إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ) قَالَ أَبُو عِيسَى التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

(سنن الترمذی، کتاب: تفسیر القرآن، باب: سورة ص، رقم الحديث: ۳۲۲۳-۳۲۲۴-۳۲۲۵، دار المعرفہ، بیروت) (مسند احمد رقم الحديث: ۴۵۶، مسند دارمی رقم الحديث: ۲۱۸۶، المستدرک رقم الحديث: ۴۵۶، مسند ابو یعلیٰ رقم الحديث: ۴۵۶)

۲۶۰۸ مسند عبد بن حمید رقم الحديث: ۶۸۲ المعجم الكبير رقم الحديث: ۸۱۱۷ صحيح ابن خزيمة رقم الحديث: ۲۱۶ مسند الزوار رقم الحديث: ۲۶۶۸

قال التفتازاني رحمه الله تعالى: اذا اضيف كل الى النكرة فهو لعموم افرادها .

امام علامہ تفتازانی فرماتے ہیں کہ جب کل کی اضافت نکرہ کی طرف ہو تو وہ اس کے تمام افراد کو شامل ہوتا ہے۔

(توضیح تلویح صفحہ ۱۲۳)

قال الامام شرف الدين الحسين بن محمد طيبي متوفى ۷۴۳ھ فرماتے ہیں: نبی مکرم ﷺ کا فرمان کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں تھا میں نے سب جان لیا۔ یہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ وہ فیض (جو اللہ جل مجدہ نے عطا فرمایا) حضور اقدس ﷺ کے علم کا سبب بنا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے آیت کریمہ: (و كذلك نرى ابراهيم) سے استدلال و استشہاد فرمایا اور اس کا معنی یہ ہے کہ جیسے اللہ رب العزت نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آسمانوں اور زمین کے ملکوت کو مشاہدہ کروایا اسی طرح اللہ جل مجدہ نے مجھ پر غیوب کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ میں نے آسمان اور زمین میں موجود تمام ذوات کو ان کی صفات اور ان کے ظاہر و باطن کو جان لیا۔ پھر (حبیب اور خلیل کا فرق بیان کرتے ہوئے) اس مشاہدہ سے حبیب ﷺ کو اللہ جل مجدہ کی ذات پر عین الیقین کا مرتبہ حاصل ہوا اور خلیل علیہ السلام کو اس مشاہدہ سے اللہ کی ذات پر علم الیقین کا مرتبہ حاصل ہوا اور حبیب ﷺ نے تمام اشیاء کو جان لیا جبکہ خلیل علیہ السلام نے صرف ملکوت کی اشیاء کو دیکھا۔

قال الامام شرف الدين الحسين بن محمد الطيبي: قوله عليه السلام فعلمت ما في السماء والارض يدل على ان ذلك الفيض صار سببا لعلمه ثم استشهد بالآية والمعنى انه تعالى كما ارى ابراهيم عليه الصلوة والسلام ملكوت السموات والارض وكشف له ذلك فتح على ابواب الغيوب حتى علمت ما فيها من الذوات والصفات والظواهر والمغيبات..... الى قوله..... ثم ان الحبيب حصل له عين اليقين بالله والخليل علم اليقين بالله والحبيب علم الاشياء كلها والخليل راي ملكوت الاشياء .

(شرح الطيبي على مشکوة المصابيح جلد ۲ صفحہ

۲۹۱-۲۹۲ دار الكتب العلمية بيروت)

قال الامام علي بن سلطان القاري رحمه الله تعالى: قال ابن حجر: اى جميع الكائنات التى فى السموات بل وما فوقها كما يستفاد من قصة المعراج والارض هى بمعنى الجنس اى وجميع ما فى الارضين السبع بل وما تحتها .

امام محمد بن علی سلطان قاری متوفی ۱۰۱۳ھ فرماتے ہیں کہ علامہ ابن حجر کی نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے تمام کائنات کو جان لیا جو آسمانوں میں ہے بلکہ اس سے بھی اوپر جیسا کہ قصہ معراج سے مستفاد ہے اور زمین کا لفظ حدیث میں جنس کے معنی میں ہے اور یعنی سات زمینیں بلکہ اس سے بھی نیچے جو حقائق تھے ان تمام کو جان لیا۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاة المصابیح جلد ۲ صفحہ ۴۰۰ ممکنہ رسیدہ کتب)

محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں رقم طراز ہیں: آپ کا یہ قول اس سے عبارت ہے کہ آپ کو تمام جزوی و کلی علوم حاصل ہو گئے اور آپ نے ان کا احاطہ کر لیا۔

قال الشيخ عبدالحق المحدث رحمه الله تعالى: ايس عبارت است از حصول تمام علوم جزوی و کلی احاطہ آن۔

(اشعة اللمعات شرح مشکوة جلد ۱ صفحہ ۳۳۳)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ نے میرے لیے دنیا اٹھا کر میرے سامنے کر دی ہے پس میں دنیا میں جو واقع ہو رہا ہوں اور جو پتہ قیامت تک اس دنیا میں ہونے والا ہے اسے یوں دیکھ رہا ہوں جیسے میں اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔

۱۵۳- عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ رَفَعَ لِي الدُّنْيَا فَإِنَّا أَنْظُرُ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا هُوَ كَانَتْ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ . كَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى كَفْيِي هَذِهِ .

(مجمع الزوائد للهيثمی جلد ۸ صفحہ ۲۸۷ حلیۃ الاولیاء جلد ۶ صفحہ ۱۰۱ الخصائص الکبری للسیوطی جلد ۲ صفحہ ۱۸۵ شرح مواہب اللدنیہ للزرقانی جلد ۷ صفحہ ۲۰۴)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی مکرم ﷺ سورج کے ڈھلنے کے وقت تشریف لائے اور ظہر کی نماز پڑھائی پس جب سلام پھیرا تو منبر پر جلوہ افروز ہوئے پھر قیامت کا اور بڑے بڑے واقعات جو قیامت سے پہلے رونما ہونے والے تھے ان کا ذکر فرمایا۔ پھر ارشاد فرمایا: جو شخص کسی بھی شے کے متعلق سوال کرنا چاہتا ہے وہ سوال کرے۔ پس خدا کی قسم! تم مجھ سے کسی بھی چیز کے متعلق سوال نہیں کرو گے مگر میں تمہیں اپنے اس مقام پر کھڑے اس کی خبر دوں گا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے بہت زیادہ رونا شروع کر دیا اور رسول اللہ ﷺ کثرت کے ساتھ فرمانے لگے: مجھ سے پوچھو! حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے عرض کی: یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا: تیرا باپ حذافہ ہے۔ پھر بار بار فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھو! حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ گھنٹوں کے بل بیٹھ گئے

۱۸۵ شرح مواہب اللدنیہ للزرقانی جلد ۷ صفحہ ۲۰۴)

۱۵۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ، فَصَلَّى الظُّهْرَ فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَذَكَرَ السَّاعَةَ، فَذَكَرَ أَنَّ فِيهَا أُمُورًا عَظَمًا، ثُمَّ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُسَالَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْ، فَلَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هَذَا، فَاكْثَرَ النَّاسُ فِي الْبُكَاءِ، وَكَثُرَ أَنْ يَقُولَ: سَلُونِي، فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ فَقَالَ: مَنْ أَبِي؟ قَالَ: أَبُوكَ حُذَافَةُ. ثُمَّ اكْثَرَ أَنْ يَقُولَ: سَلُونِي، فَبَرَكَ عُمَرُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا فَسَكَتَ. ثُمَّ قَالَ: عَرِضْتُ عَلَى الْجَنَّةِ وَالنَّارِ أَنْفَا فِي عُرْضِ هَذَا الْحَائِطِ، فَلَمْ أَرَ كَالْخَيْرِ وَالشَّرِّ.

اور عرض کی: ہم اللہ کے رب ہونے پر اسلام کے دین ہونے پر اور حضرت محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہیں۔ یہ سن کر نبی مکرم ﷺ خاموش ہو گئے اور فرمایا: ابھی ابھی جنت اور دوزخ اس دیوار کے سامنے مجھ پر پیش کی گئیں تو آج کی طرح میں نے خیر اور شر کو کبھی نہیں دیکھا۔

(صحیح بخاری، کتاب: مواقیب الصلوٰۃ، باب: وقت الظهر عند الزوال، رقم الحديث: ۵۴۰، دارالکتب العربی، بیروت)
(صحیح بخاری، اطراف الحديث: ۹۳-۷۴۹-۴۶۲۱-۶۳۶۲-۶۳۶۸-۷۰۸۹-۷۰۹۰-۷۰۹۱-۷۲۹۴-۷۲۹۵)، (صحیح مسلم، کتاب: الفضائل، باب: توقیرہ صلی اللہ علیہ وسلم وترك اکثار سوالہ عمالا ضرورة الیہ، رقم الحديث: ۶۱۲۱-۶۱۲۲)، (مسند احمد رقم الحديث: ۱۲۶۸۱، مسند ابو یعلیٰ رقم الحديث: ۳۲۰۱، صحیح ابن حبان رقم الحديث: ۱۰۶، معجم الاوسط رقم الحديث: ۹۱۵۵)، (السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحديث: ۱۱۵۴)

۱۵۵- عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا، فَلَمَّا أَكْثَرَ عَلَيْهِ غَضِبَ، ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ سَلُونِي عَمَّا شِئْتُمْ. قَالَ رَجُلٌ مِّنْ أَبِي؟ قَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ فَقَامَ الْآخَرُ فَقَالَ مَنَ أَبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ أَبُوكَ سَالِمٌ مَّوْلَى شَيْبَةَ فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَتُوبُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. (صحیح بخاری، کتاب: العلم، باب: الغضب فی الموعظة، رقم الحديث: ۹۲، صحیح مسلم، کتاب: الفضائل، رقم الحديث: ۲۳۶۰)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ سے چند اشیاء کے متعلق سوال کیا گیا جن کو آپ نے ناپسند کیا۔ جب آپ سے زیادہ سوال کئے گئے تو آپ غضب ناک ہوئے پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا: تم مجھ سے جو چاہو سوال کرو ایک شخص نے عرض کی: میرا باپ کون ہے؟ فرمایا: تمہارا باپ حذافہ ہے۔ پھر دوسرے نے کھڑے ہو کر پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا: تیرا باپ سالم ہے، شیبہ کا آزاد شدہ غلام۔ جب حضرت عمر نے دیکھا کہ آپ کے چہرے میں کیا آثار ہیں تو انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم اللہ عزوجل کی طرف توبہ کرتے ہیں۔

۱۵۶- عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ زَوَى لِيَ الْأَرْضَ، فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا. (صحیح مسلم، کتاب: الفتن و اشراط الساعة، باب: هلاك هذه الامة بعضهم ببعض، رقم الحديث: ۷۲۵۸، سنن ابی داؤد، کتاب: الفتن، باب: ذكر الفتن ودلائلها، رقم الحديث: ۴۲۵۲، سنن الترمذی، کتاب: الفتن، باب: فی سؤال النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحديث: ۲۵۸۸)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین کو میرے لئے سمیٹ دیا ہے پس میں نے اس کے مشرق اور مغرب کو دیکھ لیا۔

(صحیح مسلم، کتاب: الفتن و اشراط الساعة، باب: هلاك هذه الامة بعضهم ببعض، رقم الحديث: ۷۲۵۸، سنن ابی داؤد، کتاب: الفتن، باب: ذكر الفتن ودلائلها، رقم الحديث: ۴۲۵۲، سنن الترمذی، کتاب: الفتن، باب: فی سؤال النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحديث: ۲۵۸۸)

وسلم ثلاثاً فی امته رقم الحديث: ۲۱۷۶ دار المعرفہ بیروت (سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب ما یكون من الفتن رقم الحديث: ۳۹۵۲ دار السلام ریاض) (مسند احمد رقم الحديث: ۲۲۴۴۸ صحیح ابن حبان رقم الحديث: ۷۲۳۸ مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحديث: ۱۱۷۴۰ مشکوٰۃ المصابیح رقم الحديث: ۵۷۵۰)

قال الامام علی بن سلطان محمد القاری رحمہ اللہ تعالیٰ: یرید بہ تقریب البعید منها حتی اطلعه علی اطلاعه علی القریب منها وحاصله انه طوی لہ الارض وجعلها مجموعۃ کھینۃ کف فی مرآۃ نظره ولقد قال فرایت مشارقها ومغاربها ای جمیعہا . (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد ۱۰ صفحہ ۴۲۸) (وايضاً فی شرح الطیبی علی مشکوٰۃ المصابیح جلد ۱۰ صفحہ ۳۵۸)

امام ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۰۱۳ھ فرماتے ہیں: حضور اقدس ﷺ کے فرمان ”زوی“ کا منشا، یہ ہے کہ اللہ نے زمین کی بعید چیزوں کو قریب کر دیا یہاں تک کہ حضور اقدس ﷺ زمین کی موجودات پر اس طرح مطلع ہوئے جیسے قریب کی چیزوں پر مطلع ہوتے ہیں اور اس کا ماحصل یہ ہے کہ زمین حضور اقدس ﷺ کیلئے سمیٹ دی گئی اور اللہ تعالیٰ نے تمام زمین حضور اقدس ﷺ کی نگاہ مبارک میں اس طرح کر دی جیسے ہاتھ کی پتیلی ہوتی ہے اور تحقیق حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ زمین کے مشارق و مغارب کو دیکھا تو اس سے مراد یہ ہے کہ تمام زمین کو دیکھا جائے۔

۱۵۷- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ .

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے۔

(سنن الترمذی کتاب الزہد باب فی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو تعلمون ما اعلم لضحكتم قليلاً رقم الحديث: ۲۳۱۲) (المستدرک رقم الحديث: ۳۹۳۸-۸۶۷۷-۸۷۶۵) (مسند البزار جلد ۹ صفحہ ۳۵۸ المعجم الاوسط جلد ۹ صفحہ ۵۸ السنن الكبرى للبيهقي رقم الحديث: ۱۳۱۱۵ شعب الايمان رقم الحديث: ۷۸۳ مسند احمد رقم الحديث: ۲۲۱۳۶)

۱۵۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَلْ تَرَوْنَ قِبَلَتِي هَاهُنَا؟ فَوَاللَّهِ مَا يَخْفَى عَلَيَّ خُشُوعُكُمْ وَلَا رُكُوعُكُمْ إِنِّي لَا أَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِي .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میرا چہرہ قبلہ کی طرف دیکھتے ہو؟ خدا کی قسم! نہ تمہارا خشوع مجھ سے پوشیدہ ہے اور نہ تمہارا رکوع میں تمہیں اپنی پیٹھ پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔

(صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب: عظة الامام الناس رقم الحديث: ۴۱۸-۴۱۹ دار الكتاب العربي بیروت) (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب: الامر بتحسين الصلوٰۃ والتمامها رقم الحديث: ۹۵۸) (صحیح ابن حبان کتاب: الثانی رقم الحديث: ۶۳۳۷) (مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۳۰۳ دلائل النبوة للبيهقي جلد ۶ صفحہ ۷۳ السيرة الحلیہ جلد ۳ صفحہ ۳۸۶ الخصائص الكبرى جلد ۱ صفحہ ۱۰۴ الوفا لابن جوزی صفحہ ۳۴۹)

۱۵۹- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی

وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ
عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطُ
لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أَنْظُرُ إِلَى
حَوْضِي الْآنَ وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ
وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي
وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا .

مکرم ﷺ ایک دن تشریف لائے اور آپ نے اہل اُحد پر اس
طرح نماز پڑھی جیسے میت پر پڑھتے ہیں پھر آپ منبر کی طرف
مڑے اور فرمایا: میں تمہارا پیش رو اور تم پر گواہ ہوں اور بے شک اللہ
جل مجدہ کی قسم! میں اپنے حوض کو اس وقت دیکھ رہا ہوں اور بے
شک مجھے تمام زمین کے خزانوں کی چابیاں عطا کی گئی ہیں اور اللہ
عز وجل کی قسم! مجھے تمہارے اوپر یہ خوف نہیں کہ تم میرے بعد شرک
کرو گے لیکن مجھے تم پر یہ خوف ہے کہ تم دنیا میں رغبت کرو گے۔

(صحیح بخاری: کتاب الجنائز: باب: الصلوة علی الشہید: رقم الحدیث: ۱۳۴۴) (صحیح بخاری: اطراف الحدیث:
۳۵۹۶-۴۰۸۵-۶۴۲۶-۶۵۹۰) (صحیح مسلم: کتاب: الفضائل: باب: اثبات حوض نبی صلی اللہ علیہ وسلم وصفاته: رقم
الحدیث: ۵۹۷۶-۵۹۷۷) (شرح مشکل الآثار: رقم الحدیث: ۴۹۰۸: صحیح ابن حبان: رقم الحدیث: ۳۱۹۸: المعجم الکبیر
جلد ۱۷ صفحہ ۷۶۷: سنن البیہقی جلد ۴ صفحہ ۱۴: شرح السنة: رقم الحدیث: ۳۸۲۳: مسند ابو یعلیٰ: رقم الحدیث: ۱۷۴۸:
مسند احمد: رقم الحدیث: ۱۷۳۴۴: جامع المسانید لابن جوزی: رقم الحدیث: ۵۳۷۹)

۱۶۰- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَدَبَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ . فَأَنْطَلَقُوا حَتَّى
نَزَلُوا بَذْرًا . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: هَذَا مَضْرَعُ فُلَانٍ قَالَ: وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى
الْأَرْضِ 'هَاهُنَا هَاهُنَا' . قَالَ فَمَا مَاطَ أَحَدُهُمْ عَنْ
مَوْضِعِ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
نے لوگوں کو بلایا، لوگ حضور اقدس ﷺ کے ساتھ چلے یہاں تک
کہ میدان بدر میں پہنچے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ فلاں
کے گرنے کی جگہ ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ کریم آقا ﷺ نے اس
جگہ پر دست اقدس رکھا، یہاں اور یہاں اور پھر کوئی کافر حضور نبی
اکرم ﷺ کی بتائی ہوئی جگہ سے ذرا برابر بھی ادھر ادھر نہیں مرا۔

(صحیح مسلم: کتاب: الجہاد والسير: باب: غزوة بدر: رقم الحدیث: ۴۶۲۱: دارالکتاب العربی: بیروت) (سنن ابو داؤد:
کتاب: الجہاد: باب: فی الاسیر ینال منه ویضرب ویقرن: رقم الحدیث: ۲۶۸۱) (سنن النسائی: کتاب: الجنائز: باب: ارواح
المؤمنین: رقم الحدیث: ۲۰۷۴: دار الفکر: بیروت) (مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۲۱۹: رقم الحدیث: ۱۳۶۴۲) (صحیح ابن حبان
رقم الحدیث: ۴۷۲۲: مشکوٰۃ المصابیح: رقم الحدیث: ۵۸۷۱)

۱۶۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّنَا أَسْرَعُ بِكَ لِحَوْقًا؟ قَالَ: أَطْوَلُكُمْ
يَدًا فَآخِذُوا قَصَبَةً يَذْرَعُونَهَا، فَكَانَتْ سَوْدَةً أَطْوَلَهُنَّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ
کی کسی زوجہ نے حضور اقدس ﷺ سے پوچھا: ہم میں سے کون
سب سے پہلے آپ سے ملاقات کرے گی؟ آپ نے فرمایا: جس
کے ہاتھ سب سے زیادہ لمبے ہوں گے، پھر ازواج سرکنڈے سے

يَدًا' فَعَلِمْنَا بَعْدُ: إِنَّمَا كَانَتْ طُولَ يَدِهَا الصَّدَقَةُ وَكَانَتْ أَسْرَعُنَا لِحُوقًا بِهِ وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ .
اپنے ہاتھوں کی پیمائش کرنے لگیں تو حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ سب سے لمبے تھے پھر ہمیں بعد میں معلوم ہوا کہ سب ہاتھوں سے مراد صدقہ کرنا تھی اور وہ آپ سے سب سے پہلے واسل ہوئی تھیں اور وہ صدقہ کرنے سے محبت کرتی تھیں۔

(صحیح بخاری: کتاب: الزکاة: باب: ای الصدقة افضل: رقم الحديث: ۱۴۲۰: دار الکتب العربی: بیروت) سنن النسائی: کتاب: الزکاة: باب: فضل الصدقة: رقم الحديث: ۲۵۳۷: دار الفکر: بیروت) (صحیح مسلم: کتاب: فضائل الصحابة: باب: فضائل زینب أم المؤمنین: رقم الحديث: ۶۳۱۶) (مسند احمد رقم الحديث: ۲۵۶۴۱: صحیح ابن حبان رقم الحديث: ۳۳۱۴: ۳۳۱۵: مشکوٰۃ المصابیح: رقم الحديث: ۱۸۷۵)

۱۶۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَخَذَ الرَّأْيَةَ زَيْدٌ فَأَصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَأَصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَأَصِيبَ وَإِنَّ عَيْنِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَذُرُ فَإِنْ . ثُمَّ أَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مِنْ غَيْرِ امْرَأَةٍ فَفُتِحَ لَهُ .
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: جھنڈا زید نے پکڑا اور وہ شہید کر دیئے گئے پھر جعفر نے پکڑا اور وہ شہید کر دیئے گئے پھر عبداللہ بن رواحہ نے جھنڈا پکڑا اور وہ شہید کر دیئے گئے۔ یہ فرماتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی پشمان مبارک اشک بار ہو گئی پھر بغیر کسی مشورہ کے جھنڈا خالد بن ولید نے پکڑا پس ان کو فتح حاصل ہوئی۔

(صحیح بخاری: کتاب: الجنائز: باب: الرجل یمنی الی اهل الميت بنفسه: رقم الحديث: ۱۲۴۶) (صحیح بخاری: اطراف الحديث: ۲۷۹۸-۳۰۶۳-۳۶۳۰-۳۷۵۷-۶۲۴۲) (سنن النسائی الکبری: رقم الحديث: ۸۶۰۴: مسند احمد رقم الحديث: ۱۷۵۰: المستدرک رقم الحديث: ۵۲۹۵: جامع المسانید لابن جوزی: رقم الحديث: ۱۵۴)

نوٹ: یاد رہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ میں تشریف فرما تھے اور یہ غزوہ غزوہ موتہ تھا جو شام کے علاقہ بلقاء میں پیش آیا اور مدینہ سے بلقاء تک سینکڑوں میل کا فاصلہ ہے لیکن نبی مکرم ﷺ نے مدینہ طیبہ میں تشریف فرما کر جنگ کے تمام احوال ملاحظہ فرمائے اور صحابہ کرام کو بتلایا۔ اس حدیث کو چشم عبرت سے پڑھیں وہ لوگ جو العیاذ باللہ تعالیٰ یہ نظریہ و عقیدہ رکھتے ہیں کہ آپ کو دیوار پار کا بھی علم نہیں۔

۱۶۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ فَقَالَ قَدْ نَعِيتَ إِلَيَّ نَفْسِي فَبَكَتْ فَقَالَ لَا تَبْكِي فَإِنَّكَ أَوَّلُ أَهْلِي لِحَاقًا .
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: (اذا جاء نصر الله والفتح) تو نبی کریم ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلوایا اور ارشاد فرمایا: مجھے میری وفات کے بارے میں اطلاع دی گئی ہے۔ سیدہ فاطمہ رضی

بِئْسَ فَضَحِكْتُ فَرَأَاهَا بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ يَا فَاطِمَةُ رَأَيْنَاكِ بَكَيْتِ ثُمَّ ضَحِكْتَ قَالَتْ: إِنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ قَدْ نَعِيتُ إِلَيْهِ نَفْسَهُ فَبَكَيْتُ فَقَالَ لِي لَا تَبْكِي فَإِنَّكَ أَوَّلُ أَهْلِي لَا حَقَّ بِي فَضَحِكْتُ .

اللہ عنہا (یہ سن کر) رونے لگیں، آپ نے فرمایا: نہ رو! کیونکہ میرے گھر والوں میں سب سے پہلے تم مجھ سے آ کر ملو گی۔ وہ ہنسنے لگیں، نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ نے انہیں دیکھا اور کہا: اے فاطمہ! ہم نے دیکھا کہ پہلے آپ رونے لگیں اور پھر ہنسنے لگیں؟ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ بات بتائی کہ ان کی وفات کی اطلاع آ گئی ہے، اس بات پر میں رونے لگی، آپ نے مجھ سے فرمایا: نہ رو! میرے گھر والوں میں سب سے پہلے تم مجھ سے ملو گی تو میں ہنس پڑی۔

(صحیح بخاری، کتاب: المناقب، رقم الحديث: ۳۶۲۵) (صحیح مسلم، کتاب: فضائل الصحابة، رقم الحديث: ۲۴۵۰)
(سنن الترمذی، کتاب: المناقب، رقم الحديث: ۳۸۹۳) (سنن دارمی، المقدمة، باب: فی وفاة النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحديث: ۸۰) (مسند احمد، رقم الحديث: ۱۶۰۳۹، المستدرک، رقم الحديث: ۴۳۸۳، المعجم الكبير، رقم الحديث: ۱۸۷۱، الآحاد والمثانی، رقم الحديث: ۴۶۷)

۱۶۴- قَالَ أَبُو بَكْرَةَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى جَنْبِهِ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ أُخْرَى . وَيَقُولُ: إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِتْنَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ .

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا اور امام حسن رضی اللہ عنہ آپ کی گود میں تھے اور کبھی حضور اقدس ﷺ لوگوں کی طرف توجہ فرماتے اور کبھی امام حسن کی طرف اور فرماتے: میرا یہ بیٹا سردار ہے، عنقریب اللہ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو عظیم لڑتے ہوئے گروہوں کے درمیان صلح کرادے گا۔

(صحیح بخاری، کتاب: الصلح، رقم الحديث: ۲۷۰۴) (صحیح بخاری، اطراف الحديث: ۳۶۲۹-۳۷۴۶-۷۱۰۹) (سنن الترمذی، کتاب: المناقب، باب: مناقب الحسن والحسين رضي الله عنهما، رقم الحديث: ۳۷۷۳) (سنن ابوداؤد، کتاب: السنة، باب: ما يدل على ترك الكلام في الفتن، رقم الحديث: ۴۶۶۲) (سنن النسائی، کتاب: الجمعة، باب: مخاطبة الامام رعيته وهول على المنبر، رقم الحديث: ۱۴۰۶، دار الفکر، بیروت) (مسند احمد، رقم الحديث: ۲۱۰۱۳-۲۰۹۲۹-۲۰۹۸۸، صحیح ابن حبان، رقم الحديث: ۶۹۶۴، المستدرک، رقم الحديث: ۴۸۶۲)

۱۶۵- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْبَرٍ، وَكَانَ بِهِ رَمَدٌ فَقَالَ أَنَا

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم غزوہ خیبر میں آشوب چشم کی بناء پر نبی کریم ﷺ سے پیچھے رہ گئے۔ آپ نے سوچا کہ میں نبی کریم ﷺ

اتَّخَلَفُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَخَرَجَ عَلَيَّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَمَّا كَانَ مَسَاءَ اللَّيْلَةِ الَّتِي فَتَحَهَا فِي صَبَاحِهَا فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُعْطِينَ الرَّايَةَ
غَدًا رَجُلًا يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَيُحِبُّ اللَّهُ
وَرَسُولَهُ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِ . فَإِذَا نَحْنُ بِعِلْيٍّ وَمَا
نَرْجُوهُ فَقَالُوا: هَذَا عَلِيٌّ، فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ .

سے پیچھے رہ گیا ہوں! پس حضرت علیؑ روانہ ہوئے یہاں تک کہ آپ
نبی کریم ﷺ سے جا ملے۔ پس جب وہ رات آئی جس کی صبح فتح
ہوئی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کل میں یہ جھنڈا اس آدمی کو
دوں گا جس سے اللہ عزوجل اور اس کا رسول ﷺ محبت کرتے
ہوں گے اور وہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا
ہوگا۔ اللہ جل مجدہ اس کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائے گا۔ پس وہ
حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے اور ہمیں اس بات کی امید بھی نہ تھی
(کیونکہ حضرت علیؑ پیچھے مدینہ میں رہ گئے تھے) صحابہ نے کہا کہ یہ تو
حضرت علیؑ موجود ہیں! پس رسول اللہ ﷺ نے ان کو جھنڈا عطا
فرمایا اور اللہ نے ان کے دست کرامت پر فتح عطا فرمائی۔

(صحیح بخاری، کتاب: الجہاد والسر، باب: ما قيل في لواء النبي صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: ۲۹۷۴، دارالکتب
العربی) (صحیح بخاری، اطراف الحديث: ۳۷۰۲-۴۲۰۹-۴۲۹۴۲-۳۰۰۹-۳۷۰۱-۴۲۱۰-۴۷۱۳-۴۵۴۳)، (صحیح مسلم،
کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل علي ابن ابي طالب رضي الله عنه، رقم الحديث: ۶۲۲۴، دارالکتب العربی) (مسند
الترمذی، کتاب: المناقب، باب: مناقب علي بن ابي طالب، رقم الحديث: ۳۷۲۴، دارالمعرفه) (مسند احمد، رقم الحديث: ۷۸۹-
۲۳۶۷۷-۲۳۴۶۷، صحيح ابن حبان، رقم الحديث: ۶۹۳۲، المستدرک، رقم الحديث: ۴۲۳۲)

۱۶۶- عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُتَأَفِّقِينَ إِنَّ
نَاقَةَ فُلَانٍ بِوَادِي كَذَا وَكَذَا وَمَا يَدْرِيهِ مَا الْغَيْبُ؟
فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، هَذِهِ الْآيَةُ (وَلَكِنَّ سَأَلْتَهُمْ
لَيَقُولَنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ
وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُونَ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ
بَعْدَ إِيمَانِكُمْ) (التوبة: ۶۵-۶۶) .

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ منافقین کے ایک مرد
نے کہا: محمد (ﷺ) بیان کرتے ہیں کہ فلاں کی اونٹنی فلاں وادی
میں ہے وہ غیب کیا جانتے ہیں؟ (اقول: یہ وہی جملہ ہے جو اسماعیل
دہلوی نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں لکھا کہ ”رسول کو غیب کی کیا
خبر؟“ پس اللہ رب العزت نے یہ آیت نازل فرمائی: ”اور اگر تم
اُن سے پوچھو تو وہ ضرور کہیں گے: ہم ہنسی کھیل میں تھے تم فرماؤ:
کیا اللہ اور اُس کی آیات اور اُس کے رسول سے تم مذاق کرتے ہو!
بہانے مت بناؤ! تم اپنے ایمان کے بعد کافر ہو چکے ہو۔“

(تفسیر الطبری جلد ۶ صفحہ ۴۱۱، رقم الحديث: ۱۶۹۳۳، دارالکتب العلمیہ، بیروت) (تفسیر الدر المنثور جلد ۴ صفحہ
۲۳۰، وقال: أخرجه ابن أبي شيبة وابن المنذر وابن أبي حاتم وأبو الشيخ عن مجاهد وهو مرسل) (الصارم المسلول صفحہ ۶۱، دارالجل)

۱۶۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ، فَاتَانِي 'اِت' فَجَعَلَ يَحْتَوِي مِنَ الطَّعَامِ، فَاخَذْتُهُ وَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا رَفْعَ لَكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَى عِيَالٍ وَلِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ قَالَ: فَخَلَيْتُ عَنْهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ؟ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ: أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ، وَسَيَعُودُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُ سَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ فَجَاءَ يَحْتَوِي مِنَ الطَّعَامِ، فَاخَذْتُهُ فَقُلْتُ: لَا رَفْعَ لَكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهَذَا 'اِخْرُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِنَّكَ تَزْعُمُ لَا تَعُودُ، ثُمَّ تَعُودُ، قَالَ دَعْنِي أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهَا، قُلْتُ: مَا هُوَ؟ قَالَ: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ، فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ: (اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ) (البقرة: ۲۵۵) حَتَّى تَخْتِمَ الْآيَةَ وَقَالَ لِي: لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ، وَلَا يَفْرَبَنَّكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ وَكَانُوا أَحْرَصَ شَيْءٍ عَلَى الْخَيْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ، تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطَبُ مِنْهُ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: ذَاكَ شَيْطَانٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے رمضان کی زکوٰۃ کی حفاظت کے لیے مقرر فرمایا، پس ایک آنے والا آیا اور وہ غلہ اٹھا کر لے جانے لگا تو میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا: اللہ عزوجل کی قسم! میں تجھے ضرور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر جاؤں گا۔ اُس نے کہا: میں محتاج ہوں اور میرا کنبہ ہے اور مجھے شدید حاجت درپیش ہے۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ میں نے اُسے جانے دیا۔ پس جب صبح میں نبی مکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو فرمایا: اے ابو ہریرہ! تمہارے رات والے قیدی کا کیا بنا؟ آپ نے فرمایا کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اُس نے مجھے شدید حاجت کی شکایت کی اور کنبے کی تو مجھے اُس پر رحم آ گیا پس میں نے اُسے جانے دیا۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: بہر حال وہ تجھ سے جھوٹ کہہ گیا ہے اور وہ دوبارہ آئے گا۔ سو مجھے رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کی وجہ سے یقین تھا کہ وہ پھر آئے گا تو میں اُس کی گھات میں بیٹھ گیا، وہ پھر آ کر طعام کا لپ بھر کر جانے لگا تو میں نے اُسے پکڑ لیا اور کہا: میں تجھے ضرور رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کروں گا، اُس نے کہا: مجھے چھوڑ دیں! میں ضرورت مند ہوں اور مجھ پر بال بچوں کا بوجھ ہے، میں پھر نہیں آؤں گا۔ سو مجھے اُس پر ترس آ گیا اور میں نے اُس کو چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی تو مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! تمہارے قیدی کا کیا بنا؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! اُس نے مجھ سے بہت سخت ضرورت اور بال بچوں کی شکایت کی تو مجھے اُس پر رحم آ گیا اور میں نے اُس کو چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لیکن اُس نے تم سے جھوٹ بولا ہے اور وہ پھر آئے گا۔ پس میں تیسری مرتبہ اس کی گھات میں بیٹھ گیا، سو وہ آیا اور طعام سے لپ بھر کر جانے لگا

میں نے اُس کو پکڑ لیا اور کہا: میں تجھے ضرور رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لے کر جاؤں گا اور یہ تین بار میں سے آخری بار ہے تو ہر مرتبہ کہتا ہے کہ میں پھر نہیں آؤں گا اور تو پھر آ جاتا ہے۔ اس نے کہا: آپ مجھے چھوڑ دیں تو میں آپ کو چند ایسے کلمات سکھاؤں گا جن سے اللہ تعالیٰ آپ کو نفع دے گا میں نے پوچھا: وہ کون سے کلمات ہیں؟ اُس نے کہا: جب آپ بستر پر جائیں تو آیۃ الکرسی پڑھیں: (اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ) پوری آیت۔ تو پھر اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کی حفاظت کرتا رہے گا اور شیطان صبح تک آپ کے قریب نہیں آئے گا پھر میں نے اُس کا راستہ چھوڑ دیا جب صبح ہوئی تو مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گزشتہ شب تمہارے قیدی کا کیا بنا؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! اُس نے کہا کہ میں تم کو چند ایسے کلمات سکھاؤں گا جن سے اللہ تمہیں نفع دے گا تو میں نے اُس کا راستہ چھوڑ دیا۔ آپ نے پوچھا: وہ کون سے کلمات ہیں؟ میں نے عرض کی: اُس نے مجھ سے کہا کہ جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو اول تا آخر آیۃ الکرسی پڑھو حتیٰ کہ تم اُس کو ختم کر لو (اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ) اور اُس نے مجھ سے کہا کہ پھر اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرتا رہے اور صبح تک شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا اور صحابہ نیکی کرنے پر سب سے زیادہ حریص تھے۔ تب نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بہر حال ہے تو وہ جھوٹا لیکن یہ بات اُس نے سچ کہی ہے کیا تم جانتے ہو اے ابو ہریرہ کہ ان تین راتوں میں کون تم سے باتیں کرتا رہا؟ میں نے کہا: نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شیطان تھا۔

(صحیح بخاری، کتاب: الوكالة، باب: اذا وكل رجلا فترك الوكيل شيئاً، رقم الحديث: ۲۳۱۱، دارالكتاب العربی، بیروت)

(صحیح بخاری، اطراف الحديث: ۳۲۷۴-۵۰۱۰) (عمل اليوم والليلة للنسائی رقم الحديث: ۹۵۹، صحیح ابن خزيمة رقم

الحديث: ۲۴۲۴، مشکوٰۃ المصابیح رقم الحديث: ۲۱۳۰)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

قال العلامة الامام ابن حجر العسقلانی شارح بخاری امام علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی
رحمۃ اللہ علیہ: فیہ اطلاع النبی صلی اللہ علیہ ۸۵۲ھ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں نبی مکرم ﷺ کے غیوب پر
وسلم علی المغیبات۔ مطلع ہونے کی دلیل ہے۔

(فتح الباری جلد ۵ صفحہ ۴۲۱ دارالکتب العلمیہ بیروت) (عمدة القاری جلد ۱۲ صفحہ ۲۰۸ مکتبہ رشیدیہ کونہ)

(شرح الطیبی جلد ۴ صفحہ ۲۷۹ دارالکتب العلمیہ بیروت)

۱۶۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرُ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسری ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کسری نہیں آئے گا اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد قیصر نہیں آئے گا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! تم ان دونوں کے خزانوں کو اللہ عزوجل کے راستے میں خرچ کرو گے۔

(صحیح بخاری کتاب: فرض الخمس باب: قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: احلت لكم الغنائم رقم الحديث: ۳۱۲۱)

دارالکتاب العربی بیروت) (صحیح مسلم کتاب: الفتن واطر الساعۃ رقم الحديث: ۲۹۱۸ دارالکتاب العربی) (سنن الترمذی کتاب: الفتن باب: ما جاء اذا ذهب کسری فلا کسری بعده رقم الحديث: ۲۲۱۶ دارالمعرفہ بیروت) (مسند احمد رقم الحديث: ۷۳۸۳-۷۳۷۰-۱۰۷۸۰-۲۱۴۴۱-۲۱۵۲۵) (صحیح ابن حبان کتاب: التاريخ رقم الحديث: ۶۶۸۹-۶۶۹۰)

۱۶۹- إِنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحُدًا وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ وَقَالَ: أَسْكُنْ أُحُدًا أَظُنُّهُ: ضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ. فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی مکرم ﷺ اُحد پہاڑ پر چڑھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم تھے اُحد پہاڑ حرکت میں آ گیا تو نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اے اُحد! ساکن ہو جا! راوی کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اُسے پاؤں کی ٹھوکر ماری کیونکہ تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔

(صحیح بخاری کتاب: فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب: مناقب عثمان بن عفان رقم الحديث: ۳۶۹۹)

وفی کتاب: فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب: قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: لو كنت متخذًا خليلاً رقم الحديث:

۳۶۷۵ دارالکتاب العربی بیروت) (سنن ابوداؤد کتاب: السنة باب: فی الخلفاء رقم الحديث: ۳۶۵۱) (سنن الترمذی کتاب:

المناقب باب: مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ رقم الحديث: ۳۶۹۷ دارالمعرفہ بیروت) (مسند احمد جلد ۲ صفحہ

۴۱۹ صحیح ابن حبان رقم الحديث: ۶۹۸۳ المسند رقم الحديث: ۵۹۵۴)

۱۷۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا عُثْمَانُ، إِنَّهُ لَعَلَّ اللَّهَ يُقِمُّكَ قِمِيمًا، فَإِنْ أَرَادُوكَ عَلَى خَلْعِهِ، فَلَا تَخْلَعُهُ لَهُمْ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! اللہ تعالیٰ یقیناً تمہیں ایک قیص (یعنی قیص خلافت) پہنائے گا سوا اگر لوگ اسے اتارنا چاہیں تو تم ان کی خاطر اسے مت اتارنا۔

(سنن الترمذی، کتاب: المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب: فی مناقب عثمان رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: ۳۷۰۵، دار السلام، ریاض) (سنن ابن ماجہ، المقدمة، باب: فضل عثمان رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: ۱۱۲) (مسند احمد رقم الحدیث: ۲۵۲۰۳، صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۶۹۱۵، مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث: ۳۷۶۵۵، موارد الزمان رقم الحدیث: ۲۱۹۶)

۱۷۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ وَهُوَ آخِذٌ بِأَيْدِيهِمَا وَقَالَ: هَكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک دن حضور اقدس ﷺ اپنے در دولت سے تشریف لائے اور مسجد میں داخل ہوئے اس دوران حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی آپ ﷺ کے ہمراہ تھے ایک آپ ﷺ کی دائیں جانب تھے اور دوسرے بائیں جانب اور حضور نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ہم قیامت کے روز بھی اسی طرح اٹھائے جائیں گے۔

(سنن الترمذی، کتاب: المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب: فی مناقب ابی بکر و عمر کلہما، رقم الحدیث: ۳۶۶۹) (سنن ابن ماجہ، المقدمة، باب: فضل ابی بکر الصدیق، رقم الحدیث: ۹۹) (المستدرک رقم الحدیث: ۴۴۲۸، مشکوٰۃ المصابیح رقم الحدیث: ۶۰۶۳)

۱۷۲- عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ . قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَابُونَ ثَلَاثُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي .

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب میری امت میں تیس بڑے دجال ہوں گے جن میں سے ہر ایک یہ گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(سنن ابی داؤد، کتاب: الفتن والملاحم، باب: ذکر الفتن دلائلہا، رقم الحدیث: ۴۲۵۲، دار السلام، ریاض) (صحیح بخاری، کتاب: الفتن، باب: خروج النار، رقم الحدیث: ۷۱۲۱) (سنن الترمذی، کتاب: الفتن، باب: ما جاء لا تقوم الساعة حتى يخرج كذابون، رقم الحدیث: ۲۲۱۹) (سنن ابن ماجہ، کتاب: الفتن، باب: ما يكون من الفتن، رقم الحدیث: ۳۹۵۲) (مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث: ۳۵۶۵، المستدرک رقم الحدیث: ۸۳۹۰، المعجم الاوسط رقم الحدیث: ۳۹۷، صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۳۹۷)

الحديث: ٦٧١٦، مسند احمد رقم الحديث: ٢٣٤٠٦، السنن الكبرى للبيهقي رقم الحديث: ١٨٣٩٨، مجمع الزوائد جلد ٧ (صفحة ٣٣٢)

۱۷۳- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّقَى، هُوَ وَالْمُشْرِكُونَ، فَاقْتَلُوا فَلَمَّا مَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَسْكَرِهِ، وَمَالَ الْآخَرُونَ إِلَى عَسْكَرِهِمْ وَفِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ لَا يَدْعُ لَهُمْ شَاذَةً إِلَّا اتَّبَعَهَا، يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهِ، فَقَالُوا: مَا أَجْزَأَنَا الْيَوْمَ أَحَدٌ كَمَا أَجْزَأَ فُلَانٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَنَا صَاحِبُهُ أَبَدًا، قَالَ فَخَرَجَ مَعَهُ كُلَّمَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهُ، وَإِذَا أَسْرَعَ أَسْرَعَ مَعَهُ، قَالَ فَجُرِحَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيدًا، فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتُ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ وَذُبَابُهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ، ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَى سَيْفِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَخَرَجَ الرَّجُلُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور مشرکین میں مقابلہ ہوا، پس جب رسول اللہ ﷺ اپنے لشکر کی طرف لوٹ گئے اور کفار اپنے لشکر کی طرف۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے ایک شخص (ملا ہوا) تھا وہ جس پر بھی حملہ کرتا اسے مارے بغیر نہیں چھوڑتا۔ صحابہ کرام نے اس شخص کے بارے میں کہا: آج اس جیسا جہاد کسی نے نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لیکن وہ شخص جہنمی ہے۔ صحابہ میں سے ایک شخص نے کہا: میں اس شخص کی نگرانی کروں گا، پس وہ صحابی اس شخص کے ساتھ لگے رہے حتیٰ کہ وہ کہیں ٹھہر جاتا تو وہ بھی ٹھہرتا اور اگر وہ دوڑتا تو وہ بھی دوڑتے، بالآخر وہ شخص سخت زخمی ہو گیا اور اس نے زخم کی تکلیف کی تاب نہ لا کر تلوار کی نوک اپنے سینہ پر رکھی اور تلوار پر زور دے کر خودکشی کر لی۔ وہ صحابی اسی وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔

(صحیح بخاری، کتاب: الجہاد والسير، باب: لا یقول فلان شہید، رقم الحديث: ۲۸۹۸، دارالکتاب العربی، بیروت)
(صحیح بخاری، اطراف الحديث: ۴۲۰۲-۴۲۰۷-۶۴۹۳-۶۶۰۷)، (صحیح مسلم، کتاب: الايمان، باب: غلظ تحريم قتل الانسان نفسه، رقم الحديث: ۱۱۲)، (مسند احمد رقم الحديث: ۱۷۶۸۱-۲۳۴۵۹، مجمع الزوائد جلد ۷، صفحہ ۲۱۴)

۱۷۴- عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ أَقْبَلَ نَفَرٌ مِنْ صَحَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: فُلَانٌ شَهِيدٌ حَتَّى مَرُّوا عَلَى رَجُلٍ فَقَالُوا: شَهِيدٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَلَّا إِنِّي رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ فِي بُرْدَةٍ غُلِّهَا

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب کہ خیبر کے دن رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کا ایک گروہ میدان میں گیا تو کہا: فلاں شہید ہو گیا یہاں تک کہ وہ ایک آدمی کے پاس سے گزرے اور کہا کہ یہ شہید ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہرگز نہیں! میں نے اس کو چادر یا عبا کی خیانت کی وجہ سے آگ میں دیکھا ہے۔

أَوْ عَبَاءَةَ .

(صحیح مسلم: کتاب: الایمان: باب: غلط تحریم الغلول: رقم الحديث: ۱۱۴۱ دارالکتاب العربی: بیروت) (سنن الترمذی: کتاب: السیر: باب: ما جاء فی الغلول: رقم الحديث: ۱۵۷۴ دارالمعرفہ: بیروت) (سنن النسائی: کتاب: الایمان والنذور: رقم الحديث: ۳۸۳۲ دارالفکر) (سنن ابوداؤد: کتاب: الجہاد: باب: فی تعظیم الغلول: رقم الحديث: ۲۷۱۱ دارالسلام: ریاض)
(مسند دارمی رقم الحديث: ۲۴۸۹ مسند احمد رقم الحديث: ۲۰۸-۳۳۵ صحیح ابن حبان: کتاب: السیر: رقم الحديث: ۴۸۴۹ مؤطا امام مالک جلد ۲ صفحہ ۴۵۹ المستدرک رقم الحديث: ۴۴۰۴)

۱۷۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَاعِزِ فَرُجِمَ، فَسَمِعَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِهِ يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: اُنْظُرْ إِلَى هَذَا الَّذِي سَتَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَلَمْ تَدْعُهُ نَفْسُهُ حَتَّى رُجِمَ رَجِمَ الْكَلْبِ، فَسَكَتَ عَنْهُمَا . ثُمَّ سَارَ سَاعَةً حَتَّى مَرَّ بِجِيْفَةِ حِمَارٍ شَائِلٍ بِرِجْلِهِ . فَقَالَ: آيَنَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَقَالَا: نَحْنُ ذَانِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ: أَنْزِلَا فَكُلَا مِنْ جِيْفَةِ هَذَا الْحِمَارِ فَقَالَا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! مَنْ يَأْكُلُ مِنْ هَذَا؟ قَالَ: فَمَا نِلْتُمَا مِنْ عَرَضٍ أَحْيَاكُمْمَا إِنْفَا أَشَدُّ مِنْ أَكْلِ مَنْهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنَّهُ الْآنَ لَفِي أَنْهَارِ الْجَنَّةِ يَنْغِمِسُ فِيهَا .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ماعز کو رجم کرنے کا حکم دیا تو ان کو رجم کیا گیا، پھر نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ میں سے دو آدمیوں کو سنا جن میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ اس (یعنی ماعز) کی طرف دیکھو کہ اللہ نے اس کا پردہ رکھا لیکن اس نے اپنی جان کو نہ چھوڑا یہاں تک کہ وہ کتے کی طرح رجم کیا گیا۔ نبی کریم ﷺ یہ بات سن کر خاموش ہو گئے یہاں تک کہ حضور اقدس ﷺ کا گزر ایک مردار گدھے کے پاس سے ہوا تو فرمایا: فلاں اور فلاں کہاں ہیں؟ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم یہاں موجود ہیں، فرمایا: اُترو اور اس مردار گدھے سے کھاؤ! انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اس کو کون کھا سکتا ہے؟ فرمایا: ابھی جو تم نے اپنے بھائی کی غیبت کی ہے یہ اس مردار گدھے کو کھانے سے بھی زیادہ سخت ہے اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! وہ اس وقت جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے۔

(سنن ابوداؤد: کتاب: الحدود: باب: فی الرجم: رقم الحديث: ۴۴۲۴) (الادب المفرد للامام البخاری: باب: الغیبة للمیت:

رقم الحديث: ۷۳۷) (صحیح ابن حبان: رقم الحديث: ۴۴۰۰-۴۴۰۱-۴۴۰۴)

۱۷۶- عَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ قَالَ: إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ .

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور اقدس ﷺ کے لخت جگر حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا (تو اس وقت ان کی عمر اٹھارہ ماہ تھی) تو حضور اقدس ﷺ نے

فرمایا: بے شک ابراہیم کیلئے جنت میں ایک دودھ پلانے والی موجود ہے۔

(صحیح بخاری: کتاب: بدء الخلق: باب: ما جاء في صفة الجنة: رقم الحديث: ۳۲۵۵: دار الكتاب العربي: بيروت: وفي كتاب: الجنائز: رقم الحديث: ۱۳۸۲) (مسند ابو داؤد الطيالسی: رقم الحديث: ۷۲۹: مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۳ صفحہ ۳۷۹: صحیح ابن حبان رقم الحديث: ۶۹۴۹: المستدرک جلد ۴ صفحہ ۳۸: دلائل النبوة جلد ۵ صفحہ ۴۳۰: مسند ابو یعلیٰ رقم الحديث: ۱۶۶۵: مصنف عبد الرزاق رقم الحديث: ۲۷۰۹: صحیح ابن خزيمة رقم الحديث: ۵۲۴: سنن بیہقی جلد ۲ صفحہ ۳۹۳: مسند احمد رقم الحديث: ۱۸۵۰۲)

۱۷۷- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِطْلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ، فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ، وَاطْلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ . حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے جنت کو دیکھا تو اُس میں زیادہ رہنے والے فقراء تھے اور میں نے جہنم کو دیکھا تو اُس میں زیادہ عورتیں تھیں۔

(صحیح بخاری: کتاب: الرقاق: باب: فضل الفقر: رقم الحديث: ۶۴۴۹) (صحیح بخاری: اطراف الحديث: ۳۲۴۱-۵۱۹۸) (صحیح مسلم: کتاب: الرقاق: باب: اکثر اهل الجنة الفقراء واکثر اهل النار النساء: رقم الحديث: ۶۸۷۳: (سنن الترمذی: کتاب: صفة جهنم: باب: ما جاء ان اکثر اهل النار النساء: رقم الحديث: ۲۶۰۲-۲۶۰۳: دار المعرفہ) (مسند احمد رقم الحديث: ۲۱۱۹-۳۴۴۷-۶۷۷۰-۸۱۷۱: صحیح ابن حبان رقم الحديث: ۷۴۵۵: مشکوٰۃ المصابیح رقم الحديث: ۵۲۳۴)

۱۷۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ أُمَّ الرَّبِيعِ بِنْتَ الْبَرَاءِ، وَهِيَ أُمُّ حَارِثَةَ بِنِ سُرَاقَةَ، آتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، أَلَا تُحَدِّثُنِي عَنْ حَارِثَةَ وَكَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ، أَصَابَهُ سَهْمٌ غَرَبٌ، فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ صَبْرْتُ وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ، اجْتَهِدْتُ عَلَيْهِ فِي الْبُكَاءِ؟ قَالَ: يَا أُمَّ حَارِثَةَ، إِنَّهَا جَنَّانٌ فِي الْجَنَّةِ، وَإِنَّ ابْنَكَ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلَى . حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: اُم ربیع بنت براء جو اُم حارثہ بن سراقہ ہیں، وہ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: یا نبی اللہ! مجھے حارثہ کا حال بتائیں جو بدر کی لڑائی میں قتل ہوا تھا جبکہ اُسے نامعلوم تیرا آ کر لگا تھا اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر سے کام لوں۔ اگر معاملہ اس کے برعکس ہے تو میں دل کھول کر اس پر گریہ و زاری کروں؟ ارشاد فرمایا: اے اُم حارثہ! وہ جنت کے باغوں میں ہے اور بے شک تیرے لخت جگر نے فردوسِ اعلیٰ پائی ہے۔

(صحیح بخاری: کتاب: الجهاد والسير: باب: من اتاه سهم غرب فقتله: رقم الحديث: ۲۸۰۹: دار الكتاب العربي: بيروت) (صحیح بخاری: اطراف الحديث: ۳۹۸۲-۶۵۵۰-۶۵۶۷) (سنن الترمذی: کتاب: تفسیر القرآن: باب: سورة المؤمنون: رقم الحديث: ۳۱۷۴: دار المعرفہ) (مسند احمد جلد ۵ صفحہ ۶۲۳: رقم الحديث: ۱۳۵۹۵) (صحیح ابن حبان رقم الحديث:)

۹۵۸، مشکوٰۃ المصابیح رقم الحديث: ۳۸۰۹، المستدرک رقم الحديث: ۴۹۸۳

۱۷۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَائِطٍ مِّنْ حِطَّانِ الْمَدِينَةِ أَوْ مَكَّةَ، فَسَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَيْنِ يُعَذِّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُعَذِّبَانِ وَمَا يُعَذِّبَانِ فِي كَبِيرٍ ثُمَّ قَالَ: بَلَى كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَكَانَ الْآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مدینہ یا مکہ کے باغات میں سے کسی باغ کے پاس سے گزرے تو آپ نے دو انسانوں کی آوازیں سنیں: ”نہیں ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور ان کو کسی بڑی چیز میں عذاب نہیں دیا جا رہا تھا“ پھر فرمایا: کیوں نہیں! ان میں سے ایک پیشاب کے قطروں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کرتا تھا۔

(صحیح بخاری، کتاب: الوضوء، باب: من الكبائر ان لا یستر من بوله، رقم الحديث: ۲۱۶) (صحیح بخاری، اطراف الحديث: ۲۱۸-۱۳۶۱-۱۳۷۸-۶۰۵۲-۶۰۵۵) (صحیح مسلم، کتاب: الطہارۃ، باب: الدلیل علی نجاسة البول ووجوب الاستبراء منه، رقم الحديث: ۶۷۵) (سنن ابوداؤد، کتاب: الطہارۃ، باب: الاستبراء من البول، رقم الحديث: ۲۰) (سنن الترمذی، کتاب: الطہارۃ، باب: التشدید فی البول، رقم الحديث: ۷۰) (سنن النسائی، کتاب: الطہارۃ، باب: التنزه عن البول، رقم الحديث: ۳۱) (واخرجه ایضاً فی کتاب: الجنائز، باب: وضع الجریدة علی القبر، رقم الحديث: ۲۰۶۸، دار الفکر) (سنن ابن ماجہ، کتاب: الطہارۃ، باب: التشدید فی البول، رقم الحديث: ۳۴۷، دار السلام، ریاض) (السنن الکبریٰ للسنائی، رقم الحديث: ۲۱۹۶، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱ صفحہ ۱۲۲، مسنن دارمی، رقم الحديث: ۷۳۹، سنن بیہقی جلد ۲ صفحہ ۴۱۲، صحیح ابن خریصہ، رقم الحديث: ۵۶، المنقی، رقم الحديث: ۱۳۰، شرح السنة، رقم الحديث: ۱۸۳، مسند احمد، رقم الحديث: ۱۹۸۰)

۱۸۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ ذَنْبٌ إِلَى رَاعِي غَنَمٍ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي حَتَّى انْتَزَعَهَا مِنْهُ . قَالَ فَصَعِدَ الذَّنْبُ عَلَى تَلٍّ فَأَقْعَى وَاسْتَدْفَرَ فَقَالَ: عَمَدْتُ إِلَى رِزْقٍ رَزَقَنِيهِ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ انْتَزَعَتْهُ مِنِّي . فَقَالَ الرَّجُلُ تَاللَّهِ إِنْ رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ ذَنْبًا يَتَكَلَّمُ . قَالَ الذَّنْبُ: أَعْجَبُ مِنْ هَذَا رَجُلٌ فِي النَّخْلَاتِ بَيْنَ الْحَرَّتَيْنِ يُخَبِّرُكُمْ بِمَا مَضَى وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكُمْ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک بھیڑیا کسی چرواہے کی بکریوں کے پاس آیا اور ان میں سے ایک بکری اٹھا کر لے گیا۔ چرواہے نے اُس کا پیچھا کیا یہاں تک کہ اس کے منہ سے بکری نکلا والی۔ بھیڑیا ایک ٹیلے پر چڑھ گیا اور وہاں اپنی پشت کے بل گھٹنے اوپر اٹھا کر بیٹھ گیا اور اپنی دُم اوپر اٹھا کر سنبے لگا: تم نے میرے منہ سے وہ رزق چھین لیا ہے جو اللہ عزوجل نے مجھے عطا کیا تھا۔ اس چرواہے نے کہا: بخدا! میں نے آج سادہ کبھی نہیں دیکھا تھا کہ بھیڑیا باتیں کر رہا ہے۔ بھیڑیے نے جواب دیا: اس سے بھی عجیب تر بات یہ ہے کہ ایک آدمی (یعنی حضور نبی اکرم ﷺ) دو میدانوں کے درمیان واقع نخلستانوں (مدینہ) میں

تشریف فرما ہو کر جو کچھ ہو چکا اور جو ہونے والا ہے اُس کی خبریں لوگوں کو دے رہا ہے۔

(مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۳۰۶ رقم الحدیث: ۸۰۴۹) (مصنف عبد الرزاق رقم الحدیث: ۲۰۸۰۸ مسند ابن راہویہ

رقم الحدیث: ۳۶۰ مجمع الزوائد جلد ۸ صفحہ ۳۵۷ مسند عبد بن حمید رقم الحدیث: ۸۷۷ دلائل النبوة للبيهقي جلد ۶ صفحہ ۴۱ شمائل الرسول لابن کثیر صفحہ ۳۴۱)

۱۸۱- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى يَهُودِيَّةٍ يَبْكِي عَلَيْهَا أَهْلُهَا. فَقَالَ: إِنَّهُمْ لَيَكُونَنَّ عَلَيْهَا، وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی ﷺ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک یہودیہ (کی قبر) کے پاس سے گزرے جس پر اُس کے گھر والے رورہے تھے آپ نے فرمایا: یہ اس پر رو رہے ہیں حالانکہ اُس کو اس کی قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الجنائز باب: قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعذب المیت ببعض بکاء اہلہ علیہ رقم الحدیث:

۱۲۸۹) (صحیح مسلم کتاب الجنائز باب: المیت یعذب ببکاء اہلہ علیہ رقم الحدیث: ۲۱۵۳ دارالکتاب العربی بیروت)

(سنن الترمذی کتاب الجنائز باب: ما جاء فی الرخصة فی البكاء علی المیت رقم الحدیث: ۱۰۰۶ دارالمعرفة بیروت) (سنن

النسائی کتاب الجنائز باب: النیاحۃ علی المیت رقم الحدیث: ۱۸۵۵ دارالفکر بیروت)

۱۸۲- عَنْ سَفِينَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْخِلَافَةُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ سَنَةً ثُمَّ مُلْكٌ بَعْدَ ذَلِكَ.

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں خلافت تیس سال رہے گی پھر اُس کے بعد ملوکیت ہوگی۔

(سنن الترمذی کتاب الفتن باب: ما جاء فی الخلافة رقم الحدیث: ۲۲۲۶ دارالمعرفة بیروت) (سنن ابو داؤد کتاب:

السنة باب: فی الخلفاء رقم الحدیث: ۴۶۴۶ دارالسلام ریاض) (مسند احمد رقم الحدیث: ۲۲۵۵۶ صحیح ابن حبان رقم

الحدیث: ۶۶۵۷ مشکوٰۃ المصابیح رقم الحدیث: ۵۳۹۵ المستدرک رقم الحدیث: ۴۷۵۱)

۱۸۳- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرُ وَالْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ قَالَ: انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاحٍ فَإِنَّ بِهَا ظِعِينَةً وَمَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا. فَانْطَلَقْنَا تَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى الرَّوْضَةِ فَإِذَا نَحْنُ بِالظِعِينَةِ فَقُلْنَا: أَخْرِجِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ: مَا مَعِيَ مِنْ كِتَابٍ فَقُلْنَا: لَتُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُلْقِيَنَّ

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حضرت زبیر اور حضرت مقداد بن اسود کو فرمایا: تم روضہ خاخ جاؤ! وہاں تمہیں ایک بڑھیا ملے گی جس کے پاس خط ہے وہ خط اس سے لے آؤ۔ ہم روانہ ہو گئے اور اس طرح کہ ہمارے گھوڑے ہوا سے باتیں کرتے تھے یہاں تک کہ ہم اُس روضہ تک پہنچ گئے اور دیکھا تو وہاں ایک بڑھیا موجود تھی ہم نے اُس سے کہا کہ خط نکالو! وہ کہنے لگی: میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے ہم نے کہا

الثَّيَابَ فَأَخْرَجْتَهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَأَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى آخِرِهِ .
 کہ خط نکال کر دے دو ورنہ ہم تمہارے کپڑے بھی اتار دیں گے۔
 آخر کار اس نے اپنے جوڑے سے خط نکال کر آپس ہم وہ خط لے کر نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔

(صحیح بخاری: کتاب: الجہاد والسير: باب: الجاسوس: رقم الحديث: ۳۰۰۷) (صحیح بخاری: اطراف الحديث: ۳۰۸۱-۳۹۸۳-۴۲۷۴-۴۸۹۰-۶۲۵۹-۶۹۳۹) (صحیح مسلم: کتاب: فضائل الصحابة: باب: من فضائل اهل بدر: رضى الله عنهم: رقم الحديث: ۶۳۵۱) (سنن ابو داؤد: کتاب: الجہاد: باب: فی حکم الجاسوس اذا کان مسلماً: رقم الحديث: ۲۶۵۰) (سنن الترمذی: کتاب: تفسير القرآن: باب: سورة الممتحنة: رقم الحديث: ۳۳۰۵) (دار المعرفه: بیروت) (صحیح ابن حبان: رقم الحديث: ۷۱۱۹-۶۴۹۹) (مسند احمد: جلد ۱: صفحہ ۲۴۰: رقم الحديث: ۶۱۰)

۱۸۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَقْتِلَ فِتْنَانِ دَعَاؤُهُمَا وَاحِدَةً .
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ دو گروہ آپس میں قتال کریں گے اور ان میں سے ہر ایک کا دعویٰ ایک ہو گا۔

(صحیح بخاری: کتاب: المناقب: باب: علامات النبوة فی الاسلام: رقم الحديث: ۳۶۰۸) (دار الكتاب العربی: بیروت) (صحیح مسلم: کتاب: الفتن واشراط الساعة: باب: اذا تواجه المسلمان بسيفيهما: رقم الحديث: ۷۲۵۶) (مسند احمد: جلد ۲: صفحہ ۳۱۳) (صحیح ابن حبان: رقم الحديث: ۶۷۳۴) (مشکوۃ المصابیح: رقم الحديث: ۵۴۱۰)

۱۸۵- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانِي أَنْظُرُ أَسْوَدَ أَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ يُخَرَّبُ الْكَعْبَةُ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ .
 حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: گویا کہ میں کعبہ کو گرانے والے کو دیکھ رہا ہوں ایک سیاہ فام اکڑ کر چلنے والا کعبہ کا ایک ایک پتھر اکھاڑ رہا ہے۔ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ چھوٹی اور بڑی پنڈلیوں والا حبشی کعبہ کو تباہ کر دے گا۔

(صحیح بخاری: کتاب: الحج: باب: هدم الكعبة: رقم الحديث: ۱۵۹۵-۱۵۹۶) (دار الكتاب العربی: بیروت) (صحیح مسلم: کتاب: الفتن: رقم الحديث: ۷۳۰۵) (سنن النسائی: کتاب: مناسك الحج: رقم الحديث: ۲۹۴۰) (مسند الحمیدی: رقم الحديث: ۱۱۴۶) (مصنف ابن ابی شیبہ: جلد ۵: صفحہ ۴۸) (صحیح ابن حبان: رقم الحديث: ۶۷۵۱) (سنن بیہقی: جلد ۴: صفحہ ۳۴۰) (شرح السنة: رقم الحديث: ۲۰۰۸) (مسند احمد: رقم الحديث: ۸۰۹۴) (مسند ابو داؤد الطیالسی: رقم الحديث: ۶۹۶) (مستدرک جلد ۴: صفحہ ۴۵۲) (سير اعلام النبلاء: جلد ۷: صفحہ ۱۴۵) (مصنف عبد الرزاق: رقم الحديث: ۹۱۷۹) (مجمع الزوائد: جلد ۳: صفحہ ۲۹۸)

۱۸۶- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْسِمُ قِسْمًا، آتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ . وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْدِلْ، فَقَالَ: وَيْلَكَ، وَمَنْ يَّعْدِلُ إِذَا لَمْ أَكُنْ أَعْدِلْ، قَدْ خَبْتُ وَخَسِرْتُ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلْ . فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّذِن لِّي فِيهِ فَأَضْرِبْ عَنْقَهُ؟ فَقَالَ: دَعُهُ، فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا (وَفِي رِوَايَةٍ إِنْ مِنْ ضُضِيءٍ هَذَا) يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ، وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ، يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيهِمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ (وَفِي رِوَايَةٍ الْبُخَارِيُّ: يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدْعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ، لَسْنَا أَنَا أَذْرَكُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ . وَفِي رِوَايَةٍ آيَتُهُمْ رَجُلٌ إِحْدَى يَدَيْهِ مِثْلُ ثُدْيِ الْمَرْأَةِ . وَفِي رِوَايَةٍ سِيمَاهُمْ التَّحْلِيْقُ .

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے اور سرکار مال تقسیم فرما رہے تھے۔ ذوالخویصرہ جو بنو تمیم قبیلے کا ایک فرد تھا وہ آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! عدل کرو۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: تیری بربادی ہو! اگر میں عدل نہیں کروں گا تو کون عدل کرے گا؟ میں تو ناکام اور نقصان اٹھانے والا ہو جاؤں گا اگر میں عدل نہیں کروں گا۔ حضرت عمر نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیں تاکہ میں اس کی گردن اڑاؤں۔ فرمایا: عمر اس کو چھوڑ! بے شک اس کے کچھ ساتھی ہوں گے (ایک روایت میں ہے: اسی کی نسل میں سے اس کے بعد ہوں گے) تم میں سے کوئی اپنی نماز کو ان کی نمازوں کے مقابلہ میں کم خیال کرے گا اور اپنے روزے کو ان کے روزے سے کم خیال کرے گا، وہ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا اور دین سے اس طرح خارج ہو جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار ہو جائے۔ اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ وہ اہل اسلام کو قتل کر دیں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ اگر میں انہیں پالوں تو انہیں عاد کے قتل کی طرح قتل کر دوں۔ ایک روایت میں یہ لفظ ہیں کہ ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک آدمی کے کسی ہاتھ میں عورت کے پستان کی طرح ابھار ہو گا اور ایک روایت میں ہے کہ ان کی نشانی گنچ کروانا ہوگی۔

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَأَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ، فَأَمَرَ بِذَلِكَ الرَّجُلَ فَأَلْتَمَسَ فَأَتَيْتُ بِهِ، حَتَّى نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلَى نَعْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي نَعْتُهُ .

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس حدیث کو سنا ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ان سے قتال کیا ہے اور میں ان کے ساتھ تھا۔ پس حضرت علی نے اس آدمی کو تلاش کرنے کا حکم دیا تو وہ تلاش کر کے لایا گیا، حتیٰ کہ

میں نے اُس کو دیکھا تو اُس کی وہی صفات تھیں جو نبی کریم ﷺ نے بیان فرمائیں۔

(صحیح بخاری: کتاب: المناقب: باب: علامات النبوة فی الاسلام: رقم الحديث: ۳۶۱۰: دارالكتاب العربی: بیروت)
(صحیح بخاری: اطراف الحديث: ۳۳۴۴-۴۳۵۱-۴۶۶۷-۵۰۵۸-۶۱۶۳-۶۹۳۱-۶۹۳۲-۷۴۳۲-۷۵۶۲) (صحیح مسلم: کتاب: الزکاة: باب: ذکر الخوارج وصفاتهم: رقم الحديث: ۱۰۶۳-۱۰۶۴: دارالكتاب العربی: بیروت) (سنن ابوداؤد: کتاب: السنة: باب: فی قتال الخوارج: رقم الحديث: ۴۷۶۴: دارالسلام: ریاض) (سنن النسائی: کتاب: الزکاة: رقم الحديث: ۲۵۷۷: سنن ابن ماجہ: المقدمة: باب: ذکر الخوارج: رقم الحديث: ۱۶۹: دارالسلام) (موطا امام مالک: رقم الحديث: ۴۷۷: مسند احمد: رقم الحديث: ۱۱۸۵۱-۱۵۱۸۴: صحیح ابن حبان: رقم الحديث: ۶۷۴۱: مشکوٰۃ المصابیح: رقم الحديث: ۵۸۹۴)

۱۸۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمْنِنَا قَالُوا: وَفِي نَجْدِنَا فَقَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي يَمْنِنَا قَالُوا وَفِي نَجْدِنَا قَالَ: هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَمِنْهَا يَخْرُجُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ .
(قال ابو عيسى: هذا حديث حسن صحيح)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عرض کی: اے اللہ! ہمارے شام میں برکت پیدا فرما اور ہمارے یمن میں برکت پیدا فرما! صحابہ نے عرض کی: اور ہمارے نجد میں! پس رسول اللہ ﷺ نے عرض کیا: اے اللہ! ہمارے شام میں برکت پیدا فرما اور ہمارے یمن میں برکت پیدا فرما۔ صحابہ نے عرض کی: اور ہمارے نجد میں! فرمایا: وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں سے شیطان کا سینک نکلے گا۔

(صحیح بخاری: کتاب: الاستسقاء: باب: ما قبل فی الزلازل والآيات: رقم الحديث: ۱۰۳۷: واخرجه ايضا فی کتاب: الفتن: باب: قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: الفتنۃ من قبل المشرق: رقم الحديث: ۷۰۹۴: دارالكتاب العربی: بیروت) (سنن الترمذی: کتاب: المناقب: باب: فضل الشام واليمن: رقم الحديث: ۳۹۵۳: دارالمعرفة: بیروت) (مسند احمد: رقم الحديث: ۶۱۳۰: مشکوٰۃ المصابیح: رقم الحديث: ۶۲۷۱: صحیح ابن حبان: رقم الحديث: ۷۳۰۱)

۱۸۸- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَالِ فَكَانَ حَدَّثَنَا بِهِ أَنْ قَالَ: يَأْتِي الدَّجَالُ . وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ . بَعْضُ السِّبَاخِ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَالُ الَّذِي حَدَّثَنَا عَنْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دجال کے متعلق ہمیں ایک طویل حدیث سنائی اس میں آپ نے ہم سے فرمایا کہ مدینہ کے راستوں میں آنا تو دجال پر حرام کر دیا گیا ہے وہ مدینہ کی ایک شور والی زمین پر اترے گا اس دن مدینہ سے ایک شخص اس کی طرف نکلے گا جو سب لوگوں سے افضل ہوگا۔ وہ کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہ دجال ہے جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حدیث سنائی ہے پس دجال

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثُهُ، فَيَقُولُ الدَّجَالُ: أَرَأَيْتَ إِن قَتَلْتُ هَذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشْكُونُ فِي الْأَمْرِ؟ فَيَقُولُونَ: لَا، فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ، فَيَقُولُ حِينَ يُحْيِيهِ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْيَوْمَ، فَيَقُولُ الدَّجَالُ: أَقْتُلُهُ فَلَا يُسَلِّطُ عَلَيْهِ.

کہے گا: یہ بتاؤ کہ اگر میں اس کو قتل کر کے پھر زندہ کر دوں تو کیا تم میرے معاملہ میں شک کرو گے؟ تو وہ لوگ کہیں گے: نہیں! پس وہ اس کو قتل کرے گا پھر اس کو زندہ کرے گا! پس جس وقت وہ اس کو زندہ کرے گا تو وہ کہے گا: مجھے آج سے پہلے تیرے (دجال ہونے کے متعلق) اتنی بصیرت نہیں تھی، پھر دجال کہے گا: میں اس کو قتل کرتا ہوں لیکن وہ اس پر مسلط نہیں ہو سکے گا۔

(صحیح بخاری: کتاب: فضائل المدینۃ: باب: لا یدخل الدجال المدینۃ: رقم الحدیث: ۱۸۸۲، دارالکتاب العربی: بیروت)
(صحیح مسلم: کتاب: الفتن واثراط الساعة: باب: فی صفة الدجال: رقم الحدیث: ۷۳۷۵، دارالکتاب العربی: بیروت) (سنن کبریٰ رقم الحدیث: ۴۲۵۸، مسند البزار رقم الحدیث: ۳۳۹۴، مسند ابو یعلیٰ رقم الحدیث: ۱۰۷۴، مسند احمد رقم الحدیث: ۱۱۳۸)

۱۸۹- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُغْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ، لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ، عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ.

حضرت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: مسیح دجال کا رعب مدینہ میں داخل نہیں ہوگا، اس دن مدینہ میں سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازہ پر دو فرشتے ہوں گے۔

(صحیح بخاری: کتاب: فضائل المدینۃ: باب: لا یدخل الدجال المدینۃ: رقم الحدیث: ۱۸۷۹، (صحیح بخاری: اطراف الحدیث: ۷۱۲۵-۷۱۲۶)، (مسند احمد رقم الحدیث: ۲۰۴۴۱، صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۶۸۰۵، المعجم الاوسط رقم الحدیث: ۱۰۷۸، شرح السنة رقم الحدیث: ۲۰۲۱، سنن کبریٰ رقم الحدیث: ۴۲۷۳)

۱۹۰- عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الدَّجَالِ: إِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا، فَنَارُهُ مَاءٌ بَارِدٌ، وَمَاءُهُ نَارٌ.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دجال کے متعلق فرمایا کہ اُس دجال کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی! پس جو اُس کی آگ ہوگی تو وہ فی الحقیقت ٹھنڈا پانی ہوگا اور جو اُس کا پانی ہوگا وہ فی الحقیقت آگ ہوگی۔

(صحیح بخاری: کتاب: الفتن: باب: ذکر الدجال: رقم الحدیث: ۷۱۳۰، دارالکتاب العربی: بیروت) (صحیح مسلم: کتاب: الفتن واثراط الساعة: باب: ذکر الدجال: رقم الحدیث: ۷۳۵۷، (سنن ابو داؤد: کتاب: الملاحم: باب: خروج الدجال: رقم الحدیث: ۴۳۱۵)، (صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۶۷۹۱، مسند احمد رقم الحدیث: ۲۴۰۲۸)

۱۹۱- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يُبْعَثُ نَبِيٌّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس بھی نبی کو بھیجا گیا تو اُس نے اپنی امت کو کانے

الْأَعْوَرُ الْكَذَّابُ: أَلَا إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ
بِأَعْوَرٍ وَإِنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبًا كَافِرٌ .
کذاب (دجال) سے ڈرایا: سنو! اب شک وہ کانا ہوگا اور ب شک
تمہارا رب عزوجل کانا نہیں ہے اور بے شک اُس کی دو آنکھوں
کے درمیان ”کافر“ لکھا ہوگا۔

(صحیح بخاری: کتاب: الفتن: باب: ذکر الدجال: رقم الحديث: ۷۱۳۱) (صحیح مسلم: کتاب: الفتن: باب: ذکر الدجال: رقم الحديث: ۷۲۹۰) (سنن ابی داؤد: کتاب: الملاحم والفتن: باب: خروج الدجال: رقم الحديث: ۴۳۱۶) (سنن الترمذی: کتاب: الفتن: باب: ما جاء فی قتل عیسیٰ ابن مریم الدجال: رقم الحديث: ۲۲۴۵) (مسند احمد: رقم الحديث: ۱۲۳۳۰-۱۲۰۷۱)

۱۹۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيءُ الدَّجَالُ حَتَّى
يَنْزِلَ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ ثَلَاثَ
رَجَفَاتٍ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ .
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی
مکرم ﷺ نے فرمایا: دجال آئے گا یہاں تک کہ وہ مدینہ کے
بیرونی علاقے میں ٹھہرے گا پھر مدینہ میں تین زلزلے آئیں گے
یہاں تک کہ ہر کافر اور منافق اُس کی طرف نکل آئے گا۔

(صحیح بخاری: کتاب: الفتن: باب: ذکر الدجال: رقم الحديث: ۷۱۲۴) (وفی کتاب: فضائل السیدہ: رقم الحديث: ۱۸۸۱) (صحیح مسلم: کتاب: الفتن: باب: قصة الجساسة: رقم الحديث: ۲۹۴۳) (مسند احمد: رقم الحديث: ۱۳۳۲۷)

۱۹۳- عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا لُبُّهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ
أَرْبَعُونَ يَوْمًا: يَوْمٌ كَسَنَةٍ، وَيَوْمٌ كَشْهَرٍ، وَيَوْمٌ
كَجُمُعَةٍ، وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ
اتَّكُفِينَا فِيهِ صَلَاةَ يَوْمٍ؟ قَالَ: لَا أَقْدُرُ وَاللَّهِ قَدْرَهُ
قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ:
كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرْتُهُ الرِّيحُ فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ
فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ، فَيَأْمُرُ
السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ، وَالْأَرْضَ فَتَنْبِتُ. الخ .
حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ
فرماتے ہیں کہ ہم صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! وہ دجال
زمین میں کتنا عرصہ رہے گا؟ فرمایا: چالیس دن ایک دن سال کی
طرح ہوگا اور ایک دن مہینہ کی طرح اور ایک دن جمعہ (یعنی ہفتہ)
کی طرح اور اُس کے باقی دن تمہارے عام دنوں کی طرح ہوں
گے۔ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ دن جو ایک سال کی طرح ہو
گا کیا اُس میں ہمیں ایک دن کی نماز کافی ہوگی؟ فرمایا: نہیں! تم
وقت کا اندازہ کر لینا۔ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! اُس کی زمین
میں سرعت رفتاری کا عالم کیا ہوگا؟ فرمایا: بادل کی طرح جس کو ہوا
لے جاتی ہے پس وہ ایک قوم کے پاس آئے گا ان کو دعوت دے گا
تو وہ اُس پر ایمان لے آئیں گے اور اُس کی دعوت کو قبول کر لیں
گے پھر وہ آسمان کو حکم دے گا تو وہ بارش برسا دے گا اور زمین کو حکم

دے گا تو وہ سبزہ اُگادے گی۔ الیٰ آخر الحدیث۔

(صحیح مسلم: کتاب: الفتن: باب: ذکر الدجال: رقم الحدیث: ۷۳۷۳) (سنن ابو داؤد: کتاب: الملاحم: باب: خروج الدجال: رقم الحدیث: ۴۳۲۱) (سنن الترمذی: کتاب: الفتن: باب: ما جاء فی فتنۃ الدجال: رقم الحدیث: ۲۲۴۰) (سنن ابن ماجہ: کتاب: الفتن: باب: فتنۃ الدجال: رقم الحدیث: ۴۰۷۴)

۱۹۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ. متفق عليه. میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اتریں گے اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا۔

(صحیح بخاری: کتاب: الانبیاء: باب: نزول عیسیٰ بن مریم علیہما السلام: رقم الحدیث: ۳۲۶۵) (صحیح مسلم: کتاب: الایمان: باب: نزول عیسیٰ بن مریم بشریعة نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم: رقم الحدیث: ۱۵۵) (صحیح ابن حبان: رقم الحدیث: ۶۸۰۲ فتح الباری جلد ۶ صفحہ ۴۹۳)

۱۹۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزَلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخَنَزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالَ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! عنقریب تم میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے وہ عدل کے ساتھ فیصلہ فرمانے والے ہوں گے، صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے اور مال اتنا بڑھ جائے گا کہ کوئی لینے والا نہ رہے گا یہاں تک کہ ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔

(صحیح بخاری: کتاب: الانبیاء: باب: نزول عیسیٰ بن مریم: رقم الحدیث: ۳۲۶۴) (صحیح مسلم: کتاب: الایمان: باب: نزول عیسیٰ بن مریم حاکما بشریعة نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم: رقم الحدیث: ۱۵۵) (سنن الترمذی: کتاب: الفتن: عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: باب: ما جاء فی نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام: رقم الحدیث: ۲۲۳۳) قال ابو عیسیٰ: هذا حدیث حسن صحیح (سنن ابن ماجہ: کتاب: الفتن: باب: فتنۃ الدجال و خروج عیسیٰ بن مریم علیہ السلام: رقم الحدیث: ۴۰۷۸) (مسند احمد: رقم الحدیث: ۱۰۹۴۷) صحیح ابن حبان: رقم الحدیث: ۶۸۱۸

۱۹۶۔ عَنْ عَطَاءٍ مَوْلَىٰ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَهْطُنَّ عِيسَى حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے غلام حضرت عطاء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام عدل کے ساتھ فیصلے فرمانے والے

ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا وَآمَامًا مُقْسِطًا وَلَيْسُ لَكَ
فَجًّا حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ بَيْتَيْهِمَا وَلَيَاتَيْنِ قَبْرِي
حَتَّى يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَلَا رَدَّنَ عَلَيْهِ .

اور منصف امام کی صورت میں نازل ہوں گے اور یقیناً وہ حج یا عمرہ
کی غرض سے یا ان دونوں کی غرض سے مکہ کے طریق پر چلیں گے
اور یقیناً وہ میری قبر پر آئیں گے تاکہ مجھے سلام عرض کر سکیں اور
یقیناً میں ان کے سلام کا جواب دوں گا۔

(المستدرک للحاکم جلد ۲ صفحہ ۶۵۱ رقم الحدیث: ۴۱۶۲ وقال الحاکم: هذا حديث صحيح الاسناد، (تاریخ دمشق
الکبیر جلد ۴۷ صفحہ ۴۹۳ فیض القدير للمناوی جلد ۵ صفحہ ۳۹۹)

۱۹۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا
حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ
اسْمُهُ اسْمِي .

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی
اکرم ﷺ نے فرمایا: دنیا اُس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک
میرے اہل بیت میں سے ایک شخص عرب کا بادشاہ نہ بن جائے
جس کا نام میرے نام پر ہوگا۔

(سنن الترمذی: کتاب: الفتن: عن رسول الله صلى الله عليه وسلم: باب: ما جاء في المهدي رضي الله عنه: رقم الحديث
۲۲۳۰: دارالمعرفة: بيروت) (مسند احمد جلد ۱ صفحہ ۳۷۶ رقم الحديث: ۳۵۷۱) (مسند الزوار رقم الحديث: ۱۸۰۳
المستدرک رقم الحديث: ۸۵۳۸)

۱۹۸- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْمَهْدِيُّ
مِنْ عِتْرَتِي مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ .

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں
نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مہدی میری آل اور
فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوگا۔

(سنن ابوداؤد: کتاب: المهدي: رقم الحديث: ۴۲۸۴: دارالسلام: رياض) (سنن ابن ماجه: كتاب: الفتن: باب: خروج
المهدي: رقم الحديث: ۴۰۸۶) (مشکوٰۃ المصابيح رقم الحديث: ۵۴۵۳: مسند الفردوس رقم الحديث: ۶۶۷۰)

۱۹۹- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدَّهْرِ إِلَّا يَوْمٌ لَّبَعَثَ
اللَّهُ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ بَيْتِي يَمْلَأُهَا عَدْلًا كَمَا مِلْتُ
جَوْرًا .

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ
نے فرمایا: اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی رہ جائے گا (تو اللہ تعالیٰ
اُسی کو دراز فرما دے گا اور) میرے اہل بیت میں سے ایک شخص
(یعنی مہدی) کو پیدا فرمائے گا جو دنیا کو عدل و انصاف سے بھر
دے گا جس طرح وہ (اُن سے پہلے) ظلم سے بھری ہوگی۔

(سنن ابوداؤد: کتاب: المهدي: رقم الحديث: ۴۲۸۳) (مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۷ صفحہ ۵۱۳ رقم الحديث: ۳۷۶۴۸)
۲۰۰- عَنْ أَبِي أَمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
حضرت ابوالامامہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے

مَرْفُوعًا، قَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَإِنَّ
الْعَرَبَ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: هُمْ يَوْمَئِذٍ قَلِيلٌ وَجُلُّهُمْ بَيْتِ
الْمَقْدِسِ وَإِمَامُهُمْ رَجُلٌ صَالِحٌ قَدْ تَقَدَّمَ يُصَلِّيُ بِهِمْ
الصُّبْحَ إِذْ نَزَلَ عَلَيْهِمْ ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
الصُّبْحَ فَرَجَعَ ذَلِكَ الْإِمَامُ يَنْكُصُ يَمْشِي الْقَهْقَرَى
لِيَتَقَدَّمَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَيَضَعُ
عِيسَى يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ تَقَدَّمَ فَصَلِّ فَإِنَّهَا
لَكَ أَقِيمَتْ فَيُصَلِّيُ بِهِمْ إِمَامُهُمْ .

(سنن ابن ماجہ: کتاب: الفتن: باب: فتنة الدجال: رقم

الحديث: ۴۰۷۷: دار السلام: ریاض)

۲۰۱- قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ نَارٌ تَحْشُرُ
النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ .

۲۰۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوشِكُ الْفُرَاتُ
أَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا
يَأْخُذُ مِنْهُ شَيْئًا .

(صحیح بخاری: کتاب: الفتن: باب: خروج النار: رقم الحديث: ۷۱۱۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا: عنقریب فرات سے سونے کا خزانہ نکلے گا پس جو وہاں پر
حاضر ہو تو وہ اُس میں سے کچھ بھی نہ لے۔
(صحیح بخاری: کتاب: الفتن: باب: خروج النار: رقم الحديث: ۷۱۱۹) (صحیح مسلم: کتاب: الفتن: باب: لا تقوم الساعة
حتى يحسر الفرات عن جبل من ذهب: رقم الحديث: ۷۲۷۴) (سنن ابوداؤد: کتاب: الملاحم والفتن: باب: حسر الفرات عن كنز:
رقم الحديث: ۴۳۱۳) (سنن الترمذی: کتاب: صفة الجنة: باب: ما جاء في كلام الحور العين: رقم الحديث: ۲۵۶۹) (صحیح ابن
حبان رقم الحديث: ۶۶۹۳: مسند احمد رقم الحديث: ۲۱۸۵۳)

۲۰۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ
الشَّمْسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ أُدْخِلَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا: تمام دنوں میں بہتر دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے
جمعہ کا دن ہے اسی دن میں آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن

الْجَنَّةُ، وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ: لَأَنْ أُقْرَأَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ، لَأَنْ أُقْرَأَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ. حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

(صحیح مسلم: کتاب: الجمعة: باب: فضل يوم الجمعة: رقم الحديث: ۱۹۷۴) (سنن الترمذی: کتاب: الصلوة: باب: ما جاء فی فضل يوم الجمعة: رقم الحديث: ۴۸۸) (موطا امام مالک: جلد ۱ صفحہ ۱۰۸) (مسند دارمی جلد ۱ صفحہ ۳۵۸) (صحیح ابن حبان رقم الحديث: ۲۷۷۲) (مسند احمد رقم الحديث: ۱۱۲۵۱) (سنن النسائی الكبرى رقم الحديث: ۱۵۸۹) (مشکوٰۃ المصابیح رقم الحديث: ۱۳۵۶) (المستدرک رقم الحديث: ۴۰۵۲)

۲۰۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عُرِضَتْ عَلَى الْأُمَمِ فَأَخَذَ النَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْأُمَّةُ وَالنَّبِيُّ مَعَهُ النَّفَرُ، وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الْعَشْرَةُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْخُمْسَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ وَحْدَهُ، فَانْظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ، قُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ، هَؤُلَاءِ أُمَّتِي؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنْ انْظُرِي إِلَى الْأَفْقِ، فَانْظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ، قَالَ: هَؤُلَاءِ أُمَّتُكَ، وَهَؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا قَدْ آمَنُوا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ، قُلْتُ: وَلِمَ؟ قَالَ: كَانُوا لَا يَكْتَوُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ، وَلَا يَتَطَيَّرُونَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ. فَقَامَ إِلَيْهِ عُكَّاشَةُ بْنُ مُحْصَنٍ فَقَالَ: أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ. ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ قَالَ: أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: مجھ پر تمام امتیں پیش کی گئیں، پس ایک نبی گزرے اور اُن کے ساتھ اُن کی امت تھی اور ایک نبی گزرے اُن کے ساتھ ایک گروہ تھا، اور ایک نبی گزرے اُن کے ساتھ دس افراد تھے اور ایک نبی گزرے اور اُن کے ساتھ پانچ افراد تھے اور ایک نبی اکیلے گزرے پھر میں نے ایک بڑے گروہ کو دیکھا تو میں نے پوچھا: اے جبرائیل! کیا یہ میری امت ہے؟ عرض کی: نہیں! لیکن آپ افق کی طرف دیکھیں! پس میں نے دیکھا تو بہت بڑا گروہ تھا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کی: یہ آپ کی امت ہے اور یہ جو ستر ہزار اُن کے آگے ہیں ان سے نہ حساب لیا جائے گا اور نہ اُن پر عذاب ہوگا۔ میں نے کہا: کیوں؟ انہوں نے عرض کی کہ وہ داغے نہیں نہ جھاڑ پھونک کرتے ہیں اور نہ بدفالی کرتے ہیں اور وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ حضرت عکاشہ بن محسن حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ میں کھڑے ہوئے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ سے دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے اُن میں شامل فرما دے! حضور اقدس ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! عکاشہ کو ان میں شامل فرما دے پھر ایک اور آدمی کھڑا ہوا اُس نے عرض کی کہ اللہ سے دعا فرمائیں کہ مجھے بھی اللہ اُن میں شامل فرما دے! آپ نے فرمایا: عکاشہ تم

سے سبقت لے گیا۔

(صحیح بخاری: کتاب: الرفاق: باب: يدخل الجنة سبعون الفا بغير حساب: رقم الحديث: ٦٥٤١: دار الكتاب العربي: بيروت) (صحیح بخاری: اطراف الحديث: ٥٧٠٥-٥٧٥٢-٦٤٧٢-٦٥٤١) (صحیح مسلم: کتاب: الايمان: باب: الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب: رقم الحديث: ٥٢٦) (سنن الترمذی: کتاب: القيامة والرفاق: باب: ما جاء في صفة او انى الحوض: رقم الحديث: ٢٤٤٦) (مسند احمد: رقم الحديث: ٣٨٨٢: صحيح ابن حبان: رقم الحديث: ٦٤٣٠) (مشکوٰۃ المصابيح: کتاب: الرفاق: رقم الحديث: ٥٢٩٦)

٢٠٥- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَرَانِي بَابَ الْجَنَّةِ الَّتِي تَدْخُلُ مِنْهُ أُمَّتِي. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ مَعَكَ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا إِنَّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام نے میرا ہاتھ پکڑا پھر مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس سے میری امت داخل ہوگی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے پسند ہے کہ میں آپ کے ساتھ ہوتا تا کہ میں بھی جنت کا وہ دروازہ دیکھتا۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: یقیناً تم اے ابو بکر! میری امت کے پہلے شخص ہو جو جنت میں اس دروازہ سے داخل ہوگا۔

(سنن ابوداؤد: کتاب: السنة: باب: فی التفضیل: رقم الحديث: ٤٦٥٢) (المستدرک: رقم الحديث: ٤٤٤٤: المعجم الاوسط للطبرانی: رقم الحديث: ٢٥٩٤: فضائل الصحابة: رقم الحديث: ٥٩٣: تهذيب الاسماء للنووي جلد ٢ صفحہ ٤٦٨: تاريخ بغداد جلد ٥ صفحہ ٤٣٤)

٢٠٦- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ فَلَا يَبْقَى أَهْلُ دَارٍ وَلَا أَهْلُ غُرْفَةٍ إِلَّا قَالُوا: مَرْحَبًا مَرْحَبًا إِلَيْنَا إِلَيْنَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَوَى عَلَى هَذَا الرَّجُلِ فِي ذَلِكَ الْيَوْمَ قَالَ: أَجَلَ وَأَنْتَ هُوَ يَا أَبَا بَكْرٍ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک ایسا شخص داخل ہو گا جس سے ہر گھر والے اور ہر بالا خانے والے کہیں گے: مرحبا! ہمارے پاس آئیں! ہمارے پاس آئیں! حضرت ابو بکر نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ شخص کتنا کامیاب اور سرخ رو ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں! اے ابو بکر! وہ تم ہو گے۔

(صحیح ابن حبان: کتاب: اخباره عن مناقب الصحابة: رقم الحديث: ٦٨٦٧: دار المعرفه: بيروت) (المعجم الكبير رقم الحديث: ١١١٦٦: المعجم الاوسط رقم الحديث: ٤٨٥)

٢٠٧- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَّلُ طَعَامٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل جنت کو جو سب سے پہلا کھانا ملے

يَا كُلُّهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ زِيَادَةُ كِبِدِ حُوتٍ .

گا وہ مچھلی کی کلیجی کا زائد حصہ ہوگا۔

(صحیح بخاری، کتاب: الرقاق، باب: صفة الجنة والنار، رقم الحديث: ٦٥٤٦، دار الكتاب العربي، بيروت) (مسند احمد

جلد ٦ صفحہ ٥٤٦ رقم الحديث: ١٣٣١١) (صحیح ابن حبان رقم الحديث: ٧١٦١)

٢٠٨- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ وَأَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ جِئَءَ بِالْمَوْتِ حَتَّى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، ثُمَّ يُذْبَحُ، ثُمَّ يُنَادَى مُنَادٍ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ، وَيَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ. فَيَزْدَادُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا إِلَى فَرَحِهِمْ، وَيَزْدَادُ أَهْلُ النَّارِ حُزْنًا إِلَى حُزْنِهِمْ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب جنتی، جنت میں اور جہنمی، جہنم میں پہنچ جائیں گے تو موت کو لایا جائے گا یہاں تک کہ اُسے جنت اور دوزخ کے درمیان رکھا جائے گا، پھر اُسے ذبح کر دیا جائے گا اور ایک پکارنے والا پکارے گا: اے اہل جنت! اب کبھی موت نہیں آئے گی اور اے اہل نار! اب کبھی موت نہیں آئے گی، پس اہل جنت کو فرحت بالائے فرحت پہنچے گی اور اہل نار کو غم بالائے غم پہنچے گا۔

(صحیح بخاری، کتاب: الرقاق، باب: صفة الجنة والنار، رقم الحديث: ٦٥٤٨، دار الكتاب العربي، بيروت) (صحیح مسلم،

کتاب: الجنة وصفة نعيمها، باب: النار يدخلها الجبارون، رقم الحديث: ٧١٨٤، دار الكتاب العربي) (مسند احمد جلد ٢ صفحہ

١١٨ رقم الحديث: ٦١٦٥) (صحیح ابن حبان رقم الحديث: ٧٣٧٣)

٢٠٩- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَا أَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ، وَآخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا، رَجُلٌ يُوتَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَقَالُ: أَعْرِضُوا عَلَيْهِ صِفَارَ ذُنُوبِهِ، وَارْفَعُوا عَنْهُ كِبَارَهَا، فَتُعَرَّضُ عَلَيْهِ صِفَارُ ذُنُوبِهِ، فَيَقَالُ: عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، كَذَا وَكَذَا، وَعَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، كَذَا وَكَذَا، فَيَقُولُ: نَعَمْ، لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُنْكِرَ، وَهُوَ مُشْفِقٌ مِّنْ كِبَارِ ذُنُوبِهِ أَنْ تُعَرَّضَ عَلَيْهِ فَيَقَالُ لَهُ: فَإِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَنَةٍ حَسَنَةً، فَيَقُولُ: رَبِّ، قَدْ عَمِلْتُ أَشْيَاءَ لَا أَرَاهَا هُنَا.

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک ضرور میں اُس جنتی کو جانتا ہوں جو سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا اور سب سے آخر میں جہنم میں سے نکلے گا، وہ ایک مرد ہوگا جسے قیامت کے دن لایا جائے گا۔ پس کہا جائے گا کہ اس پر اس کے صغیرہ گناہ پیش کرو اور کبیرہ گناہ اس سے اٹھائے رکھو (یعنی کبیرہ گناہ ابھی پیش نہ کرو) پس اُس پر اُس کے صغیرہ گناہ پیش کیے جائیں گے اور اُس سے کہا جائے گا کہ تُو نے فلاں فلاں دن میں یہ اور یہ عمل کیا تھا، فلاں اور فلاں دن میں یہ اور یہ عمل کیا تھا۔ پس وہ کہے گا: ہاں! اور اُس کو انکار کی جرأت نہ ہوگی اور وہ اپنے کبیرہ گناہوں سے ڈر رہا ہوگا کہ کہیں وہ بھی پیش نہ کر دیئے جائیں۔ پس اُس سے کہا جائے گا: بے شک تیرے لیے ہر

گناہ کے بدلے میں ایک نیکی ہے وہ (اللہ جل مجدہ کی رحمت واسعہ دیکھ کر) کہے گا: اے میرے رب! میں نے تو بہت سے عمل اور بھی کیے ہیں جن کو میں یہاں نہیں دیکھ رہا۔

(صحیح مسلم: کتاب: الایمان، باب: ادنی اہل الجنة منزلة فیہا، رقم الحدیث: ۴۴۶، دارالکتاب العربی، بیروت) (سنن الترمذی: کتاب: صفة جہنم، رقم الحدیث: ۲۵۹۶، دارالمعرفہ، بیروت) (مسند احمد رقم الحدیث: ۲۲۱۰۹، صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۷۳۷۵، مشکوٰۃ المصابیح رقم الحدیث: ۵۵۸۷)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص سب کے بعد جنت میں داخل ہوگا وہ گرتا پڑتا اور گھسٹتا ہوا جہنم سے اس حال میں نکلے گا کہ جہنم کی آگ اُسے جلا رہی ہوگی، جب جہنم سے نکل جائے گا تو پلٹ کر جہنم کی طرف دیکھے گا اور جہنم سے مخاطب ہو کر کہے گا: بڑی برکت والی ہے وہ ذات جس نے مجھے تجھ سے نجات دی، اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ نعمت عطا فرمائی ہے کہ اولین و آخرین میں سے کسی کو بھی ایسی نعمت نہیں عطا فرمائی ہوگی، پھر اُس کے لیے ایک درخت بلند کیا جائے گا، وہ شخص عرض کرے گا: اے میرے رب عزوجل! مجھے اس درخت کے قریب کر دے تاکہ میں اس کے سایہ کو حاصل کروں اور اس کے پھلوں سے پانی پیوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے ابن آدم! اگر میں تیرا یہ سوال پورا کر دوں تو پھر تو کوئی اور سوال کرے گا! وہ عرض کرے گا: ہرگز نہیں! اے میرے رب! اور اللہ تعالیٰ اُس سے سوال نہ کرنے کا معاہدہ فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ اُس کا عذر قبول فرمائے گا کیونکہ وہ ایسی ایسی نعمتیں دیکھے گا جس پر صبر کرنا اس کے لیے ممکن نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اُس شخص کو اس درخت کے قریب کر دے گا، وہ اس کے سائے میں آرام کرے گا اور اُس کے پھلوں کے پانی سے اپنی پیاس بجھائے گا، پھر اُس کے لیے ایک اور درخت ظاہر کیا جائے گا جو پہلے درخت سے کہیں زیادہ خوبصورت ہوگا۔ وہ شخص عرض کرے

۲۱۰- عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: آخِرُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ، فَهُوَ يَمْشِي مَرَّةً، وَيَكْبُو مَرَّةً، وَتَسْفَعُهُ النَّارُ مَرَّةً، فَإِذَا مَا جَاوَزَهَا انْفَتَحَتْ إِلَيْهَا. فَقَالَ: تَبَارَكَ الَّذِي نَجَّانِي مِنْكَ، لَقَدْ أَعْطَانِي اللَّهُ شَيْئًا مَا أَعْطَاهُ أَحَدًا مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، فَتَرَفُّعَ لَهُ شَجَرَةٌ، فَيَقُولُ: أَيُّ رَبِّ أَذِنَنِي مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا سَظِلَّ بِظِلِّهَا، وَأَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا، فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَا ابْنَ آدَمَ، لَعَلِّي أَنْ أَعْطَيْتُكَهَا سَأَلْتَنِي غَيْرَهَا، فَيَقُولُ: لَا يَا رَبِّ، وَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا، وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ، لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ، فَيَذِنِيهِ مِنْهَا، فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا، وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا، ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأُولَى، فَيَقُولُ: أَيُّ رَبِّ أَذِنَنِي مِنْ هَذِهِ لِأَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا، وَاسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا، لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا، فَيَقُولُ: يَا ابْنَ آدَمَ، أَلَمْ تُعَاهِدْنِي أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا؟ فَيَقُولُ: لَعَلِّي إِنْ أَذِنْتَكَ مِنْهَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا؟ فَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا، وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ، لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ عَلَيْهِ، فَيَذِنِيهِ مِنْهَا، فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا، وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا، ثُمَّ

گا: اے میرے رب! مجھے اس درخت کے قریب کر دے تاکہ میں اس کا سایہ حاصل کروں اور اس کا پانی پیوں اور اس کے بعد اب میں کوئی اور سوال نہیں کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے ابن آدم! کیا تُو نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا تھا کہ تُو مجھ سے کوئی اور سوال نہیں کرے گا اور اب اگر میں نے تجھے اس درخت تک پہنچا دیا تو پھر بھی تُو مجھ سے کوئی اور سوال کرے گا۔ اللہ تعالیٰ پھر اس سے اس بات کا عہد لے گا کہ وہ کوئی اور سوال نہیں کرے گا تاہم اللہ تعالیٰ کے علم میں وہ معذور ہوگا کیونکہ وہ ایسی نعمتیں دیکھے گا جن کے بغیر صبر نہیں ہو سکتا پھر اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس درخت کے قریب کر دے گا وہ اس کے سایہ میں آرام کرے گا اور اس کا پانی پئے گا پھر اس کو جنت کے دروازہ پر ایک درخت دکھایا جائے گا جو پہلے دونوں درختوں سے زیادہ حسین ہوگا پھر وہ شخص کہے گا: اے میرے رب! مجھے اس درخت کے قریب کر دے تاکہ میں اس کے سایہ میں آرام کروں اور پھر اس کا پانی پیوں اور اس کے بعد میں کوئی اور سوال نہیں کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے ابن آدم! کیا تُو نے مجھ سے عہد نہیں کیا تھا کہ تُو اس کے بعد کوئی اور سوال نہیں کرے گا۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں اس کے بعد اور کوئی سوال نہیں کروں گا اور اللہ تعالیٰ اس کو معذور قرار دے گا کیونکہ وہ ایسی نعمتیں دیکھے گا جن پر انسان صبر نہیں کر سکتا پھر اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس درخت کے قریب کر دے گا۔ جب وہ اس درخت کے قریب پہنچے گا تو جنتیوں کی آوازیں سنے گا وہ پھر عرض کرے گا: اے میرے رب! مجھے اس جنت میں داخل کر دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے ابن آدم! تیرے سوالوں کو کیا چیز روک سکتی ہے؟ کیا تُو اس بات پر راضی ہے کہ میں تجھے (جنت میں) دنیا اور اس

تَرْفَعُ لَهُ شَجَرَةً عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأُولَيْنِ، فَيَقُولُ: أَيُّ رَبِّ، أَذِنَنِي مِنْ هَذِهِ لَا سَتِظِلُّ بِظِلِّهَا، وَأَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا، لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا، فَيَقُولُ: يَا ابْنَ آدَمَ، أَلَمْ تَعَاهِدْنِي أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا؟ قَالَ: بَلَى، يَا رَبِّ، هَذِهِ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا، وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ، لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهَا، فَيُذِنُ مِنْهَا، فَإِذَا أَدْنَاهُ مِنْهَا فَيَسْمَعُ أَصْوَاتَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ: أَيُّ رَبِّ، أَذْخَلْنِيهَا، فَيَقُولُ: يَا ابْنَ آدَمَ، مَا يَصْرِيئُ مِنْكَ؟ أَيْرُضِيكَ أَنْ أُعْطِيَكَ الدُّنْيَا، وَمِثْلَهَا مَعَهَا؟ قَالَ: يَا رَبِّ، أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ: أَلَا تَسْأَلُونِي مِمَّ أَضْحَكَ؟ فَقَالُوا: مِمَّ تَضْحَكَ؟ قَالَ: هَكَذَا ضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: مِمَّ تَضْحَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: مِنْ ضَحِكِ رَبِّ الْعَالَمِينَ حِينَ قَالَ: أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّي، وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ فَيَقُولُ إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ مِنْكَ، وَلَكِنِّي عَلَى مَا أَشَاءُ قَادِرٌ.

(صحیح مسلم کتاب: الایمان باب: آخر اہل النار خروجاً رقم الحدیث: ۴۶۳ دارالکتاب العربی بیروت)
(صحیح بخاری کتاب: الرفاق باب: صفة الجنة والنار رقم الحدیث: ۶۵۶۷ واخرجه ایضاً فی کتاب: التوحید باب: کلام الرب عزوجل يوم القيامة رقم الحدیث: ۷۵۱۱) (سنن الترمذی کتاب: صفة جهنم رقم الحدیث: ۲۵۹۵) (سنن ابن ماجہ کتاب: الزهد باب: صفة الجنة رقم الحدیث:

(مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۵۶۴ رقم الحدیث: ۴۳۳۹) جتنی اور جگہ دوں! وہ شخص عرض کرے گا: اے میرے رب! تو مجھ سے مذاق کرتا ہے حالانکہ تو رب العالمین ہے۔ یہ حدیث سنا کر

(۳۹۷۶)

حضرت عبداللہ بن مسعود مسکرا پڑے پھر آپ نے حدیث سننے والوں سے کہا: تم نے مجھ سے پوچھا نہیں کہ میں کیوں ہنسا ہوں؟ لوگوں نے کہا: بتلائیے! آپ کیوں ہنسے ہیں؟ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ بھی یہ بات فرما کر مسکرائے تھے۔ صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کس وجہ سے ہنسے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ضحک (جو اُس کے شایانِ شان ہے) کی وجہ سے جب اُس شخص نے یہ کہا: کیا تو مجھ سے مذاق کرتا ہے حالانکہ تو رب العالمین ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں مذاق نہیں کرتا لیکن میں ہر چیز پر قادر ہوں۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن جہنم کو لایا جائے گا اُس کی ستر ہزار لگائیں ہوں گی اور ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اس کو کھینچیں گے۔

۲۱۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّونَهَا .

(صحيح مسلم كتاب: الجنة وصفة نعيمها واهلها باب: في شدة نار جهنم رقم الحديث: ۷۱۶۴ دار الكتاب العربي بيروت) (مسند الترمذی كتاب: صفة جهنم باب: ما جاء في صفة النار رقم الحديث: ۲۵۷۳ دار المعرفة بيروت) (مشکوۃ المصابيح كتاب: احوال القيامة باب: صفة النار واهلها رقم الحديث: ۵۶۶۶ دار الكتب العلمية بيروت)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ حضور اقدس ﷺ نے کسی چیز کے گرنے کی آواز سنی تو نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ ہم نے عرض کی: اللہ (عزوجل) اور اُس کا رسول (ﷺ) بہتر جانتے ہیں! فرمایا: یہ ایک پتھر ہے جو ستر برس پہلے جہنم میں پھینکا گیا تھا پس وہ اب تک آگ میں گرتا رہا یہاں تک کہ وہ اس کی گہرائی تک پہنچ گیا۔

۲۱۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ سَمِعَ وَجْبَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَذَرُونَ مَا هَذَا؟ قَالَ: قُلْنَا! اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: هَذَا حَجَرٌ رُمِيَ بِهِ فِي النَّارِ مِنْهُ سَبْعِينَ خَرِيفًا، فَهُوَ يَهْوِي فِي النَّارِ الْآنَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى قَعْرِهَا .

(صحیح مسلم کتاب: الجنة وصفة نعيمها باب: في شدة نار جهنم وبعد قعرها رقم الحديث: ٧١٦٧ دار الكتاب العربي بيروت) (مسند احمد جلد ٤ صفحہ ٤٢٧ رقم الحديث: ٩٠٧٣)

٢١٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا بَيْنَ مُنْكَبِي الْكَافِرِ مَسِيرَةَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ لِلرَّاحِبِ الْمُسْرِعِ .
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کافر کے دو کندھوں کے درمیان تین دن کے تیز سواری کی مسافت کا فاصلہ ہوگا۔

(صحیح بخاری کتاب: الرقاق باب: صفة الجنة والنار رقم الحديث: ٦٥٥١ دار الكتاب العربي بيروت) (صحیح مسلم کتاب: الجنة وصفة نعيمها باب: النار يدخلها الجبارون رقم الحديث: ٧١٨٦ دار الكتاب العربي بيروت)

٢١٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُضْبَهُ فِي النَّارِ فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ سَيَّبَ الشُّيُوبَ . هَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ .
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے عمرو بن عامر خزاعی کو جہنم میں دیکھا کہ اپنی آنت گھیٹ رہا ہے یہی وہ پہلا شخص ہے جس نے سائب چھوڑنے کی رسم جاری کی تھی۔

(صحیح بخاری کتاب: المناقب باب: قصة خزاعة رقم الحديث: ٣٥٢١ دار الكتاب العربي بيروت) (صحیح مسلم کتاب: الجنة باب: النار يدخلها الجبارون رقم الحديث: ٧١٩٣ دار الكتاب العربي) (مسند احمد جلد ٤ صفحہ ٤١٣ رقم الحديث: ٩٠٢٢) (صحیح ابن حبان رقم الحديث: ٦٢٦٠)

قال العلامة قاضي عياض رحمة الله عليه: ومن معجزاته صلى الله عليه وسلم الاطلاع على الغيب . (الشفاء صفحہ ٤١ دار ابن حزم)
حضرت امام علامہ قاضی عیاض متوفی ٥٢٣ھ فرماتے ہیں: حضور اقدس ﷺ کے معجزات میں سے ایک معجزہ غیب پر مطلع ہونا ہے۔

وقال ايضاً: فصل: في ما اطلع عليه من الغيوب . ومن ذلك اطلع عليه من الغيوب وما يكون . والاحاديث في هذا الباب بحر لا يدرك قعره ولا ينزف غمره . وهذه المعجزة من جملة معجزاته المعلومه على القطع الواصل اليها خبرها على التواتر لكثرة روايتها واتفاق معانيها على الاطلاع على الغيب . (الشفاء صفحہ ٢٠٨ دار ابن حزم)
اور انہی امام نے ارشاد فرمایا: یہ فصل ہے اس بارے میں کہ حضور اقدس ﷺ کو غیب پر مطلع کیا گیا اور حضور اقدس ﷺ کے غیب پر اور آئندہ ہونے والے واقعات کے متعلق احادیث کا ایسا سمندر ہے جس کی گہرائی اور حقیقت کا ادراک نہیں کیا جاسکتا اور یہ معجزہ حضور اقدس ﷺ کے ان معجزات میں سے ہے جو قطعی طور پر معلوم ہیں جن کی خبر ہم تک تواتر سے پہنچی ہے کثرت رواۃ کی وجہ سے اور ان تمام احادیث کے معانی اس پر متفق ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کو غیب پر مطلع کیا گیا ہے۔

قال الامام شرف الدين ابى عبد الله
البوصيرى: فان من جودك الدنيا وضرتها . ومن
علومك علم اللوح والقلم .

(قصيدة البردة صفحہ ۱۸۳ دارالکتب العلمیہ بیروت)

قال الامام على القارى: وكون علومهما من
علومه عليه السلام ان علومه تنوع الى الكليات
والجزئيات وحقائق ومعارف وعوارض تتعلق
بالذات والصفات وعلومهما يكون نهرا من بحور
علمه وحرفا من سطور علمه . (حل العقد شرح
القصيدة البردة للعلی القاری رحمۃ اللہ علیہ)

قال الامام فخر الدين الرازى: تحت الاية:
”وكذلك نرى ابراهيم ملكوت السموات
والارض“ . ان الله اراه الملكوت بالعين قالوا ان
الله تعالى شق له السموات حتى راي العرش
والكرسى والى حيث ينتهى فوقية العالم
الجسمانى وشق له الارض الى حيث ينتهى الى
السطح الاخر من العالم الجسمانى وراى ما فى
السموات من العجائب والبدائع وراى ما فى باطن
الارض من العجائب والغرائب .

(التفسير الكبير جلد ۴ صفحہ ۷۳ دارالفکر بیروت)

قال الامام قرطبي رحمه الله عليه: عن
سعيد بن المسيب يقول: ليس من يوم الا تعرض
على النبی صلی اللہ علیہ وسلم امته غدوة وعشية
فيعرفهم بسيماهم واعمالهم فلذلك يشهد عليهم

امام شرف الدين ابو عبد الله البوصيرى اپنے مشہور زمانہ قصیدہ
بردہ میں فرماتے ہیں: بے شک دنیا اور آخرت آپ کے جود و کرم
سے ہے اور لوح و قلم کا علم آپ کے علم کا بعض ہے۔

اور لوح و قلم کا علم حضور اقدس ﷺ کے علوم کا بعض اس
لیے ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے علوم منقسم ہیں جزئیات اور
کلیات، حقائق و معارف جو متعلق ہیں ذات و صفات سے۔ لہذا
لوح و قلم کا علم حضور اقدس ﷺ کے علم کے دریاؤں کی ایک نہر
ہے اور آپ کے علم کے سطروں کا ایک حرف ہے۔

امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت
ابراہیم علیہ السلام کو تمام ملکوت ان کی آنکھ سے دکھلائے یہاں تک
کہ تمام آسمانوں کے پار انہیں عرش اور کرسی دکھلائی۔ غرضیکہ اوپر کی
جانب میں جو کچھ بھی تھا وہ دکھلایا، پھر نیچے کی جانب زمین کی آخری
گہرائی تک میں جو کچھ تھا وہ دکھلایا اور آسمان و زمین کے عجائب و
غرائب بھی اس طرح دکھلائے جیسے ان کی ظاہری نشانیاں دکھلائی
تھیں۔

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن
المسیب تابعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہر دن صبح و شام کو نبی مکرم
ﷺ پر آپ کی امت پیش کی جاتی ہے پس سرکارِ دو عالم ﷺ
اپنی امت کو چہروں اور ان کے اعمال کے ذریعے پہچانتے ہیں اسی

لیے قیامت کے دن امت کے لیے گواہی دیں گے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”پس اُس وقت کیا حال ہوگا کہ جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو اے حبیب! ان تمام پر گواہ بنا کر لائیں گے۔“

حضور ﷺ اپنے نور نبوت کی وجہ سے ہر دیندار کے دین و جانتے ہیں کہ دین کے کس درجہ تک پہنچا ہے اور اس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے اور کون سا حجاب اُس کی ترقی سے مانع ہے پس حضور اقدس ﷺ تمہارے گناہوں کو اور تمہارے ایمانی درجات و اور تمہارے اخلاص و نفاق کو پہچانتے ہیں۔ لہذا اُن کی گواہی دنیا میں بحکم شرع امت کے حق میں قبول اور واجب العمل ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے سے لے کر پہلی دفعہ صور پھونکنے تک جو کچھ دنیا میں ہے وہ حضور نبی مکرم ﷺ پر منکشف کر دیا گیا یہاں تک کہ اول سے آخر تک تمام احوال آپ کو معلوم ہو گئے اور آپ نے بعض احوال کی خبر صحابہ کرام کو بھی دی۔

امام ابوالعباس احمد بن ابراہیم المالکی القرطبی متوفی ۲۵۶ھ فرماتے ہیں: جو شخص رسول اللہ ﷺ کی وساطت کے بغیر غیوب خمسہ کے جاننے کا دعویٰ کرے وہ اس دعویٰ میں جھوٹا ہے۔

(المفہم جلد ۱ صفحہ ۱۵۶ مطبوعہ دار ابن کثیر بیروت) (عمدة القاری جلد ۱ صفحہ ۲۹۰ فتح الباری جلد ۱ صفحہ ۱۲۴ ارشاد الساری جلد ۱ صفحہ ۱۳۸ فتح الملہم جلد ۱ صفحہ ۱۷۲)

علامہ زرقانی ”المواہب“ کی شرح میں لکھتے ہیں کہ علم قیامت اور باقی ان پانچ چیزوں کے متعلق جن کا سورۃ لقمان کی آخری آیت میں ذکر ہے۔ علماء نے وہی کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے

يقول الله تبارك و تعالى: ”فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ هَؤُلَاءِ شَهِيدًا“ (النساء: ۴۱)

(التذكرة صفحہ ۲۵۷ دارالكتاب العربی بیروت)

قال الشاه عبد العزيز الدهلوی رحمة الله عليه: رسول ﷺ مطلع است بنور نبوت بر دین ہر متدین بدین خود کہ در کدام درجہ از دین من رسیدہ و حقیقت ایمان او چیست و حجابے کہ بداں از ترقی محبوب مانده است کدام است پس او مے شناسد گناہاں شمار او درجات ایمان شمار او اعمال بد و نیک شمار او اخلاق و نفاق شمار لہذا شہادت او در دنیا بحکم شرع در حق امت مقبول واجب العمل است۔

(تفسیر عزیزی زیر آیت ”و یكون الرسول علیکم شہیدا“ جلد ۱ صفحہ ۵۱۸)

قال الشيخ عبد الحق المحدث الدهلوی رحمة الله عليه: از زمان آدم تا نوح اولی بروئے ﷺ منکشف ساختند تا ہمہ احوال اور از اول و آخر معلوم گردد و یاران خود را نیز از بعضی احوال خبر داد۔ (مدارج النبوة جلد ۱ صفحہ ۱۴۴ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر)

قال الامام القرطبی رحمة الله عليه: فمن ادعى علم شيء منها غير مسند الى رسول الله صلى الله عليه وسلم كان كاذبا في دعواه۔

(المفہم جلد ۱ صفحہ ۱۵۶ مطبوعہ دار ابن کثیر بیروت) (عمدة القاری جلد ۱ صفحہ ۲۹۰ فتح الباری جلد ۱ صفحہ ۱۲۴ ارشاد الساری جلد ۱ صفحہ ۱۳۸ فتح الملہم جلد ۱ صفحہ ۱۷۲)

قال العلامة زرقانی: وقد قالوا في علم الساعة وباقي الخمس المذكورة في آية ”ان الله عندهم علم الساعة“ یعنی انه علمها ثم امر

بکتھا ۔

آپ کو ان پانچ چیزوں کا علم عطا فرمایا اور آپ کو انہیں مخفی رکھنے کا حکم دیا گیا۔

(شرح المواہب اللدنیہ جلد ۱ صفحہ ۲۶۵ فتح الباری جلد ۸ صفحہ ۴۰۳ ارشاد الساری جلد ۲ صفحہ ۲۰۳)

قال العلامة جلال الدین السیوطی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ: ذهب بعضهم الى انه صلى الله عليه وسلم اوتى علم الخمس ايضاً وعلم وقت الساعة والروح وانه امر بكتهم ذلك .

امام علامہ جلال الدین سیوطی شافعی فرماتے ہیں کہ بعض علماء نے یہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو اُمورِ خمسہ کا علم دیا گیا اور وقوعِ قیامت کا اور روح کا بھی علم دیا گیا ہے اور آپ کو ان کے مخفی رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

(شرح الصدور صفحہ ۳۱۹ مطبوعہ بیروت) (الخصائص الكبرى جلد ۲ صفحہ ۳۳۵ بیروت)

قال العلامة الصاوی المالکی: قال العلماء الحق انه لم يخرج نبينا صلى الله عليه وسلم من الدنيا حتى اطلعه الله على تلك الخمس ولكنه امر بكتهم . (تفسير صاوی جلد ۳ صفحہ ۲۱۵)

علماء نے فرمایا کہ حق بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دنیا سے اس وقت تک وفات نہیں پائی جب تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان پانچ چیزوں کے علم پر مطلع نہیں فرمادیا لیکن آپ کو ان علوم کے مخفی رکھنے کا حکم فرمایا۔

قال العلامة آلوسی الحنفی: لم يقبض رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى علم كل شيء يمكن العلم به . (روح المعاني جلد ۱۵ صفحہ ۱۵۴ بیروت)

علامہ سید محمود آلوسی حنفی نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اُس وقت تک وفات نہیں پائی جب تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر اُس چیز کا علم نہ دے دیا جس کا علم دینا ممکن تھا۔

وقال ايضاً: ويجوز ان يكون الله تعالى قد اطلع حبيبه عليه الصلوة والسلام على وقت قيامها على وجه كامل لكن لا على وجه يحاكي علمه تعالى به الا انه سبحانه اوجب عليه صلى الله عليه وسلم كتمه لحكمة ويكون ذلك من خواصه عليه الصلوة والسلام .

نیز فرمایا کہ یہ بات جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو وقوعِ قیامت پر مکمل اطلاع دی ہو مگر اس طریقہ پر نہیں کہ اُس سے علمِ الہی عزوجل کا اشتباہ ہو الا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے کسی حکمت کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ پر اُس کا اخفاء واجب کر دیا ہو اور یہ علم رسول اللہ ﷺ کے خواص میں سے ہو۔

(روح المعانی جلد ۲۱ صفحہ ۱۱۳ بیروت)

قال الامام فخر الدين الرازي الشافعي: عالم الغيب فلا يظهر على غيبه المخصوص وهو قيام القيامة احداثاً ثم قال بعده لكن من ارتضى من

امام علامہ فخر الدین رازی شافعی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے وہ اپنے مخصوص غیب یعنی قیامت قائم ہونے کے وقت پر کسی کو مطلع نہیں فرماتا البتہ ان کو مطلع فرماتا ہے جس سے وہ راضی

رسول۔ (التفسیر الکبیر جلد ۱۰ صفحہ ۶۷۸ 'دار الفکر' بیروت) ہوتا ہے اور وہ اللہ کے رسول ہیں۔

قال العلامة التفتازانی: ولا یبعد ان یطلع علیہ (ای وقوع القیامۃ) بعض الرسل من الملائکۃ او البشر۔ (شرح المقاصد جلد ۵ صفحہ ۶ طبع ایران)

قال السید عبد العزیز دباغ: وکیف یخفی امر الخمس علیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام والواحد من اهل التصرف من امتہ الشریفۃ لا یمکنہ التصرف الا بمعرفة هذه الخمس۔ (الابریر صفحہ ۴۸۳)

قال الشیخ عبد الحق المحدث الدہلوی: وحق آنست کہ در آیت دلیلے نیست بر آنکہ حق تعالیٰ مطلع نگر دانیدہ است حبیب خود را ﷺ بر ماہیت روح بلکہ احتمال دارد کہ مطلع گردانیدہ باشد و امر نکرد اورا کہ مطلع گرداند ایں قوم را و بعضے از علما در علم ساعت نیز ایں معنی گفتہ اند۔ (الیٰ ان قال) ولے گوید بندہ مسکین حصہ اللہ بنور العلم والیقین وچگونہ جرات کند مومن عارف کہ نفی علم حقیقت روح سید المرسلین و امام العارفین ﷺ کند و دادہ است اورا حق سبحانہ علم ذات و صفات خود و فتح کردہ بروئے فتح مبین از علوم اولین و آخرین روح انسانی چہ باشد کہ در جب حقیقت جامعہ وے قطرہ ایست از دریائے ذرہ از بیضائے فافہم وباللہ التوفیق۔ (مدارج النبوة جلد ۲ صفحہ ۴۰)

قال اللامام فخر الدین الرازی الشافعی: ان مسئلۃ الروح یعرفها اصاغر الفلاسفۃ وراذل

مفسر مشہیر امام فخر الدین رازی شافعی فرماتے ہیں کہ روح کے مسئلہ کو چھوٹے چھوٹے فلسفی اور کم درجہ کے متکلمین بھی جانتے

شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ حق یہ ہے کہ قرآن کی آیت میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں ہے کہ حق تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو روح کی حقیقت پر مطلع نہیں کیا بلکہ جائز ہے کہ مطلع فرمایا ہو اور لوگوں کو بتلانے کا حکم آپ کو نہ دیا ہو اور بعض علماء نے علم قیامت کے بارے میں یہی قول کیا ہے اور بندہ مسکین (اللہ اس کو نور علم و یقین کے ساتھ خاص فرمائے) یہ کہتا ہے کہ کوئی مومن عارف حضور اقدس ﷺ سے روح کے علم کی نفی کیسے کر سکتا ہے وہ جو سید المرسلین اور امام العارفین ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات و صفات کا علم عطا فرمایا ہے اور تمام اولین و آخرین کے علوم آپ کو عطا کیے ہیں ان کے سامنے روح کے علم کی کیا حقیقت ہے آپ کے علم کے سمندر کے سامنے روح کے علم کی ایک قطرہ سے زیادہ کیا حقیقت ہے۔

ہیں تو اگر رسول اللہ ﷺ یہ فرمائیں کہ میں روح کو نہیں جانتا تو یہ آپ سے لوگوں کی دوری اور توحش کا موجب ہوگا کیونکہ جو انسان بھی اس مسئلہ کو نہ جانے اس کی مذمت ہوتی ہے تو رسول اللہ ﷺ جو تمام مخلوق میں سب سے بڑے عالم و فاضل ہیں ان کو روح کی حقیقت کا علم کیونکر نہ ہوگا۔

شارح بخاری امام بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں کہ نبی مکرم ﷺ اللہ کے محبوب ہیں اور اس کی تمام مخلوق کے سردار ہیں اور آپ کا مرتبہ اس سے بہت بلند ہے کہ آپ کو روح کا علم نہ ہو آپ کو روح کا علم کیسے نہیں ہوگا! حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے متعلق بہ طور احسان فرمایا ہے آپ جس چیز کو بھی نہیں جانتے تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا علم عطا فرمادیا اور اللہ کا آپ پر بہت بڑا فضل ہے۔

المتکلمین فلو قال الرسول انی لا اعرفها لا ورث ذلك ما یوجب التحقیر والتنفیر فان الجہل بمثل هذه المسئلة یفید تحقیر ای انسان کان فکیف الرسول الذی هو اعلم العلماء و افضل الفضلاء .

(التفسیر الکبیر جلد ۵ صفحہ ۴۳۴ دار الفکر بیروت)

قال العلامة بدر الدین العینی: قلت جل منصب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو حبیب اللہ وسید خلقہ ان یکون غیر عالم بالروح و کیف وقد من اللہ علیہ بقولہ و علمک ما لم تکن تعلم و کان فضل اللہ علیک عظیما .

(عمدة القاری شرح صحیح البخاری جلد ۲ صفحہ ۲۰۱)



باب: ۶

سماعت سیدنا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

قرآنی آیات

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

وَنَادَىٰ أَصْحَابُ النَّارِ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ
أَفِضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ أَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ ۖ قَالُوا
إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكَافِرِينَ ۝ (الاعراف: ۵۰)

اور دوزخ کے لوگ جنت والوں کو پکاریں گے کہ پیہ تھوڑا سا
پانی ہم پر ڈال دو یا جو رزق اللہ نے تمہیں دیا ہے اسی میں سے پیہ
دے دو! وہ جواب دیں گے کہ اللہ نے دونوں چیزیں کافروں پر
حرام کر دی ہیں ۝

قال الامام فخر الدين الرازى الشافعى:

السؤال: اذا كانت الجنة فى اعلى السموات
والنار فى اسفل الارضين فمع هذا البعد الشديد
كيف يصح هذا النداء؟

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ
سوال یہ ہے کہ جب جنت آسمان کی بلندیوں پر اور جہنم
زمین کی پستیوں میں ہے تو اتنے شدید بعد اور دوری سے یہ نداء کس
طرح درست ہوگی؟

الجواب: هذا يصح على قولنا لانا عندنا البعد
الشديد والقرب الشديد ليس من موانع
الادراك. (التفسير الكبير جلد ۵ جزو ۱۴ صفحہ ۷۳-
۷۲ دار الفکر بیروت)

تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ نداء ہمارے (یعنی اہل سنت
کے) قول پر درست ہے اس لیے کہ ہمارے یعنی اہل سنت کے
نزدیک بہت زیادہ دوری اور بہت زیادہ قربت ادراک (یعنی
سماعت بصارت وغیرہ) سے مانع نہیں۔

قال الامام القرطبي المالكي:

السؤال: ولعلك تقول كيف يرى اهل الجنة
اهل النار واهل النار اهل الجنة؟ وكيف يسمع
بعضهم كلام بعض وبينهم ما بينهم من المسافة
وغلظ الحجاب؟

علامہ قرطبی مالکی متوفی ۶۷۱ھ فرماتے ہیں:
شاید تو کہے کہ اہل جنت اہل جہنم کو اور اہل جہنم اہل جنت کو
کیسے دیکھیں گے اور وہ ایک دوسرے کا کلام کس طرح سنیں گے؟
حالانکہ ان کے درمیان بہت مسافت اور سخت حجاب ہوں گے؟

الجواب: فيقال لك لا تقل هذا، فان الله تعالى يقوى اسماعهم وابصارهم حتى يرى بعضهم بعض ويسمع بعضهم كلام بعض وهذا قريب في القدرة . (التذكرة باب: منه في رفع لهب النار، صفحہ ۳۴۷ دارالكتاب العربی، بیروت)

قال الله تبارك وتعالى:

وَإِذْ قَالَ النَّاسُ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ (الحج: ۲۷)

قال السيد محمود آلوسی: اخرج ابن ابی شیبہ فی المصنف وابن جریر وابن المنذر والحاکم وصححه والبیہقی فی سننه عن ابن عباس قال لما فرغ ابراهيم عليه السلام من بناء البيت قال رب قد فرغت فقال اذن فی الناس بالحج قال یا رب فما يبلغ صوتی؟ قال اذن وعلى البلاغ قال رب کیف اقول؟ قال قل یا ایها الناس كتب علیکم الحج الی البيت العتیق تسمعه اهل السماء والارض . (روح المعانی جزو ۱۷ صفحہ ۱۸۲، دار احیاء التراث العربی، بیروت) (المستدرک جلد ۲ صفحہ ۳۸۸، جامع البیان للطبری رقم الحدیث: ۱۸۹۳۵، تفسیر ابن ابی حاتم رقم الحدیث: ۱۳۸۷۷، الجامع لاحکام القرآن جلد ۱۲ صفحہ ۳۷) (التفسیر الکبیر جلد ۸ صفحہ ۲۵، دارالفکر، بیروت)

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

پس تجھے جواب دیا جائے گا کہ تو یہ بات نہ کر اس لیے کہ بے شک اللہ تعالیٰ ان کی سماعتوں اور بصارتوں کو قوی کر دے گا حتیٰ کہ وہ ایک دوسرے کو دیکھیں گے اور ایک دوسرے کا کلام سنیں گے اور یہ اللہ رب العزت کی قدرت کے قریب ہے۔

(اے ابراہیم علیہ السلام!) آپ لوگوں کو بلند آواز سے حج کے لیے نداء کرو لوگ پیدل اور دُہلی اونٹنیوں پر سوار ہو کر دور دراز راستوں سے آپ کے پاس آئیں گے O

علامہ سید محمود آلوسی حنفی لکھتے ہیں کہ امام ابن ابی شیبہ نے مصنف میں اور ابن جریر اور ابن منذر اور امام حاکم نے تصحیح کے ساتھ اور بیہقی نے سنن میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام بیت اللہ کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو عرض کی: اے میرے رب! میں فارغ ہو چکا ہوں تو اللہ جل مجدہ نے فرمایا: لوگوں کو حج کے لیے منادی کرو عرض کی: اے میرے رب عزوجل! اُن تک میری آواز کیسے پہنچے گی؟ تو اللہ جل مجدہ نے فرمایا: ”اذن وعلى البلاغ“ کہ اعلان آپ کریں (اور مشرق تا مغرب آفاق عالم میں) آپ کی آواز کو پہنچانا میرا کام ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے رب عزوجل! میں کیا کہوں؟ تو فرمایا: تم یوں کہو کہ اے لوگو! تمہارے اوپر اس قدیم گھر کا حج فرض کیا گیا ہے۔ ”فسمعه اهل السماء والارض“ پس آسمان اور زمین والوں نے آپ کی آواز کو سنا۔

حَتَّىٰ إِذَا آتَوَا عَلَىٰ وَادِ النَّمْلِ لَقَا نَمْلَةً
يَأْيُهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسْكِنَكُمْ ۖ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ
سُلَيْمَنُ وَجُنُودُهُ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۚ فَتَبَسَّمَ
ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا ۚ (النمل: ١٨)

حتیٰ کہ جب وہ چیونٹیوں کی وادی میں پہنچے تو ایک چیونٹی نے
کہا: اے چیونٹیو! اپنے اپنے بلوں میں داخل ہو جاؤ! کہیں سلیمان
اور اُن کا لشکر بے خبری میں تمہیں روند نہ ڈالے! اس کی بات سن کر
سلیمان (علیہ السلام) مسکرا کر ہنس دیئے۔

قال الامام حسين بن مسعود البغوي: قال
المقاتل وقد سمع عليه السلام قولها من ثلاثة
اميال - (معالم التنزيل جلد ۳ صفحہ ۴۰۵، دار احیاء التراث
العربی، بیروت)

امام حسین بن مسعود بغوی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں
کہ مقاتل نے فرمایا کہ حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام
نے تین میل کی مسافت سے چیونٹی کی آواز کو سن لیا۔

قال الله تبارك و تعالیٰ:

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ۝ (الكوثر: ۱)

بے شک ہم نے (اے حبیبِ مکرم ﷺ!) آپ کو کوثر کا
مالک بنا دیا ہے ۝

قال ابن عباس رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: الكوثر:
الخير الكثير الذي اعطاه الله اياه .

”حبرِ هذه الامة“ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
نے فرمایا: لفظ کوثر سے مراد ہر قسم کی خیر کثیر ہے جو اللہ رب العزت
نے اپنے حبیبِ مکرم ﷺ کو عطا فرمائی ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب: الرفاق، باب: فی الحوض، رقم الحدیث: ۶۵۷۸) (واخرجه ایضاً فی کتاب: التفسیر، سورة انا
اعطيناك الكوثر، رقم الحدیث: ۴۹۶۶، دارالکتاب العربی، بیروت)

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ۝
(الانبياء: ۱۰۷) کر بھیجا ہے ۝

النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ .
(الاحزاب: ۶) کے قریب ہیں۔

قال العلامة سيد محمود آلوسي رحمة الله
تعالى: (النبي أولى) أي احق واقرب اليهم (من
انفسهم) - (تفسير روح المعاني جلد ۲۱ صفحہ ۲۰۲، دار
احیاء التراث العربی، بیروت)

علامہ سید محمود آلوسی حنفی فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے
اولیٰ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ ایمان والوں کی
جانوں کے اُن سے بڑھ کر حق دار ہیں اور ایمان والوں کی جانوں
سے بھی بڑھ کر اُن کے قریب ہیں۔

يَأْيُهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَ كُمْ بُرْهَانٌ مِّن رَّبِّكُمْ .
اے لوگو! بے شک تمہارے پاس تمہارے رب (عزوجل)

(النساء) کی طرف سے برہان مطلق آگیا۔

احادیث مبارکہ

۲۱۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ قَالَ: مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحَبُّتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا وَإِنْ سَأَلَنِي لِأَعْطِيَنَّهُ وَلَئِنْ اسْتَعَاذَنِي لِأَعِيذَنَّهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ جس نے میرے ولی سے دشمنی رکھی، پس تحقیق میں نے اُس کے ساتھ جنگ کا اعلان کیا اور میرا بندہ ایسی کسی چیز کے ذریعے میرا قرب نہیں پاتا جو مجھے فرائض سے زیادہ محبوب ہوں اور میرا بندہ مسلسل نفلی عبادات کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اُسے اپنا محبوب بنا لیتا ہوں، پس جب میں اُسے اپنا محبوب بناتا ہوں تو میں اُس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور میں اُس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اُس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اُس کا پاؤں بن جاتا ہے جس سے وہ چلتا ہے اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں ضرور اُسے عطا فرماؤں گا اور اگر وہ میری پناہ مانگے تو میں ضرور اُسے پناہ دوں گا۔

(صحیح بخاری، کتاب: الرقاق، باب: التواضع، رقم الحديث: ۶۵۰۲) (صحیح ابن حبان، کتاب: البر والاحسان، رقم

الحديث: ۳۴۷) (السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۱۰ صفحہ ۲۱۹) (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب: الدعوات، رقم الحديث: ۲۲۶۶)

قال الامام فخر الدين الرازي الشافعي رحمة

الله تعالى: العبد اذا واطب على الطاعات بلغ الى المقام الذي يقول الله تعالى كنت له سمعا وبصرا فاذا صار نور جلال الله تعالى سمعا له سمع القريب والبعيد واذا صار نور جلال الله تعالى بصرا له راى القريب والبعيد. (الفسر الكبير جلد ۵ صفحہ ۶۸۸، دار الفکر، بیروت)

امام فخر الدین رازی شافعی فرماتے ہیں کہ بندہ جب طاعات و عبادات پر مواظبت کرتا ہے تو اُس مقام پر پہنچ جاتا ہے جس کے بارے میں اللہ جل مجدہ نے فرمایا: ”كنت له سمعا وبصرا“ پس جب اللہ عزوجل کا نور جلال اُس کے کانوں پر پڑتا ہے تو وہ بندہ ولی قریب اور دور کی آواز کو سنتا ہے اور جب اللہ کا نور جلال اُس کی آنکھوں پر پڑتا ہے تو وہ قریب اور بعید کی چیزوں کو دیکھتا ہے۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ

۲۱۶- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّیْ اَرٰی مَا لَا تَرَوْنَ
وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ أَطَّتِ السَّمَاءُ وَحُقَّ لَهَا أَنْ
تَبْطَأَ مَا فِيهَا مَوْضِعُ أَرْبَعِ أَصَابِعٍ إِلَّا وَمَلَكَ وَأَضْعَ
جَبْهَتَهُ سَاجِدًا لِلّٰهِ وَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمَ لَصَحِحَتْكُمْ
قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا .

نے ارشاد فرمایا: بے شک میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور
میں وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔ (دلیل یہ ہے) کہ آسمانوں سے
چڑچڑانے کی آواز آئی ہے اور حق بھی یہ ہے کہ وہ چڑچڑانے کیونکہ
اُس میں چار انگل کے برابر جگہ ایسی نہیں جہاں کوئی فرشتہ اللہ رب
العزت کے حضور سجدہ ریز نہ ہو خدا عزوجل کی قسم! اگر تم وہ جان لو
جو میں جانتا ہوں تو ضرور کم ہنسنا اور زیادہ رونا گے۔

(سنن الترمذی: کتاب: الزہد: باب: فی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو تعلمون ما اعلم: رقم الحدیث: ۲۳۱۲
دارالمعرفہ: بیروت) (سنن ابن ماجہ: کتاب: الزہد: باب: الحزن والبكاء: رقم الحدیث: ۴۱۹۰: دارالسلام: ریاض) (مسند احمد
جلد ۸ صفحہ ۵۶۰: رقم الحدیث: ۲۲۱۳۶) (المستدرک رقم الحدیث: ۳۹۳۸)

۲۱۷- عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ
فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ: يَهُودٌ تُعَذِّبُ فِي قُبُورِهَا .

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم
باہر تشریف لائے اُس وقت سورج غروب ہو چکا تھا۔ پس آپ
نے آواز سنی تو فرمایا: یہود کو ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے۔

(صحیح بخاری: کتاب: الجنائز: باب: التعوذ من عذاب القبر: رقم الحدیث: ۱۳۷۵: دارالکتاب العربی: بیروت) (صحیح
مسلم: کتاب: الجنة: باب: عرض مقعد الميت من الجنة: رقم الحدیث: ۷۲۱۵) (سنن النسائی: کتاب: الجنائز: باب: عذاب القبر:
رقم الحدیث: ۲۰۵۵) (مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: ۵۸۸: مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۳ صفحہ ۳۷۵: صحیح ابن حبان
رقم الحدیث: ۳۱۲۴: المعجم الکبیر رقم الحدیث: ۳۸۵۶: مسند احمد رقم الحدیث: ۲۳۵۳۹)

۲۱۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِبَلَالٍ عِنْدَ صَلَاةِ
الْفَجْرِ: يَا بَلَالُ! حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي
الْإِسْلَامِ فَإِنِّي سَمِعْتُ ذِفَّ نَعْلِكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي
الْجَنَّةِ قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجَى عِنْدِي أَنِّي لَمْ
أَتَطَهَّرْ طَهُورًا فِي سَاعَةٍ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ
بِذَلِكَ الطَّهُورِ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أَصَلِّيَ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی
مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے
فرمایا کہ مجھے یہ بتاؤ کہ تم نے اسلام میں جو عمل کیے ہیں ان میں تم کو
کس عمل پر اجر کی زیادہ توقع ہے؟ کیونکہ میں نے جنت میں اپنے
آگے تمہارے جوتیوں سے چلنے کی آہٹ سنی ہے۔ حضرت بلال
رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے ایسا کوئی عمل نہیں کیا ہے جس پر
مجھے زیادہ اجر ملنے کی توقع ہو سوائے اس کے کہ میں جب بھی دن یا
رات کے کسی وقت میں وضو کرتا ہوں تو اُس وضو سے اتنی نماز پڑھتا
ہوں جو میرے لیے مقدر کی گئی ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب: التہجد، باب: فضل الطہور باللیل والنہار، رقم الحدیث: ۱۱۴۹، دارالکتاب العربی، بیروت)
 (صحیح مسلم، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل بلال رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: ۶۳۲۴، دارالکتاب العربی، بیروت)
 (السنن الکبریٰ للنسائی، رقم الحدیث: ۸۲۳۶، صحیح ابن خزيمة، رقم الحدیث: ۱۲۰۸، صحیح ابن حبان، رقم الحدیث: ۷۰۸۵،
 شرح السنة، رقم الحدیث: ۱۰۱۱، مسند احمد، رقم الحدیث: ۸۴۰۳، مسند ابو یعلیٰ، رقم الحدیث: ۶۱۰۴، جامع المسانید لابن
 جوزی، رقم الحدیث: ۴۳۶۶)

۲۱۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ فِيهَا قِرَاءَةً، قُلْتُ مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: حَارِثَةُ ابْنُ النُّعْمَانِ .
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اس میں قرآن کی قرات سنی، میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ انہوں نے عرض کی: حارثہ بن نعمان (رضی اللہ عنہ)۔

(مسند احمد، مسند عائشہ، جلد ۱۰، صفحہ ۲۲، رقم الحدیث: ۲۴۸۰۸) (سنن النسائی الکبریٰ جلد ۵ صفحہ ۶۵، رقم الحدیث: ۸۲۳۳) (المستدرک رقم الحدیث: ۴۹۲۹، وقال صحیح علی شرط الشيخین) (حلیۃ الاولیاء جلد ۱ صفحہ ۳۶۵)
 (مسند الحمیدی جلد ۱ صفحہ ۱۳۶، رقم الحدیث: ۲۸۵) (مسند ابو یعلیٰ جلد ۹ صفحہ ۳۹۹، رقم الحدیث: ۴۴۲۵) (مجمع الزوائد جلد ۹ صفحہ ۳۱۳، رجالہ رجال صحیح)

۲۲۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ سَمِعَ وَجْبَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَدْرُونَ مَا هَذَا؟ قَالَ: قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ . قَالَ هَذَا حَجَرٌ رُمِيَ بِهِ فِي النَّارِ مِنْذُ سَبْعِينَ خَرِيفًا فَهُوَ يَهْوِي فِي النَّارِ الْآنَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى قَعْرِهَا .
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ حضور اقدس ﷺ نے کسی چیز کے گرنے کی آواز سنی، تاجدار کائنات ﷺ نے فرمایا: جاٹے ہو کہ یہ آواز کیا ہے؟ ہم نے عرض کی: اللہ عزوجل اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں! فرمایا: یہ وہ پتھر ہے جس کو ستر سال پہلے جہنم میں پھینکا گیا، پس وہ اب تک جہنم میں گرتا رہا حتیٰ کہ اس کی گہرائی تک پہنچ گیا۔

(صحیح مسلم، کتاب: الجنة، باب: فی شدة حر نار جہنم، رقم الحدیث: ۷۱۶۷، دارالکتاب العربی، بیروت) (مسند احمد بن حنبل، مسند ابی ہریرہ جلد ۴ صفحہ ۴۲۷، رقم الحدیث: ۹۰۷۴)

۲۲۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَيْنَمَا جِبْرِيلُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَمِعَ نَفِيسًا مِنْ فَوْقِهِ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ هَذَا بَابُ مِنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ، لَمْ يَفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ، فَانْزَلَ
 حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نبی مکرم ﷺ کی بارگاہ عالی میں حاضر تھے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے اوپر سے ایک آواز سنی، پس آپ نے اپنے سر انور کو بلند فرمایا اور فرمایا: یہ آسمان کا دروازہ ہے

مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ هَذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ وَقَالَ أَبَشِرْ بِنُورَيْنِ أُوتِيْتَهُمَا لَمْ يُوتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ . فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيَته .

جسے آج کھولا گیا ہے اور آج سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا۔ پس اس سے ایک فرشتہ اُترا تو فرمایا: یہ فرشتہ زمین کی طرف اُترا ہے اور آج سے پہلے کبھی نہیں اُترا۔ پس اُس نے خدمت عالی میں سلام نیاز پیش کیا اور عرض کی: بشارت قبول فرمائیں دونوروں کی جو آپ کو عطا فرمائے گئے اور آپ سے پہلے کسی کو نہیں دیئے گئے ”فاتحہ الکتاب“ اور ”سورة البقرہ کا آخر“ آپ ان میں سے کوئی حرف نہیں پڑھیں گے مگر وہ آپ کو عطا کیا جائے گا۔

(صحیح مسلم: کتاب: صلاة المسافرين: باب: فضل الفاتحة: رقم الحديث: ۱۸۷۷: دارالكتاب العربی بیروت) (سنن النسائی: کتاب: الافتاح: باب: فضل فاتحة الكتاب: رقم الحديث: ۹۰۸: دارالفکر بیروت) (سنن النسائی الکبریٰ رقم الحديث: ۸۹۳: مشکوة المصابیح رقم الحديث: ۲۱۲۴)

۲۲۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللَّهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بھی مجھ پہ سلام عرض کرتا ہے تو اللہ عزوجل میری روح کو مجھ پر لوٹا دیتا ہے تاکہ میں اس کے سلام کا جواب دوں۔

(سنن ابوداؤد: کتاب: المناسک: باب: زيارة القبور: رقم الحديث: ۲۰۴۱: دارالسلام ریاض) (مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۵۲۷: سنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۵ صفحہ ۲۴۵: مجمع الزوائد جلد ۱۰ صفحہ ۱۶۲: مشکوة المصابیح رقم الحديث: ۹۲۵: الترغیب والترہیب جلد ۲ صفحہ ۴۹۹)

قال العلامة تقي الدين السبكي: ان روح النبي صلى الله عليه وسلم وانه يسمع ويرد السلام . (شفاء القام صفحہ ۱۳۳: انباء الاذكياء للسيوطی صفحہ ۱۳)

علامہ تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور سرور عالم ﷺ کی روح مبارک آپ پر لوٹا دی گئی ہے اور بے شک آپ سلام کو سنتے ہیں اور اس کا جواب مرحمت فرماتے ہیں۔

قال الامام يوسف بن اسماعيل النبهاني: ويؤيد سماع النبي صلى الله عليه وسلم سلامه من يسلم عليه من قريب وبعيد مشروعية السلام عليه في التشهد في الصلوة بصيغة الخطاب اذ

امام علامہ یوسف بن اسماعیل نبھانی فرماتے ہیں: نماز کے دوران تشہد میں حضور اقدس ﷺ پر دور و نزدیک سے سلام پڑھنے والوں کے سلام کو سننے کی تائید کرتا ہے کیونکہ نمازی کہتا ہے: اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ (تعالیٰ) کی رحمتیں اور برکات ہوں۔

يقول المصلى السلام عليك ايها النبي ورحمة
الله وبركاته فلو لم يكن حيا يسمع جميع
المصلين اينما كانوا باسماء الله تعالى له ذلك
لما كان لهذا الخطاب معنى. (شواهد الحق صفحہ ۲۲)
قال الامام غزالي رحمة الله تعالى: واحضر
في قلبك النبي عليه السلام وشخصه الكريم وقل
السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته
وليصدق املك في انه يبلغه سلامك ويرد عليك
بما هو اوفى منه. (احياء العلوم جلد ۱ كتاب: اسرار
الصلوة صفحہ ۲۳۷) (مرفقة شرح مشکوة للملا علي قاري
جلد ۱ صفحہ ۵۵۷)

قال الشيخ عبد الحق المحدث دهلوي: آن
صلى الله عليه وسلم هميشه نصب العين مومنان وقررة العين
عابداں است در جميع احوال و اوقات خصوصا در حالت
عبادت کہ وجود نورانيت و انکشاف دریں محل بيشر وقوی تر
است و بعضی از عرفا گفته اند کہ ایں خطاب بجہت سريان
حقيقت محمدیہ است در ذرات موجودات و افراد ممکنات پس
آں حضرت ﷺ در ذات مصلیان موجود و حاضر است
پس مصلی را بايد کہ ازیں معنی آگاہ باشد و ازیں شہود غافل نبود
تا بانوار قرب و اسرار معرفت متنور و فائز گردد۔ (اشعة اللمعات
جلد ۱ صفحہ ۴۰۱ مدارج النبوة جلد ۱ صفحہ ۵۳۱)

۲۲۳- عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمُ

پس اگر حضور سرور عالم ﷺ زندہ نہ ہوں کہ تمام نمازیوں کے
سلام کو اللہ تعالیٰ کے سنانے سے بھی نہ سن کیں تو اس خطاب کا کیا
معنی؟

امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: التحیات پڑھتے وقت
جب تھو ”السلام عليك ايها النبي“ تک پہنچے تو اپنے دل میں
نبی پاک ﷺ اور آپ کی ذات بابرکات کو حاضر سمجھ اور پھر عرض
کر: ”السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته“ اور
تجھے پکا یقین ہونا چاہیے کہ تیرا سلام نبی پاک ﷺ کی بارگاہ عالی
میں پہنچ رہا ہے اور آپ اُس کا ایسا جواب دے رہے ہیں جو تیرے
جواب کی بہ نسبت کامل ترین ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ
ہمیشہ مومنوں کے سامنے ہیں اور عابدوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک
ہیں ہر وقت اور ہر حالت میں خصوصا عبادت کے وقت کیونکہ
نورانیت کا وجود ہونا اور انکشاف اس وقت بہت زیادہ اور بہت قوی
ہے اور بعض عرفاء نے فرمایا ہے کہ یہ خطاب (السلام عليك ايها
النبي) بوجہ جاری ہونے حقیقت محمدیہ ﷺ کے ہے۔ جو موجودات
کے ذرہ ذرہ میں اور ممکنات کے ہر فرد میں جاری و ساری ہے۔ تو
حضور سید عالم ﷺ نمازیوں کی ذات میں موجود اور حاضر ہوتے
ہیں پس نمازی کو چاہیے کہ اس معنی سے آگاہ ہو اور اس حضور
حاضری سے غافل نہ ہوتا کہ قرب کے انوار اور معرفت کے رازوں
سے روشن اور فیض یاب ہو سکے۔

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے دنوں میں سے سب سے

الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ قُبُضَ وَمِنْهُ النَّفْخَةُ وَفِيهِ الصَّعْقَةُ فَأَكْثَرُوا عَلَى مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ . فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ قَالَ : قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ! وَكَيْفَ تُعَرِّضُ صَلَاتَنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرَمْتَ ؟ قَالَ : يَقُولُونَ بَلَيْتَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ .

افضل دن جمعہ کا دن ہے۔ اس میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اسی دن میں اُن کی روح قبض کی گئی اسی دن میں صور پھونکا جائے گا اسی دن بے ہوشی ہوگی تم اس دن میں کثرت کے ساتھ مجھ پر درود پڑھو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ پر ہمارا درود کیسے پیش کیا جائے گا حالانکہ آپ کا جسم بوسیدہ ہو چکا ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے انبیاء علیہم السلام کے اجسام کھانے کو زمین پر حرام کر دیا ہے۔

(سنن ابوداؤد کتاب: الصلوة باب: فضل يوم الجمعة رقم الحديث: ۱۰۴۲ دار السلام ریاض) (سنن ابن ماجہ کتاب: إقامة الصلوة باب: فی فضل الجمعة رقم الحديث: ۱۰۸۵ دار السلام) (صحیح ابن حبان رقم الحديث: ۹۱۰ المستدرک جلد ۱ صفحہ ۲۷۸ مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۸)

۲۲۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا وَلَا تَجْعَلُوا قَبْرِي عِيْدًا وَصَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُ كُنْتُمْ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور میری قبر کو عید (کامیلہ) نہ بنانا اور مجھ پر درود پڑھو کیونکہ تم جہاں بھی ہو تمہارا درود مجھ تک پہنچ جاتا ہے۔

(سنن ابی داؤد کتاب: المناسک باب: زیارة القبور رقم الحديث: ۲۰۴۲ دار السلام) (مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۳۶۷)

۲۲۵- عَنْ أَبِي ذَرْدَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَكْثَرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ يَوْمٌ مَشْهُودٌ تَشْهَدُ الْمَلَائِكَةُ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي عَلَيَّ إِلَّا بَلَغَنِي صَوْتُهُ حَيْثُ كَانَ قُلْنَا وَبَعْدَ وَفَاتِكَ قَالَ وَبَعْدَ وَفَاتِي إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ .

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ یہ یوم مشہود ہے ملائکہ اس دن میں حاضر ہوتے ہیں اور کوئی بندہ ایسا نہیں جو مجھ پر درود پڑھتا ہے مگر اس کی آواز مجھ تک پہنچ جاتی ہے وہ جہاں بھی ہو۔ ہم نے عرض کی: آپ کے وصال کے بعد بھی؟ فرمایا: ہاں! میرے وصال کے بعد بھی کیونکہ اللہ نے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے اجسام کو کھانا حرام کر دیا ہے۔

(جلاء الافہام الباب الاول: ما جاء فی الصلوة علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ ۶۳ رقم الحديث: ۱۱۰ دار الکتاب العربی بیروت)

۲۲۶- عَنْ عَمَّارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَمَّارُ إِنَّ لِلَّهِ مَلَكًا أَعْطَاهُ اسْمَاعَ الْخَلَائِقِ كُلِّهَا، وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى قَبْرِى إِذَا مِتُّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي يُصَلِّي عَلَى صَلَاةٍ إِلَّا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ صَلِّ عَلَىكَ فَلَانَ كَذَا وَكَذَا، فَيَصِلِ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ عَلَى ذَلِكَ الرَّجُلِ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ عَشْرَةً.

حضرت عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمار! بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کو تمام مخلوق کی سماعت عطا فرمائی ہے اور جب میری وفات ہوگی تو وہ قیامت تک میری قبر پر کھڑا رہے گا، پس میری امت میں سے جو شخص بھی مجھ پر درود پڑھے گا وہ اس کا اور اس کے باپ کا نام لے کر کہے گا: اے محمد ﷺ! فلاں شخص نے آپ پر درود پڑھا ہے پھر اللہ عزوجل اس کے ہر درود کے بدلہ میں اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

(التاریخ الکبیر للامام البخاری جلد ۶ صفحہ ۴۱۶) (مسند البزار رقم الحدیث: ۳۱۶۲، مجمع الزوائد جلد ۱۰ صفحہ

۱۶۲، القول البدیع للسخاوی صفحہ ۱۰۸-۱۰۷، جلاء الافہام للحافظ ابن قیم رقم الحدیث: ۸۸-۸۷-۸۶، دارالکتاب العربی، بیروت)

۲۲۷- عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُؤْذِي امْرَأَةً زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا قَالَتْ لَهُ زَوْجَةٌ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ لَا تُؤْذِيهِ قَاتِلِكَ اللَّهُ فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكَ دَخِيلٌ يُوْشِكُ أَنْ يَفَارِقَكَ إِلَيْنَا.

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی عورت دنیا میں اپنے خاوند کو تکلیف دیتی ہے تو بڑی آنکھوں والی حور میں سے اس کی بیوی کہتی ہے کہ اس کو اذیت نہ دے اللہ تجھے ہلاک کرے! یہ چند دن تیرے پاس مہمان ہے، عنقریب یہ تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آ جائے گا۔

(سنن الترمذی، کتاب: الرضاع، باب: ما جاء في كراهية الدخول على المغيبات، رقم الحدیث: ۱۱۷۴، قال ابو عیسیٰ: هذا

حدیث حسن) (سنن ابن ماجہ، کتاب: النکاح، باب: فی المرأة تؤذي زوجها، رقم الحدیث: ۲۰۱۴، دارالسلام) (مسند احمد جلد ۵ صفحہ ۲۴۲، مشکوٰۃ المصابیح رقم الحدیث: ۳۲۵۹)

۲۲۸- عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ يَبْقَى أَحَدٌ مِنَ الْمُؤَخِّدِينَ فِي النَّارِ؟ قَالَ نَعَمْ، رَجُلٌ فِي قَعْرِ جَهَنَّمَ يُنَادِي بِالْحَنَانِ الْمَنَانِ، حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتَهُ جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَعْجَبُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ جہنم میں مؤخِّدین میں سے کوئی باقی ہوگا؟ فرمایا: ہاں! ایک آدمی جو جہنم کی گہرائی میں ہوگا اور وہ (اللہ رب العزت) کو حنان، منان کہہ کر پکارے گا۔ یہاں تک کہ جبرائیل علیہ السلام اس کی پکار کو سنیں گے اور انہیں اس آواز سے تعجب ہوگا۔ پس وہ کہیں گے کہ

مِنْ ذَلِكَ الصَّوْتِ فَقَالَ الْعَجَبُ الْعَجَبُ حَتَّى يَصِيرَ
 بَيْنَ بَدْيِ عَرْشِ الرَّحْمَنِ سَاجِدًا فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ
 وَتَعَالَى: اِرْفَعْ رَأْسَكَ يَا جِبْرِيلُ فَيَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُولُ
 مَا رَأَيْتَ مِنَ الْعَجَائِبِ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا رَأَاهُ فَيَقُولُ يَا
 رَبِّ عَزَّوَجَلَّ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنْ قَعْرِ جَهَنَّمَ يُنَادِي
 بِالْحَنَانِ الْمَنَانِ . الخ .

کتنے تعجب کی بات ہے یہاں تک کہ رحمن عزوجل کے عرش کے
 سامنے سجدہ ریز ہو جائیں گے۔ پس اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائے گا:
 اے جبرائیل (علیہ السلام)! اپنا سر اٹھاؤ! پس وہ اپنا سر اٹھائیں گے
 پس اللہ جل مجدہ فرمائے گا کہ تُو نے کون سی عجیب بات دیکھی؟
 حالانکہ اللہ عزوجل خوب جانتا ہے پس وہ عرض کریں گے کہ میں
 نے جہنم کی گہرائی سے ایک آواز سنی کہ اُس نے ”حنان منان“ کہہ
 کر پکارا ہے۔ الی آخر الحدیث۔

(مسند ابی حنیفہ من روایۃ ابی محمد عبد اللہ ابن محمد، رقم الحدیث: ۳۶۶، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

نوٹ: اس موضوع پر مفصل اور سیر حاصل بحث کے لیے مطالعہ فرمائیں، راقم کی کتاب ”القول المجتبیٰ فی سماعہ المصطفیٰ علیہ التحیۃ

والثناء“ مطبوعہ زاویہ پبلشرز لاہور۔



باب: ۷

اختیاراتِ سیدنا مصطفیٰ ﷺ

قرآنی آیات

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (النساء: ۶۵)

اے محبوب! تمہارے رب کی قسم! وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں، پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اس سے اپنے دلوں میں رکاوٹ نہ پائیں اور اچھی طرح سے مان لیں O

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ O

اور اے محبوب! ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے O (الانبیاء: ۱۰۷)

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ O (الکوثر: ۱)

اے محبوب! ہم نے آپ کو خیر کثیر کا مالک بنا دیا ہے O اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرما دیں باز رہو۔

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا (الحشر: ۷)

اور اے محبوب! تم ضرور سیدھی راہ کی طرف ہدایت دیتے

وَأَنَّكَ لَتَهْدِيَ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ O

ہو O (الشوری: ۵۲)

اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہوتے جو اللہ اور اس کے رسول نے اُن کو دیا اور کہتے: ہمیں اللہ کافی ہے اب دیتا ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اس کا رسول ہمیں اللہ ہی کی طرف رغبت ہے O

وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَا آتَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ سَيُؤْتِينَا اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَرَسُولُهُ إِنَّا إِلَى اللَّهِ رَاغِبُونَ (التوبہ: ۵۹)

وَمَا نَقْمُوا إِلَّا أَنْ أَغْنَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ (التوبہ: ۷۴)

اور انہیں یہی بُرا لگا کہ اللہ اور اس کے رسول نے انہیں اپنے فضل سے غنی کر دیا۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ
وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ ط
وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا ○

(الحزاب: ۳۶)

قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا
يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ . (التوبة: ۲۹)

قُلِ اللَّهُمَّ مَلِكُ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ
تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ . (آل عمران: ۲۶)

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي
يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ
يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ
الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ
إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ ط قَالَ الَّذِينَ
آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي
أُنْزِلَ مَعَهُ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ○ (الاعراف: ۱۵۷)

النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ .

(الحزاب: ۶)

وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ
أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ . (الحزاب: ۳۷)

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي
لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِي ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ○ فَسَخَّرْنَا لَهُ
الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ ○
وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ ○ وَالْآخِرِينَ مُقَرَّنِينَ

اور نہ کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ
اور اس کا رسول چھ حکم فرمادیں تو انہیں اپنے معاملہ کا چھ اختیار
باقی رہے اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا وہ بے شک
صریح گمراہی بہکا ○

لڑو ان سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر اور حرام
نہیں مانتے اس چیز کو جس کو حرام کیا اللہ اور اس کے رسول نے ۔
یوں عرض کرنا: اللہ! ملک کے مالک تُو جسے چاہے سلطنت
دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے ۔

وہ جو پیروی کریں گے اس رسول کی جو نبی امی ہے جس کا
ذکر لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس توریت اور انجیل میں وہ انہیں
بھلائی کا حکم دے گا اور بُرائی سے منع فرمائے گا اور ستھری چیزیں ان
کے لیے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا اور ان
پر سے وہ بوجھ اور گلے کے پھندے جو ان پر تھے اتارے گا تو وہ جو
اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اس کی مدد کریں اور
اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اتر اویسی ہا مراد ہوئے ○
یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے ۔

اور اے محبوب! یاد کرو جب تم فرماتے تھے اس سے جسے اللہ
نے نعمت دی اور تم نے نعمت دی کہ اپنی بیوی اپنے پاس رہنے
دے ۔

عرض کی (سلیمان علیہ السلام نے): اے میرے رب! مجھے
بخش دے اور مجھے ایسی سلطنت عطا کر کہ میرے بعد کسی کو لائق نہ ہو
بے شک تُو بڑی عطا والا ہے ○ تو ہم نے ہوا کو اس کے لیے مسخر کر
دیا تو اس کے حکم سے وہاں نرم نرم چلتی جہاں وہ چاہتا ○ اور ہر معمار

فِي الْأَصْفَادِ ۝ هَذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ
حِسَابٍ ۝ (ص: ۳۹۵)

اور غوطہ خور جن اُن کے لیے مسخر کر دیئے ۝ اور دوسرے بیڑیوں
میں جکڑے ہوئے بھی ۝ یہ ہماری عطا ہے اب تو چاہے تو احسان کر
یا روک رکھ تجھ پر کوئی حساب نہیں ۝

وَإِذْ كُنَّا عَبْدًا لِّدَاوُدَ ۖ ذَا الْأَيْدِ ۚ إِنَّهُ أَوَّابٌ ۝ إِنَّا
سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهُ يُسَبِّحْنَ بِالْعُشِيِّ ۖ وَالْإِشْرَاقِ ۝
وَالطَّيْرِ مَحْشُورَةً ۖ كُلٌّ لَّهِ أَوَّابٌ ۝ وَشَدَدْنَا مُلْكَهُ
وَآتَيْنَاهُ الْحِكْمَةَ وَفَصَّلَ الْخِطَابِ ۝ (ص: ۲۰۲)

اور ہمارے بندے داؤد نعمتوں والے کو یاد کرو بے شک وہ
بڑا رجوع کرنے والا ہے ۝ بے شک ہم نے اُس کے ساتھ پہاڑ
مسخر فرما دیئے کہ تسبیح کرتے شام کو اور سورج چمکتے ۝ اور پرندے
جمع کیے ہوئے سب اُس کے فرمانبردار تھے ۝ اور ہم نے اُس کی
سلطنت کو مضبوط کیا اور اُسے حکمت اور قول فیصل دیا ۝

فَالْمَذَبَرَاتِ أَمْرًا ۝ (النازعات: ۵)

پھر قسم اُن کی جو کام کی تدبیر کریں ۝
یوں ہی ہم نے یوسف کو زمین پر قدرت بخشی اس میں جہاں
چاہے رہے ہم اپنی رحمت جسے چاہیں پہنچائیں اور ہم نیکوں کا اجر
ضائع نہیں کرتے ۝

وَكَذَلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ ۖ يَتَّبِعُوا مِنْهَا
حَيْثُ يَشَاءُ ۖ نُصِيبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَشَاءُ وَلَا نُضِيعُ
أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ۝ (يوسف: ۵۶)

بے شک زمین اللہ تعالیٰ کی ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں
سے جس کو چاہتا ہے اس کا مالک بنا دیتا ہے اور آخرت کا اچھا انجام
متقین کے لیے ہے ۝

إِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ ۖ لَآتِ بِهَاجِلٍ يَوْمَئِذٍ ۖ مَنْ يَشَاءُ مِنْ
عِبَادِهِ ۖ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ۝ (الاعراف: ۱۲۸)

سلیمان نے فرمایا: اے درباریو! تم میں کون ہے کہ وہ اس کا
تخت میرے پاس لے آئے، قبل اس کے کہ وہ میرے حضور مطیع ہو
کر حاضر ہوں ۝ ایک بڑا خبیث جن بولا کہ میں وہ تخت حضور میں
حاضر کر دوں گا قبل اس کے کہ حضور اجلاس برخاست کریں اور بے
شک میں اس پر قوت والا امانت دار ہوں ۝ اس نے عرض کی: جس
کے پاس کتاب کا علم تھا کہ میں اُسے حضور میں حاضر کر دوں گا ایک
پل مارنے سے پہلے پھر جب سلیمان نے تخت کو اپنے پاس رکھا
دیکھا تو کہا: یہ میرے رب کے فضل سے ہے ۝

قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِيهَا قَبْلَ
أَنْ يَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ۝ قَالَ عِفْرِيتٌ مِّنَ الْجِنِّ أَنَا
آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ تَقُومَ مِنْ مَّقَامِكَ ۖ وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ
أَمِينٌ ۝ قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ
بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ ۖ فَلَمَّا رآهُ مُسْتَقِرًّا
عِنْدَهُ قَالَ هَذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّي ۖ لِيَبْلُوَنِي ۖ أَأَشْكُرُ
أَمْ أَكْفُرُ ۖ وَمَنْ شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ كَفَرَ
فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ ۝ (النمل: ۲۸)

اور وہ جنہوں نے اللہ کی راہ میں اپنے گھر بار چھوڑے پھر

وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ قُتِلُوا أَوْ

مَا تَوْا لِرَزَقْنَهُمُ اللَّهُ رِزْقًا حَسَنًا وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ خَيْرُ
الرَّزَاقِينَ ○ (الحج: ۵۸)

شہید کیے گئے یا طبعی موت فوت ہوئے تو اللہ ضرور انہیں رزق حسن
عطا فرمائے گا اور بے شک اللہ کی روزی سب سے بہتر ہے ○

ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا عَبْدًا مَمْلُوكًا لَا يَقْدِرُ عَلَى
شَيْءٍ وَمَنْ رَزَقْنَاهُ مِنْ رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا
وَجَهْرًا ۖ هَلْ يَسْتَوْنَ ۖ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۖ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا
يَعْلَمُونَ ○ (النحل: ۷۵)

اللہ نے ایک مثال بیان فرمائی ایک بندہ ہے دوسرے کی
ملک آپ کچھ مقدور نہیں رکھتا اور ایک وہ ہے جسے ہم نے اپنی بارگاہ
سے رزق حسن عطا فرمایا تو وہ اس میں سے خرچ کرتا ہے چھپے اور
ظاہر کیا وہ برابر ہو جائیں گے! سب خوبیاں اللہ کو ہیں بلکہ ان میں
اکثر کو خبر نہیں ○

احادیث مبارکہ

۲۲۹- قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: الْكَوْثَرُ:
الْخَيْرُ الْكَثِيرُ الَّذِي آعَظَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ لفظ کوثر
سے مراد ہر قسم کی خیر کثیر ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب مکرّم ﷺ
کو عطا فرمائی ہے۔

(صحیح بخاری: کتاب: الرقاق: باب: فی الحوض رقم الحدیث: ۶۵۷۸: دارالکتاب العربی: بیروت) (صحیح بخاری:
کتاب: التفسیر: سورۃ انا اعطیناک الکوتر رقم الحدیث: ۴۹۶۶)

۲۳۰- عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ: قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ خَطِيبًا يَقُولُ: سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ
خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللَّهُ يُعْطِي .

ابن شہاب کہتے ہیں کہ حمید بن عبدالرحمن نے کہا: میں نے
حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا ہے کہ وہ کہہ
رہے تھے کہ میں نے نبی مکرّم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس
شخص کے ساتھ اللہ خیر کا ارادہ کرتا ہے اس کو دین میں تفقہ عطا
فرماتا ہے اور میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ (نعمتیں) عطا
فرمانے والا ہے۔

(صحیح بخاری: کتاب: العلم: باب: من یرد اللہ بہ خیر یرفقہ فی الدین رقم الحدیث: ۷۱: دارالکتاب العربی) (صحیح
بخاری: اطراف الحدیث: ۳۱۱۶-۳۶۴۱-۷۳۱۲-۷۴۶۰) (صحیح مسلم: کتاب: الزکاة: باب: النهی عن المسالۃ رقم
الحدیث: ۲۳۹۲) (المعجم الکبیر رقم الحدیث: ۸۶۰: مسند ابو یعلیٰ رقم الحدیث: ۷۳۸۱: حلیۃ الاولیاء جلد ۵ صفحہ ۱۳۲:
مسند احمد رقم الحدیث: ۱۶۸۳۴)

۲۳۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمُّوا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ
حضور نبی مکرّم ﷺ نے فرمایا: میرا نام رکھو اور میری کنیت نہ رکھو

بِاسْمِيْ وَلَا تَكْنُوْا بِكُنْيَتِيْ فَإِنِّيْ إِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا
أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ . وَقَالَ حُصَيْنٌ (قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ .
پس بے شک میں ہی قاسم (تقسیم کرنے والا) بنایا گیا ہوں اور میں
ہی تم میں (اللہ عزوجل کی نعمتیں) بانٹتا ہوں اور حضرت حصین رضی
اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: مجھے قاسم بنا
کر مبعوث کیا گیا ہے میں ہی تمہارے درمیان (اللہ تعالیٰ کی
نعمتیں) بانٹتا ہوں۔

(صحیح بخاری: کتاب: فرض الخمس: باب: قول اللہ تعالیٰ: فان لله خمس وللرسول: رقم الحديث: ۲۹۴۶: وفي كتاب:
الادب: باب: من سمي باسماء الانبياء: رقم الحديث: ۵۸۴۳) (الادب المفرد للبخاری جلد ۱ صفحہ ۲۹۲: رقم الحديث: ۸۳۹)
(صحیح مسلم: کتاب: الآداب: باب: النهی عن التكنی بابی القاسم: رقم الحديث: ۲۱۳۳) (مسند احمد رقم الحديث: ۱۴۴۰۳-
۱۵۰۰۶: شرح معانی الآثار جلد ۴ صفحہ ۳۳۸: مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحديث: ۲۵۹۲۷: مسند ابو یعلیٰ رقم الحديث:
۱۹۲۳: المستدرک رقم الحديث: ۷۷۳۵)

۲۳۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أُوتِيَكُمْ مِنْ
شَيْءٍ وَمَا أَمْنَعُكُمْوَهُ إِنَّا إِلَّا خَازِنٌ أَضْعُ حَيْثُ
أَمِرْتُ .
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی
اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں کوئی شے دیتا ہوں نہ اُسے تم سے
روکتا ہوں میں ہی (اللہ تعالیٰ کے خزانوں کا) خزانچی ہوں میں
(ہر چیز کو وہیں) رکھتا ہوں جہاں مجھے (اسے رکھنے کا) حکم دیا گیا
ہے۔

(سنن ابوداؤد: کتاب: الخراج والامارة والقی: باب: فيما يلزم الامام من امر الرعية: رقم الحديث: ۲۹۴۹) (مسند احمد
جلد ۲ صفحہ ۳۱۴: رقم الحديث: ۸۱۴۰) (مسند ابن راہویہ جلد ۱ صفحہ ۴۲۵: رقم الحديث: ۴۸۶)

۲۳۳- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ
أَحَدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ
فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي
فَرَطُ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أَنْظُرُ إِلَى
خَوْضِي إِلَّا أَنْ وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ
أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ
تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا
حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور
نبی اکرم ﷺ ایک روز شہدائے احد (کے مزارات پر) نماز
پڑھنے کے لیے تشریف لے گئے جیسے میت پر نماز پڑھی جاتی ہے
پھر آپ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: بے شک میں
تمہارا پیش رو اور تم پر گواہ ہوں بے شک خدا کی قسم! میں اپنے حوض
کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور بے شک مجھے زمین کے خزانوں
کی کنجیاں (یا فرمایا: روئے زمین کی کنجیاں) عطا کر دی گئی ہیں اور
خدا کی قسم! مجھے ڈر نہیں کہ میرے بعد تم شرک کرنے لگو گے بلکہ مجھے

وہ اس بات کا ہے کہ تم دنیا کی محبت میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

فِيهَا .

(صحیح بخاری: کتاب: الجنائز: باب: الصلوة علی الشہید: رقم الحدیث: ۱۲۷۹) (وفی کتاب: المغازی: باب: احد یحیی ونجیہ: رقم الحدیث: ۳۸۵۷) (وفی کتاب: المناقب: باب: علامات النبوة فی الاسلام: رقم الحدیث: ۳۴۰۱) (وفی کتاب: الرقاق: باب: ما یحذر من زهرة الدنيا والتنافس فیها: رقم الحدیث: ۶۰۶۲) (صحیح مسلم: کتاب: المناقب: باب: انات حوص نبی صلی اللہ علیہ وسلم وصفاته: رقم الحدیث: ۲۲۹۶) (مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۱۵۳) (دلائل النبوة جلد ۱ صفحہ ۱۹۱: رقم الحدیث: ۲۴۸)

۲۳۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدِي .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں جامع کلمات کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہوں اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے اور جب میں سویا ہوا تھا اس وقت میں نے خود کو دیکھا کہ زمین کے خزانوں کی چابیاں میرے لیے لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں تھما دی گئیں۔

(صحیح بخاری: کتاب: الاعتصام بالکتاب والسنة: باب: قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعثت بحوامع الکلم: رقم الحدیث: ۶۸۴۵) (وفی کتاب: الجہاد: باب: قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم نصرت بالرعب مسيرة شهر: رقم الحدیث: ۲۸۱۵) (وفی کتاب: التعلیل: باب: المفاتیح فی الید: رقم الحدیث: ۶۶۱۱) (صحیح مسلم: کتاب: المساجد ومواضع الصلوة: رقم الحدیث: ۵۲۳) (سنن النسائی: کتاب: الجہاد: باب: وجوب الجہاد: رقم الحدیث: ۳۰۸۷-۳۰۸۹) (السنن الکبریٰ للنسائی: رقم الحدیث: ۴۲۹۵) (مسند احمد رقم الحدیث: ۷۵۷۵) (صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۶۳۶۳)

۲۳۵- عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ زَوَى لِيَ الْأَرْضَ، فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا، وَإِنَّ أُمِّي سَيَلُغُ مُلْكُهَا مَا زَوَى لِيَ مِنْهَا، وَأُعْطِيتُ الْكَزْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ .

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین کو میرے لیے لپیٹ دیا اور میں نے اس کے مشارق و مغارب کو دیکھا، عنقریب میری حکومت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک میرے لیے زمین لپیٹی گئی اور مجھے سرخ اور سفید خزانے عطا کیے گئے۔

(صحیح مسلم: کتاب: الفتن و اشراط الساعة: باب: هلاك هذه الامة بعضهم ببعض: رقم الحدیث: ۲۸۸۹) (سنن الترمذی: کتاب: الفتن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: باب: ما جاء فی سوال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثا فی امته: رقم الحدیث: ۲۱۷۶) (سنن ابوداؤد: کتاب: الفتن والملاحم: باب: ذکر الفتن ودلائلها: رقم الحدیث: ۴۲۵۲) (مسند احمد رقم الحدیث: ۲۲۴۴۸) (مسند البزار رقم الحدیث: ۳۴۸۷) (المستدرک رقم الحدیث: ۸۳۹۰) (مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث: ۳۱۶۹۴) (صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۶۷۱۴) (السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۹ صفحہ ۱۸۱) (مسند الدیلمی رقم الحدیث: ۳۳۴۷)

۲۳۶- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا أَوْلَهُمْ خُرُوجًا وَأَنَا قَائِدُهُمْ إِذَا وَقَدُوا، وَأَنَا خَطِيبُهُمْ إِذَا أَنْصَتُوا، وَأَنَا مُشَفِّعُهُمْ إِذَا حُيِّسُوا، وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا أَيْسُوا، الْكَرَامَةُ وَالْمَفَاتِيحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے میں (اپنی قبر انور) سے نکلوں گا اور جب لوگ وفد بن کر جائیں گے تو میں اُن کا قائد ہوں گا اور جب وہ خاموش ہوں گے تو میں ہی اُن کا خطیب ہوں گا میں ہی اُن کی شفاعت کرنے والا ہوں جب وہ روک دیئے جائیں گے اور میں ہی انہیں خوش خبری دینے والا ہوں جب وہ مایوس ہو جائیں گے بزرگی اور جنت کی چابیاں اس روز میرے ہاتھ میں ہوں گی۔

(سنن الترمذی، کتاب: المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب: فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: ۳۶۱۰) (سنن الدارمی، باب: ما اعطى النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الفضل، رقم الحدیث: ۴۸) (مسند الدیلمی، رقم الحدیث: ۱۱۷، صفة الصفوة جلد ۱ صفحہ ۱۸۲)

۲۳۷- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُوتِيتُ بِمَقَالِيدِ الدُّنْيَا عَلَى فَرَسٍ أَبْلَقَ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ مِنْ سُندُسٍ. رواه احمد وابن حبان.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے چتکبرے گھوڑے، جس پر ریشمی کپڑے کی جھال تھی، پر دنیا کی کنجیاں عطا کی گئیں۔

(مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۳۷۲، رقم الحدیث: ۱۴۵۵۳) (صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۶۳۶۴، دلائل النبوة رقم الحدیث: ۲۴۹، مسند الفردوس رقم الحدیث: ۱۶۱۹، مجمع الزوائد جلد ۹ صفحہ ۲۰، موارد الطمان: ۲۱۳۸، سیر اعلام النبلاء جلد ۷ صفحہ ۱۰۴)

۲۳۸- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا لَهُ وَزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ وَوَزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، فَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ فَجِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ، وَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ. رواه الترمذی والحاكم. وقال الترمذی: هذا حديث حسن وقال الحاكم هذا حديث صحيح الاسناد.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کے لیے دو وزیر آسمان والوں میں سے اور دو وزیر زمین والوں میں سے ہوتے ہیں، سو آسمان والوں میں سے میرے دو وزیر جبرائیل و میکائیل علیہما السلام ہیں اور زمین والوں میں سے میرے دو وزیر ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا، نیز امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے اور امام حاکم نے بھی فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

(سنن الترمذی: کتاب: المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: باب: فی مناقب ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما: رقم الحديث: ۳۶۸۰) (المستدرک جلد ۲ صفحہ ۲۹۰ رقم الحديث: ۳۰۴۷) (مسند ابن الجعد رقم الحديث: ۳۰۲۶ مسند الفردوس رقم الحديث: ۷۱۱۱)

۲۳۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودٍ. فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَا بَيْتَ الْمَدْرَاسِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُمْ: يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ اسْلِمُوا تَسْلِمُوا. فَقَالُوا قَدْ بَلَغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَاكَ أُرِيدُ اسْلِمُوا تَسْلِمُوا. قَالُوا: قَدْ بَلَغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ. قَالَ: ذَاكَ أُرِيدُ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَ: اِعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَرْضِ، فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ، وَإِلَّا فاعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولِهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے پس فرمایا: یہود کی طرف چلو۔ ہم حضور اقدس ﷺ کے ساتھ چل پڑے یہاں تک کہ بیت المدارس میں پہنچ گئے پس رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور پکار کر فرمایا: اے یہودیو! اسلام لے آؤ! سلامتی پا جاؤ گے۔ انہوں نے کہا: اے ابوالقاسم! آپ نے پہنچا دیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں یہی چاہتا ہوں کہ تم اسلام لے آؤ سلامتی پا جاؤ گے۔ انہوں نے کہا: بے شک اے ابوالقاسم! آپ نے پہنچا دیا۔ فرمایا: میں یہی چاہتا ہوں۔ پھر تیسری بار فرمایا پھر فرمایا: اچھی طرح جان لو کہ زمین اللہ کی ہے اور اس کے رسول کی ہے اور بے شک میں چاہتا ہوں کہ تمہیں اس زمین سے جلا وطن کر دوں پس تم میں سے جو اپنے مال میں سے پائے تو وہ اسے فروخت کر دے مگر نہ جان لو کہ زمین اللہ عزوجل کی ہے اور اس کے رسول کی ہے۔

(صحیح بخاری: کتاب: الاکراه: باب: فی بیع المکرہ ونحوہ فی الحق وغیرہ: رقم الحديث: ۶۹۴۴) (وفی کتاب: الاعتصام بالکتاب والسنة: باب: قوله تعالى (وكان الانسان اکثر شیء جدلا) رقم الحديث: ۷۳۴۸ دارالکتاب العربی بیروت) (صحیح مسلم: کتاب: الجہاد والسير: باب: اجلاء الیہود من الحجاز: رقم الحديث: ۴۵۹۱ دارالکتاب العربی بیروت) (سنن ابوداؤد: کتاب: الخراج: باب: کیف کان اخراج الیہود من المدینة؟ رقم الحديث: ۳۰۰۳ دارالسلام ریاض) (مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۶۶۹) (مسند ابی ہریرہ: رقم الحديث: ۱۰۰۸۱)

۲۴۰- عَنْ رَبِيعَةَ ابْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ يَقُولُ: كُنْتُ أَبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتِيَهُ بِوَضُوئِهِ وَبِحَاجَتِهِ فَقَالَ: سَلْنِي فَقُلْتُ أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ: أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ؟ قُلْتُ هُوَ

حضرت ربیعہ بن کعب الاسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رات حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں رہا کرتا تھا اور آپ ﷺ کی حاجت اور وضو کے لیے پانی لاتا ایک بار حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: مانگ کیا مانگتا ہے! میں نے عرض کی:

ذَٰكَ قَالَ: فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ .
 میں آپ سے جنت میں آپ کی رفاقت مانگتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے علاوہ اور کچھ بھی؟ میں نے عرض کی: مجھے یہی کافی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم کثرتِ سجود سے اپنے معاملہ میں میری مدد کرو۔

(صحیح مسلم: کتاب: الصلوٰۃ: باب: فضل السجود والحث علیہ: رقم الحدیث: ۴۸۹: دارالکتاب العربی: بیروت) (سنن ابو داؤد: کتاب: الصلوٰۃ: باب: وقت قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اللیل: رقم الحدیث: ۱۳۲۰) (سنن النسائی: کتاب: التطبيق: باب: فضل السجود: رقم الحدیث: ۱۱۳۸) (سنن الکبریٰ للنسائی: رقم الحدیث: ۷۲۴: مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۵۹: المعجم الکبیر رقم الحدیث: ۴۵۷۰: السنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحدیث: ۴۳۴۴: الترغیب والترہیب رقم الحدیث: ۵۶۴: مشکوٰۃ المصابیح: کتاب: الصلوٰۃ: باب: السجود: رقم الحدیث: ۸۹۶)

قال العلامة علی القاری رحمہ اللہ تعالیٰ: ویؤخذ من اطلاقہ علیہ السلام الامر بالسؤال ان اللہ تعالیٰ مکنتہ من اعطاء کل من اراد من خزائن الحق . و ذکر ابن سبع فی خصائصہ وغیرہ ان اللہ تعالیٰ اقطعہ ارض الجنة یعطی منها ما شاء لمن شاء . (مرفاۃ جلد ۲ صفحہ ۵۶۷: مکتبہ رشیدیہ: کوئٹہ)

علامہ ملا علی قاری اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے مانگنے کا حکم مطلق دیا اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ اللہ عزوجل نے حضور کو قدرت بخشی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں سے جو کچھ چاہیں عطا فرمائیں۔ امام ابن سبع وغیرہ علماء نے حضور اقدس ﷺ کے خصائص کریمہ میں ذکر کیا ہے کہ جنت کی زمین اللہ عزوجل نے حضور کی جاگیر کر دی ہے (یعنی آپ کے نام الاٹ کر دی ہے) اس میں سے جو چاہیں جس کے لیے چاہیں عطا فرمادیں۔

قال الشیخ عبد الحق المحدث الدہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ: (فقال لی سل) پس گفت آں حضرت مرا بطلب ہرچی خواہی از خیر دنیا و آخرت..... و از اطلاق سوال کہ فرمود سل بخواد و تخصیص نکرد بمطلوبے خاص معلومی شود کہ کار ہمہ بدست ہمت و کرامت اوست ﷺ ہرچی خواہد ہر کرا خواہد باذن پروردگار خود بدہد۔ بیت

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ حدیث کی شرح میں رقم طراز ہیں: یعنی حضرت ربیعہ نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: دنیا اور آخرت کی جو خیر چاہے مانگ اور اطلاق سوال سے فرمایا: مانگ! کسی مطلوب خاص کی تخصیص نہ کی۔ معلوم ہوتا ہے کہ تمام کام حضور اقدس ﷺ کے دست کرامت میں ہیں جو چاہیں جس کے لیے چاہیں اللہ جل مجدہ کے اذن سے عطا فرماتے ہیں۔

(شعر) دنیا اور آخرت یا رسول اللہ ﷺ آپ کے جود و سخا کا کچھ حصہ ہے اور لوح و قلم کا علم آپ کے علوم سے کچھ حصہ ہے۔

فان من جودك الدنيا وضررتها
ومن علومك علم اللوح والقلم

بیت

شعر:

اگر خیریت دنیا و عقبی آرزو داری
اے مسلمان! اگر تو دنیا اور آخرت کی خیریت کی آرزو
بدرگاہش بیاؤ ہرچہ می خواہی تمنا کن
رکھتا ہے تو حضور کی بارگاہ میں حاضر ہو جو جی میں آئے مانگ۔

(اشعة اللمعات جلد ۱ صفحہ ۳۹۶ مسک الختام شرح بلوغ السراہم لہوہالی جلد ۱ صفحہ ۵۲۱)

۲۴۱- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيًّا فَاعْتَرَفَهُ، فَقَالَ لَهُ: إِنِّي فَاتَاهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَلْ حَاجَتَكَ قَالَ: نَاقَةٌ نَرَكُوبُهَا وَأَعُزُّ بِحِلْبِهَا أَهْلِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَعَجَزْتُمْ أَنْ تَكُونُوا مِثْلَ عَجُوزِ بَنِي إِسْرَائِيلَ؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا عَجُوزُ بَنِي إِسْرَائِيلَ؟ قَالَ: إِنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا سَارَ بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنْ مِصْرَ ضَلُّوا الطَّرِيقَ، فَقَالَ: مَا هَذَا؟ فَقَالَ عُلَمَاءُهُمْ: إِنَّ يُونُسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَخَذَ عَلَيْنَا مَوْثِقًا مِنَ اللَّهِ أَنْ لَا نَخْرُجَ مِنْ مِصْرَ حَتَّى نَنْقُلَ عِظَامَهُ مَعَنَا، قَالَ: فَمَنْ يَعْلَمُ مَوْضِعَ قَبْرِهِ؟ قَالَ عَجُوزُ بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَبَعَثَ إِلَيْهَا فَاتَتَهُ، فَقَالَ: دُلِّيْنِي عَلَى قَبْرِ يُونُسَ، قَالَتْ: حَتَّى تُعْطِيَنِي حُكْمِي، قَالَ: وَمَا حُكْمُكَ؟ قَالَتْ: أَكُونُ مَعَكَ فِي الْجَنَّةِ، فَكِرَةً أَنْ يُعْطِيَهَا ذَلِكَ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَنْ أَعْطِيَهَا حُكْمَهَا فَانْطَلَقَتْ بِهِمْ إِلَى بُحَيْرَةِ مَوْضِعٍ مُسْتَنْقِعٍ مَاءٍ فَقَالَتْ: انْضُبُّوا هَذَا الْمَاءَ فَانْضُبُّوا، فَقَالَتْ: اخْتَفِرُوا فَاخْتَفِرُوا، فَاسْتَخَرَجُوا عِظَامَ يُونُسَ، فَلَمَّا أَقْلَوْهَا إِلَى الْأَرْضِ وَادَّ الطَّرِيقُ

حضرت ابو موسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک اعرابی آیا آپ نے اس کی عزت افزائی کی اور فرمایا: ہمارے پاس آؤ۔ وہ آیا آپ نے اُس سے فرمایا: تم اپنی حاجت بیان کرو۔ اُس نے کہا: مجھے سواری کے لیے ایک اونٹنی چاہیے اور بکریاں چاہئیں جن کا ہم دودھ دوہ دو ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم بنی اسرائیل کی بڑھیا کی طرح ہونے سے بھی عاجز ہو؟ آپ نے فرمایا: جب حضرت موسیٰ علیہ السلام بنو اسرائیل کو لے کر مصر سے روانہ ہوئے تو وہ راستہ بھول گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا: اس کی کیا وجہ ہے؟ اُن کے علماء نے کہا کہ جب حضرت یوسف کی وفات قریب ہوئی تو انہوں نے ہمرے (یعنی ہمارے آباء و اجداد سے) یہ پختہ وعدہ لیا تھا اور اس پر قسم لی تھی کہ ہم مصر سے اُس وقت تک روانہ نہیں ہوں گے جب تک اُن کی نعش کو ساتھ نہیں لے جائیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا: اُن کی قبر کی جگہ کس کو معلوم ہے؟ انہوں نے کہا: بنو اسرائیل کی ایک بڑھیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُس کو بلوایا پس وہ آئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: مجھے حضرت یوسف علیہ السلام کی قبر بتاؤ! اُس نے کہا: اُس وقت تک اُس کا پتا نہیں بتاؤں گی حتیٰ کہ آپ میری ایک درخواست منظور نہ کریں۔ آپ نے پوچھا: تمہاری کیا درخواست ہے؟ اُس نے کہا: میں جنت میں آپ کے ساتھ رہوں! حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ ماننا ناگوار ہوا تو اللہ تعالیٰ نے

مِثْلَ ضَوْءِ النَّهَارِ .

آپ کی طرف وحی فرمائی کہ آپ اُس کی درخواست منظور کر لیں! تو وہ آپ کو دریاے نیل کی اُس جگہ پر لے گئی جہاں کا پانی متغیر ہو چکا تھا۔ اُس نے کہا: یہاں سے پانی نکالو۔ انہوں نے وہاں سے پانی نکالا اُس نے کہا: یہاں کھدائی کرو! کھدائی کے بعد وہاں سے حضرت یوسف علیہ السلام کی نعش برآمد ہوئی، جب انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کی نعش اوپر اٹھائی تو ان کو گمشدہ راستہ روزِ روشن کی طرح مل گیا۔

(صحیح ابن حبان، کتاب: الرقائق، رقم الحديث: ۷۲۳) (المستدرک للحاکم جلد ۳ صفحہ ۴۵۳، رقم الحديث: ۴۱۴۲، وقال صحیح الاسناد ولم یخرجاه ووافقه الذهبی) (مسند ابو یعلیٰ جلد ۱۳ صفحہ ۲۳۶-۲۳۷، رقم الحديث: ۷۲۵۴، دارالثقافت العربیة) (مجمع الزوائد جلد ۱۰ صفحہ ۱۷۰-۱۷۱، موارد الظمان رقم الحديث: ۲۴۳۵) (المطالب العالیہ لابن حجر العسقلانی جلد ۳، رقم الحديث: ۳۴۶۲) (تفسیر ابن ابی حاتم جلد ۷ صفحہ ۲۲۰۵، رقم الحديث: ۱۲۰۱۹) (الدر المنثور جلد ۴ صفحہ ۵۹۱) (مکارم الاخلاق جلد ۲ صفحہ ۶۲۶، رقم الحديث: ۶۶۹) (المعجم الاوسط للطبرانی جلد ۸ صفحہ ۳۷۶-۳۷۷، رقم الحديث: ۷۷۶۳) (کنز العمال جلد ۱۱ صفحہ ۵۱۶، رقم الحديث: ۳۲۸۱۲)

۲۴۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَصَلَّى قَائِلًا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، رَأَيْتَكَ تَنَاولُ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ، ثُمَّ رَأَيْتَكَ تَكْفُكُفَتْ قَالَ: إِنِّي أَرَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاولْتُ مِنْهَا عُقُودًا، وَلَوْ أَخَذْتُهَا لَا كَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سورج کو گہن لگا تو آپ نے نماز پڑھی، صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ اپنی جگہ پر کھڑے ہو کر کسی چیز کو پکڑ رہے تھے پھر دیکھا کہ آپ پیچھے ہٹ گئے۔ فرمایا: مجھے جنت دکھائی گئی تو میں نے اُس میں سے انگوروں کا ایک خوشہ پکڑا اور اگر میں اُسے لے آتا تو تم رہتی دنیا تک اُس میں سے کھاتے رہتے۔

(صحیح بخاری، کتاب: الاذان، باب: رفع البصر الى الامام في الصلوة، رقم الحديث: ۷۴۸) (صحیح بخاری، اطراف الحديث: ۱۰۵۲-۵۱۹۷) (صحیح مسلم، کتاب: الکسوف، باب: ما عرض على النبي صلى الله عليه وسلم في صلاة الكسوف من امر الجنة والنار، رقم الحديث: ۲۱۰۹) (ملوط امام مالك، کتاب: الصلوة، رقم الحديث: ۴۴۵) (مسند دارمی، کتاب: الصلوة، رقم الحديث: ۱۵۲۶) (مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۲۵۵، رقم الحديث: ۲۷۶۳)

۲۴۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ اشْتَرَى عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْجَنَّةَ مِنَ النَّبِيِّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے دوبار پچی بیع کے ساتھ نبی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ بَيْعَ الْحَقِّ حَيْثُ حَفَرَ
مکرم ﷺ سے جنت خریدی ہے ایک بار جب آپ نے بیر معونہ
بِیْر مَعُونَةٍ وَحَيْثُ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ .
کو کھدوایا اور ایک بار جب آپ نے جیش العسرة کا سامان تیار
کیا۔

(المستدرک للحاکم کتاب: معرفة الصحابة رضى الله عنهم باب: اشترى عثمان الجنة مرتين جلد ۴ صفحہ ۶۸ رقم
الحديث: ۴۶۲۶ دارالمعرفة بیروت) (مسند ابو داؤد الطيالسی جلد ۲ صفحہ ۱۷۰ طبقات ابن سعد جلد ۷ صفحہ ۷۸)
قال الشيخ عبد الحق المحدث دهلوی:
وکنیتہ ابو القاسم لانه يقسم الجنة بين اهلها .
شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ
کی کنیت ابو القاسم اس وجہ سے ہے کہ چونکہ حضور مستحقین جنت میں
جنت تقسیم فرماتے ہیں۔ (مدارج النبوة جلد ۱ صفحہ ۲۶۶)

قال الامام جلال الدين السيوطي رحمة الله
عليه: قال الامام الغزالي ان النبي صلى الله عليه
وسلم كان يقطع ارض الجنة فارض الدنيا اولي .
امام اجل امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
کہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضور نبی مکرم ﷺ جنت
کی زمین جس کے نام چاہتے ہیں جاگیر کر دیتے ہیں تو دنیا کی
زمین بطریق اولیٰ جس کے نام چاہیں الاٹ کر دیں۔

(خصائص كبرى جلد ۲ صفحہ ۲۴۲ جواهر البحار جلد ۱ صفحہ ۳۳۸ زرقانی علی المواہب جلد ۵ صفحہ ۲۴۲)
مواہب اللدنیہ جلد ۲ صفحہ ۲۷۱)

۲۴۴- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَانِطٍ مِّنْ
حِيطَانِ الْمَدِينَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ .
فَفَتَحْتُ لَهُ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ . فَبَشَّرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ
فَاسْتَفْتَحَ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْتَحْ
لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ . فَفَتَحْتُ لَهُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ
فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَحَمِدَ اللَّهَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ لِي: افْتَحْ لَهُ
وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ . فَإِذَا عُثْمَانُ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ
میں مدینہ کے باغات میں سے ایک باغ میں رسول اللہ ﷺ کے
ساتھ تھا تو ایک آدمی حاضر ہوا اور اندر آنے کی اجازت طلب کی۔
نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے دروازہ کھول دو اور اُسے
جنت کی بشارت دو۔ پس میں نے دروازہ کھولا تو وہ ابو بکر تھے میں
نے اُن کو بشارت دی جو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمائی تھی تو
انہوں نے اُس پر اللہ جل مجدہ کی حمد کی۔ پھر ایک آدمی حاضر ہوا
اُس نے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو نبی مکرم ﷺ نے فرمایا:
اُس کے لیے دروازہ کھولو اور اُسے جنت کی بشارت دو۔ تو میں نے
دروازہ کھولا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے تو میں نے انہیں نبی
مکرم ﷺ کے فرمان کے مطابق خبر دی تو انہوں نے اللہ کی حمد

فَاخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .
فَحَمِدَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ : اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ .
کی۔ پھر ایک آدمی نے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو حضور
اقدس ﷺ نے مجھے فرمایا: اُس کے لیے دروازہ کھولو اور اُسے
جنت کی بشارت دو لیکن ساتھ ایک آزمائش ہوگی جس میں وہ مبتلا
کیا جائے گا۔ وہ حضرت عثمان تھے پس میں نے رسول اللہ ﷺ
کے فرمان کے مطابق انہیں خبر دی تو انہوں نے اللہ کی حمد کی پھر کہا:
اللہ ہی مدد فرمانے والا ہے۔

(صحیح بخاری: کتاب: فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم: باب: مناقب عمر ابن الخطاب: رقم الحديث: ۳۶۹۳)
(صحیح بخاری: اطراف الحديث: ۳۶۹۳-۳۶۹۵-۶۲۱۶-۷۲۶۲-۷۰۹۷) (صحیح مسلم: کتاب: فضائل الصحابة: باب: من
فضائل عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ: رقم الحديث: ۶۱۶۲) (سنن الترمذی: کتاب: المناقب: باب: مناقب عثمان بن عفان: رقم
الحديث: ۳۷۱۰: دارالمعرفة: بیروت) (مسند احمد جلد ۸ صفحہ ۸۱: رقم الحديث: ۲۰۱۸۱) (صحیح ابن حبان: رقم الحديث:
۶۹۱۰: مشکوة المصابیح: رقم الحديث: ۶۰۸۳)

۲۴۵- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبُو
بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ
وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي
الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ فِي
الْجَنَّةِ وَسَعِيدُ فِي الْجَنَّةِ وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي
الْجَنَّةِ .
حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں
کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر جنتی ہے عمر جنتی ہے عثمان جنتی
ہے علی جنتی ہے طلحہ جنتی ہے زبیر جنتی ہے عبدالرحمن بن عوف جنتی
ہے سعد جنتی ہے سعید (بن زید) جنتی ہے اور ابوعبیدہ بن جراح
جنتی ہے۔

(سنن الترمذی: کتاب: المناقب: باب: مناقب عبد الرحمن بن عوف الزهري رضی اللہ عنہ: رقم الحديث: ۳۷۴۷) (سنن
ابن ماجہ: المقدمة: باب: فضائل العشرة رضی اللہ عنہم: رقم الحديث: ۱۳۳) (السنن الكبرى: رقم الحديث: ۸۱۹۴: مسند احمد
رقم الحديث: ۱۶۷۵: صحيح ابن حبان: رقم الحديث: ۷۰۰۲: مسند ابو يعلى: رقم الحديث: ۸۳۵)

۲۴۶- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ يَضْمَنْ
لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ .
حضرت سہل بن سعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مجھے اپنی زبان اور شرمگاہ کی ضمانت
دے تو میں اُسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

(صحیح بخاری: کتاب: الرقاق: باب: حفظ اللسان: رقم الحديث: ۶۴۷۴) (وفی کتاب: الحدود: باب: فضل من ترك
الفواحش: رقم الحديث: ۶۸۰۷) (سنن الترمذی: کتاب: الزهد: باب: ما جاء في حفظ اللسان: رقم الحديث: ۲۴۰۸: دارالمعرفة)

بیروت) (صحیح ابن حبان: کتاب: الحظر والاباحۃ باب: ذکر ايجاب دخول الجنة لمن حفظ لسانه رقم الحديث: ۵۷۰۱) (مسند احمد جلد ۵ صفحہ ۳۳۳)

۲۴۷، ۲۴۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً، فَأَرَاهُمْ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ مَرَّتَيْنِ. متفق عليه وهذا لفظ مسلم وفي رواية .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اہل مکہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے معجزہ دکھانے کا مطالبہ کیا تو آپ ﷺ نے انہیں دو مرتبہ چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھائے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ امام مسلم کے ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِلْقَتَيْنِ، فَسَرَّ الْجَبَلُ فِلْقَةً وَكَانَتْ فِلْقَةً فَوْقَ الْجَبَلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ اشْهَدْ .

اور ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا واقعہ حضور نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں پیش آیا ایک ٹکڑا پہاڑ میں چھپ گیا اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر تھا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے عرض کی: اے اللہ! تو گواہ رہنا۔

(صحیح بخاری: کتاب: المناقب باب: سوال المشرکین ان یربہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم آیۃ فاراہم انشقاق القمر رقم الحديث: ۴۵۸۳-۴۵۸۷) (وفی کتاب: التفسیر باب: وانشق القمر رقم الحديث: ۴۵۸۳-۴۵۸۷) (صحیح مسلم: کتاب: صفات المنافقین واحکامہم باب: انشقاق القمر رقم الحديث: ۲۸۰۰-۲۸۰۱) (سنن الترمذی: کتاب: تفسیر القرآن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب: من سورة القمر رقم الحديث: ۳۲۸۹) (سنن الکبریٰ للنسائی رقم الحديث: ۱۵۵۲-۱۵۵۳) (مسند احمد رقم الحديث: ۳۵۸۳-۳۹۲۴-۴۳۶۰ صحیح ابن حبان رقم الحديث: ۶۴۹۵ المستدرک رقم الحديث: ۳۷۵۸-۳۷۶۱ مسند البزار للطبرانی رقم الحديث: ۱۸۰۱-۱۸۰۲ مسند الطیالسی رقم الحديث: ۲۸۰)

۲۴۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي يَوْمٍ جُمُعَةٍ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَأَذْعُ اللَّهُ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا وَضَعَهَا حَتَّى تَارَ السَّحَابُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ قَبْرِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلَى لِحْتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمُطِرْنَا يَوْمًا ذَلِكَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ لوگ قحط سالی میں مبتلا ہو گئے ایک مرتبہ جب حضور نبی اکرم ﷺ جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے تو ایک دیہاتی کھڑا ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گئے اور بچے بھوکے مر گئے اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے دست کرم اٹھائے ہم نے اُس وقت آسمان میں بادل کا کوئی ٹکڑا تک نہیں دیکھا تھا پھر قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! آپ ﷺ نے ہاتھ کیا اٹھائے کہ پہاڑوں جیسے بادل آ گئے۔ آپ ﷺ منبر سے اترے بھی نہیں کہ میں نے بارش کے قطرے آپ ﷺ کی ریش

وَمِنَ الْغَدِ وَبَعْدَ الْغَدِ وَالَّذِي يَلِيهِ حَتَّى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى وَقَامَ ذَلِكَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْ قَالَ: غَيْرُهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! تَهْدِمُ الْبِنَاءَ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللَّهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى نَاحِيَةِ مِنَ السَّحَابِ إِلَّا انْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِينَةُ مِثْلَ الْجُوبَةِ وَسَالَ الْوَادِي قَنَاءَ شَهْرًا وَلَمْ يَجِئْ أَحَدٌ مِّنْ نَّاحِيَةٍ إِلَّا حَدَّثَ بِالْجُودِ - متفق عليه .

مبارک سے نپکتے دیکھے اس روز بارش برسی اگلے روز بھی اس سے اگلے روز بھی یہاں تک کہ اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر وہی اعرابی کھڑا ہوا یا کوئی دوسرا شخص اور عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مکانات گر گئے اور مال ڈوب گیا! اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا فرمائیں! پس کریم آقا ﷺ نے دست مبارک اٹھائے اور عرض کی: اے اللہ! ہمارے ارد گرد برسا ہم پر نہیں۔ پس جس طرف دست مبارک سے اشارہ کرتے ادھر کے بادل چھٹ جاتے یہاں تک کہ مدینہ منورہ ایک دائرہ سا بن گیا۔ قنات نامی نالہ مہینہ بھر بہتا رہا اور جو بھی آتا وہ اس بارش کا حال بیان کرتا۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(صحیح بخاری: کتاب: الجمعة: باب: الاستسقاء فی الخطبة يوم الجمعة: رقم الحديث: ۸۹۱) (وفی باب: من تمطر فی المطر حتی يتحادر علی لحيته: رقم الحديث: ۹۸۶) (صحیح مسلم: کتاب: صلاة الاستسقاء: باب: الدعاء فی الاستسقاء: رقم الحديث: ۸۹۷) (سنن النسائی: کتاب: الاستسقاء: باب: رفع الامام يديه عند سآله امساك المطر: رقم الحديث: ۱۵۲۸) (المتقى لابن الجارود رقم الحديث: ۲۵۶: کتاب الدعاء للطبرانی رقم الحديث: ۹۵۷)

۲۵۰- عَنْ قَتَادَةَ: أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أُحُدًا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَقَالَ: أَتُبْتُ أَحَدًا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ .

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے انہیں حدیث بیان کی کہ حضور نبی کریم ﷺ جبل اُحد پر تشریف لے گئے اور آپ ﷺ کے ہمراہ حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم بھی تھے اچانک پہاڑ اُن کے باعث جھومنے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے اُحد! ٹھہر جا! تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

(صحیح بخاری: کتاب: فضائل الصحابة: باب: قول النبي صلى الله عليه وسلم لو كنت متخذًا خليلاً: رقم الحديث: ۳۶۷۵) (سنن ابوداؤد: کتاب: السنة: باب: فی الخلفاء: رقم الحديث: ۴۶۵۱: دار السلام) (سنن الترمذی: کتاب: المناقب: باب: فی مناقب عثمان بن عفان رضي الله عنه: رقم الحديث: ۳۶۹۷) (السنن الكبرى للنسائی رقم الحديث: ۸۱۳۵: مسند احمد رقم الحديث: ۱۲۱۲۷: صحيح ابن حبان رقم الحديث: ۶۸۶۵: مسند ابو يعلى رقم الحديث: ۲۹۶۴: حلية الاولياء جلد ۵ صفحہ ۲۵)

۲۵۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان علی حراءَ هوَ وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِهْدَا فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيقٌ اَوْ شَهِيدٌ. رواه مسلم والترمذی وقال الترمذی: هذا حدیث صحیح.

اکرم ﷺ حرا پہاڑ پر تشریف فرما تھے آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم بھی تھے اتنے میں پہاڑ نے حرکت کی تو حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: ٹھہر جا! کیونکہ تیرے اوپر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی نہیں ہے۔ اسے امام مسلم اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل طلحه والزبیر، رقم الحدیث: ۲۴۱۷) (سنن الترمذی، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب عثمان بن عفان، رقم الحدیث: ۳۶۹۶) (سنن ابوداؤد، کتاب: السنة، باب: فی الخلفاء، رقم الحدیث: ۴۶۴۸) (مصنف ابن ابی شیبہ، رقم الحدیث: ۳۱۹۴۸، مسند احمد، رقم الحدیث: ۹۴۲۰، سنن نسائی الکبریٰ، رقم الحدیث: ۸۱۹۰)

۲۵۲- عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ أَبُو طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَشْيَاحٍ مِنْ قُرَيْشٍ. فَلَمَّا أَشْرَفُوا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطَ فَحَلَّوْا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ وَكَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ يَمُرُّونَ بِهِ فَلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ وَلَا يَلْتَفِتُ. قَالَ: فَهُمْ يَحْلُونَ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ حَتَّى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: هَذَا سَيِّدُ الْعَالَمِينَ، هَذَا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ، يَبْعَثُهُ اللَّهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ. فَقَالَ لَهُ أَشْيَاحٌ مِنْ قُرَيْشٍ: مَا عِلْمُكَ؟ فَقَالَ: إِنَّكُمْ حِينَ أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقْبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَلَا يَسْجُدَانِ إِلَّا لِنَبِيِّ..... الحدیث. رواه الترمذی والحاکم وابن ابی شیبہ والبخاری. وقال ابو عیسی: هذا حدیث حسن، وقال الحاکم: هذا حدیث صحیح.

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابوطالب رؤسائے قریش کے ہمراہ شام کی طرف روانہ ہوئے حضور نبی اکرم ﷺ بھی آپ کے ہمراہ تھے راستے میں جب وہ راہب کے پاس پہنچے تو ابوطالب اپنی سواری سے نیچے اتر آئے باقی لوگوں نے بھی اپنے کجاوے کھول دیئے راہب ان کی طرف نکلا حالانکہ اس سے پہلے وہ اس کے پاس سے گزرا کرتے تھے لیکن وہ ان کے پاس نہیں آیا کرتا تھا اور نہ ہی ان کی طرف متوجہ ہوتا تھا۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ ابھی کجاوے کھول ہی رہے تھے کہ وہ ان کے درمیان چلنے لگا یہاں تک کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے قریب پہنچا اور آپ ﷺ کا دست انور پکڑ کر کہا: یہ تمام جہانوں کا سردار اور رب العالمین کا رسول ہے! وہ انہیں تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر مبعوث فرمائے گا۔ رؤسائے قریش نے اس سے پوچھا: تمہیں کس نے بتایا؟ اس نے کہا: جب تم لوگ عقبہ سے چلے تو تمام درخت اور پتھر ان کو سجدہ کر رہے تھے اور وہ صرف نبی کو ہی سجدہ کرتے ہیں۔

(سنن الترمذی، کتاب: المناقب، باب: ما جاء فی بدء نبوة النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحديث: ۳۶۲۰) (مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحديث: ۳۱۷۳۳-۳۶۵۴۱، مسند البزار رقم الحديث: ۳۰۹۶، المستدرک رقم الحديث: ۴۲۲۹، دلائل النبوة لابی نعیم رقم الحديث: ۱۹)

(شرح السنة جلد ۱۳ صفحہ ۲۴۷، رقم الحديث: ۳۶۸۳) (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب: الفضائل، جلد ۱۱ صفحہ ۴۱، رقم الحديث: ۵۸۳۵) (مسند ابو یعلیٰ رقم الحديث: ۴۹۲۰، مجمع الزوائد جلد ۸ صفحہ ۵۸۲، المعجم الکبیر رقم الحديث: ۱۲۰۶۱)

(سنن الترمذی: کتاب: المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم: باب: في آيات اثبات نبوة النبي صلى الله عليه وسلم وما قد خصه الله عز وجل: رقم الحديث: ۳۶۲۸) (المستدرک رقم الحديث: ۴۲۳۷ المعجم الكبير رقم الحديث: ۱۲۶۲۲- التاريخ الكبير رقم الحديث: ۶ مشکوة المصابيح رقم الحديث: ۵۹۲۴)

Click For More Books

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ تُرِيدُ قَالَ إِلَى أَهْلِي قَالَ هَلْ لَكَ فِي خَيْرٍ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ وَمَنْ تَشْهَدُ عَلَى مَا تَقُولُ قَالَ هَذِهِ السَّلَامَةُ فَذَعَاَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ بِشَاطِئِ الْوَادِي فَأَقْبَلَتْ تَخُذُ الْأَرْضَ خَذًا حَتَّى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاسْتَشْهَدَهَا ثَلَاثًا فَشَهِدَتْ ثَلَاثًا أَنَّهُ كَمَا قَالَ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَى مَنْتَهَا وَرَجَعَ الْأَعْرَابِيُّ إِلَى قَوْمِهِ إِنْ اتَّبَعُونِي اتَّبَعْتُكَ بِهِمْ وَإِلَّا رَجَعْتُ فَكُنْتُ مَعَكَ .

(سنن دارمی 'المقدمة' باب: ما اکرم الله تعالى به نبيه

من ايمان الشجر به' رقم الحديث: ۱۶) (صحیح ابن حبان

رقم الحديث: ۶۵۰۵' مسند ابو یعلیٰ رقم الحديث: ۵۶۶۲

المعجم الكبير رقم الحديث: ۱۳۵۸۲' مسند عبد بن حمید

رقم الحديث: ۱۰۵۳' مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحديث:

(۳۱۷۵۴)

۲۵۶- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَزَلَ وَادِيًا أَفِيحٌ فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ . فَاتَّبَعْتُهُ بِأَدَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ . فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَسْتَسِرُّ بِهِ فَإِذَا شَجَرَتَانِ بِشَاطِئِ الْوَادِي . فَاُنْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَحَدَاهُمَا فَآخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا . فَقَالَ: إِنْقَادِي عَلَىٰ بِإِذْنِ اللَّهِ . فَاِنْقَادَتْ مَعَهُ كَالْبَعِيرِ الْمَخْشُوشِ

دریافت کیا: تم کہاں جا رہے ہو؟ اُس نے جواب دیا: اپنے گھر جا رہا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے پوچھا: کیا تمہیں بھلائی میں کوئی دلچسپی ہے؟ اُس نے جواب دیا: وہ کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں ہے، صرف وہی معبود ہے اُس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اُس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔ وہ دیہاتی بولا: آپ کی اس بات کی گواہی کون دے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیکر کا یہ درخت۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اُس درخت کو بلایا وہ درخت وادی کے کنارے پر موجود تھا وہ زمین کو چیرتا ہوا آپ کے پاس آیا اور آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اُس سے تین مرتبہ گواہی مانگی اور اُس نے تین مرتبہ اس بات کی گواہی دی جو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمائی تھی، پھر وہ واپس اس جگہ پر چلا گیا جہاں وہ موجود تھا۔ وہ دیہاتی اپنی قوم میں واپس جاتے ہوئے بولا: اگر ان لوگوں نے میری پیروی کی تو میں انہیں آپ کے پاس لاؤں گا وگرنہ میں واپس آ جاؤں گا اور میں آپ کے ساتھ رہوں گا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر پر روانہ ہوئے یہاں تک کہ ہم ایک کشادہ وادی میں پہنچے حضور نبی اکرم ﷺ رفع حاجت کے لیے تشریف لے گئے میں پانی وغیرہ لے کر آپ ﷺ کے پیچھے گیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے دیکھا تو آپ کو پردہ کے لیے کوئی چیز نظر نہ آئی وادی کے کنارے دو درخت تھے حضور نبی اکرم ﷺ ان میں سے ایک درخت کے پاس گئے۔ آپ ﷺ نے اس کی شاخوں میں سے ایک شاخ پکڑی اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کے حکم سے میری اطاعت کر! وہ درخت اُس اونٹ کی طرح آپ ﷺ کا

الَّذِي يُصَانِعُ قَائِدَهُ، حَتَّى آتَى الشَّجَرَةَ الْآخِرَى .
فَاخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا . فَقَالَ : انْقَادِي عَلَيَّ
بِإِذْنِ اللَّهِ فَإِنْ قَادَتْ مَعَهُ كَذَلِكَ، حَتَّى إِذَا كَانَ
بِالْمُنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا، قَالَ : التَّيْمَا عَلَيَّ بِإِذْنِ اللَّهِ
فَالْتَأَمَّا . فَجَلَسْتُ أُحَدِّثُ نَفْسِي . كَانَتْ مِنِّي
لَفْتَةٌ، فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُقْبِلًا، وَإِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدْ افْتَرَقَتَا . فَقَامَتْ كُلُّ
وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلَى سَاقٍ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا جَابِرُ، هَلْ رَأَيْتَ مَقَامِي، قُلْتُ :
نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ .

فرمانبردار ہو گیا جس کی ٹاک میں ٹکیل ہو اور وہ اپنے مالک کے تابع
ہو پھر آپ ﷺ دوسرے درخت کے پاس گئے اور اُس کی
شاخوں میں سے ایک شاخ پکڑ کر فرمایا: اللہ جل مجدہ کے اذن سے
میری اطاعت کر! وہ درخت بھی پہلے درخت کی طرح آپ ﷺ
کے تابع ہو گیا، یہاں تک کہ جب حضور اقدس ﷺ دونوں
درختوں کے درمیان پہنچے تو آپ ﷺ نے ان دونوں درختوں کو ملا
دیا اور فرمایا: اللہ کے اذن سے جڑ جاؤ، سو وہ دونوں درخت جڑ گئے
میں وہاں بیٹھا اپنے آپ سے باتیں کر رہا تھا، میں نے اچانک
دیکھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لا رہے ہیں اور وہ دونوں
درخت اپنے اپنے سابقہ مقام پر کھڑے تھے۔ حضور اقدس ﷺ
نے فرمایا: اے جابر! کیا تم نے میرا مقام دیکھا؟ تو میں نے عرض
کی: جی ہاں! یا رسول اللہ ﷺ!

(صحیح مسلم، کتاب: الزهد والرفاق، باب: حدیث جابر الطویل وقصة ابی الیسر، رقم الحدیث: ۳۰۱۲) (صحیح ابن

حبان رقم الحدیث: ۶۵۲۴، سنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحدیث: ۴۵۲، دلائل النبوة للصبہانی رقم الحدیث: ۳۷، التمهید لابن
عبد البر جلد ۱ صفحہ ۲۲۲، مشکوٰۃ المصابیح رقم الحدیث: ۵۸۸۵)

۲۵۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ
امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا أَجْعَلُ لَكَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ، فَإِنِّي لِي
غُلَامًا تَجَارًا . قَالَ: إِنِّي شَيْءٌ قَالَ: فَعَمِلْتُ لَهُ
الْمِنْبَرَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ الَّذِي صَنَعَ فَصَاحَتْ
النَّخْلَةُ الَّتِي كَانَ يَخْطُبُ عَنْهَا حَتَّى كَادَتْ أَنْ
تَنْشَقَّ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى
أَخَذَهَا إِلَيْهِ، فَجَعَلْتُ تَنْزِيلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُسَكُّتُ، حَتَّى اسْتَقَرَّتْ .

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ
ایک انصاری عورت نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض
کیا: یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے تشریف فرما ہونے کے لیے کوئی
چیز نہ بنوادوں؟ کیونکہ میرا غلام بڑھکی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:
اگر تم چاہو (تو بنوادو)۔ اُس عورت نے آپ ﷺ کے لیے منبر
بنوادیاجوہ کادن آیا تو حضور نبی اکرم ﷺ اسی منبر پر تشریف فرما
ہوئے جو تیار کیا گیا تھا لیکن (حضور نبی اکرم ﷺ کے منبر پر
تشریف رکھنے کی وجہ سے) کھجور کا وہ تنہا جس سے ٹیک لگا کر آپ
ﷺ خطبہ ارشاد فرماتے تھے (ہجرو فراق رسول اللہ ﷺ میں)
چلا پڑا یہاں تک کہ پھٹنے کے قریب ہو گیا۔ یہ دیکھ کر حضور نبی

اکرم ﷺ منبر سے اتر آئے اور کھجور کے ستون کو لگے سے لگا لیا۔
ستون اس بچہ کی طرح رونے لگا جسے تھیلی دے کر چپ کرایا جاتا
ہے یہاں تک کہ اسے سکون آ گیا۔

(صحیح بخاری: کتاب: البیوع: باب: النجار: رقم الحديث: ۱۹۸۹) (وفی کتاب: المناقب: باب: علامات النبوة فی
الاسلام: رقم الحديث: ۳۳۹۱-۳۳۹۲) (وفی کتاب: المساجد: باب: الاستعانة بالنجار والصاع فی اعواد المسر والمسجد: رقم
الحديث: ۴۳۸) (سنن الترمذی: کتاب: المناقب: رقم الحديث: ۳۶۲۷) (سنن النسائی: کتاب: الجمعة: باب: منہج الامم فی
الخطبة: رقم الحديث: ۱۳۹۶) (سنن ابن ماجہ: کتاب: افامة الصلوة والسنة فیہا: باب: ما جاء فی بدء شأن المر: رقم الحديث
۱۴۱۴-۱۴۱۷) (مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۲۲۶)

اور امام دارمی کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں جن کو حضرت
ابن بریدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے روایت کیا کہ جب حضور
نبی اکرم ﷺ نے اُس خشک تنے کی آہ و بکا سنی تو اُس کے پاس
تشریف لائے اور اپنا دست اقدس اس پر رکھا اور فرمایا: تم چاہے یہ
چیز اختیار کر لو کہ میں تمہیں اسی جگہ میں دوبارہ لگا دوں جہاں تم پہلے
تھے اور تم دوبارہ ایسے ہی سرسبز ہو جاؤ جیسا کہ کبھی تھے اور اگر چاہو تو
تمہیں جنت میں لگا دوں وہاں تم جنت کے نہروں اور چشموں سے
سیراب ہوتے رہو پھر تمہاری پیداوار بہترین ہو جائے اور تم پھل
دینے لگو اور اولیاء اللہ تیرا پھل کھائیں اگر تم چاہو تو میں تمہیں ایسا
کر دیتا ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ اُس نے حضور نبی اکرم ﷺ
سے سنا کہ آپ ﷺ نے اُسے دو مرتبہ فرمایا: ہاں! میں نے ایسا
کر دیا۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو
آپ ﷺ نے فرمایا: اس کھجور کے تنے نے یہ اختیار کیا ہے کہ
میں اسے جنت میں لگا دوں۔

۲۵۸- وفی رواية الدارمی عن ابی بريدة عن
ابيه . إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ سَمِعَ
حَنِينَ الْجَذْعِ رَجَعَ إِلَيْهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ وَقَالَ:
اخْتَرُ أَنْ أَغْرِسَكَ فِي الْجَنَّةِ فَتَشْرَبُ مِنْ أَنْهَارِهَا
وَعُيُونِهَا فَيَحْسُنَ نَبْتُكَ وَتُثْمِرُ فَيَأْكُلَ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ مِنْ
ثَمَرَتِكَ وَنَخْلِكَ فَعَلْتُ . فَرَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ لَهُ نَعَمْ قَدْ فَعَلْتُ
مَرَّتَيْنِ . فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:
اخْتَارَ أَنْ أَغْرِسَهُ فِي الْجَنَّةِ . (سنن الدارمی جلد ۱
صفحہ ۲۹ رقم الحديث: ۳۲) (حلیۃ الاولیاء لابی نعیم
جلد ۹ صفحہ ۱۱۶ دلائل البوة جلد ۶ صفحہ ۶۸)

۲۵۹- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَهْلُ
بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ لَهُمْ جَمَلٌ يَسُونُ عَلَيْهِ، وَإِنَّ
الْجَمَلَ اسْتَضْعَبَ عَلَيْهِمْ فَمَنْعَهُمْ ظَهْرَهُ، وَإِنَّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری
گھرانے میں ایک اونٹ تھا جس پر (وہ کھیتی باڑی کے لیے) پانی
بھرا کرتے تھے وہ ان کے قابو میں نہ رہا اور انہیں اپنی پشت (پانی

الْأَنْصَارَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: إِنَّهُ كَانَ لَنَا جَمَلٌ نُسِنِي عَلَيْهِ وَإِنَّهُ اسْتَضْعَبَ عَلَيْنَا وَمَنَعَنَا ظَهْرَهُ، وَقَدْ عَطَشَ الزَّرْعُ وَالنَّخْلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ: قُومُوا! فَقَامُوا فَدَخَلَ الْحَائِطَ وَالْجَمَلَ فِي نَاحِيَةٍ، فَمَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ، فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، إِنَّهُ قَدْ صَارَ مِثْلَ الْكَلْبِ، وَإِنَّا نَخَافُ عَلَيْكَ صَوْلَتَهُ، فَقَالَ: لَيْسَ عَلَيَّ مِنْهُ بَأْسٌ، فَلَمَّا نَظَرَ الْجَمَلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ نَحْوَهُ حَتَّى خَرَّ سَاجِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ فَآخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَاصِيَتِهِ أَذَلَّ مَا كَانَتْ قَطُّ حَتَّى أَذْخَلَهُ فِي الْعَمَلِ، فَقَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، هَذِهِ بِهَيْمَةٌ لَا تَعْقِلُ تَسْجُدُ لَكَ وَنَحْنُ نَعْقِلُ فَتَحْنُ أَحَقُّ أَنْ تَسْجُدَ لَكَ؟ فَقَالَ: لَا يَصْلُحُ لِبَشَرٍ أَنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ وَلَوْ صَلَحَ لِبَشَرٍ أَنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ لَا مَرُتُ الْمَرْأَةُ أَنْ تَسْجُدَ لِرِزْوَجِهَا مِنْ عَظِيمِ حَقِّهِ عَلَيْهَا. (مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۱۵۸ رقم الحديث: ۱۲۶۳۵) (مسند دارمی باب: ما اکرم الله به نبيه من ايمان الشجر به والبهانم والجن رقم الحديث: ۱۷) (المعجم الاوسط رقم الحديث: ۹۱۸۹ مسند عبد بن حميد رقم الحديث: ۱۰۵۳ الترغيب والترهيب رقم الحديث: ۲۹۷۷ مجمع الزوائد جلد ۹ صفحہ ۴)

۲۶۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

لانے کے لیے) استعمال کرنے سے روک دیا، انصار صحابہ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ہمارا ایک اونٹ تھا، ہم اُس سے کھیتی باڑی کے لیے پانی لانے کا کام لیتے تھے اور اب وہ ہمارے قابو میں نہیں رہا اور نہ ہی خود سے کوئی کام لینے دیتا ہے، ہمارے کھیت کھلیاں اور باغ پانی کی قلت کے باعث سوکھ گئے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا: اٹھو! پس سارے اٹھ کھڑے ہوئے (اور اس انصاری کے گھر تشریف لے گئے) آپ ﷺ باغ میں داخل ہوئے درآں حالیکہ اونٹ ایک کونے میں تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ اونٹ کی طرف چل پڑے تو انصار کہنے لگا: (یا رسول اللہ!) یہ اونٹ کتے کی طرح باؤلا ہو چکا ہے اور ہمیں اس کی طرف سے آپ پر حملہ کا خطرہ ہے، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے اس سے کوئی نقصان نہیں ہوگا، اونٹ نے جیسے ہی حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو آپ ﷺ کی طرف بڑھایاں تک (قریب آ کر) آپ ﷺ کے سامنے سجدہ میں گر پڑا، حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے پیشانی سے پکڑا اور حسب سابق دوبارہ کام پر لگا دیا، صحابہ کرام نے یہ دیکھ کر آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ تو بے عقل جانور ہوتے ہوئے بھی آپ کو سجدہ کر رہا ہے اور ہم تو عقل بھی رکھتے ہیں اس سے زیادہ حقدار ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کسی فرد بشر کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی بشر کو سجدہ کرے اور اگر کسی بشر کا بشر کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں بیوی کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو اس کی اس عظیم قدر و منزلت کی وجہ سے سجدہ کرے جو کہ اسے بیوی پر حاصل ہے۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور

نبی اکرم ﷺ ایک انصاری شخص کے باغ میں داخل ہوئے تو وہاں ایک اونٹ تھا جب اُس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھی تو وہ رو پڑا اور اُس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ حضور نبی اکرم ﷺ اُس کے پاس تشریف لے گئے اور اُس کے سر پر دست شافقت پھیرا تو وہ خاموش ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اُس اونٹ کا مالک کون ہے اور یہ کس کا اونٹ ہے؟ انصار کا ایک نوجوان حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ میرا اونٹ ہے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بے زبان جانور کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے جس کا اللہ تعالیٰ نے تمہیں مالک بنا دیا ہے اس نے مجھے شکایت کی ہے کہ تم اُسے بھوکا رکھتے ہو اور اس سے بہت زیادہ کام لیتے ہو۔

حضرت یعلیٰ بن سیاہ بیان کرتے ہیں: میں ایک سفر میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا آپ ﷺ نے ایک جگہ قضائے حاجت کا ارادہ فرمایا تو آپ ﷺ نے کھجور کے دو درختوں کو حکم دیا وہ آپ ﷺ کے حکم سے ایک دوسرے سے مل گئے پھر آپ ﷺ نے انہیں دوبارہ حکم دیا تو وہ اپنی اپنی جگہ پر واپس آ گئے پھر ایک اونٹ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں اپنی گردن کو زمین پر رگڑتا ہوا حاضر ہوا وہ اتنا بلبلایا کہ اُس کے ارد گرد کی جگہ گیلی ہو گئی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ اونٹ کیا کہہ رہا ہے؟ اس کا خیال ہے کہ اس کا مالک اسے ذبح کرنا چاہتا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اُس کے مالک کی طرف آدمی بھیجا (تو وہ حاضر خدمت ہو گیا) سرکار ﷺ نے اُس سے فرمایا: کیا یہ اونٹ مجھے بہہ کرتے ہو؟ اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے اس سے بڑھ کر اپنے مال میں کوئی چیز محبوب نہیں

فَدَخَلَ حَائِطًا لِرَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا جَمَلٌ . فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَنَّ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ ذِفْرَاهُ فَسَكَتَ فَقَالَ: مَنْ رَبُّ هَذَا الْجَمَلِ؟ لِمَنْ هَذَا الْجَمَلُ؟ فَجَاءَ فَتَى مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَفَلَا تَتَّقِي اللَّهَ فِي هَذِهِ الْبَهِيمَةِ الَّتِي مَلَكَكَ اللَّهُ إِيَّاهَا فَإِنَّهُ شَكََا إِلَيَّ أَنَّكَ تُجِيعُهُ وَتَذْنِبُهُ . (سنن ابوداؤد، کتاب: الجہاد، باب: یا یومر بہ من القيام علی الدواب والبهائم رقم الحديث: ۲۵۴۹) (مسند احمد رقم الحديث: ۱۷۵۴، مسند ابو عوانہ رقم الحديث: ۱۹۷، تہذیب الکمال رقم الحديث: ۱۲۳۲)

۲۶۱- عَنْ يَعْلَى بْنِ سِيَابَةَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ لَهُ فَأَرَادَ أَنْ يَقْضِيَ حَاجَةً فَأَمَرَ وَذِيَّتَيْنِ فَأَنْصَمَتَا أَحَدَاهُمَا إِلَى الْأُخْرَى ثُمَّ أَمَرَهُمْ فَرَجَعَتَا إِلَى مَنَاتِيهِمَا . وَجَاءَ بَعِيرٌ فَضْرَبَ بِجِرَانِهِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ جَرَّ حَتَّى ابْتَلَّ مَا حَوْلَهُ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَذَرُونَ مَا يَقُولُ الْبَعِيرُ؟ إِنَّهُ يَزْعُمُ أَنَّ صَاحِبَهُ يُرِيدُ نَحْرَهُ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَوَاهِبُهُ أَنْتَ لِي؟ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا لِي مَالٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ . قَالَ: اسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوفًا .

(مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۱۷۲، مسند ابن حمید)

رقم الحديث: ۴۰۵، مجمع الزوائد جلد ۹ صفحہ ۶)

آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم سے اس کے معاملہ میں بھلائی کی توقع رکھتا ہوں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک غزوہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھا، وہ فرماتے ہیں کہ اتفاق سے حضور نبی اکرم ﷺ میرے ساتھ آئے، میں اپنے پانی ڈھونے والے اونٹ پر سوار تھا جو تھکاوٹ کے باعث چل نہیں رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے اونٹ کو کیا ہو گیا ہے؟ ان کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا: یہ تھک گیا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ پیچھے کی جانب تشریف لائے، اونٹ کو ڈانٹا اور اس کے لیے دعا فرمائی تو وہ آسانی سے دوسرے اونٹوں سے آگے چلنے لگا۔ پھر ارشاد فرمایا: اب تم اپنے اونٹ کو کیسا دیکھتے ہو؟ میں نے عرض کی: اب تو اچھا ہے۔ اسے آپ ﷺ کی برکت حاصل ہو گئی ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب: الجہاد والسير، باب: استئذان الرجل الامام، رقم الحديث: ۲۸۰۵) (صحیح مسلم، کتاب:

المسافاة، باب: بيع البعير واستئذان ركوبه، رقم الحديث: ۷۱۵) (مسند ابو عوانہ جلد ۳ صفحہ ۲۴۹، رقم الحديث: ۴۸۴۳)

حضرت جیش بن خالد صحابی رسول ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے غلام عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ اور ان کے گائیڈ لیثی عبد اللہ بن اریقط مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی غرض سے نکلتے تو وہ ام معبد خزاعیہ کے دو خیموں کے پاس سے گزرے اور وہ بڑی بہادر اور دلیر خاتون تھیں، وہ اپنے خیمے کے آگے میدان میں چادر اوڑھ کر بیٹھتی تھیں اور لوگوں کو کھلاتی پلاتی تھیں۔ ان حضرات نے ان سے بھجور یا گوشت دریافت کیا کہ خریدیں مگر ان میں سے کوئی چیز بھی ان کے پاس نہ پائی۔ لوگوں کا زور اور ختم ہو چکا تھا اور لوگ قحط کی حالت میں تھے۔ حضور نبی مکرم ﷺ نے خیمہ کے ایک کونے میں ایک بھینر دیکھی، آپ ﷺ نے فرمایا: اے ام معبد! یہ بھینر کیسی ہے؟ انہوں

۲۶۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَتَلَّحَقَ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى نَاضِحٍ لَنَا قَدْ أَغْيَا، فَلَا يَكَادُ يَسِيرُ فَقَالَ لِي: مَا لِبَعِيرِكَ؟ قَالَ: قُلْتُ عَيْي. قَالَ فَتَخَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَهُ وَدَعَا لَهُ، فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْإِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيرُ. فَقَالَ لِي: كَيْفَ تَرَى بَعِيرَكَ؟ قَالَ: قُلْتُ بِخَيْرٍ، قَدْ أَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ. متفق عليه.

۲۶۳- عَنْ جَيْشِ بْنِ خَالِدٍ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِينَ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَخَرَجَ مِنْهَا مُهَاجِرًا إِلَى الْمَدِينَةِ وَهُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَمَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَذَلِيلُهُمَا اللَّيْثِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَرَيْقَطِ، مَرُّوا عَلَى خِيَمَتِي أُمِّ مَعْبِدِ الْخَزَاعِيَّةِ وَكَانَتْ بَرْزَةً جَلْدَةً تَحْتَبِي بِفَنَاءِ الْقُبَّةِ، ثُمَّ تَسْقَى وَتُطْعَمُ، فَسَأَلُوهَا لَحْمًا وَتَمْرًا لِيَشْتَرَوْهُ مِنْهَا فَلَمْ يُصَيِّبُوا عِنْدَهَا شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ وَكَانَ الْقَوْمُ مُزْمِلِينَ مُسْتَتِينَ فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَاةٍ فِي كِسْرِ الْخِيَمَةِ فَقَالَ: مَا هَذِهِ الشَّاةُ يَا أُمَّ مَعْبِدٍ؟ قَالَتْ: شَاةٌ خَلَفَهَا الْجَهْدُ

نے عرض کی: یہ وہ بکری ہے جس کو تھکاوٹ نے بکریوں سے پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ فرمایا: اس کا کچھ دودھ بھی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: (اس بکری کے لیے دودھ دینا) اس سے (یعنی جنگل جانے سے) بھی زیادہ دشوار ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم مجھے اجازت دیتی ہو کہ میں اس کا دودھ دوہوں؟ انہوں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! اگر آپ اس کا دودھ دیکھیں (تو دودھ لیں) آپ ﷺ نے بسم اللہ پڑھ کر تھمن پر ہاتھ پھیرا اور عرض کی کہ اے اللہ! اُمّ معبد کو ان کی بکریوں میں برکت دے۔ اس بکری نے نائلیں پھیلا دیں، کثرت سے دودھ دیا اور فرمانبردار ہو گئی۔ آپ ﷺ نے اُن کا وہ برتن مانگا جو ساری قوم کو سیراب کر دے۔ اس میں آپ ﷺ نے دودھ کو سیلاب کی طرح دو بایہاں تک کہ کف اس کے اوپر آ گیا۔ آپ ﷺ نے اُسے پلایا، اُمّ معبد نے پیا یہاں تک کہ وہ سیراب ہو گئی اور آپ ﷺ نے اپنے اصحاب کو پلایا، وہ بھی سیراب ہو گئے۔ سب سے آخر میں حضور نبی اکرم ﷺ نے بھی نوش فرمایا اور فرمایا: قوم کے ساتی کو سب سے آخر میں پینا چاہیے، سب نے ایک بار پینے کے بعد دوبارہ پیا اور خوب سیراب ہو گئے، پھر آپ ﷺ نے اسی برتن میں ابتدائی طریقہ پر دوبارہ دودھ دوہا اور اُس کو اُمّ معبد کے پاس چھوڑ دیا۔

حضرت ابن منذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ جو کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے ایک دفعہ روم کے علاقہ میں لشکر اسلام سے پھڑ گئے یا وہ ارض روم میں قید کر دیئے گئے وہ وہاں سے بھاگے تاکہ لشکر سے مل سکیں کہ اچانک ایک شیر اُن کے سامنے آیا۔ انہوں نے شیر سے کہا: اے ابو حارث (شیر کی کنیت)! میں حضور نبی اکرم ﷺ کا غلام ہوں اور

عَنِ الْغَنَمِ قَالَ: فَهَلْ بِهَا مِنْ لَبَنٍ؟ قَالَتْ: هِيَ أَجْهَدُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ: أَتَأْذِنِينَ أَنْ أَحْلُبَهَا؟ قَالَتْ: بَلَى يَا بَنِيَّ أَنْتَ وَأُمِّي نَعَمْ إِنْ رَأَيْتَ بِهَا حَلَبًا فَأَحْلُبُهَا، فَدَعَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ بِيَدِهِ ضَرْعَهَا وَسَمَّى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَدَعَا لَهَا فِي شَاتِيهَا، فَتَفَاجَتْ عَلَيْهِ وَدَرَّتْ وَاجْتَرَتْ وَدَعَا بِإِنَاءٍ يُرْبِضُ الرَّهْطَ فَحَلَبَ فِيهَا ثَجًّا حَتَّى عَلاَهُ الْبَهَاءُ ثُمَّ سَقَاهَا حَتَّى رَوَيْتْ وَسَقَى أَصْحَابَهُ حَتَّى رَوُوا وَشَرِبَ آخِرُهُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَرَا ضُؤًا ثُمَّ حَلَبَ فِيهِ ثَانِيًا بَعْدَ بَدءٍ حَتَّى مَلَأَ الْإِنَاءُ ثُمَّ غَادَرَهُ عِنْدَهَا ثُمَّ بَايَعَهَا، ثُمَّ ارْتَحَلُوا عَنْهَا. (المعجم الكبير للطبرانی جلد ۴ صفحہ ۴۸ رقم الحديث: ۳۶۰۵) (المستدرک رقم الحديث: ۴۲۷۴ الطبقات الكبرى لابن سعد جلد ۱ صفحہ ۲۳۰ رياض النضرة رقم الحديث: ۳۸۷ دلائل النبوة رقم الحديث: ۴۲ الاستيعاب رقم الحديث: ۴۲۱۵ صفوة الصفوة جلد ۱ صفحہ ۱۳۷)

۲۶۴- عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، أَنَّ سَفِينَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْطَا بِأَرْضِ رُومٍ، فَانْطَلَقَ هَارِبًا يَلْتَمِسُ الْجَيْشَ فَإِذَا بِالْأَسَدِ. فَقَالَ لَهُ: يَا أَبَا الْحَارِثِ، أَنَا مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ مِنْ أَمْرِي كَيْتٌ وَكَيْتٌ. فَأَقْبَلَ الْأَسَدُ لَهُ بِضَبَّةٍ حَتَّى قَامَ إِلَى جَنْبِهِ كُلَّمَا سَمِعَ

صَوْتًا أَتَى إِلَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ يَمْشِي إِلَى جَنْبِهِ . فَلَمْ يَزَلْ
كَذَلِكَ حَتَّى بَلَغَ الْجَيْشَ ثُمَّ رَجَعَ الْأَسَدُ .

(دلائل النبوة للبيهقي جلد ۶ صفحہ ۴۶) (مشکوٰۃ)

المصابيح جلد ۲ صفحہ ۴۰۰ رقم الحديث: ۵۹۴۹

(مجمع الزوائد جلد ۹ صفحہ ۶۱۲)

میرا اس طرح معاملہ ہے۔ یہ سننا تھا کہ شیر فوراً دم ہلاتا ہوا اُن
کی طرف آیا اور اُن کے پہلو میں کھڑا ہو گیا۔ جب بھی وہ آواز سنتا
تو شیر فوراً حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کے آگے آ جاتا (جب خطرہ ٹل
جاتا تو) پھر وہ واپس آ جاتا اور اُن کے پہلو میں چلنا شروع کر دیتا۔
وہ اسی طرح اُن کے ساتھ چلتا رہا یہاں تک کہ وہ لشکر میں پہنچ گئے
اس کے بعد شیر واپس لوٹ آیا۔

۲۶۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَأَنَا
أُولَى النَّاسِ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ . اقْرَؤُوا إِن شِئْتُمْ
(النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ) .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ
نے فرمایا: کوئی مؤمن ایسا نہیں مگر دنیا اور آخرت میں تمام لوگوں
سے زیادہ اُن کی جان کا میں حق دار ہوں۔

(صحیح بخاری کتاب: التفسیر (سورة الاحزاب) رقم الحديث: ۴۷۸۱ دارالكتاب العربي بیروت) (صحیح بخاری

الطراف الحديث: ۲۲۹۸-۲۳۹۸-۲۳۹۹-۴۷۸۱-۵۳۷۱-۶۷۳۱-۶۷۴۵-۶۷۶۳) (صحیح مسلم کتاب: الفرائض باب: من

ترك ما لا فلورثته رقم الحديث: ۴۱۵۷ دارالكتاب العربي بیروت) (سنن الترمذی کتاب: الجنائز باب: ما جاء في الصلوة على

المديون رقم الحديث: ۱۰۷۰ دارالمعرفة بیروت) (سنن نسائی کتاب: الجنائز باب: الصلوة على من عليه دين رقم الحديث:

۱۹۵۸ دارالفکر بیروت) (سنن ابن ماجہ کتاب: الاحکام باب: من ترك ديناً او ضياعاً فعلى الله وعلى رسوله رقم الحديث:

۲۴۱۵ دارالسلام) (مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۲۹۰ صحیح ابن حبان رقم الحديث: ۳۰۶۳)

قال العلامة القاضي عياض رحمه الله تعالى:

قال: سهل بن عبد الله تسترى رضي الله عنه: من
لم ير ولاية الرسول عليه في جميع احواله ويرى
نفسه في ملكه صلى الله عليه وسلم لا يذوق
حلاوة سنته .

حضرت علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حضرت

سهل بن عبد اللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جو ہر حال میں نبی
کریم ﷺ کو اپنا والی اور اپنے آپ کو حضور اقدس ﷺ کی ملک
نہ جانے وہ سنت نبوی کی حلاوت سے اصلاً خبردار نہ ہوگا۔

(الشفاء جلد ۲ صفحہ ۱۶ باب: لزوم محبته ﷺ) (شرح الشفاء للقاری والخفاجی جلد ۳ صفحہ ۳۴۶ مواہب اللدنیہ

جلد ۲ زرقانی علی المواہب جلد ۶ صفحہ ۳۱۳ جواهر البحار جلد ۲ صفحہ ۳۱ مدارج النبوة جلد ۱ صفحہ ۲۹۴)

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ رب العزت کا

یہ فرمان (ما كان لمؤمن ولا مؤمنة الخ) حضرت زینب بنت

۲۶۶- عن مجاهد قوله تعالى (ان تكون لهم

الخيرية من امرهم) قال: زينب بنت جحش

و کراہتھا نکاح زید بن حارثہ حین امرھا بہ جش رضی اللہ عنہا کے متعلق ہے جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم . زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے نکاح کا حکم فرمایا تو انہوں نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے نکاح کو ناپسند کیا۔

(جامع البیان جلد ۱۰ جز ۲۲ صفحہ ۳۰۱ الکشف والیان جز ۸ صفحہ ۴۶-۴۷ روح المعانی جز ۲۲ صفحہ ۳۴ احکام القرآن جلد ۳ صفحہ ۵۷۴ الجامع لاحکام القرآن جز ۱۴ صفحہ ۱۶۹ تفسیر ابن ابی حاتم رقم الحدیث: ۱۷۶۸۷)

۲۶۷- عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَنَاهُ يَقُولُ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ ثُمَّ قَالَ: أَلْعَنَكَ بِلَعْنَةِ اللَّهِ ثَلَاثًا وَبَسَطَ يَدَهُ كَأَنَّهُ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَدْ سَمِعْنَاكَ تَقُولُ فِي الصَّلَاةِ شَيْئًا لَمْ نَسْمَعْكَ تَقُولُهُ قَبْلَ ذَلِكَ وَرَأَيْنَاكَ بَسَطْتَ يَدَكَ قَالَ: إِنَّ عَذْوًا لِلَّهِ ابْلِيسَ جَاءَ بِشِهَابٍ مِنْ نَارٍ لِيَجْعَلَهُ فِي وَجْهِ فَقُلْتُ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ: أَلْعَنَكَ بِلَعْنَةِ اللَّهِ الثَّامَةِ فَلَمْ يَسْتَخِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَرَدْتُ أَخْذَهُ . وَاللَّهِ لَوْ لَا دَعْوَةُ أَخِينَا سُلَيْمَانَ لَأَصْبَحَ مَوْثِقًا يَلْعَبُ بِهِ وَلَدَانُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ .

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز شروع کرنے کے بعد یہ کلمات فرما رہے تھے: ”اعوذ باللہ منک“۔ پھر فرمایا: میں تین بار تجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت کرتا ہوں، پھر اپنا داہنا ہاتھ بڑھایا جیسے کوئی چیز پکڑ رہے ہوں جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے آج آپ سے ایسے کلمات سنے جو پہلے کبھی نہ سنے تھے اور آپ کو نماز میں ہاتھ بڑھاتے ہوئے بھی دیکھا۔ آپ نے فرمایا: اللہ کا دشمن ابلیس (العیاذ باللہ) میرا منہ جلانے کے لیے انکار سے لے کر آیا تو میں نے تین بار کہا: ”اعوذ باللہ منک“۔ پھر میں نے تین بار کہا: میں اللہ تعالیٰ کی مکمل لعنت تجھ پر ڈالتا ہوں، وہ پیچھے نہیں ہٹا بالآخر میں نے اُسے پکڑنے کا ارادہ کیا، بخدا! اگر مجھے سلیمان علیہ السلام کی دعا کا خیال نہ ہوتا تو وہ صبح تک بندھا رہتا اور مدینہ کے بچے اُس کے ساتھ کھلتے رہتے۔

(صحیح مسلم، کتاب: المساجد ومواضع الصلوة، باب: جواز لعن الشيطان في اثناء الصلوة والتعوذ منه، رقم الحدیث: ۵۴۲) (سنن النسائي، کتاب: السهو، باب: لعن ابليس التعوذ بالله منه في الصلوة، رقم الحدیث: ۱۲۱۵) (سنن النسائي الكبير، رقم الحدیث: ۵۴۹، مسند احمد رقم الحدیث: ۲۱۰۴۴، صحیح ابن خزيمة رقم الحدیث: ۸۹۱)

۲۶۸- عَنْ يَعْلَى بْنِ مَرْةٍ التَّقْفِيِّ قَالَ: سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَرْنَا بِمَاءٍ فَاتَتْهُ امْرَأَةٌ يَابْنٍ لَهَا بِهِ جَنَّةٌ فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْخَرِهِ ثُمَّ قَالَ: أُخْرِجْ فَإِنِّي مُحَمَّدٌ

حضرت یعلیٰ بن مرہ الثقفی بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ ہمارا گزر پانی پر سے ہوا وہاں ایک عورت تھی اس کے ساتھ اُس کا بیٹا بھی تھا جسے جن چمے ہوئے تھے وہ اسے لے کر آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی۔ آپ ﷺ

رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ سِرْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مَرَرْنَا بِذَلِكَ الْمَاءِ
فَسَأَلَهَا عَنِ النَّبِيِّ فَقَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا
رَأَيْنَا مِنْهُ رَيْبًا بَعْدَكَ .

نے اُس لڑکے کی ناک کا نتھنا پکڑ کر فرمایا: نکل جا! میں محمد اللہ کا
رسول (ﷺ) ہوں۔ پھر ہم آگے بڑھے جب ہم اپنے سفر سے
واپس لوٹے تو ہم دوبارہ اسی پانی کے پاس سے گزرے پس آپ
ﷺ نے اُس عورت سے اُس کے بچے کے متعلق پوچھا تو اُس
نے جواب دیا: قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ
مبعوث کیا! اس کے بعد ہم نے اُس میں کبھی اس بیماری کا شائبہ
تک نہیں پایا۔

(مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۱۷۳) (مشکوۃ المصابیح کتاب الفضائل رقم الحديث: ۵۹۲۲) (مسند عبد بن حمید رقم
الحديث: ۴۰۵) مسند دارمی رقم الحديث: ۱۹ دلایل النبوة لابی نعیم رقم الحديث: ۱۸۴ الترغیب والترہیب رقم الحديث:
۳۴۳۰ مجمع الزوائد جلد ۹ صفحہ ۵ مسند دارمی رقم الحديث: ۱۹)

۲۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ فَقِيلَ:
مَنْعَ ابْنِ جَمِيلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ
الْمُطَّلِبِ! فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَنْقُمُ
ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ
وَأَمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا قَدْ اخْتَبَسَ
أَذْرَاعَهُ وَأَعْتَدَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ
الْمُطَّلِبِ: فَعَمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَهِيَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ وَمِثْلُهَا مَعَهَا .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
ﷺ نے صدقہ دینے کا حکم فرمایا پس کہا گیا کہ (صدقہ دینے
سے) ابن جمیل نے منع کیا اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے
اور حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے تب نبی مکرہم ﷺ
نے فرمایا: ابن جمیل کو تو صرف یہ ناگوار ہوا کہ وہ فقیر تھا تو اُس کو اللہ
اور اُس کے رسول نے غنی کر دیا اور رہا خالد تو تم اس پر ظلم کرتے ہو
اُس نے تو اپنی زرہیں اور ہتھیار بھی اللہ کی راہ میں وقف کی ہوئی
ہیں اور رہے عباس بن عبدالمطلب تو وہ رسول اللہ ﷺ کے چچا
ہیں تو یہ اُن پر صدقہ ہے اور اس کے ساتھ اس کی مثل ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الزکاة باب: قول الله تعالى (وفي الرقاب والغارمين وفي سبيل الله) رقم الحديث: ۱۴۶۸
دارالكتاب العربی بیروت) (صحیح مسلم کتاب الزکاة باب: فی تقديم الزکاة ومنعها رقم الحديث: ۲۲۷۷ دارالكتاب
العربی بیروت) (سنن ابو داؤد کتاب الزکاة باب: فی تعجيل الزکاة رقم الحديث: ۱۶۲۳ دارالسلام ریاض) (صحیح ابن
خزیمہ رقم الحديث: ۲۳۳۰ صحیح ابن حبان رقم الحديث: ۳۲۷۳ سنن دارقطنی جلد ۲ صفحہ ۱۲۳ سنن بیہقی جلد ۶
صفحہ ۱۶۳-۱۶۴ مسند احمد رقم الحديث: ۸۲۸۴ جامع المسانید لابن جوزی رقم الحديث: ۵۰۴۳)

۲۷۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَسْمَعُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا أَنَسَاءً؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے
عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ سے بہت احادیث سنتا

قَالَ: أَبْسُطْ رِدَاءَكَ فَبَسَطْتُهُ، قَالَ: فَغَرَفَ بِيَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ضُمَّهُ فَضَمَّمْتُهُ، فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا بَعْدَهُ .

ہوں لیکن بھول جاتا ہوں فرمایا: تم اپنی چادر پھیلاؤ! پس میں نے اپنی چادر پھیلائی آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے چلو بنایا (اور اُس کو میری چادر میں ڈال دیا)۔ پھر فرمایا: اس چادر کو اپنے جسم کے ساتھ چمٹا لو سو میں نے اُس چادر کو اپنے جسم کے ساتھ چمٹا لیا پھر اُس کے بعد میں کوئی چیز نہیں بھولا۔

(صحیح بخاری: کتاب: العلم: باب: حفظ العلم: رقم الحديث: ۱۱۹) (وفی کتاب: المناقب: باب: بقية احاديث علامات النبوة: رقم الحديث: ۳۶۴۸) (سنن الترمذی: کتاب: المناقب: باب: مناقب لابی ہریرہ رضی اللہ عنہ: رقم الحديث: ۳۸۳۵-۳۸۳۴ دارالمعرفہ بیروت)

۲۷۱- عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أُصِيبَتْ عَيْنُهُ يَوْمَ بَدْرٍ، فَسَالَتْ حَدَقَتُهُ عَلَى وَجْنَتِهِ، فَأَرَادُوا أَنْ يَقْطَعُوهَا، فَسَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَا، فَدَعَا بِهِ، فَغَمَزَ حَدَقَتَهُ بِرَاحَتِهِ، فَكَانَ لَا يُذْرِي أَيَّ عَيْنِيهِ أُصِيبَتْ .

حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ بدر کے دن (تیر لگنے سے) اُن کی آنکھ ضائع ہو گئی اور ڈھیلا نکل کر چہرے پر بہہ گیا۔ دیگر صحابہ نے اُسے کاٹنا چاہا تو رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تو آپ نے منع فرما دیا۔ پھر آپ ﷺ نے دعا فرمائی اور آنکھ کو دوبارہ اُس کے مقام پر رکھ دیا سو حضرت قتادہ کی آنکھ اس طرح ٹھیک ہو گئی کہ معلوم بھی نہ ہوتا تھا کہ کون سی آنکھ خراب ہوئی تھی۔

(مسند ابو یعلیٰ جلد ۳ صفحہ ۱۲۰ رقم الحديث: ۱۵۴۹) (مسند ابو عوانہ رقم الحديث: ۶۹۲۹ مجمع الزوائد جلد ۸ صفحہ ۲۹۷ الطبقات الكبرى لابن سعد جلد ۱ صفحہ ۱۸۷ سير اعلام النبلاء جلد ۲ صفحہ ۱۳۳)

۲۷۲- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرِ الصَّدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ فُلَانٌ يَجْلِسُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ اخْتَلَجَ وَجْهَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُنْ كَذَا لَكَ، فَلَمْ يَزَلْ يَخْتَلِجُ مَا ت .

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر الصديق رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ (منافقین میں سے) ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی مجلس میں بیٹھتا تھا اور آپ ﷺ جب کوئی کلام فرماتے تو وہ (بوجہ بغض و عناد اور نقلیں اتارنے کے لیے) اپنا چہرہ میڑھا کرتا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے فرمایا: اسی طرح ہو جا! پس وہ مرتے دم تک اسی طرح اپنا چہرہ میڑھا کرتا رہا۔

(المستدرک للحاکم جلد ۲ صفحہ ۶۷۸ رقم الحديث: ۴۲۴۱) (دلائل النبوة للصبہانی جلد ۱ صفحہ ۳۷ رقم الحديث:)

۲۷۳- عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ: إِنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ . فَقَالَ: كُلْ بِيَمِينِكَ . قَالَ: لَا أَسْتَطِيعُ، قَالَ: لَا أَسْتَطِيعَتْ، مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبَرُ . قَالَ: فَمَا رَفَعَهَا إِلَيَّ فِيهِ .

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں بائیں ہاتھ سے کھایا تو نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے دائیں ہاتھ سے کھا۔ (اُس نے تکبر کی وجہ سے کہا:) میں دائیں ہاتھ سے نہیں کھا سکتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تو (دائیں ہاتھ سے) کھا نہیں سکے گا۔ اُس کو تکبر نے دائیں ہاتھ سے کھانے سے روک دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر وہ اپنے دائیں ہاتھ کو منہ تک اٹھا بھی نہ سکا۔

(صحیح مسلم، کتاب: الاشربة، باب: آداب الطعام والشراب واحكامهما، رقم الحديث: ۵۲۶۸، دارالكتاب العربي، بيروت) (مسند دارمی جلد ۲ صفحہ ۹۷) (صحیح ابن حبان، کتاب: التاريخ، رقم الحديث: ۶۵۱۲) (مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۴۵)

۲۷۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ أَحَدٌ فَقَالَ: هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ . اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَا بَتَيْهَا .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو احد پہاڑ نظر آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں! اے اللہ! بے شک حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا اور میں ان دونوں پہاڑیوں کی درمیانی جگہ کو حرم قرار دیتا ہوں۔

(صحیح بخاری، کتاب: احادیث الانبياء، باب: قول الله تعالى: واتخذ الله ابراهيم خليلاً، رقم الحديث: ۳۱۸۷) (وفی کتاب: الاطعمة، باب: الحيس، رقم الحديث: ۵۱۰۹) (صحیح مسلم، کتاب: الحج، باب: فضل المدينة ودعا النبي صلى الله عليه وسلم فيها بالبركة، رقم الحديث: ۱۳۶۱-۱۳۶۳-۱۳۶۵) (سنن الترمذی، کتاب: المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب: ما جاء في فضل المدينة، رقم الحديث: ۳۹۲۲) (سنن ابن ماجه، کتاب: المناقب، باب: فضل المدينة، رقم الحديث: ۳۱۱۳) (موطا امام مالك، کتاب: الجامع، باب: ما جاء في تحريم المدينة، رقم الحديث: ۱۶۴۵) (مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۱۴۹) (رقم الحديث: ۱۲۵۳۲-۱۲۶۳۷) (شرح معانی الآثار للطحاوی جلد ۴ صفحہ ۱۹۳)

۲۷۵- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ مَا بَيْنَ لَا بَتَيْهَا لَا يَقْطَعُ عِصَاهُهَا وَلَا يَصَادُ صَيْدُهَا .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا اور میں مدینہ منورہ کو حرم قرار دیتا ہوں، مدینہ کی دونوں پتھریلی اطراف کے درمیان کسی درخت کو کاٹا جائے گا نہ کسی جانور کا شکار کیا جائے گا۔

(صحیح مسلم: کتاب: الحج: باب: فضل المدينة ودعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیہا بالبرکۃ: رقم الحدیث: ۱۳۶۲)
(سنن النسائی الکبریٰ رقم الحدیث: ۴۲۷۹: مسند احمد رقم الحدیث: ۱۵۷۳-۱۶۰۶: مسند ابو یعلیٰ رقم الحدیث: ۶۹۹)
شرح معانی الآثار جلد ۴ صفحہ ۱۹۱: سنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحدیث: ۹۷۴۱)

۲۷۶- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي قَمِيصٍ مِنْ حَرِيرٍ مِنْ حِكَّةٍ
كَانَتْ بِهِمَا .
حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کو ریشمی قمیص پہننے کی اجازت مرحمت فرمائی کیونکہ ان دونوں حضرات کے جسم پر خارش تھی۔

(صحیح بخاری: کتاب: الجہاد والسير: باب: الحریر فی الحرب: رقم الحدیث: ۲۷۶۲) (صحیح مسلم: کتاب: اللباس والزینۃ: باب: اباحۃ لبس الحریر للرجل اذا کان بہ حکۃ او نحوہا: رقم الحدیث: ۲۰۷۶) (سنن النسائی: کتاب: الزینۃ: باب: الرخصة فی لبس الحریر: رقم الحدیث: ۵۳۱۰) (سنن نسائی الکبریٰ رقم الحدیث: ۹۶۳۵-۹۶۳۶: مسند ابو یعلیٰ رقم الحدیث: ۳۲۴۹: مسند الطیالسی رقم الحدیث: ۱۹۷۲: مسند ابو عوانہ رقم الحدیث: ۸۵۲۶: سنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحدیث: ۵۸۶۹: الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد ۱۴ صفحہ ۱۹۵)

۲۷۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْلَا أَنَّ أَشَقَّ عَلَى
أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسَّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلَاةٍ .
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر میں اپنی امت کے لیے مشقت نہ سمجھتا تو میں انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا (یعنی مسواک اُن پر فرض کر دیتا)۔

(صحیح بخاری: کتاب: الجمعة: باب: السواک يوم الجمعة: رقم الحدیث: ۸۴۷) (وفی کتاب: الصوم: باب: سواک الرطب واليابس للصائم) (صحیح مسلم: کتاب: الطہارۃ: باب: السواک: رقم الحدیث: ۲۵۲) (سنن الترمذی: کتاب: الطہارۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: باب: ما جاء فی السواک: رقم الحدیث: ۲۲-۲۳) (سنن ابوداؤد: کتاب: الطہارۃ: باب: السواک: رقم الحدیث: ۴۷) (سنن ابن ماجہ: کتاب: الطہارۃ وستنہا: باب: السواک: رقم الحدیث: ۲۸۷) (سنن نسائی: کتاب: الطہارۃ: باب: الرخصة فی السواک بالعشی للصائم: رقم الحدیث: ۷) (موطا امام مالک رقم الحدیث: ۱۴۵: مسند احمد جلد ۱ صفحہ ۸۰: رقم الحدیث: ۶۰۷-۹۶۷)

۲۷۸- عَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ذَبَحَ أَبُو
بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: أَبَدِلْهَا قَالَ: لَيْسَ عِنْدِي إِلَّا جَذَعَةٌ قَالَ:
شُعْبَةٌ: وَأَخْبِسْهُ قَالَ: هِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ قَالَ:
حضرت براء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو بردہ نے نماز سے پہلے قربانی کر لی تو اُن سے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کے بدلے دوسری قربانی دو۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ میرے پاس تو ایک چھ مہینے کا بچہ ہے۔ شعبہ کا قول ہے کہ میرے

اجعلها مكانها ولن تجزى عن احد بعدك .
 خیال میں انہوں نے یہ بھی عرض کیا کہ وہ ایک سال کی بکری سے بہتر ہے۔ تو حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: اس کی جگہ اسی کی قربانی دے دو لیکن تمہارے سوا کسی اور کے لیے ایسا کرنا کافی نہ ہوگا۔

(صحیح بخاری، کتاب: الاضاحی، باب: قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لابی بردۃ بالجذع من المعز ولن تجزى عن احد بعدك، رقم الحدیث: ۵۲۳۷) (وفی باب: الذبح بعد الصلوۃ، رقم الحدیث: ۵۲۴۰) (صحیح مسلم، کتاب: الاضاحی، باب: وقتها، رقم الحدیث: ۱۹۶۱) (سنن النسائی، کتاب: صلاة العیدین، باب: الخطبة يوم العید، رقم الحدیث: ۱۵۶۳) (مسند احمد، رقم الحدیث: ۱۸۵۰۴) صحیح ابن حبان، رقم الحدیث: ۵۹۰۶، شرح معانی الآثار، جلد ۴، صفحہ ۱۷۲، سنن الکبریٰ، رقم الحدیث: ۶۰۵۷، المعجم الاوسط، رقم الحدیث: ۱۱۵۸)

۲۷۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلَكْتُ قَالَ: مَا لَكَ؟ قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ: لَا، فَقَالَ: فَهَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِينَ مِسْكِينًا قَالَ: لَا، قَالَ: فَمَكَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهَا تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ قَالَ: آيِنَ السَّائِلُ فَقَالَ: أَنَا، قَالَ: خُذْهَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ: أَعْلَى أَفْقَرٍ مِنِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَوَاللَّهِ مَا بَيْنَ لَا بَتِيهَا، يُرِيدُ الْحَرَّتَيْنِ، أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ: أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ . وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ: زَادَ الزُّهْرِيُّ وَإِنَّمَا كَانَ هَذَا رُخْصَةً لَهُ خَاصَّةً فَلَوْ أَنَّ رَجُلًا فَعَلَ ذَلِكَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا، فرمایا: تمہیں کیا ہوا؟ عرض کیا کہ میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا ہوں۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں آزاد کرنے کے لیے ایک گردن (یعنی غلام) میسر ہے؟ عرض کیا کہ نہیں! فرمایا: کیا تم دو مہینوں کے متواتر روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض گزار ہوا: نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عرض کیا کہ نہیں! پس حضور اکرم ﷺ کچھ دیر خاموش رہے اور ہم وہیں تھے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک عرق پیش کیا گیا جس میں کھجوریں تھیں (عرق ایک پیانا ہے) فرمایا: سائل کہاں ہے؟ وہ عرض گزار ہوا کہ میں حاضر ہوں! آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں لے جا کر خیرات کر دو۔ وہ آدمی عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! کیا اپنے سے بھی زیادہ غریب پر؟ خدا کی قسم! ان دونوں سنگلاخ میدانوں کے درمیان کوئی گھر والے ایسے نہیں جو میرے گھر والوں سے زیادہ غریب ہوں۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ پچھلے دانت مبارک نظر آنے لگے پھر آپ ﷺ

الْيَوْمَ لَمْ يَكُنْ لَهُ بُدٌّ مِنَ التَّكْفِيرِ .

نے اُسے فرمایا: جاؤ! اپنے گھر والوں کو ہی کھلا دو۔ اور امام ابو داؤد نے فرمایا کہ امام زہری نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ یہ رخصت (حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف سے) اس آدمی کے لیے خاص تھی، پس آج اگر کوئی آدمی اس طرح روزہ توڑے تو اس کے لیے کفارہ ادا کرنا واجب ہے۔

(صحیح بخاری: کتاب: الصوم: باب: اذا جامع فی رمضان ولم یکن له شیء فتصدق علیه فلیکفر: رقم الحدیث: ۱۸۳۴)
(وفی کتاب: کفارات الایمان: باب: منی تجب الکفارة علی الغنی والفقیر: رقم الحدیث: ۶۳۳۹) (وفی باب: یعطی فی الکفارة عشرة مساکن قریباً کان او بعیذا: رقم الحدیث: ۶۳۳۳) (صحیح مسلم: کتاب: الصیام: باب: تغلیظ تحریم الجماع فی نهار رمضان علی الصائم ووجوب الکفارة الکبریٰ فیہ: رقم الحدیث: ۱۱۹) (سنن الترمذی: کتاب: الصوم: باب: ما جاء فی کفارة الفطر فی رمضان: رقم الحدیث: ۷۲۴) (سنن ابو داؤد: کتاب: الصوم: باب: کفارة من اتی اہله من رمضان: رقم الحدیث: ۲۳۹۰) (سنن ابن ماجہ: کتاب: الصیام: باب: ما جاء فی کفارة من افطر یوما من رمضان: رقم الحدیث: ۱۶۷۷) (السنن الکبریٰ للنسائی: رقم الحدیث: ۳۱۱۷) مسند احمد رقم الحدیث: ۷۲۸۸-۲۶۴۰۲

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں ایک عورت حاضر ہو کر کہنے لگی کہ (یا رسول اللہ!) بے شک میں اپنی جان کو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کے لیے ہبہ کرتی ہوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے تو عورتوں کی حاجت نہیں، تو ایک شخص عرض گزار ہوا: (یا رسول اللہ!) اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیں، آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تمہارے پاس اسے دینے کے لیے کپڑے ہیں؟ اس نے عرض کیا: میرے پاس تو کچھ نہیں، تو حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: اسے کچھ نہ کچھ دو خواہ وہ لوہے کا چھلا ہی کیوں نہ ہو۔ اس نے اس سے بھی اپنی معذوری ظاہر کی تو حضور اقدس ﷺ نے دریافت فرمایا: تجھے قرآن کتنا یاد ہے؟ وہ عرض گزار ہوا کہ مجھے فلاں فلاں سورتیں آتی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا میں نے تمہارے قرآن مجید کے عوض اس کا نکاح تمہارے ساتھ کر دیا ہے۔

۲۸۰- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: آتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا لِي فِي النِّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ: زَوْجِنِيهَا قَالَ: أَعْطَاهَا ثَوْبًا قَالَ: لَا أَجِدُ قَالَ: أَعْطَاهَا وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَأَعْتَلَّ لَهُ فَقَالَ: مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ: فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ .

(صحیح بخاری: کتاب: فضائل القرآن: باب: خیر کم من تعلم القرآن وعلمہ: رقم الحديث: ۴۷۴۱) (وفی باب: القراءة عن ظهر القلب: رقم الحديث: ۴۷۴۲) (صحیح مسلم: کتاب: النکاح: باب: الصداق وجواز کونه تعلیم قرآن: رقم الحديث: ۱۴۲۵) (سنن الترمذی: کتاب: النکاح عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: باب: (۲۳) منه: رقم الحديث: ۱۱۱۴) (وقال: هذا حديث حسن صحيح) (سنن ابوداؤد: کتاب: النکاح: باب: فی التزویج علی العمل بعمل: رقم الحديث: ۲۱۱۱) (سنن النسائی: کتاب: النکاح: باب: ذکر امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی النکاح: رقم الحديث: ۳۲۰۰) (سنن ابن ماجہ: کتاب: النکاح: باب: صداق النساء: رقم الحديث: ۱۸۸۹) (موطا امام مالک رقم الحديث: ۱۰۹۶) (مسند شافعی جلد ۱ صفحہ ۲۴۷) (مسند احمد رقم الحديث: ۲۲۸۵۰)

۲۸۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ ابْنَ خَطْلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ: اقْتُلُوهُ. متفق عليه.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح (مکہ) کے سال رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر مبارک پر لوہے کا خود تھا جب آپ ﷺ نے اسے اتارا تو ایک شخص نے آکر عرض کیا: ابن خطل (جان بچانے کے لیے) کعبہ کے پردوں سے لٹکا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے قتل کر دو۔

(صحیح بخاری: کتاب: الحج: باب: دخول الحرم ومكة بغير الحرم: رقم الحديث: ۱۷۴۹) (وفی کتاب: الجہاد والسير: رقم الحديث: ۲۸۷۹) (وفی کتاب: المغازی: باب: این رکز النبی صلی اللہ علیہ وسلم الراية يوم الفتح: رقم الحديث: ۴۰۳۵) (صحیح مسلم: کتاب: الحج: باب: جواز دخول مكة بغير احرام: رقم الحديث: ۱۳۵۷) (سنن الترمذی: کتاب: الجہاد عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: باب: ما جاء في المغفر: وقال: هذا حديث حسن صحيح: رقم الحديث: ۱۶۹۳) (سنن ابوداؤد: کتاب: الجہاد: باب: قتل الاسير ولا يعرض عليه الاسلام: رقم الحديث: ۲۶۸۵) (سنن النسائی: کتاب: مناسك الحج: باب: دخول مكة بغير احرام: رقم الحديث: ۲۸۶۷) (سنن النسائی الکبریٰ رقم الحديث: ۳۸۵۰) (مسند احمد رقم الحديث: ۱۳۹۵۵-۱۳۴۳۷-۱۳۴۶۱) (صحیح ابن حبان رقم الحديث: ۱۳۷۲۱) (شرح معانی الآثار جلد ۲ صفحہ ۲۵۹) (المعجم الاوسط رقم الحديث: ۹۰۳۴)

۲۸۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ! قَدْ فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوا. فَقَالَ رَجُلٌ: أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَسَكَتَ حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثًا. فَقَالَ: لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَّا اسْتَطَعْتُمْ. ثُمَّ قَالَ: ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا: اے لوگو! تم پر حج فرض کر دیا گیا ہے پس حج کیا کرو۔ ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہر سال حج فرض ہے؟ آپ ﷺ خاموش رہے یہاں تک کہ تین مرتبہ اُس نے یہی عرض کیا۔ اس کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو (ہر سال) فرض ہو

بِكثْرَةٍ سَوَالِهِمْ، وَاخْتِلَافِهِمْ، عَلَى أَنْبِيَاءِهِمْ فَإِذَا
أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأَتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ
عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوهُ .

جاتا اور پھر تم اس کی طاقت نہ رکھتے۔ پھر فرمایا: میری اتنی ہی بات
پر اکتفاء کیا کرو جس پر میں تمہیں چھوڑ دوں اس لیے کہ تم سے پہلے
لوگ زیادہ سوال کرنے اور اپنے انبیاء سے اختلاف کرنے کی بناء پر
بلاک ہوئے تھے لہذا جب میں تمہیں کسی شے سے منع کروں تو اسے
استطاعت اسے بجالاؤ اور جب کسی شے سے منع کروں تو اسے
چھوڑ دو۔

(صحیح مسلم: کتاب: الحج: باب: فرض الحج مرة في العمر: رقم الحديث: ۱۲۳۷) (سنن الترمذی: کتاب: الحج: عن
رسول الله صلى الله عليه وسلم: باب: ما جاءكم فرض الحج: رقم الحديث: ۸۱۴) (سنن النسائی: کتاب: مناسك الحج: باب
وجوب الحج: رقم الحديث: ۲۶۱۹) (سنن ابن ماجه: کتاب: المناسك: باب: فرض الحج: رقم الحديث: ۲۸۸۴) (صحیح ابن
حزیمہ جلد ۴ صفحہ ۱۲۹: رقم الحديث: ۲۵۰۸)

۲۸۳- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا
نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (يُبَايِعُكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكَ بِاللَّهِ
شَيْئًا) (وَلَا يَعْصِيَنَّكَ فِي مَعْرُوفٍ) (الْمَمْتَحَنَةُ)
قَالَتْ: كَانَ مِنْهُ النَّيَاحَةُ قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ
اللَّهِ، إِلَّا آلَ فُلَانٍ فَإِنَّهُمْ كَانُوا أَسْعَدُونِي فِي
الْجَاهِلِيَّةِ فَلَا بُدَّ مِنْ أَنْ أَسْعِدَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِلَّا آلَ فُلَانٍ .

حضرت اُم عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب یہ آیت
کریمہ نازل ہوئی: ”مؤمن عورتیں اس بات پر آپ کی بیعت
کریں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی اور امر
شریعت میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی ان باتوں میں سے
ایک بات کسی پر نوحہ اور بین کرنا بھی تھا۔ تو حضرت اُم عطیہ رضی اللہ
عنہا نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں سوائے فلاں قبیلہ کے کسی پر
نوحہ نہیں کروں گی (اس کی مجھے رخصت عطا کر دی جائے) کیونکہ
انہوں نے زمانہ جاہلیت میں میرے ساتھ نوحہ کرنے میں تعاون کیا
تھا پس میرے لیے ضروری ہے کہ میں ان کے ساتھ تعاون
کروں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں قسم سے بیعت کر
کرتے ہوئے) فرمایا: سوائے اس قبیلہ کے (باقی میں اجازت نہیں)۔

(صحیح مسلم: کتاب: الجنائز: باب: التشديد في النياحة: رقم الحديث: ۹۳۶) (سنن النسائی الکبریٰ رقم الحديث: ۱۱۵۸۷
مسند احمد رقم الحديث: ۲۰۸۱۵ صحیح ابن حبان رقم الحديث: ۳۱۴۵ المستدرک رقم الحديث: ۱۴۱۴ الآحاد
والمثنیٰ للشیخانی رقم الحديث: ۳۳۳۳ مسند ابن راهویہ رقم الحديث: ۱۷ سنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحديث: ۶۸۹۸)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی

۲۸۴- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِّي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَا عَلِيُّ! لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يُجْنِبُ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِي وَغَيْرُكَ. قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: قُلْتُ: لِضَرَّارِ بْنِ مُرَدٍّ: مَا مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ؟ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يَسْتَطِرُّهُ جُنْبًا غَيْرِي وَغَيْرُكَ.

اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی! میرے اور تمہارے علاوہ کسی کو جائز نہیں کہ حالت جنابت میں اس مسجد میں رہے۔ امام علی بن منذر کہتے ہیں کہ میں نے ضرار بن مرد سے اس کا معنی پوچھا تو انہوں نے فرمایا: اس سے مراد یہ ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی! میرے اور تمہارے علاوہ حالت جنابت میں کوئی اس مسجد کو بطور راستہ استعمال نہیں کر سکتا۔

(سنن الترمذی: کتاب: المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: باب: مناقب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم: رقم الحدیث: ۳۷۲۷) (مسند البزار رقم الحدیث: ۱۱۹۷) (مسند ابو یعلیٰ رقم الحدیث: ۱۰۴۲) (السنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحدیث: ۱۳۱۸۱)

۲۸۵- عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا هَلْ عَسَى رَجُلٌ يَبْلُغُهُ الْحَدِيثُ عَنِّي وَهُوَ مُتَكِيٌّ عَلَى أَرِيكَتِهِ فَيَقُولُ: بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللَّهِ فَمَا وَجَدْنَا فِيهِ حَلَالًا إِلَّا اسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا وَجَدْنَا فِيهِ حَرَامًا حَرَّمْنَاهُ وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا حَرَّمَ اللَّهُ.

حضرت مقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سن لو! عنقریب ایک آدمی کے پاس میری حدیث پہنچے گی اور وہ اپنی مسہری پر تکیہ لگائے بیٹھا ہوا کہے گا کہ ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب کافی ہے ہم جو چیز اس میں حلال پائیں گے اسے حلال سمجھیں گے اور جو اس میں حرام پائیں گے اسے حرام سمجھیں گے جبکہ بے شک رسول اللہ ﷺ کا کسی شے کو حرام قرار دینا بھی اللہ تعالیٰ کے حرام قرار دینے کی طرح ہے۔

(سنن الترمذی: کتاب: العلم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: باب: ما نهى عنه ان يقال عند حديث النبي صلی اللہ علیہ وسلم: رقم الحدیث: ۲۶۶۴) (سنن ابن ماجہ: المقدمة: باب: تعظیم حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والتغلیظ علی من عارضه: رقم الحدیث: ۱۲) (مسند احمد رقم الحدیث: ۱۷۲۳۳) (سنن الدارمی رقم الحدیث: ۵۸۶) (سنن دارقطنی رقم الحدیث: ۶۳) (المستدرک رقم الحدیث: ۳۱) (سنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحدیث: ۱۳۲۲۰)

۲۸۶- وَفِي رَوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ: لَا يَحِلُّ لَكُمْ لَحْمُ الْحِمَارِ الْأَهْلِيِّ وَلَا كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبْعِ وَلَا لُقْطَةٌ مُعَاهِدٍ إِلَّا أَنْ يَسْتَغْنَى عَنْهَا صَاحِبُهَا وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَقْرُوهُ فَإِنْ لَمْ يَقْرُوهُ فَلَهُ أَنْ

ابوداؤد کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ خبردار! میں تمہارے لیے گھریلو گدھے کو حلال قرار نہیں دیتا اور نہ درندوں میں سے کسی کو اور نہ ذی کے گرے پڑے مال کو مگر جبکہ مالک کو اس کی ضرورت نہ ہو اور جو لوگ کسی کے پاس جائیں ان کی مہمان نوازی

يُعَقِّبُهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهِ .

کرنا ان لوگوں پر لازم ہے اگر وہ ان کی مہمان نوازی نہ کریں تو
اپنی مہمان نوازی کے برابر ان سے (مال) لینے کا اسے حق ہے۔

(سنن ابوداؤد کتاب: السنة باب: فی لزوم السنة رقم الحديث: ۴۶۰۴) (مسند احمد رقم الحديث: ۱۷۲۱۳ مسند

الشاميين للطبرانی رقم الحديث: ۱۰۶۱)

۲۸۷- عَنْ عَمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ أَنَّ عَمَّهُ حَدَّثَتْهُ وَهُوَ
مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعَ فَرَسًا مِنْ أَعْرَابِيٍّ
فَاسْتَبَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَقْضِيَهُ ثَمَنَ
فَرَسِهِ فَاسْرَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمَشْيَ وَأَبْطَأَ الْأَعْرَابِيُّ فَطَفِقَ رَجُلٌ يَغْتَرِضُونَ
الْأَعْرَابِيَّ فَيَسْأَلُونَهُ بِالْفَرَسِ وَلَا يَشْعُرُونَ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعَهُ فَنَادَى الْأَعْرَابِيُّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنْ كُنْتُ
مُبْتَاعًا هَذَا الْفَرَسَ وَالْأَبْعَثُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ سَمِعَ نِدَاءَ الْأَعْرَابِيِّ فَقَالَ: أَوَلَيْسَ
قَدْ ابْتَعْتَهُ مِنْكَ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: لَا، وَاللَّهِ مَا بَعْتُكَ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلَى قَدْ ابْتَعْتَهُ
مِنْكَ فَطَفِقَ الْأَعْرَابِيُّ يَقُولُ: هَلُمَّ شَهِيدًا فَقَالَ
خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ: أَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَايَعْتَهُ فَأَقْبَلَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خُزَيْمَةَ فَقَالَ: بِمِ
تَشْهَدُ؟ فَقَالَ: بِتَصْدِيقِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَجَعَلَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَةَ خُزَيْمَةَ
بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ .

حضرت عمارہ بن خزیمہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے چچا جو کہ
حضور نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے تھے نے انہیں بتایا کہ
حضور نبی اکرم ﷺ نے کسی اعرابی سے گھوڑا خریدا پس آپ ﷺ
اسے ساتھ لے کر چلے تاکہ گھوڑے کی قیمت اسے ادا کر دی جائے
حضور نبی اکرم ﷺ جلدی جلدی چل رہے تھے اور اعرابی آہستہ
آہستہ پس اعرابی کو چند حضرات ملے جو اس گھوڑے کا سودا کرنے
لگے اور انہیں معلوم نہیں تھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ اس کا سودا کر
چکے ہیں۔ چنانچہ اعرابی نے حضور نبی اکرم ﷺ کو آواز دیتے
ہوئے عرض کیا: آپ اس گھوڑے کو خریدنا چاہتے ہیں تو خرید لیں
ورنہ میں اسے فروخت کرتا ہوں۔ پس اعرابی کی یہ آواز سن کر حضور
نبی اکرم ﷺ قیام فرما ہو گئے اور فرمایا: کیا میں نے اسے تم سے
خرید نہیں لیا ہے؟ اعرابی نے کہا: خدا کی قسم! میں نے تو آپ کے
ہاتھوں فروخت نہیں کیا، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیوں
نہیں! میں نے تو تم سے خرید لیا ہے۔ اعرابی نے کہنا شروع کر دیا:
اچھا تو گواہ لے آئیے! حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں گواہی
دیتا ہوں کہ آپ نے یہ خریدا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:
تم کس بنیاد پر گواہی دیتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ!
آپ کو سچا جانتے ہوئے (کہ آپ ﷺ نے ہی تو خدا کے ہونے
کا ہمیں پتہ دیا) تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت خزیمہ رضی اللہ
عنہ کی گواہی کو دو آدمیوں کی گواہی کے برابر کر دیا۔

(سنن ابوداؤد کتاب: الاقضية باب: اذا علم الحاكم صدق الشاهد الواحد يجوز ان يحكم به رقم الحديث: ۳۶۰۷) (سنن

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

النسائی: کتاب: البیوع: باب: التسهیل فی ترک الاشهاد علی البیع: رقم الحديث: ۴۶۴۷ (سنن النسائی الکبریٰ رقم الحديث: ۶۲۴۳: مسند احمد رقم الحديث: ۲۱۹۳۳: مصنف عبد الرزاق رقم الحديث: ۱۵۵۶۵: مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحديث: ۲۲۹۳۳: المستدرک رقم الحديث: ۲۱۸۷: شرح معانی الآثار جلد ۴ صفحہ ۱۴۶: السنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحديث: ۱۳۱۸۲: المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحديث: ۹۴۶)

حضرت عبداللہ بن فضالہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے جن باتوں کی تعلیم دی، اُن میں یہ بھی سکھایا کہ پانچوں نمازوں کی محافظت کرنا۔ میں نے عرض کی: ان اوقات میں مجھے مشغولیت بہت ہوتی ہے، لہذا مجھے ایسا جامع عمل بتائیے کہ اس پر عمل کروں تو سب کی کفایت کرے (یعنی مجھے کچھ خصوصی اجازت فرمادیں)۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم عصرین کی حفاظت کرنا۔ چونکہ عصرین کا لفظ ہماری بول چال میں نہ تھا، اس لیے میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) عصرین کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: صبح کی نماز جو سورج طلوع ہونے سے پہلے ہے اور وہ نماز جو غروب آفتاب سے پہلے ہے (یعنی نماز عصر)۔ اس حدیث کو امام ابوداؤد اور امام حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

۲۸۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ فِيمَا عَلَّمَنِي وَحَافِظُ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ قَالَ: قُلْتُ: إِنَّ هَذِهِ سَاعَاتٍ لِي فِيهَا اشْغَالٌ فَمُرْنِي بِأَمْرٍ جَامِعٍ إِذَا أَنَا فَعَلْتُهُ أَجَزَ أَعْنِي؟ فَقَالَ: حَافِظُ عَلَى الْعَصْرَيْنِ وَمَا كَانَتْ مِنْ لُغْتِنَا فَقُلْتُ: وَمَا الْعَصْرَانِ؟ فَقَالَ: صَلَاةٌ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَصَلَاةٌ قَبْلَ غُرُوبِهَا. رواه ابو داود والحاكم وقال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط المسلم.

(سنن ابوداؤد: کتاب: الصلاة: باب: فی محافظۃ علی وقت الصلوات: رقم الحديث: ۴۲۸) (المستدرک جلد ۱ صفحہ ۶۹: رقم الحديث: ۵۱) (سنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحديث: ۲۰۲۰: الآحاد والمثنائی رقم الحديث: ۹۳۹: المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحديث: ۸۲۶)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس (مچھلی) کو سمندر (باہر) پھینک دے یا جو کنارے پر پڑی ہو تو اُسے کھالیا کرو اور جو اُس کے اندر ہی مرجائے اور خراب ہو جائے تو اُسے مت کھایا کرو۔

۲۸۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَلْقَى الْبَحْرُ أَوْ جَزَرَ عَنْهُ فَكُلُوهُ وَمَا مَاتَ فِيهِ وَطَفَا فَلَا تَأْكُلُوهُ.

(سنن ابوداؤد: کتاب: الاطعمة: باب: فی اکل الطافی من السمک: رقم الحديث: ۳۸۱۵) (سنن ابن ماجہ: کتاب: الصيد: باب: الطافی من صید البحر: رقم الحديث: ۳۲۴۷) (سنن دارقطنی رقم الحديث: ۸: سنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحديث: ۳۲۴۷)

(۱۸۷۶۷ الاستذکار جلد ۵ صفحہ ۲۸۵)

۲۹۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أُحِلَّتْ لَكُمْ مَيْتَتَانِ وَدَمَانِ فَأَمَّا الْمَيْتَتَانِ فَالْحُوتُ وَالْجَرَادُ وَأَمَّا الدَّمَانِ فَالْكَبِدُ وَالطَّحَالُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے لیے دو مردار اور دو خون حلال کر دیئے گئے وہ دو مردار تو مچھلی اور ٹڈی ہیں اور وہ دو خون تو کبد و طحال اور تلی ہیں۔

(سنن ابن ماجہ کتاب: الاطعمۃ باب: الکبد والطحال رقم الحدیث: ۳۲۱۴) (مسند شافعی جلد ۱ صفحہ ۳۴۰ مسند احمد رقم الحدیث: ۵۷۲۳ سنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحدیث: ۱۱۲۸ شعب الایمان رقم الحدیث: ۵۶۲۷)

۲۹۱- عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثًا وَلَوْ مَضَى السَّائِلُ عَلَى مَسَالَتِهِ لَجَعَلَهَا خَمْسًا.

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مسافر کے لیے (موزوں پر مسج کی مدت کے لیے) تین روز مقرر فرمائے ہیں اور اگر سائل درخواست کرتا رہتا تو شاید آپ ﷺ پانچ روز مقرر فرما دیتے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب: الطہارۃ وسننہا باب: ما جاء فی التوفیق فی المسح للمقیم والمسافر رقم الحدیث: ۵۵۳ مسند احمد رقم الحدیث: ۲۱۹۲۰ صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۱۳۲۹ مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث: ۱۸۶۴ مصنف عبد الرزاق رقم الحدیث: ۸۹۰ سنن الکبریٰ ل لیبہقی رقم الحدیث: ۱۲۳۴ المعجم الکبیر رقم الحدیث: ۳۷۵۰)

۲۹۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: عَامَ الْفَتْحِ، وَهُوَ بِمَكَّةَ: إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخَنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فتح مکہ کے سال فرماتے ہوئے سنا اور رسول اللہ ﷺ مکہ میں تھے بے شک اللہ اور اس کے رسول نے شراب مردار خنزیر اور بتوں کی خرید و فروخت کو حرام قرار دیا ہے۔

ہے۔

(صحیح بخاری کتاب: البیوع باب: بیع المیتۃ والاصنام رقم الحدیث: ۲۲۳۶) (صحیح بخاری اطراف الحدیث: ۴۲۹۶-۴۶۳۳) (صحیح مسلم کتاب: المساقاۃ باب: تحریم بیع الخمر والمیتۃ والخنزیر والاصنام رقم الحدیث: ۴۰۲۴) (سنن ابوداؤد کتاب: البیوع باب: فی ثمن الخمر والمیتۃ رقم الحدیث: ۳۴۸۶-۳۴۸۷) (سنن الترمذی کتاب: البیوع باب: ما جاء فی بیع جلود المیتۃ والاصنام رقم الحدیث: ۱۲۹۷) (سنن النسائی کتاب: الفرع باب: النهی عن الانتفاع بشحوم المیتۃ رقم الحدیث: ۴۲۶۷) (واخرجه ایضاً فی کتاب: البیوع باب: بیع الخنزیر رقم الحدیث: ۴۶۸۳) (سنن ابن ماجہ کتاب: التجارات باب: ما لا یحل بیعه رقم الحدیث: ۲۱۶۷) (مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۳۲۶ صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۲۲۳۶)

۲۹۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مَكَّةَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةٌ مِّنَ النَّهَارِ ثُمَّ هِيَ حَرَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنْقَرُ صَيْدُهَا وَلَا تَحِلُّ لُقُطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ فَقَامَ عَبَّاسٌ أَوْ قَالَ: قَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا الْأَذْخَرَ فَإِنَّهُ لِقُبُورِنَا وَبُيُوتِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْأَذْخَرَ. هَذَا لَفْظُ لَابِي دَاوُدَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے لیے مکہ کو فتح کر دیا تو نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے اللہ جل مجدہ کی حمد و ثناء کی پھر فرمایا: بے شک اللہ نے مکہ سے ہاتھیوں کو روکا اور اپنے رسول اور مؤمنین کو اس پر مسلط کر دیا۔ یہ مکہ صرف میرے لیے دن کی ایک گھڑی کے لیے حلال ہوا پھر یہ حرام ہے قیامت کے دن تک نہ اس کا درخت کاٹا جائے گا نہ اس کے شکار کو بھگایا جائے گا نہ اس کی گری ہوئی چیز اٹھائی جائے گی سوائے اعلان کرنے والے کے۔ حضرت عباس کھڑے ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! ماسوا اذخر کے (کہ اُس کی خصوصی اجازت عطا فرمائی جائے) کیونکہ اس کو اپنے گھروں اور قبروں میں رکھتے ہیں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ماسوا اذخر کے (یعنی اُس کی اجازت ہے)۔

(صحیح بخاری: کتاب: العلم: باب: کتابۃ العلم: رقم الحدیث: ۱۱۲: اطراف الحدیث: ۲۴۳۴-۶۸۸۰) (صحیح مسلم: کتاب: الحج: باب: تحریم مکہ و صیدھا و خلاھا و شجرھا الا لمنشد علی الدوام: رقم الحدیث: ۳۲۹۲) (سنن ابو داؤد: کتاب: المناسک: باب: تحریم حرم مکہ: رقم الحدیث: ۲۰۱۷) (سنن النسائی: کتاب: القسامة: باب: هل یؤخذ من قاتل العمد الدية اذا عفا ولی المقتول عن القود: رقم الحدیث: ۴۷۹۹-۴۸۰۰-۴۸۰۱) (سنن ابن ماجہ: کتاب: الديات: باب: من قتل له قتيل فهو بالخيار بين احدى ثلاث: رقم الحدیث: ۲۶۲۴) (مسند ابو عوانہ جلد ۴ صفحہ ۴۴-۴۳: صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۳۷۱۵) (سنن دارقطنی جلد ۳ صفحہ ۹۶-۹۷: سنن بیہقی جلد ۸ صفحہ ۵۳: السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث: ۵۸۵۵: سنن دارمی رقم الحدیث: ۲۶۰۰: مسند احمد رقم الحدیث: ۷۲۴۲)

نوٹ: اذخر ایک گھاس ہے جو مکہ میں پیدا ہوتی ہے۔

۲۹۴- عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَغْنَيْتَ عَنْ عَمِكَ فَإِنَّهُ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَغْضِبُ لَكَ؟ قَالَ: هُوَ فِي ضَخْصَاخٍ مِنْ نَارٍ وَلَوْ لَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ.

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ نے ابوطالب کو کچھ نفع پہنچایا ہے وہ آپ کی رعایت کرتے تھے اور آپ کے لیے غضب ناک ہوتے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں! (میں نے اسے نفع پہنچایا ہے) اب اُس کی صرف

ایڑیاں آگ میں ہیں اور اگر میں نہ ہوتا تو وہ دوزخ کے سب سے آخری طبقہ میں ہوتا۔

(صحیح بخاری، کتاب: مناقب الانصار، باب: قصة ابي طالب، رقم الحديث: ۳۸۸۳) (صحیح بخاری، اطراف الحديث: ۶۲۰۸-۶۵۷۲) (صحیح مسلم، کتاب: الايمان، باب: شفاعة النبي صلى الله عليه وسلم لابي طالب والتخفيف عنه بسند، رقم الحديث: ۵۱۰-۵۱۱-۵۱۳) (مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۶، رقم الحديث: ۱۸۰۲)

قال ابن تيمية: وقد اقام الله مقام نفسه في امره ونهيه واخباره وبيانه .
ابن تيمية نے کہا: اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے ام اور نبی، اخبار اور بیان میں اپنا قائم مقام بنا کر بھیجا ہے۔

(الصارم المسلول جلد ۱ صفحہ ۴۱)
قال الامام عبد الوهاب الشعراني رحمة الله تعالى: فان ما فرضه الله تعالى اشد مما فرضه رسول الله صلى الله عليه وسلم من ذات نفسه .
امام علامہ عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے فرض قرار دیا، وہ اس سے زیادہ اہم ہے جس کو رسول اللہ ﷺ نے اپنی طرف سے فرض قرار دیا۔

(میزان الشريعة الكبرى جلد ۱ صفحہ ۱۲۴)
قال الشيخ عبد الحق المحدث الدهلوي رحمه الله عليه: احكام مفوض است بآل حضرت هر چه خواهد کند و هر چه خواهد نکند هر کرا خواهد تخصیص نماید۔
امام علامہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے فرمایا: احکام رسول اللہ ﷺ کی طرف مفوض ہیں جو چاہیں حکم دیں، جو چاہیں نہ دیں اور جس کو جس حکم سے چاہیں خاص فرمائیں۔

(اشعة اللمعات جلد ۴ صفحہ ۱۲۳)
قال الامام عبد الوهاب الشعراني رحمه الله تعالى: ان للشارع صلى الله عليه وسلم ان يبيح ما شاء لقوم ويحرمه على قوم آخرين .
امام علامہ عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شارع ﷺ کو اجازت ہے کہ جو چاہیں کسی قوم کے لیے مباح کر دیں اور اُس کو دوسری قوم پر حرام کر دیں۔

(كتاب الميزان فصل قال المحققون جلد ۱ صفحہ ۷۰)
قال الامام قسطلاني رحمه الله تعالى: خصوصية له لا تكون لغيره اذ كان له صلى الله عليه وسلم ان يخص من شاء بما شاء من الاحكام . (ارشاد الساري شرح صحيح بخاری)
امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی مکرم ﷺ کو یہ ایک خصوصیت بخشی ہے جس میں دوسرے کا حصہ نہیں، اس لیے کہ نبی مکرم ﷺ کو اختیار تھا کہ جسے چاہیں جس حکم سے چاہیں خاص فرمادیں۔

قال الامام الحافظ ابن حجر العسقلاني امام حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: احکام

شریعت میں جن کی طرف رجوع کیا جائے وہ حضور ہی ہیں اور آپ بغیر کسی عذر کے اپنے بعض امتیوں کو کسی ایک حکم سے خاص فرماتے ہیں اور دوسرے کو اس حکم سے منع فرماتے ہیں۔

رحمہ اللہ تعالیٰ: ان المرجع الاحکام انما هو الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانہ قد یخص بعض امتہ بحکم ویمنع غیر لامنہ ولو کان بغیر عذر۔

(فتح الباری شرح صحیح بخاری جلد ۱۰ صفحہ ۱۳)

ہمارے ائمہ نے حضور اقدس ﷺ کے خصائص سے یہ گنا کہ آپ کو یہ اختیار تھا کہ جس کو جس حکم سے چاہیں خاص فرمادیں جیسے خزیمہ بن ثابت کی گواہی دو کے قائم مقام فرمادی (بخاری) اور جیسے کہ ام عطیہ کو خاص جگہ نوحہ کی اجازت بخشی۔

قال العلامة ملا علی قاری علیہ الرحمة: عدائمتنا من خصائصہ علیہ الصلوٰۃ والسلام انہ یخص من شاء بما شاء کجعلہ شہادۃ خزیمۃ بن ثابت بشہادتین رواہ البخاری وکثر خیصہ فی النیاحۃ لام عطیۃ۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۱ صفحہ ۵۵۰)

امام علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی مکرم ﷺ کو اختیار ہے کہ عام حکموں سے جو چاہیں خاص فرمادیں۔

قال العلامة نووی رحمہ اللہ تعالیٰ: وللشارع علیہ الصلوٰۃ والسلام ان یخص من العموم ما شاء۔ (شرح صحیح مسلم)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اُس دن (یعنی یوم قیامت) میں ظاہر ہوگا کہ حضور اقدس ﷺ اللہ کے محبوب، سرور کائنات اور فیوض نامتناہی کے مظہر ہیں اور رب العالمین جل وعلا کے خلیفہ اور مالک یوم الدین کے نائب ہیں وہ دن حضور اقدس (کی رفعت شان ظاہر کرنے) کا دن ہے اور اُس دن رب العالمین کے حکم سے حکم حضور اقدس ﷺ کا ہوگا۔

قال الشیخ عبد الحق المحدث الدہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ: درآں رو ظاہر گردد (کہ) وے ﷺ محبوب الہی و سرور کائنات و مظہر فیوض نامتناہی اوست جل و علا و خلیفہ رب العالمین و نائب مالک یوم الدین است۔ روز روز اوست و حکم حکم او بحکم رب العالمین۔

(مدارج النبوة جلد ۱ صفحہ ۲۶۸)

نیز شیخ محقق فرماتے ہیں کہ خزائن معنوی میں تو حضور اقدس ﷺ کو آسمان، زمین، ملک اور ملکوت کی چابیاں عطا ہوئیں صرف زمین کی تخصیص نہیں۔

وقال ایضاً: واما در خزائن معنوی مفاتیح آسمان و زمین و ملک و ملکوت است تخصیص زمین ندارد۔

(اشعة اللمعات جلد ۴ صفحہ ۶۰۵)

نیز یہی شیخ محقق فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کا تصرف آپ کی قدرت اور سلطنت سلیمان علیہ السلام کی قدرت اور سلطنت سے زیادہ تھی۔ ملک اور ملکوت، جن اور انسان اور سارے

وقال ایضاً: تصرف و قدرت سلطنت وے ﷺ زیادہ براں بود و ملک و ملکوت جن و انس و تمامہ عوالم بہ قدرت تصرف الہی عز و علا در حیطہ قدرت و تصرف وے بود۔

جہاں اللہ تعالیٰ کے تابع کر دینے سے حضور اقدس ﷺ کے تصرف اور قدرت کے احاطہ میں تھے۔

حضور اقدس ﷺ کی روح مقدس تمام جہانوں کی جان ہے تو اس کا تمام اجزائے عالم میں متصرف ہونا مسلم ہے۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ زیر حدیث ”الکرامۃ والمفاتیح یومئذ بیدى“ فرماتے ہیں: قیامت کے دن میں ہر خیمہ کی بجلی میرے تصرف میں ہوگی۔

علامہ صاوی مفسر شہیر رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ دلیل شفیع اور مشفع ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے خزانوں کی کنجیاں اُن کو دے دیں تو جس نے یہ گمان کیا کہ حضور اقدس ﷺ عام لوگوں کی طرح ہیں کسی چیز کے مالک نہیں حضور سے کوئی نفع نہیں نہ ظاہری اور باطنی تو وہ کافر ہے اور دنیا و آخرت میں نقصان اٹھانے والا ہے۔

اے بہترین خلق خدا! اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت بھیجے اور اے بہترین اُمید کیے ہوئے اور اے بہترین عطا فرمانے والے اور اے وہ بہترین کہ جن سے ازالہ مصیبت کے لیے اُمید کی جائے اور اے بہترین اُس سے کہ جن کی سخاوت بارش سے زیادہ ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر رحم کرنے والا ہے اور آپ اے رسول خدا! بخششوں کے خزانہ کی چابی ہیں۔

امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بے شک نبی

(اشعة اللمعات شرح مشکوٰۃ جلد ۱ صفحہ ۴۳۲)

وقال ایضاً: چوں روح مقدس حضرت ﷺ جان ہمہ عالم ست باید کہ در ہم اجزائے عالم متصرف باشد۔

(اخبار الاخیار صفحہ ۲۵۵)

قال العلامة علی القاری تحت الحدیث: الکرامۃ والمفاتیح یومئذ بیدى ومفاتیح کل خیر یوم القيامة بتصرفی۔ (مرقاۃ جلد ۵ صفحہ ۳۷۱)

قال العلامة صاوی رحمہ اللہ تعالیٰ: فہو صلی اللہ علیہ وسلم الدلیل الشفیع المشفع جعل اللہ مفاتیح خزائنه بیدہ فمن زعم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کاحاد الناس لا یملک شیئاً اصلاً ولا نفع بہ لا ظاہراً ولا باطناً فہو کافر خاسر الدنیا والآخرۃ۔ (تفسیر صاوی جلد ۱ صفحہ ۱۵۸)

قال الشاہ ولی اللہ المحدث الدہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ:

وصلی علیک اللہ یا خیر خلقہ
و یا خیر مامل و یا خیر و اہب
و یا خیر من یرجى لکشف رزیه
ومن جودہ قد فاق جود السحاب
فاشهد ان اللہ رام خلقہ
وانک مفتاح لکنز المواہب

(قصیدہ اطیب النغم صفحہ ۲۲)

قال ابن الحجر المکی رحمۃ اللہ علیہ: انه

صلی اللہ علیہ وسلم خلیفۃ اللہ الذی جعل خزائن کرمہ وموائد نعمہ طوع یدہ وتحت ارادۃ یعطی منہما من یشاء ویمنع من یشاء .

مکرم ﷺ اللہ عزوجل کے خلیفہ ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم کے خزانے اور اپنی نعمتوں کے خوان حضور اقدس ﷺ کے فرمانبردار اور حضور اقدس ﷺ کے زیر حکم وزیر ارادہ و اختیار کر دیئے ہیں کہ جس کو چاہیں عطا فرماتے ہیں اور جسے چاہیں نہیں دیتے۔

(الجوہر المنظم صفحہ ۴۲)

قال الامام الشیخ شرف الدین البوصیری: فان من جودك الدنيا وضررتها..... ومن علومك علم اللوح والقلم . (القصيدۃ البردة صفحہ ۱۸۳)

امام شیخ شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: دنیا و آخرت یا رسول اللہ آپ کے خوان سخاوت سے ایک ذرہ ہے اور لوح و قلم کا سارا علم آپ کے علوم سے ایک قطرہ ہے۔

(دارالکتب العلمیہ بیروت)

قال الشیخ عبد الحق المحدث الدہلوی علیہ الرحمۃ: اولیاءرا (بعد از وصال) کرامات و تصرفات دراکوان حاصل است۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اولیاء کو وصال کے بعد بھی کائنات میں کرامات و تصرفات حاصل ہوتے ہیں۔

(اشعۃ اللمعات جلد ۱ صفحہ ۷۱۶)

قال الشیخ عبد القادر الجیلانی قدس سرہ العزیز: قوله جل و علا فی بعض کتبہ یا ابن آدم انا اللہ الذی لا الہ الا انا اقول لشیء کن فیکون اطعنی اجعلک تقول للشیء کن فیکون .

سیدی امام شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی بعض کتابوں میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے کہ اے ابن آدم! میں اللہ ہوں وہ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں کسی چیز کے لیے گن فرماتا ہوں وہ ہو جاتی ہے تو میرا فرمانبردار بن جا تجھے ایسا مقام عطا فرماؤں گا کہ تو بھی جب کسی چیز کے لیے گن کہے گا وہ فوراً موجود ہو جائے گی۔

(الطبقات الکبریٰ للشعرانی صفحہ ۲۰۳) (فتوح

الغیب مقالہ نمبر ۴۶ صفحہ ۱۰۹)



باب: ۸

نور انبیت سیدنا مصطفیٰ ﷺ

قرآنی آیات

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ ۝

تحقیق تمہارے پاس آیا اللہ کی طرف سے نور اور روشن

(المائدہ: ۱۵) کتاب ۝

امام محمد بن جریر الطبری رحمۃ اللہ علیہ اسی آیت کے تحت فرماتے ہیں کہ ”قد جاء کم من اللہ نور“ نور سے مراد حضرت محمد ﷺ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے حق کو روشن فرمایا اور جن کے ساتھ اسلام کو غلبہ عطا فرمایا اور آپ کے ذریعے شرک کو مٹایا تو آپ نور ہیں جن کے ساتھ روشنی ہوئی اور حق ظاہر ہوا۔

قال الامام محمد بن جریر الطبری: قد جاء کم من اللہ نور یعنی بالنور محمدًا صلی اللہ علیہ وسلم الذی انار اللہ به الحق واطهر به الاسلام ومحقق به الشرك فهو نور لمن استنار به یبین الحق . (تفسیر الطبری جلد ۶ صفحہ ۹۲)

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بے شک تمہارے پاس آیا اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور وہ نور نبی پاک احمد مجتبیٰ ﷺ ہیں۔

قال الامام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمة: قد جاء کم من اللہ نور هو النبی صلی اللہ علیہ وسلم . (تفسیر جلالین صفحہ ۹۷)

امام علامہ فخر الدین الرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آیت کریمہ میں نور سے مراد حضرت محمد ﷺ کی ذات اقدس ہے۔
امام عبد الرحمن بیضاوی نے فرمایا کہ آیت کریمہ میں نور سے مراد حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔

قال الامام فخر الدین الرازی علیہ الرحمة: ان المراد بالنور محمد صلی اللہ علیہ وسلم .
قال الامام عبد الرحمن البيضاوی علیہ الرحمة: قد جاء کم من اللہ نور یرید بالنور محمدًا صلی اللہ علیہ وسلم .

امام علاؤ الدین علی بن محمد الخازن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”قد جاء کم من اللہ نور“ یعنی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

قال الامام علاؤ الدین علی بن محمد الخازن علیہ الرحمة: قد جاء کم من اللہ نور یعنی

تعالیٰ نے اپنے نبی مکرم ﷺ کا اسم مبارک نور اس لیے رکھا کیونکہ جس طرح نور سے اندھیروں میں ہدایت پائی جاتی ہے اسی طرح آپ کی ذات بابرکات کی نورانیت سے راہ ملتی ہے۔

امام حسین فراء بغوی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ آیت کریمہ میں نور سے مراد حضور محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔

امام عبداللہ بن احمد نسفی علیہ الرحمۃ نے فرمایا: ”قد جاء کم من اللہ نور“ میں نور سے مراد حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات ہے کیونکہ آپ سے ہدایت حاصل کی جاتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام سراج رکھا۔

علامہ سید محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور جو کہ عظیم نور ہے اور وہ نور الانوار نبی مختار محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات والا صفات ہے۔

اور انہی نے فرمایا: اور بعید نہیں کہ نور اور کتاب مبین دونوں سے نبی مکرم ﷺ کی ذات مقدسہ مراد ہو۔

امام ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس سے کیا چیز مانع ہے کہ نور اور کتاب مبین دونوں لفظوں سے رسول اللہ ﷺ کی ذات کریم مراد لی جائے بایں طور کہ نور اور کتاب مبین ہونا دونوں آپ کی صفات ہوں کیونکہ آپ نور اس لحاظ سے ہیں کہ انوار میں کامل ظہور رکھتے ہیں اور کتاب مبین اس اعتبار سے ہیں کہ آپ تمام اسرار الہیہ کے جامع احکام شرعیہ کے مبین اور اخبار و حالات کے

محمدًا صلی اللہ علیہ وسلم انما سماہ اللہ نور لانہ یہتدی بہ کما یہتدی بالنور فی الظلام۔

(تفسیر خازن جلد ۱ صفحہ ۴۴۷ مطبوعہ م صر)

قال الامام الحسین الفراء بغوی علیہ الرحمۃ: قد جاء کم من اللہ نور یعنی محمدًا صلی اللہ علیہ وسلم۔

(تفسیر معالم التنزیل جلد ۲ صفحہ ۲۳)

قال الامام عبد اللہ بن احمد النسفی علیہ الرحمۃ: قد جاء کم من اللہ نور والنور محمد صلی اللہ علیہ وسلم لانہ یہتدی بہ کما سمی سراجا۔ (تفسیر مدارک التنزیل جلد ۱ صفحہ ۲۰۶)

قال العلامة محمود آلوسی رحمہ اللہ تعالیٰ: قد جاء کم من اللہ نور ای عظیم وهو نور الانوار والنبی المختار صلی اللہ علیہ وسلم۔

(تفسیر روح المعانی جلد ۶ صفحہ ۹۷)

وقال ایضاً: ولا یبعد ان یراد بالنور والکتاب المبین النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

(تفسیر روح المعانی جلد ۶ صفحہ ۹۷)

وقال العلامة علی القاری علیہ الرحمۃ: وای مانع من ان یجعل النعتان للرسول علیہ الصلوٰۃ والسلام فانه نور عظیم لکمال ظہورہ بین الانوار و کتاب مبین من حیث انه جامع لجميع الاسرار و مظهر الاحکام والاحوال والاخبار۔

(شرح شفا جلد ۱ صفحہ ۴۲)

بتلانے والے ہیں۔

امام احمد صاوی مالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آیت کریمہ ”قد جاء کم من اللہ نور“ میں نور سے مراد نبی اکرم ﷺ ہیں آپ کا اسم شریف نور اس لیے رکھا گیا ہے کہ آپ دلوں کو نور بصیرت بخشتے ہیں اور ان کو راہ ہدایت دیتے ہیں اور اس لیے کہ آپ ﷺ ہر حسی اور معنوی نور کی اصل اور بنیاد ہیں۔

قال الامام احمد الصاوی علیہ الرحمة: قد جاء کم من اللہ نور وهو النبی صلی اللہ علیہ وسلم وسمی نور لانہ ينور البصائر ويهديها للارشاد ولانہ اصل کل نور حسی ومعنوی .

(تفسیر صاوی جلد ۲ صفحہ ۴۸۶)

قال الامام القاضي عياض علیہ الرحمة: قد سماه تعالیٰ فی القرآن نورًا وسراجًا منيرًا . فقال تعالیٰ قد جاء کم من اللہ نور و کتاب مبین .

(الشفاء صفحہ ۱۵ دار ابن حزم)

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝ وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا ۝

(الاحزاب: ۴۶-۴۵)

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: أَلَلَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ ۖ الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ ۖ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَرَّكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ ۚ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ۖ نُورٌ عَلَى نُورٍ ۖ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ ۖ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ ۖ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ (النور: ۳۵)

قال الامام القاضي عياض علیہ الرحمة: قال كعب، وابن جبیر: المراد بالنور الثانی 'هنا' محمد

امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں آپ کا اسم گرامی نور اور سراج منیر رکھا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بے شک تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور روشن کتاب آگئی۔“

اے نبی (مکرم)! بے شک ہم نے آپ کو گواہ اور بشارت دینے والا اور ڈرسانے والا اور اللہ کی طرف اُس کے حکم سے بلانے والا اور چمکا دینے والا آفتاب بنا کر بھیجا O

اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق جس میں چراغ ہے وہ چراغ ایک فانوس میں ہے وہ فانوس گویا ایک ستارہ ہے موتی سا چمکتا روشن ہوتا ہے برکت والے پیڑ زیتون سے جو نہ مشرق کا ہے نہ مغرب کا قریب ہے کہ اُس کا تیل بھڑک اٹھے اگرچہ اسے آگ نہ چھوئے نور پر نور ہے اللہ اپنے نور کی راہ بتاتا ہے جسے چاہتا ہے اور اللہ مثالیں بیان فرماتا ہے لوگوں کے لیے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے O

امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حضرت کعب اور ابن جبیر نے فرمایا کہ نور ثانی سے مراد حضور اقدس ﷺ ہیں اور

اللہ رب العزت کا فرمان کہ اُس کے نور کی مثل یعنی نور محمد ﷺ کی مثل۔ حضرت سہل تستری نے فرمایا کہ اللہ آسمان اور زمین والوں کا ہادی ہے پھر فرمایا: نور محمد ﷺ کی مثل جب کہ وہ پشتوں میں امانت تھا طاق کی طرح ہے یعنی اُس کی صفت اس طرح تھی اور مصباح سے مراد حضور اقدس ﷺ کا قلب پاک ہے اور زجاجہ (فانوس) حضور ﷺ کا سینہ ہے یعنی وہ موتی سا چمکتا روشن ستارہ ہے اس لیے کہ اُس میں ایمان و حکمت ہے برکت والے درخت یعنی نور ابراہیم سے منور ہے نور ابراہیم کی مثال شجر مبارک سے بیان کی گئی ہے اور قریب ہے کہ اُس کا تیل بھڑک اٹھے۔ یعنی حضور اقدس ﷺ کی نبوت کلام سے قبل اس تیل کی طرح خود بخود لوگوں کے لیے ظاہر ہو جائے۔

علیہ السلام وقوله تعالى: (مثل نوره) ای: نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم؛ وقال سهل بن عبد الله: المعنى: الله هادي اهل السموات والارض؛ ثم قال: مثل نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اذ كان مستودعا في الاصلاب كمشكاة صفتها كذا؛ و اراد بالمصباح: قلبه؛ وبالنزاجاة صدره؛ ای: كانه كوكب دري لما فيه من الايمان والحكمة (يوقد من شجر مباركة) ای: من نور ابراهيم . وضرب المثل بالشجرة المباركة وقوله تعالى: (يكاد زيتها يضيء) ای: تكاد نبوة محمد صلی اللہ علیہ وسلم .

(الشفاء صفحہ ۱۵، دار ابن حزم) (شرح الشفاء جلد ۱ صفحہ ۱۰۸)

امام علاؤ الدین علی بن محمد خازن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مثل نورہ میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی مثال بیان فرمائی گئی ہے۔

قال الامام علاؤ الدين علي بن محمد الخازن عليه الرحمة: مثل نوره وقيل هو محمد صلی اللہ علیہ وسلم . (تفسير خازن جلد ۵ صفحہ ۶۳)

امام ابو محمد الحسین الفراء بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مثل نورہ کے بارے میں حضرت سعید بن جبیر اور حضرت ضحاک رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ نبی مکرم ﷺ ہیں۔

قال الامام ابو محمد الحسين الفراء بغوي عليه الرحمة: مثل نوره وقال سعيد بن جبير والضحاك هو محمد صلی اللہ علیہ وسلم .

(تفسير معالم التنزيل جلد ۵ صفحہ ۶۳)

علامہ امام احمد قسطلانی شارح بخاری اور امام محمد بن عبدالباقی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے فرمان ”مثل نورہ کمشکوۃ“ میں نور سے مراد سرکارِ دو عالم ﷺ ہیں۔

قال الامام القسطلاني والامام محمد بن عبد الباقي رحمة الله عليهما: مثل نوره كمشكوۃ المراد هنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم .

(زرقانی مع المواهب جلد ۳ صفحہ ۱۷۱)

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

يُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى
اللَّهُ إِلَّا أَنْ يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ (التوبہ: ۳۲)
قال الامام جلال الدين سيوطي والامام
محمد بن عبد الباقي عليهما الرحمة: نور الله
الذي لا يطفأ هو محمد صلى الله عليه وسلم .

چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور اپنے منہ سے بجھا دیں اور اللہ نہ
مانے گا مگر اپنے نور کا پورا کرنا پڑے برامائیں کا فر ○
امام جلال الدین سیوطی اور امام محمد عبد الباقي علیہما الرحمة
فرماتے ہیں: اللہ کا نور جو بجھایا نہ جائے گا اُس سے مراد حضرت محمد
مصطفیٰ ﷺ ہیں۔

(تفسیر درمنثور جلد ۳ صفحہ ۲۳۱، زرقانی علی المواہب جلد ۳ صفحہ ۴۹)

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

وَالشَّمْسُ وَضُحَاهَا ○ (الشمس: ۱)

قال الامام عبد العزيز المحدث الدهلوی
عليه الرحمة: والشمس یعنی قسم می خورم آفتاب کہ مثال
دل پیغمبر زمان است وضحها یعنی قسم می خورم بشعاع آں کہ
مثال اشراق نور نبوت است۔ (تفسیر عزیزی پارہ ۳۰ صفحہ ۱۸۸)

سورج اور اُس کی روشنی کی قسم ○
امام شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
والشمس کا معنی ہے کہ میں قسم اٹھاتا ہوں آفتاب کی کہ جو مثال ہے
پیغمبر زمان کے دل کی اور ”وضحها“ کا معنی ہے کہ میں اُس کی
شعاع کی قسم اٹھاتا ہوں جو مثال ہے نور نبوت کی اُن شعاعوں کی
جو جملہ مخلوقات پر ہیں۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ○ (الحديد: ۳)

قال شيخ المحدثين وامام المحققين الشيخ
عبد الحق المحدث الدهلوی رحمة الله عليه:
ايس كلمات اعجاز سمات هم مشتمل بر حمد و ثنائے الہی است تعالیٰ
و تقدس کہ در کتاب مجید خطبہ کبریائی خود بداں خواندہ وہم
متضمن نعت و وصف حضرت رسالت پناہی ﷺ۔

وہی اول اور وہی آخر وہی ظاہر اور وہی باطن اور وہی سب
کچھ جانتا ہے ○
شیخ الحدیث امام المحققین شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ
علیہ فرماتے ہیں: یہ کلمات اعجاز کی علامت والے (یعنی پانچ
صفات) حمد و تعریف خدا پہ بھی مشتمل ہیں اس لیے کہ قرآن مجید
میں اللہ تعالیٰ نے اپنی کبریائی کا خطبہ انہی کلمات سے پڑھا اور نیز یہ
کلمات و صفات حضور اقدس ﷺ کی نعت و تعریف بھی ہیں۔

(مدارج النبوة جلد ۱ صفحہ ۲)

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ

اور اے محبوب! یاد کرو جب ہم نے نبیوں سے عہد لیا تم سے

وَأَبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ص وَأَخَذْنَا مِنْهُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا ○ (الاحزاب: ۷)

اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم سے اور ہم نے ان سے سخت عہد لیا ○

قال القاضي ثناء الله المظهري عليه الرحمة: قدم النبي صلى الله عليه وسلم في الذكر تعظيما له واشعارا بما اخبر عنه صلى الله عليه وسلم حيث قال: كنت اول الناس في الخلق وآخرهم في البعث رواه ابن سعد عن قتادة مرسلا ورواه البغوي متصلا عن قتادة عن الحسن عن ابي هريرة وقال قال قتادة وذلك قول الله عز وجل (واذ اخذنا من النبيين ميثاقهم ومنك ومن نوح) الآية فبدأ به صلى الله عليه وسلم قبلهم وروى ابن سعد وابو نعيم في الحلية عن مسيرة الفجر بن سعد بن ابي الجداء والطبراني في الكبير عن ابن عباس بلفظ (كنت نبيا وادم بين الروح والجسد) - (تفسير المظهر جلد ۵ صفحہ ۳۷۳ مکہ رشیدیہ کوئٹہ)

قاضی ثناء اللہ مظہری علیہ الرحمة: قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الذکر تعظیما لہ واشعارا بما اخبر عنہ صلی اللہ علیہ وسلم حیث قال: کنت اول الناس فی الخلق وآخرهم فی البعث رواہ ابن سعد عن قتادة مرسلا ورواہ البغوی متصلا عن قتادة عن الحسن عن ابي هريرة وقال قال قتادة وذلك قول الله عز وجل (واذ اخذنا من النبيين ميثاقهم ومنك ومن نوح) الآية فبدأ به صلی اللہ علیہ وسلم قبلهم وروى ابن سعد وابو نعيم في الحلية عن مسيرة الفجر بن سعد بن ابي الجداء والطبراني في الكبير عن ابن عباس بلفظ (كنت نبيا وادم بين الروح والجسد) - (تفسير المظهر جلد ۵ صفحہ ۳۷۳ مکہ رشیدیہ کوئٹہ)

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

قُلْ إِنْ صَلَّيْتُ وَنُسَكِيَّ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○ لَا شَرِيكَ لَهُ تَوْبِذْ لَكَ أَمْرٌ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ○ (الانعام: ۱۶۳-۱۶۴)

اے محبوب! تم فرماؤ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لیے جو رب ہے بارے جہان کا ○ اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے یہی حکم ہوا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں ○

قال الامام العارف بالله الشيخ احمد الصاوي عليه الرحمة: قوله وانا اول المسلمين واستشكل بانه تقدمه الانبياء وامهم فاجاب

امام عارف باللہ شیخ احمد صاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اللہ جل مجدہ کا فرمان ”وانا اول المسلمين“ حضور کے اول المسلمین ہونے پر یہ اشکال پیش کیا گیا ہے کہ حضور سے تو پہلے انبیاء

المفسر (ای السیوطی) بان الاولیۃ بالنسبۃ لامته . واجیب ایضاً بان الاولیۃ بالنسبۃ لعالم الذر فہی حقیقۃ . (الصاوی علی الجلالین جلد ۲ صفحہ ۵۴)

قال الامام اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ: وانا اول المسلمین یعنی اول من استسلم عند الایجاد لامرکن وعند قبول فیض المحبۃ لقوله یحبہم ویحبونہ والاستلام للمحبۃ فی قوله یحبونہ دل علیہ قوله علیہ الصلوۃ والسلام اول ما خلق اللہ نوری کذا فی التاویلات النجمیۃ .

(تفسیر روح البیان جلد ۲ صفحہ ۲۳۸-۲۳۹)

اور ان کی امتیں نثری ہیں (لہذا حضور اقدس ﷺ اول مسلمین کیسے ہوئے؟) تو مفسر سیوطی نے جواب دیا کہ حضور کی اولیت اپنی امت کی بہ نسبت ہے اور یہ جواب بھی دیا گیا ہے کہ حضور اقدس ﷺ کی اولیت عالم ذر کی بہ نسبت ہے تو یہ اولیت حقیقت ہے۔

علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ”وانا اول المسلمین“ یعنی امرکن کے ایجاد کے وقت اور اللہ تعالیٰ کے اس قول کے فیض محبت کے قبول کے وقت پہلا فرمان بردار میں ہوں اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ”یحبونہ“ میں محبت کے لیے پہلا فرمان بردار میں ہوں۔ اس پہ حضور اقدس ﷺ کے فرمان مبارک ”اول ما خلق اللہ نوری“ (سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا) نے دلالت کی ہے تاویلات نجمیہ میں ایسا ہے۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ○ (الانعام: ۱۳)

قال العلامة صاوی علیہ الرحمۃ: فہو اول المسلمین علی الاطلاق .

(تفسیر صاوی جلد ۲ صفحہ ۷)

اے محبوب! تم فرماؤ مجھے حکم ہوا ہے کہ سب سے پہلے مردن رکھوں اور ہرگز شرک کرنے والوں میں سے نہ ہو جانا۔
امام علامہ صاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضور اقدس ﷺ علی الاطلاق بغیر کسی قید کے اول مسلمین ہیں۔

احادیث مبارکہ

۲۹۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابِي أَنْتَ وَأُمِّي! أَخْبَرْنِي عَنْ أَوَّلِ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللَّهُ تَعَالَى قَبْلَ الْأَشْيَاءِ قَالَ: يَا جَابِرُ! إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ خَلَقَ قَبْلَ الْأَشْيَاءِ نُورَ نَبِيِّكَ مِنْ نُورِهِ فَجَعَلَ ذَلِكَ النُّورَ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! مجھے بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کس چیز کو پیدا فرمایا؟ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: اے جابر! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق سے پہلے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور (کے فیض) سے پیدا فرمایا

يَذُورُ بِالْقُدْرَةِ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى، وَلَمْ يَكُنْ فِي ذَلِكَ الْوَقْتُ لَوْحٌ وَلَا قَلَمٌ، وَلَا جَنَّةٌ وَلَا نَارٌ وَلَا مَلَكٌ وَلَا سَمَاءٌ وَلَا أَرْضٌ، وَلَا شَمْسٌ وَلَا قَمَرٌ، وَلَا جَنٌّ وَلَا إِنْسٌ، فَلَمَّا أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ قَسَمَ ذَلِكَ النُّورَ أَرْبَعَةَ أَجْزَاءٍ: فَخَلَقَ مِنَ الْجُزْءِ الْأَوَّلِ الْقَلَمَ وَمِنَ الثَّانِي اللَّوْحَ، وَمِنَ الثَّالِثِ الْعَرْشَ، ثُمَّ قَسَمَ الْجُزْءَ الرَّابِعَ أَرْبَعَةَ أَجْزَاءٍ، فَخَلَقَ مِنَ الْأَوَّلِ حَمَلَةَ الْعَرْشِ وَمِنَ الثَّانِي الْكُرْسِيَّ وَمِنَ الثَّالِثِ بَاقِيَ الْمَلَائِكَةِ، ثُمَّ قَسَمَ الْجُزْءَ الرَّابِعَ أَرْبَعَةَ أَجْزَاءٍ فَخَلَقَ مِنَ الْأَوَّلِ السَّمَوَاتِ، وَمِنَ الثَّانِي الْأَرْضَيْنِ، وَمِنَ الثَّالِثِ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ.

پھر وہ نور مشیت ایزدی کے مطابق جہاں چاہتا سیر کرتا رہا۔ اس وقت نہ لوح تھی نہ قلم، نہ جنت تھی نہ دوزخ، نہ فرشتہ تھا نہ آسمان تھے نہ زمین، نہ سورج تھا نہ چاند نہ جن تھے نہ انسان۔ جب اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ مخلوقات کو پیدا کرے تو اُس نور کو چار حصوں میں تقسیم کر دیا، پہلے حصے سے قلم بنایا، دوسرے سے لوح اور تیسرے سے عرش، پھر چوتھے حصے کو چار حصوں میں تقسیم کیا تو پہلے حصے سے عرش والے فرشتے بنائے اور دوسرے سے کرسی اور تیسرے سے باقی فرشتے، پھر چوتھے کو مزید چار حصوں میں تقسیم کیا تو پہلے سے آسمان بنائے دوسرے سے زمین اور تیسرے سے جنت اور دوزخ۔

(مصنف عبد الرزاق صفحہ ۶۳، المواہب اللدنیہ للقسطانی جلد ۱ صفحہ ۷۱، زرقانی شرح المواہب جلد ۱ صفحہ ۸۹، السیرۃ الحلبیہ جلد ۱ صفحہ ۵۰) (کشف الخفاء لمجلونی جلد ۱ صفحہ ۳۱۱، رقم الحدیث: ۸۱۱) (مطالع المسرات للامام فاسی صفحہ ۲۲۰-۲۲۱، الفضل القراء لابن حجر مکی، مدارج النبوة جلد ۲ صفحہ ۱۳، المیلاد النبوی لابن جوزی صفحہ ۱۶-۱۷، جواهر البحار جلد ۲ صفحہ ۴۰۷، فتوحات احمدیہ للشیخ سلیمان جمل صفحہ ۵، مدح خیر البریۃ لابن حجر مکی صفحہ ۱۵، المورد الروی فی المولد النبوی لعلی قاری صفحہ ۲۳، نشر الطیب للاشرف علی تہانوی صفحہ ۶، روح المعانی جلد ۱۵ صفحہ ۶۰۵)

۲۹۶- قال الشيخ عبد الحق المحدث الدهلوی: شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حدیث در حدیث صحیح وارد شد کہ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي. صحیح میں وارد ہوا ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا فرمایا۔

(مدارج النبوة جلد ۲ صفحہ ۱۳، روح البیان جلد ۲ صفحہ ۲۳، تفسیر نیشاپوری جلد ۸ صفحہ ۵۵، تفسیر عرائس البیان جلد ۱ صفحہ ۲۳۸، مرقاة شرح مشکوٰۃ جلد ۱ صفحہ ۱۴۰، زرقانی شرح المواہب جلد ۱ صفحہ ۲۷، شرح شفاء جلد ۲ صفحہ ۱۶، شواہد النبوة للعارف الجامی صفحہ ۶، فیوض الحرمین للشاہ ولی اللہ صفحہ ۹۷، البواقیت والجواهر للشعرانی جلد ۲ صفحہ ۲۰، نشر الطیب صفحہ ۴، بہشتی زیور جلد ۱ صفحہ ۷۶، مکتوبات امام ربانی جلد ۳ صفحہ ۲۳۱)

۲۹۷- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُنْتُ نُورًا بَيْنَ يَدَي رَبِّي قَبْلَ خَلْقِي. حضرت علی رضی اللہ عنہ بے مروتی ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: میں حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے چودہ ہزار سال پہلے

آدَمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ بِأَرْبَعَةِ عَشَرَ أَلْفَ عَامٍ . اپنے رب کی بارگاہ میں نور کی صورت میں موجود تھا۔

(المواہب اللدنیہ للامام القسطلانی جلد ۱ صفحہ ۷۴، زرقانی شرح مواہب جلد ۱ صفحہ ۹۵، السیرۃ الحلبیہ جلد ۱ صفحہ ۳۰، جواهر البحار صفحہ ۷۷۶، تفسیر روح البیان جلد ۲ صفحہ ۳۷۰، حجة الله على العالمین صفحہ ۲۱۶، نشر الطیب صفحہ ۷)

۲۹۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ رُوحُهُ نُورًا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ تَعَالَى قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ آدَمَ بِالْفِي عَامٍ يُسَبِّحُ ذَلِكَ النُّورُ، وَتُسَبِّحُ الْمَلَائِكَةُ، بِتَسْبِيحِهِ، فَلَمَّا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ أَلْقَى ذَلِكَ النُّورَ فِي صُلْبِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاهْبِطْنِي اللَّهُ إِلَى الْأَرْضِ فِي صُلْبِ آدَمَ، وَجَعَلَنِي فِي صُلْبِ نُوحٍ، وَقَذَفَ بِي فِي صُلْبِ إِبْرَاهِيمَ، ثُمَّ لَمْ يَزَلِ اللَّهُ تَعَالَى يَنْقُلُنِي مِنَ الْأَصْلَابِ الْكَرِيمَةِ وَالْأَرْحَامِ الطَّاهِرَةِ، حَتَّى أَخْرَجَنِي بَيْنَ أَبَوَيَّ لَمْ يَلْتَقِيَا عَلَى سِفَاحٍ قَطُّ .

قال الامام القاضي عياض رحمة الله عليه، ويشهد لصحة هذا الخبر شعر العباس في مدح النبي صلى الله عليه وسلم المشهور . (الشفاء صفحہ ۵۲، رقم الحديث: ۱۳۱، دار ابن حزم، بيروت)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی مکرم ﷺ کی روح مبارک اللہ جل مجدہ کے حضور حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش سے دو ہزار سال قبل نور تھی اور وہ نور اللہ جل مجدہ کی تسبیح کرتا تھا اور اس نور کی تسبیح سے ملائکہ تسبیح کرتے تھے پھر جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو وہ نور ان کی صلب میں ودیعت کیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ جل مجدہ نے مجھے حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں ودیعت فرما کے زمین پر اتارا اور پھر مجھے حضرت نوح علیہ السلام کی پشت میں ودیعت فرمایا، پھر مجھے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پشت میں ودیعت فرمایا، پھر برابر اللہ تعالیٰ مجھے پاکیزہ پشتوں اور پاکیزہ رحموں کی طرف منتقل کرتا رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے میرے ماں اور باپ سے ظاہر فرمایا، جو کبھی بُرائی پر اکٹھے نہیں ہوئے۔ امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی صحت کے گواہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے وہ مشہور اشعار ہیں جو آپ نے نبی مکرم ﷺ کی مدحت و ثناء میں عرض کیے تھے۔

حضرت خریم بن اوس بن حارثہ بن لام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی مکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں موجود تھے تو حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما نے آپ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی: یا رسول اللہ! میں آپ کی مدح و نعت پڑھنا چاہتا ہوں، تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لاؤ مجھے سناؤ اللہ تعالیٰ تمہارے دانت صحیح و سالم رکھے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہما نے یہ

۲۹۹- عَنْ خُرَيْمِ بْنِ أَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَمْدَحَكَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَاتِ لَا يَفْضُضُ اللَّهُ فَاكِ، فَأَنشَأَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ:

وَأَنْتَ لَمَّا وَلَدْتَ أَشْرَقْتَ
الْأَرْضَ وَضَاءَتْ بِنُورِكَ الْأَفْقُ
فَنَحْنُ فِي الضِّيَاءِ وَفِي
النُّورِ وَسُبُلُ الرَّشَادِ نَخْتَرِقُ
رواہ الطبرانی والحاکم و ابو نعیم ۔

پڑھنا شروع کیا: ”اور آپ وہ ذات ہیں کہ جب آپ کی ولادت
باسعادت ہوئی تو (آپ کے نور سے) ساری زمین چمک اٹھی اور
آپ کے نور سے افق عالم روشن ہو گیا، پس ہم ہدایت کے راستوں
پر آپ کی عطا کردہ روشنی اور آپ ہی کے نور سے گامزن ہیں۔“
اس حدیث کو امام طبرانی، حاکم اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

(المعجم الكبير جلد ۴ صفحہ ۲۱۳ رقم الحديث: ۳۱۶۷) (المستدرک جلد ۴ صفحہ ۳۹۱ رقم الحديث: ۵۴۶۸)
(مجمع الزوائد جلد ۶ صفحہ ۲۲۳ حلیۃ الاولیاء جلد ۱ صفحہ ۳۰۴ صفوۃ الصفوۃ جلد ۱ صفحہ ۵۳ دلائل النبوة للبيهقي
جلد ۵ صفحہ ۲۶۷) (الاستيعاب جلد ۲ صفحہ ۴۴۷ رقم الحديث: ۶۶۴) (الاصابة رقم الحديث: ۲۲۴۷ البداية والنهاية جلد ۲
صفحہ ۲۵۸ الخصائص الكبرى جلد ۱ صفحہ ۶۶ السيرة الحلیہ جلد ۱ صفحہ ۹۲ الجامع لاحکام القرآن للقرطبي جلد ۱۳
صفحہ ۱۴۶ الشفاء صفحہ ۱۰۰)

۳۰۰- عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
أَنْشَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَعْبُ بْنُ زُهَيْرٍ
بَانتْ سَعَادُ فِي مَسْجِدِهِ بِالْمَدِينَةِ، فَلَمَّا بَلَغَ قَوْلَهُ:
إِنَّ الرَّسُولَ لَنُورٌ يُسْتَضَاءُ بِهِ
وَ صَارِمٌ مِّنْ سُيُوفِ اللَّهِ الْمَسْلُوكِ
أَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكُمِهِ
إِلَى الْخَلْقِ لِيَسْمَعُوا مِنْهُ .

حضرت موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کعب
بن زہیر نے اپنے مشہور قصیدے ”بانت سعاد“ میں حضور نبی
اکرم ﷺ کی مسجد نبوی میں مدح کی اور جب اپنے اس قول پر
پہنچا: ”بے شک یہ رسول مکرم ﷺ نور ہیں جس سے روشنی حاصل
کی جاتی ہے اور آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی تیز دھار تلوار میں سے
ایک عظیم تیغ آبدار ہیں۔“ حضور اقدس ﷺ نے اپنے دست
مبارک سے لوگوں کی طرف اشارہ کیا کہ وہ انہیں (نور سے)
سنیں۔

(المستدرک جلد ۳ صفحہ ۶۷۰ رقم الحديث: ۶۴۷۷) (السنن الكبرى للبيهقي رقم الحديث: ۷۷ المعجم الكبير رقم
الحديث: ۴۰۳ الاصابة جلد ۵ صفحہ ۵۹۴ سيرة ابن هشام جلد ۵ صفحہ ۱۹۱ البداية والنهاية جلد ۴ صفحہ ۳۲۳)

۳۰۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ
قُرُونِ بَنِي آدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا، حَتَّى كُنْتُ مِنَ الْقُرُونِ
الَّذِي كُنْتُ مِنْهُ .
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی
اکرم ﷺ نے فرمایا: میں بنی آدم کے بہترین طبقات اور بہترین
زمانہ میں رکھا گیا یہاں تک کہ مجھے اس طبقے سے بھیجا گیا جو سب
سے بہترین تھا۔

(صحيح بخارى كتاب المناقب باب: صفة النبي صلى الله عليه وسلم رقم الحديث: ۳۵۵۷ دار الكتاب العربي بيروت)

(مسند احمد رقم الحديث: ۸۸۴۴، مسند ابو یعلیٰ رقم الحديث: ۶۵۵۳، شعب الایمان رقم الحديث: ۱۲۹۲، مسند دیلمی رقم الحديث: ۲۰۹۵، الطبقات الكبرى جلد ۱ صفحہ ۲۴)

۳۰۲- عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِهِمْ مِنْ خَيْرِ فِرْقِهِمْ، وَخَيْرِ الْفِرِيقَيْنِ، ثُمَّ تَخَيَّرَ الْقَبَائِلَ، فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِ قَبِيلَةٍ، ثُمَّ تَخَيَّرَ الْبُيُوتَ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِ بُيُوتِهِمْ، فَأَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا، وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا.

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مخلوق و پیدا فرمایا تو مجھے ان کی بہترین جماعت میں رکھا اور دونوں فریقوں کو بہتر بنایا، پھر تمام قبائل کو پسندیدہ بنایا اور مجھے (یعنی میرے گھر) کو بہترین قبیلے میں رکھا، پھر اُس نے گھرانے منتخب فرمائے تو مجھے ان میں سے بہتر گھرانے میں رکھا، پس میں اُن میں سے بہترین فرد اور بہترین خاندان والا ہوں۔

(سنن الترمذی، کتاب: المناقب، باب: ما جاء في فضل النبي صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: ۳۶۰۷، دار المعرفۃ بیروت) (المستدرک (عن ربيعة رضي الله عنه) رقم الحديث: ۵۰۷۷، مسند احمد رقم الحديث: ۱۷۸۸، مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحديث: ۳۱۶۳۹، المعجم الكبير للطبرانی رقم الحديث: ۶۷۵، مجمع الزوائد جلد ۸ صفحہ ۲۱۵-۲۱۶)

۳۰۳- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا، وَفِي بَصَرِي نُورًا، وَفِي سَمْعِي نُورًا، وَعَنْ يَمِينِي نُورًا، وَعَنْ يَسَارِي نُورًا، وَفَوْقِي نُورًا، وَتَحْتِي نُورًا، وَأَمَامِي نُورًا، وَخَلْفِي نُورًا، وَاجْعَلْ لِي نُورًا (وفی روایۃ المسلم) وَاجْعَلْنِي نُورًا.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی دعا میں یہ عرض کیا کرتے تھے: اے اللہ! میرے دل میں نور ڈال دے اور میری آنکھ میں نور ڈال دے اور میرے کان میں نور ڈال دے اور میرے دائیں اور بائیں میں نور ڈال دے اور میرے اوپر نور ڈال دے اور میرے نیچے نور ڈال دے اور میرے آگے نور ڈال دے اور میرے پیچھے نور ڈال دے اور میری ذات کے لیے نور ڈال دے۔ (مسلم کی روایت میں لفظ ہیں: مجھے سراپا نور بنا دے)۔

(صحیح بخاری، کتاب: الدعوات، باب: الدعاء اذا انتبه من الليل، رقم الحديث: ۶۳۱۶، (صحیح مسلم، کتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: الدعاء في صلاة الليل وقيامه، رقم الحديث: ۱۷۹۴، دار الكتاب العربي، بیروت) (سنن ابوداؤد، کتاب: التطوع، باب: في صلاة الليل، رقم الحديث: ۱۳۵۳، دار السلام، ریاض) (سنن النسائی، کتاب: التطبيق، باب: الدعاء في السجود، رقم الحديث: ۱۱۱۷) (موطا امام مالك رقم الحديث: ۲۶۷، سنن دارمی رقم الحديث: ۱۲۵۵، مسند احمد رقم الحديث: ۲۶۱۷، صحیح ابن حبان رقم الحديث: ۲۶۳۶)

۳۰۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک چاندنی

رَآیْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ رات میں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، اُس وقت آپ ﷺ
 أَصْحَابَانِ، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ سرخ دھاری دار چادر میں ملبوس تھے۔ اُس رات کبھی میں رسول
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَلَى الْقَمَرِ، وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ، فَإِذَا اللہ ﷺ کے حسن زیبا پر نظر ڈالتا اور کبھی چمکتے ہوئے چاند پر پس
 هُوَ عِنْدِي أَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ . میرے نزدیک حضور اقدس ﷺ چاند سے کہیں زیادہ حسین لگ
 رہے تھے۔

(سنن الترمذی، ابواب الادب، رقم الحديث: ۲۸۱۱) (شمائل الترمذی رقم الحديث: ۱۰) (سنن دارمی، المقدمة، رقم
 الحديث: ۵۷) (مسند ابو یعلیٰ رقم الحديث: ۷۴۷۷) دلائل النبوة للبيهقي جلد ۱ صفحہ ۱۹۶، شعب الايمان رقم الحديث:
 ۱۴۱۷، السيرة النبوية لابن عساكر جلد ۳ صفحہ ۱۶۷، المستدرک جلد ۴ صفحہ ۱۸۶)

۳۰۵- عَنْ أَبِي اسْحَاقَ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ: ابواسحاق روایت کرتے ہیں کہ کسی آدمی نے حضرت براء بن
 أَكَانَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ عازب سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک تلوار کی مثل
 السَّيْفِ؟ قَالَ: لَا مِثْلَ الْقَمَرِ . تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں! بلکہ مثل ماہتاب (روشن و تاباں)
 تھا۔

(صحیح بخاری، کتاب: المناقب، باب: صفة النبي صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: ۳۵۵۲) (سنن الترمذی، کتاب:
 المناقب، باب: ما جاء في صفة النبي صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: ۳۶۳۶) (الشمائل المحمدية للترمذی صفحہ ۴۰، مسند
 احمد جلد ۴ صفحہ ۲۸۱، صحيح ابن حبان رقم الحديث: ۶۲۸۷، سنن دارمی رقم الحديث: ۶۴، مسند ابو یعلیٰ رقم الحديث:
 ۷۴۵۶، التاريخ الكبير للامام بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۰، الطبقات الكبرى جلد ۱ صفحہ ۴۱۷، البدايه والنهايه جلد ۴ صفحہ ۳۸۱)
 ۳۰۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَجَ الشَّيْئَيْنِ إِذَا ﷺ کے سامنے کے دو دانتوں کے درمیان تھوڑی سی جگہ کشادہ
 تَكَلَّمَ رَبِّي كَأَنَّهُ نُورٌ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَائِيَاهُ . تھی اور جب آپ گفتگو کرتے تھے تو ایسا محسوس ہوتا تھا کہ آپ کے
 دونوں دانتوں کے درمیان سے نور نکل رہا ہو۔

(سنن دارمی جلد ۱ صفحہ ۷۲، رقم الحديث: ۵۹) (الشمائل المحمدية رقم الحديث: ۱۵، المعجم الكبير رقم الحديث:
 ۱۲۱۸۱، المعجم الاوسط رقم الحديث: ۷۷۱، دلائل النبوة للبيهقي جلد ۱ صفحہ ۲۱۵، مجمع الزوائد جلد ۸ صفحہ ۲۷۹)

۳۰۷- عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ عَمَّارٍ بْنِ يَاسِرٍ ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ربیع بنت معوذ سے کہا
 قَالَ، قُلْتُ: لِلرُّبَيْعِ بِنْتِ مُعَوِذِ بْنِ عَفْرَاءَ صِفِي لَنَا کہ آپ ہمارے سامنے نبی اکرم ﷺ (کے حسن و جمال) کا
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا بَنِي لَوْ تذکرہ کریں انہوں نے جواب دیا: اے میرے بیٹے! اگر تم اُن کو
 رَأَيْتَهُ رَأَيْتَ الشَّمْسَ طَالِعَةً . دیکھ لیتے تو تم یہ محسوس کرتے، گویا تم سورج کو طلوع ہوتے ہوئے

دیکھ رہے ہو۔

(سنن دارمی، المقدمة، جلد ۱ صفحہ ۷۳، رقم الحديث: ۶۱) (المعجم الكبير رقم الحديث: ۶۹۶، مجمع الزوائد جلد ۸ صفحہ ۲۸۰)

۳۰۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَنْجَدَ وَلَا أَجْوَدَ وَلَا أَشْجَعَ وَلَا أَوْضَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے زیادہ سخی، دلیر اور روشن چہرے والا کوئی اور نہیں دیکھا۔

(سنن دارمی، المقدمة، جلد ۱ صفحہ ۷۳، رقم الحديث: ۶۰) (حجة الله على العالمين صفحہ ۶۸۹، المعجم الكبير رقم الحديث: ۱۲۱۸۱، المعجم الاوسط رقم الحديث: ۷۶۷)

۳۰۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّمَا الشَّمْسُ تَجْرِي فِي وَجْهِهِ .
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر حسین و جمیل کسی کو نہیں دیکھا (آپ کا چہرہ اقدس اس قدر تاباں و منور تھا) کہ یوں معلوم ہوتا تھا جیسے سورج آپ کے چہرہ میں تیر رہا ہے۔

(سنن الترمذی، کتاب: المناقب، باب: صفة النبي صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: ۳۶۴۸، دار المعرفة، بيروت) (صحيح ابن حبان، كتاب: التاريخ، رقم الحديث: ۶۳۰۹) (مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۳۸۰) (دلائل النبوة جلد ۱ صفحہ ۲۰۹)

۳۱۰- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَهِدْتُهُ يَوْمَ دَخَلَ الْمَدِينَةَ فَمَا رَأَيْتُ يَوْمًا قَطُّ كَانَ أَحْسَنَ وَلَا أَضْوَأَ مِنْ يَوْمٍ دَخَلَ عَلَيْنَا فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُهُ يَوْمَ مَوْتِهِ فَمَا رَأَيْتُ يَوْمًا كَانَ أَقْبَحَ وَلَا أَظْلَمَ مِنْ يَوْمٍ مَاتَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .
حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تھے میں اُس وقت وہاں موجود تھا اور جب آپ ہمارے ہاں تشریف لائے تھے تو اس سے بڑھ کر اچھا اور منور دن میں نے کوئی اور نہیں دیکھا اور جس دن آپ کا وصال ہوا اس وقت بھی میں وہاں موجود تھا۔ اس سے زیادہ بُرا دن اور اُس سے زیادہ تاریک دن جس میں نبی اکرم ﷺ کا انتقال ہوا میں نے کوئی اور نہیں دیکھا۔

(سنن دارمی، المقدمة، جلد ۱ صفحہ ۸۷، رقم الحديث: ۸۹) (سنن ابن ماجہ، کتاب: الجنائز، باب: ذكر وفاته ودفنه صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: ۱۶۳۱، دار السلام، رياض) (مسند احمد رقم الحديث: ۱۳۱۳۹) (المستدرک جلد ۳ صفحہ ۶۰۴، رقم الحديث: ۴۴۴۵) (سنن النسائي الكبرى رقم الحديث: ۱۹۷۱، سنن البيهقي الكبرى رقم الحديث: ۶۹۵۴، مصنف عبد الرزاق رقم الحديث: ۶۶۷۳)

۳۱۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَتْ أَمِنَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَوْتِهِ فَمَا رَأَيْتُ يَوْمًا كَانَ أَقْبَحَ وَلَا أَظْلَمَ مِنْ يَوْمٍ مَاتَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سیدہ

عَنْهَا وَالِدَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا
فَصَلَ مِنْهُ خَرَجَ مَعَهُ نُورٌ أَضَاءَ لَهُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ
وَالْمَغْرِبِ. (وَفِي رِوَايَةٍ: أَضَاءَ لَهُ قُصُورُ الشَّامِ).
آمنہ والدہ ماجدہ رسول اللہ ﷺ فرماتی ہیں کہ جب حضور اقدس
ﷺ کا تولد ہوا تو اُن کے ساتھ ایسا نور ظاہر ہوا جس نور کی وجہ
سے مشرق اور مغرب کے مابین جو کچھ تھا وہ روشن ہو گیا۔ اور ایک
روایت میں ہے کہ شام کے محلات روشن ہو گئے۔

(مجمع الزوائد جلد ۶ صفحہ ۲۲۱، مسند احمد رقم الحديث: ۱۷۶۸۵) (سنن دارمی، المقدمة رقم الحديث: ۱۳)
(المستدرک رقم الحديث: ۴۲۳۰، مصنف عبد الرزاق رقم الحديث: ۳۲۳، الآحاد والمثانی رقم الحديث: ۱۳۶۸، مواہب اللدنیہ
جلد ۱ صفحہ ۱۱۰، زرقانی علی المواہب جلد ۲ صفحہ ۱۱۶، البداية والنهاية جلد ۲ صفحہ ۲۷۵، الوفاء لابن جوزی جلد ۱
صفحہ ۳۶، مائت بالسنة صفحہ ۵۳، الشفاء جلد ۱ صفحہ ۱۳۶)

۳۱۲- عَنْ قَتَادَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا قَرَأَ (وَإِذَا أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ
نُوحٍ) يَقُولُ بُدِيَ بِي فِي الْخَيْرِ وَكُنْتُ آخِرَهُمْ فِي
الْبُعْثِ.
حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم
ﷺ جب یہ آیت پڑھتے: (وَإِذَا أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ
وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ) تو فرماتے: نبوت کی ابتداء مجھ سے کی گئی اور
بعث میں میں تمام انبیاء کے بعد آیا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۶ صفحہ ۳۲۲، رقم الحديث: ۳۱۷۶۲) (الدر المنثور جلد ۶ صفحہ ۵۷۰)
۳۱۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَإِذَا
أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ) قَالَ:
كُنْتُ أَوَّلَ النَّبِيِّينَ فِي الْخَلْقِ وَآخِرَهُمْ فِي الْبُعْثِ.
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی
اکرم ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان (وَإِذَا أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ
مِيثَاقَهُمْ) کی تفسیر میں روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
میں خلقت کے لحاظ سے اول اور بعثت کے لحاظ سے سب سے
آخری ہوں۔

(مسند دہلمی جلد ۴ صفحہ ۴۴، جامع البیان جلد ۲۱ صفحہ ۱۲۵، تفسیر ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۴۷۰، الدر المنثور
جلد ۶ صفحہ ۵۷، تفسیر معالم التنزیل جلد ۵ صفحہ ۱۹۲، تفسیر خازن جلد ۵ صفحہ ۱۹۲، تفسیر روح البیان جلد ۵ صفحہ
۶۶۱)

۳۱۴- عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ وَالسَّلَامُ كُنْتُ أَوَّلَ النَّاسِ فِي الْخَلْقِ
وَآخِرَهُمْ فِي الْبُعْثِ.
حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم
ﷺ نے فرمایا: میں لوگوں میں تخلیق کے اعتبار سے سب سے
اول اور بعثت کے اعتبار سے سب سے آخری ہوں۔

(مسند الشاميين للطبرانی جلد ۴ صفحہ ۳۴، رقم الحديث: ۲۶۶۲) (الطبقات الكبرى لابن سعد جلد ۱ صفحہ ۱۴۹)
(کنز العمال جلد ۱۱ صفحہ ۶۱۲، رقم الحديث: ۳۲۱۲۶)

۳۱۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ؟ قَالَ: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ . قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ نبی کب بنائے گئے تھے؟ تو حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: (میں اس وقت بھی نبی تھا) جب کہ آدم علیہ السلام کی تخلیق ابھی روح اور جسم کے مرحلے میں تھی۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(سنن الترمذی: کتاب: المناقب، باب: ما جاء فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: ۳۶۰۹، دار المعرفہ: بیروت) (دلائل النبوة للبيهقي جلد ۲ صفحہ ۱۳۰، كشف الخفاء جلد ۲ صفحہ ۱۷۰)

قال الامام القاضي عياض رحمه الله تعالى: كان لا ظل لشخصه في شمس ولا قمر لانه كان نورا .

امام قاضی عیاض علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ سورج اور چاند کی روشنی میں آپ کے جسم اطہر کا سایہ نہ تھا کیونکہ آپ ﷺ اپنا نور تھے۔

(الشفاء جلد ۱ صفحہ ۵۲۲، الوفا لابن جوزی صفحہ ۱۲، تفسیر خازن جلد ۳ صفحہ ۳۲۱، تفسیر نسفی جلد ۳ صفحہ ۱۳۵)

قال الامام جلال الدين السيوطي عليه الرحمة: ان ظله كان لا يقع على الارض، وانه كان نورًا فكان اذا مشى في الشمس او القمر لا ينظر له ظل . (الخصائص الكبرى جلد ۱ صفحہ ۱۲۲)

امام علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضور اقدس ﷺ کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا، کیونکہ آپ ﷺ سرایا نور تھے پس جب آپ ﷺ سورج یا چاند کی روشنی میں چلتے تھے تو آپ ﷺ کا سایہ نظر نہ آتا۔

قال الامام زرقاني عليه الرحمة: لم يكن لها ظل في شمس ولا قمر .

امام زرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سورج اور چاند کی روشنی میں آپ ﷺ کا سایہ نہ ہوتا۔

(زرقانی علی المواہب جلد ۵ صفحہ ۵۲۴)

قال الشيخ عبد العزيز الدباغ عليه الرحمة: واعلم ان انوار المكونات كلها من عرش وفرش وسموات وارضين وجنات وحجب وما فوقها وما تحتها اذا جمعت كلها وجدت بعضنا من نور النبی صلی اللہ علیہ وسلم وان مجموع نوره صلی اللہ علیہ وسلم لو وضع على العرش لذاب

شیخ عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس بات کا یقین رکھ کہ بے شک تمام موجودات کے انوار عرش اور فرش آسمانوں اور زمینوں، بہشتوں اور پردوں اور ان کے اوپر اور نیچے سے ان سب کے انوار جب تو جمع کرے تو ان سب انوار کو نور نبی ﷺ کا بعض پائے گا اور اگر حضور اقدس ﷺ کا سارا نور عرش پر رکھا جائے تو عرش پگھل جائے گا اور اگر عرش کے اوپر والے

ستر حجابوں پر رکھا جائے تو وہ ریزہ ریزہ ہو کر اڑنے لگیں گے اسی طرح اگر تمام مخلوقات کو جمع کر کے اُن پر حضور اقدس ﷺ کے انوار مقدس کو ظاہر کر دیا جاتا تو وہ فنا ہو جاتے۔

ولو وضع علی الحجب السبعین التي فوق العرش لتهافت ولو جمعت المخلوقات كلها ووضع عليها ذلك النور العظيم لتهافت وتساقطت .

(کتاب الابریز صفحہ ۲۵۳)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ سر سے لے کر قدم تک مجسمہ نور تھے کہ حیرت کی آنکھ آپ کے جمال باکمال میں خیرہ ہو جاتی۔ حضور چاند اور سورج کی طرح منور اور روشن تھے اور اگر حضور اقدس ﷺ بشریت کا پردہ پہنے ہوئے نہ ہوتے تو کسی کو دیکھنے کی طاقت نہ ہوتی اور آپ کے حسن کا ادراک ممکن نہ ہوتا۔

قال الشيخ عبد الحق المحدث الدهلوی علیہ الرحمة: آں حضرت ﷺ تمام از فرق تا قدم ہمہ نور بود کہ دیدہ حیرت در جمال باکمال وے خیرہ می شد مثل ماہ و آفتاب تاباں و روشن بود و اگر نہ نقاب بشریت پوشیدہ بودے ہیج کس را مجال نظر و ادراک حسن او ممکن نبودے۔

(مدارج النبوة جلد ۱ صفحہ ۱۱۰-۱۰۹)

یہی شیخ محقق فرماتے ہیں: حضور اقدس ﷺ کا روئے زیبا رب ذوالجلال کے جمال کا آئینہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے انوار و تجلیات کا اس قدر مظہر ہے کہ اُس کی کوئی حد نہیں۔

وقال الشيخ ايضاً: اما وجه شريف وے ﷺ مرات جمال الہی است و مظہر انوار نامتناہی وے بود۔

(مدارج النبوة جلد ۱ صفحہ ۵)

امام علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب حق تعالیٰ نے عالم خلق کو ظہور بخشے اور اپنے پیمانہ عطا کو جاری فرمانے کا ارادہ کیا تو اپنے انوارِ وحدیت سے براہِ راست حقیقت محمدیہ ﷺ کو بارگاہِ احدیت میں ظاہر فرمایا اور پھر اس ظہور کے فیض سے تمام عالم پست و بالا اپنے امر کے مطابق تخلیق فرمایا۔

قال الامام العلامة قسطلانی علیہ الرحمة: لما تعلق ارادة الحق تعالیٰ بايجاد خلقه وتقدير رزقه، ابرز الحقيقة المحمدية من الانوار الصمدية فی الحضرة الاحدية، ثم سلخ منها العوالم كلها علوها وسفلها علی صورة حکمہ .

(المواهب اللدنیہ جلد ۱ صفحہ ۵۵)

امام اسماعیل نبھانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب میں نے حضور اقدس ﷺ کے انوار کی طرف دیکھا تو اپنی آنکھوں پر ہتھیلی رکھ دی اس خوف سے کہ کہیں میری بینائی نہ چلی جائے۔

قال الامام اسماعیل نبھانی علیہ الرحمة: قال سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ لما نظرت الی انواره صلی اللہ علیہ وسلم وضعت کفی علی عینی خوفاً من ذهاب بصری .

(جواهر البحار جلد ۲ صفحہ ۳۴۷)

قال العلامة ملا علی قاری علیہ الرحمة:
اکثر الناس عرفوا الله عز وجل وما عرفوا رسول
الله صلى الله عليه وسلم لان حجاب البشرية
غطى ابصارهم . (شرح شمائل صفحہ ۹)

قال الشيخ عبد الحق المحدث الدهلوی
علیہ الرحمة: بدانکہ اول مخلوقات و واسطہ خلق عالم و آدم
نور محمد است ﷺ چنانچہ در حدیث صحیح وارد شدہ است کہ
اول ما خلق الله نوری و سائر کمونات علوی و سفلی ازاں نور و
ازاں جوہر پاک پیدا شدہ۔ (مدارج النبوة جلد ۲ صفحہ ۲)
قال العلامة علی بن برہان الدین حلبی علیہ
الرحمة: اذا مشى فى الشمس او فى القمر لا
يكون له صلى الله عليه وسلم ظل لانه كان نورا .
(سيرت حلبیہ جلد ۳ صفحہ ۳۸۱)

قال العلامة شمس الدین محمد بن عبد الرحمن سخاوی علیہ
الرحمة: انہ لا ظل
لشخصه فى شمس ولا قمر لانه كان نورا .
(المقاصد الحسنہ صفحہ ۶۳)

قال العلامة احمد شہاب الدین الخفاجی
المصری رحمہ اللہ تعالیٰ: کان نورہ صلى الله
عليه وسلم فى جبهة آباءہ من آدم الى ابیہ عبد
الله وهو نور حسی كالقمر فى الليلة الظلماء .
(شرح السماء جلد ۱ صفحہ ۱۱۱)

قال العلامة زرقانی علیہ الرحمة: لقوله عليه
الصلوة والسلام اول ما خلق الله نوری ای قدر

امام علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اکثر لوگوں
نے اللہ تعالیٰ کو پہچانا اور رسول اللہ ﷺ کو نہیں پہچانا اس لیے کہ
بشریت کے پردہ نے اُن کی آنکھوں کو چھپا دیا، بند کر دیا۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اچھی
طرح جان لے کہ اول مخلوقات اور تمام جہان اور حضرت آدم علیہ
السلام کی تخلیق کا واسطہ نور محمدی ﷺ ہے جیسا کہ صحیح حدیث میں
آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا فرمایا اور
تمام کمونات علوی و سفلی آپ ہی کے نور سے ہیں۔

امام علامہ علی بن برہان الدین حلبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
کہ حضور اقدس ﷺ جب سورج اور چاند کی روشنی میں چلتے تھے تو
آپ کا سایہ نہ ہوتا تھا کیونکہ آپ نور تھے۔

امام علامہ شمس الدین محمد بن عبد الرحمن سخاوی رحمۃ اللہ علیہ
فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کی ذات کا سایہ نہ سورج کی
روشنی میں تھا اور نہ چاند کی روشنی میں اس لیے کہ حضور اقدس ﷺ
نور تھے۔

امام علامہ احمد شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے
ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا نور مبارک حضرت آدم علیہ السلام سے
لے کر حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ تک آپ کے تمام آباء و اجداد کی
پیشانی مبارک میں تھا اور آپ کا نور حسی ہے جیسا کہ اندھیری رات
میں چاند۔

امام علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ
کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا فرمایا،

علی اصل الوضع اللغوی وبهذا اعتبار سمي المصطفی بنور الانوار وبابی الارواح .

کے مطابق اللہ تعالیٰ نے وضع لغوی کے اصول پر مقدر فرمایا ہے اسی لیے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا نام مبارک نور الانوار اور ابوالارواح رکھا گیا ہے۔

(زرقانی علی المواہب جلد ۱ صفحہ ۲۷)

قال الشيخ احمد السرھندی قدس سرہ: باید دانست کہ خلق محمدی در رنگ خلق سائر افراد انسانی نیست بلکہ خلق ہیچ فردے از افراد عالم مناسبت ندارد کہ او ﷺ باوجود نشا عنصری از نور حق جل و علا مخلوق گشتہ است کما قال ﷺ خلقت من نور اللہ دیگران برا ایں دولت میسر نشدہ است۔ (مکتوبات مجدد الف ثانی مکتوب نمبر ۱۰۰ جلد ۳ صفحہ ۱۹۱)

جاننا چاہیے کہ حضور پر نور ﷺ کی پیدائش دوسرے افراد انسان کی پیدائش کی طرح نہیں بلکہ جہان کے تمام افراد میں سے کسی فرد کے ساتھ آپ کی پیدائش اور آپ کا وجود مسعود مناسبت و مشابہت نہیں رکھتا۔ کیونکہ حضور اکرم ﷺ باوجود جسم عنصری کے حق تعالیٰ کے نور (کے فیض) سے پیدا ہوئے ہیں جیسا کہ حدیث پاک میں خود نبی مکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے نور (کے فیض) سے پیدا ہوا ہوں اور دوسرے کسی کو یہ دولت نصیب نہیں ہوئی۔

قال الامام فخر الدین الرازی الشافعی علیہ الرحمہ: سید الانوار، وهو محمد صلی اللہ علیہ وسلم، فمن نورہ خلقت الانوار .

امام فخر الدین رازی شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد سید الانوار ہیں کیونکہ آپ ہی کے نور سے تمام انوار پیدا کیے گئے ہیں۔

(التفسیر الکبیر جلد ۲ صفحہ ۹۳ جزو ۴ دار الفکر)

وايضاً قال: ان الملائكة امرؤا بالسجود لادم لاجل ان نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی جبهة آدم . (التفسیر لکبیر جلد ۲ صفحہ ۱۸۳ دار الفکر)

اور انہی امام نے فرمایا: فرشتوں کو حضرت آدم کے سجدہ کا حکم اس لیے دیا گیا تھا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں نور محمدی تھا۔

قال العلامة نظام الدین النیشاپوری علیہ الرحمہ: انا اول المسلمین عند الایجاد لامرکن کما قال اول ما خلق اللہ نوری .

امام نظام الدین نیشاپوری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: امرکن کے ایجاد کے وقت سب سے پہلا مسلمان میں ہوں جیسا کہ حدیث پاک میں آیا ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا۔

(تفسیر نیشاپوری جلد ۸ صفحہ ۵۵)

قال الشيخ السعدی علیہ الرحمہ: کلمی کہ چرخ فلک طور اوست ہمہ نور ہا پرتو نور اوست

شیخ مصلح الدین سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ ایسے کلام کرنے والے ہیں کہ چرخ آسمان آپ کا طور ہے سب نور آپ کے نور مبارک کا عکس ہیں۔

(بوستان فارسی صفحہ ۳)

قال العلامة عبد الرحمن الجامی علیہ الرحمة:
فصلی اللہ علی نور کزو شد نور ہا پیدا
زمین در حب او ساکن فلک در عشق او شیدا

(کلیات جامی)

قال الشاہ ولی اللہ المحدث الدہلوی علیہ
الرحمة: وقد کان نور اللہ فینا لمہتد' وصمصام
تدمیر علی کل ناکب . (اطیب النغم صفحہ ۱۲)

قال الشاہ عبد العزیز المحدث الدہلوی
رحمة اللہ علیہ:

یا صاحب الجمال و یا سید البشر

من وجہک المنیر لقد نور القمر

قال الامام عبد الوہاب الشعرانی متوفی
۹۷۳ھ: قال الشیخ العارف باللہ تعالیٰ سیدی
ابراہیم الدسوقی القرشی رضی اللہ عنہ' ان اللہ
خلقنی من نور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم .

(الطبقات الکبریٰ صفحہ ۲۵۶، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

قال الحاجی امداد اللہ المهاجر المکی رحمة اللہ علیہ:

نہ پیدا اگر ہوتا احمد کا نور

نہ ہوتا دو عالم کا ہرگز ظہور

(جہاد اکبر صفحہ ۳)

چہرہ تاباں کو دکھلا دو مجھے

تم سے اے نور خدا فریاد ہے

(نالہ امداد غریب صفحہ ۲۲)

قال القاسم نانوتوی:

کہاں وہ رتبہ کہاں وہ عقل نارسا اپنی

کہاں وہ نور خدا اور کہاں یہ دیدہ زار

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اگر تم میں کچھ آجائے تیرے چہرہ کا نور
تورات دن ہے اور آگے اُس کے دن شب تار

(قصائد قاسمی صفحہ ۵۴)

قال رشید احمد: حق تعالیٰ در شان حبیب
خود ﷺ فرمود کہ البتہ آمدہ نزد شما از طرف حق تعالیٰ نور و
کتاب مبین و مراد از نور ذات پاک حبیب خدا ﷺ
است۔ (امداد السلوک فارسی صفحہ ۸۵)
دیوبندی حضرات کے امام رشید احمد گنگوہی نے کہا: اللہ تعالیٰ
نے اپنے حبیب ﷺ کی شان اقدس میں فرمایا کہ البتہ تمہاری
طرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور روشن کتاب آئی ہے اور نور
سے مراد نبی پاک ﷺ کی ذات مبارکہ ہے۔

قال اشرف علی التھانوی:

اس حدیث (یعنی حدیث جابر رضی اللہ عنہ جو پیچھے ذکر ہوئی ہے) سے نور محمدی کا اوّل الخلق ہونا باوّلیت حقیقہ ثابت ہوا کیونکہ
جن اشیاء کی نسبت روایات میں اوّلیت کا حکم آیا ہے۔ ان اشیاء کا نور محمدی سے متاخر ہونا اس حدیث میں منصوص ہے۔ (نثر الطیب)



باب: ۹

بے مثلیت سیدنا مصطفیٰ ﷺ

قرآنی آیات

(حضور اقدس ﷺ کے بے مثل بشر اور شان یکتائیت و انفرادیت سے متصف ہونے کی ایک بڑی واضح دلیل یہ ہے کہ اللہ رب العزت نے قرآن مجید، فرقان حمید میں اپنے حبیب مکرم ﷺ کے اعضاء کا ذکر بھی فرمایا اور ان کی قسمیں بھی ارشاد فرمائیں۔ تمام مخلوق میں سے صرف آپ کے اعضاء کا ذکر کرنا اور ان کی قسمیں یاد فرمانا اس بات کی بین اور واضح دلیل ہے کہ آپ اپنی شان خلقت میں منفرد بے مثل و بے مثال ہیں۔ کیونکہ قسم معمولی چیز کی نہیں اٹھائی جاتی بلکہ اس چیز کی اٹھائی جاتی ہے جو اپنی عظمت میں نقطہ کمال پر ہو۔ ذیل میں چند آیات ملاحظہ فرمائیں اور غور کریں کہ اللہ رب العزت کے اپنے حبیب مکرم ﷺ کے ساتھ انداز محبت کیا ہیں۔)

حضور اقدس ﷺ کے چہرہ اقدس کا ذکر

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ ۚ

تحقیق ہم بار بار تمہارے چہرے کا آسمان کی طرف پھرنا
(البقرہ: ۱۳۴) دیکھ رہے ہیں۔

وَالضُّحَىٰ ۝ (الضحیٰ: ۱)

حبیب کے رخِ زیبا کی قسم! ۝

وَأَنْ أَقِمَّ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ۚ . (یونس: ۱۰۵)

اور اپنا چہرہ دین کے لیے مستقیم رکھیں، سب سے الگ ہو کر۔

حضور اقدس ﷺ کے سینہ اقدس کا ذکر

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

كِتَبَ أَنْزَلَ إِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِي صَدْرِكَ حَرَجٌ

اے محبوب! یہ کتاب تمہاری طرف نازل کی گئی ہے تو تمہارا
سینہ اس سے تنگ نہ ہو۔

مِنْهُ . (الاعراف: ۲)

وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ ۝

اور بے شک اے محبوب! ہمیں معلوم ہے کہ ان کی باتوں

(الحجر: ۹۷) سے تمہارا سینہ تنگ ہوتا ہے ۝

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ (الانشراح: ۱)

اے محبوب! کیا ہم نے تمہارے لیے تمہارا سینہ کشادہ نہیں

فرمادیا O

محبوبِ کریم ﷺ کی پشتِ اطہر کا ذکر

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝ الَّذِي أَنْقَضَ

اور تم سے تمہارا وہ بوجھ اتار دیا O جس نے تمہاری پشت کو

گراں بار کر رکھا تھا O

ظَهَرَكَ ۝ (الانشراح: ۲-۳)

محبوبِ کریم ﷺ کی چشمانِ سرگیں کا ذکر

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا

اے محبوب! اپنی آنکھیں اٹھا کر اس چیز کو نہ دیکھو جو ہم نے

ان کے کچھ جوڑوں کو برتنے کو دی۔

مِنْهُمْ ۝ (الحجر: ۸۸)

حضورِ اقدس ﷺ کی زبانِ اقدس کا ذکر

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ

پس ہم نے اس قرآن کو اے محبوب! تمہاری زبان پر آسان

کر دیا تاکہ تم اس کے ساتھ متقین کو بشارت دو اور جھگڑا کرنے والی

قوم کو ڈر سناؤ O

وَتُنذِرَ بِهِ قَوْمًا لَّدُنَّا ۝ (مریم: ۹۷)

فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۝

پس اس قرآن کو ہم نے اے محبوب! تمہاری زبان پر آسان

کر دیا تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں O

(الدخان: ۵۸)

لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ ۝ (القيامة: ۱۶)

اے محبوب! (اس قرآن کو پڑھنے اور یاد کرنے میں) اپنی زبان کو

جلدی سے حرکت نہ دو (بلکہ آپ کو یاد کروانا ہمارے ذمہ کرم پر ہے) O

محبوبِ کریم ﷺ کے قلبِ اطہر کا ذکر

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ

اے محبوب! تم فرماؤ کہ جو کوئی جبریل کا دشمن ہے تو تحقیق

اُس نے قرآن کو اتارا ہے آپ کے قلب پر۔

قَلْبِكَ ۝ (البقرہ: ۹۷)

نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ۝ عَلَى قَلْبِكَ لِتَكُونَ
مِنَ الْمُنذِرِينَ ۝ (الشعراء: ۱۹۳-۱۹۴)

اس قرآن کو روح الامین آپ کے قلب پر لے کر آیا تاکہ تم
ڈرسانے والوں سے ہو جاؤ ۝

وَكُلًّا نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ
بِهِ فُؤَادَكَ ۚ (هود: ۱۲۰)

اور سب کچھ ہم تمہیں رسولوں کی خبریں سناتے ہیں جس سے
تمہارا دل ٹھہرائیں۔

كَذَلِكَ ۚ لِنُثَبِّتَ بِهِ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلًا ۝

ہم نے یونہی اس قرآن کو بتدریج اتارا ہے تاکہ اس سے
(الفرقان: ۳۲) تمہارا دل مضبوط کریں اور ہم نے اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھا ۝

حضور اقدس ﷺ کے دستِ کرامت اور گردنِ مبارک کا ذکر

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا
تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ ۚ (الاسراء: ۲۹)

اور اپنا ہاتھ گردن پر بندھا ہوا نہ رکھیں اور نہ پورا ہتھول دیں۔

إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ ۖ يَدُ اللَّهِ
فَوْقَ أَيْدِيهِمْ ۚ (الفتح: ۱۰)

بے شک اے محبوب! جن لوگوں نے تم سے بیعت کی ہے
انہوں نے صرف اللہ سے بیعت کی ہے اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں

پر۔

محبوبِ کریم ﷺ کے گیسوئے عنبریں کا ذکر

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَىٰ ۝ (الضحیٰ: ۲)

اور رات کی جب پردہ ڈالے ۝

محبوبِ کریم ﷺ کے شہر کا ذکر

لَا أُقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ ۝ وَأَنْتَ حِلٌّ بِهَذَا الْبَلَدِ ۝

مجھے اس شہر کی قسم کہ اے محبوب! ۝ تم اس شہر میں تشریف فرما

ہو ۝ (البلد: ۱-۲)

محبوبِ ﷺ کی زندگانی کا ذکر

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ ۝ (الحجر: ۷۲)

اے محبوب! تمہاری زندگی کی قسم! بے شک وہ اپنے نشہ میں

بھٹک رہے ہیں ۝

محبوب ﷺ کے قول کا ذکر

۱۔ وَقِيلَ لَهُ رَبِّ اِنَّ هَؤُلَاءِ قَوْمٌ لَا يُؤْمِنُونَ
اور مجھے محبوب کے اس قول کی قسم کہ اے میرے رب! یہ
(الزخرف: ۸۸) لوگ ایمان نہیں لاتے O

محبوب ﷺ کے زمانہ کا ذکر

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:
وَالْعَصْرِ O (العصر: ۱)
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

يَنْسَاءَ النَّبِيُّ لَسْتُ نَكَا حِدٍ مِّنَ النِّسَاءِ .
اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔
(الاحزاب: ۳۲)

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:
لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ
بَعْضِكُمْ بَعْضًا ط . (النور: ۶۳)
رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرا لوجیسا تم میں ایک
دوسرے کو پکارتا ہے۔

(اللہ رب العزت نے اپنی ربوبیت کی نسبت اور اضافت اپنے حبیب ﷺ کی طرف فرمائی)
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ . (البقرہ: ۳۰)
اور یاد کرو اے محبوب! جب تمہارے رب نے فرشتوں سے
فرمایا۔

فَلَا وَرَبِّكَ . (النساء: ۶۵)
نَرْفَعُ دَرَجَتٍ مِّنْ نَّشَأُ ط إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ
عَلِيمٌ O (الانعام: ۸۳)
پس محبوب مجھے تیرے رب کی قسم!
ہم جس کے چاہیں درجات بلند فرمائیں بے شک اے
محبوب! تمہارا رب حکمت والا علم والا ہے O

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيلِهِ ط .
(الانعام: ۱۱۷)
بے شک اے محبوب! تمہارا رب خوب جانتا ہے کہ کون اُس
کے راستے سے گمراہ ہے۔

وَهٰذَا صِرَاطٌ رَبِّكَ مُسْتَقِيمًا ط . (الانعام: ۱۲۶)
لَقَدْ جَاءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ . (یونس: ۹۳)
اور اے محبوب! یہ تمہارے رب کا سیدھا راستہ ہے۔
تحقیق اے محبوب! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف
سے حق آ گیا۔

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ (هود: ۶۶)

بے شک اے محبوب! تمہارا رب بہت طاقت والا عزت والا

ہے O

إِنَّ رَبَّكَ فَعَالٌ لِّمَا يُرِيدُ (هود: ۱۰۷)

بے شک اے محبوب! تمہارا رب جو چاہے وہ کرتا ہے O

(اللہ رب العزت نے حضور اقدس ﷺ کی عبدیت کی اضافت اور نسبت اپنی طرف فرمائی)

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

سُبْحَنَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا (الاسراء: ۱)

پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندہ خاص کو رات کے قلیل

حصہ میں سیر کروائی۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَى عَبْدِهِ الْكِتَابَ (الكهف: ۱)

تمام خوبیاں اُس اللہ کے لیے ہیں جس نے اپنے بندہ خاص

پر کتاب نازل فرمائی۔

تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ

بڑی برکت والا ہے وہ جس نے فرقان نازل فرمایا اپنے بندہ

لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا (الفرقان: ۱)

خاص پر تاکہ وہ تمام جہانوں کے لیے نذیر ہو جائے O

فَاَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ (النجم: ۱۰)

پس اللہ نے وحی فرمائی اپنے بندہ خاص کی طرف جو وحی

فرمائی۔

(معلوم می شود کہ عبد دگر عبدہ چیزے دگر)

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

اور یہ کہ تم اُن کے بعد اُن کی بیویوں سے کبھی نکاح نہ کرو۔

وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبْدًا (الاحزاب: ۵۳)

(الاحزاب: ۵۳)

احادیث مبارکہ

۳۱۶- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُوَاصِلُوا قَالُوا: إِنَّكَ تُوَاصِلُ!

ﷺ نے صوم وصال سے منع فرمایا تو صحابہ نے عرض کی: آپ

قَالَ: لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى، أَوْ إِنِّي

بھی تو صوم وصال (یعنی پے در پے روزے) رکھتے ہیں۔ فرمایا:

أَبَيْتُ أُطْعَمُ وَأُسْقَى .

میں تم میں سے کسی ایک کی مثل نہیں ہوں بے شک مجھے کھلایا اور

پلایا جاتا ہے یا (فرمایا:) میں (اپنے رب عزوجل کے پاس) رات

گزارتا ہوں اور مجھے کھلایا پلایا جاتا ہے۔

(صحیح بخاری: کتاب: الصوم: باب: الوصال: رقم الحديث: ۱۹۶۱) (وفی کتاب: التمنی: باب: ما يجوز من اللوا: رقم الحديث: ۷۲۴۱: دارالكتاب العربی: بیروت) (صحیح مسلم: کتاب: الصیام: باب: النهی عن الوصال فی الصوم: رقم الحديث: ۲۵۷۱: دارالكتاب العربی: بیروت) (صحیح ابن خزیمہ: رقم الحديث: ۲۰۷۰: مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۴ صفحہ ۸۲) (مسند احمد جلد ۱۹ صفحہ ۲۷۴: رقم الحديث: ۱۲۲۴۸) (صحیح ابن حبان: رقم الحديث: ۶۴۱۴: سنن الکبریٰ للبیہقی: رقم الحديث: ۸۱۶۰: مسند ابو یعلیٰ: رقم الحديث: ۳۲۸۲: مسند عبد بن حمید: رقم الحديث: ۱۳۵۳)

۳۱۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور
نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ نبی مکرم ﷺ نے وصال کے روزوں سے منع فرمایا۔ صحابہ کرام
قَالُوا: إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ: إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ بھی تو وصال کے روزے رکھتے ہیں
أُطْعَمُ وَأُسْقَى فرمایا: میں تمہاری مثل نہیں ہوں مجھے کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔

(صحیح بخاری: کتاب: الصوم: باب: الوصال: رقم الحديث: ۱۹۶۲) (وايضاً وفي باب: بركة السحور من غير ايجاب: رقم الحديث: ۱۹۲۲) (صحیح مسلم: کتاب: الصیام: باب: النهی عن الوصال فی الصوم: رقم الحديث: ۲۵۶۳) (سنن ابو داؤد: کتاب: الصوم: باب: فی الوصال: رقم الحديث: ۲۳۶۰: دارالسلام: ریاض) (مؤطا امام مالک: رقم الحديث: ۶۶۸: سنن الکبریٰ للنسائی: رقم الحديث: ۳۲۶۳: صحیح ابن حبان: رقم الحديث: ۳۵۷۵: سنن الکبریٰ للبیہقی: رقم الحديث: ۸۱۵۷: مصنف ابن ابی شیبہ: رقم الحديث: ۹۵۸۷: مصنف عبد الرزاق: رقم الحديث: ۷۷۵۵: مسند احمد: رقم الحديث: ۵۷۹۵)

۳۱۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی
رَحْمَةً لَهُمْ فَقَالُوا: إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ اکرم ﷺ نے لوگوں پر رحمت کے لیے اُن کو وصال سے منع فرمایا
كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي يُطْعَمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ تو انہوں نے عرض کی کہ آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ تو
فرمایا: میں تم جیسا نہیں ہوں مجھے میرا رب عزوجل کھلاتا پلاتا ہے۔

(صحیح بخاری: کتاب: الصوم: باب: الوصال: رقم الحديث: ۱۹۶۴) (صحیح مسلم: کتاب: الصیام: باب: النهی عن الوصال فی الصوم: رقم الحديث: ۲۵۷۲: دارالكتاب العربی: بیروت) (السنن الکبریٰ للبیہقی: رقم الحديث: ۸۱۶۱: مسند احمد: رقم الحديث: ۶۴۱۳)

۳۱۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: أَيْكُمْ مِثْلِي إِنِّي آيْتُ يُطْعَمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
ﷺ نے صوم وصال سے منع فرمایا تو مسلمانوں میں سے ایک
مرد نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ فرمایا: تم میں سے کون ہے جو میری مثل ہو؟ بے شک
میں رات (اپنے رب عزوجل کے پاس) گزارتا ہوں اور میرا رب

عز وجل مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب: الصوم، باب: التنکیل لمن اکثر الوصال، رقم الحدیث: ۱۹۶۵) (صحیح بخاری، اطراف الحدیث: ۱۹۶۶-۶۸۵۷-۷۲۴۲-۷۲۹۹) (صحیح مسلم، کتاب: الصوم، باب: النهی عن الوصال فی الصوم، رقم الحدیث: ۲۵۷۴) (صحیح ابن حبان، رقم الحدیث: ۳۵۷۵) سنن دارمی، رقم الحدیث: ۱۷۰۳، السنن الکبریٰ للبیہقی، رقم الحدیث: ۸۱۵۹، مؤطا امام مالک، رقم الحدیث: ۱۶۶۸، المعجم الاوسط للطبرانی، رقم الحدیث: ۱۲۴۷)

۳۲۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: جَاءَ ثَلَاثَةٌ رَهْطٍ إِلَى بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا أَخْبَرُوا كَانَتْهُمْ تَقَالُوهَا، فَقَالُوا: وَإِنْ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی ازواج کے گھروں میں تین صحابی آئے انہوں نے نبی مکرم ﷺ کی عبادت کے متعلق سوال کیا، جب ان کو خبر دی گئی تو انہوں نے اس عبادت کو کم خیال کیا اور کہا کہ ہماری نبی مکرم ﷺ سے کیا برابری! کہاں ہم اور کہاں نبی کریم ﷺ! آپ کے گلے اور پچھلے ذنب کی مغفرت کر دی گئی ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب: النکاح، باب: الترغیب فی النکاح، رقم الحدیث: ۵۰۶۳) (صحیح ابن حبان، کتاب: البر والاحسان، رقم الحدیث: ۳۱۷)

۳۲۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِيهِ، وَهِيَ تَسْمَعُ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! تُذَرِكُنِي الصَّلَاةَ وَأَنَا جُنُبٌ، فَاصُومُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَأَنَا تُذَرِكُنِي الصَّلَاةَ وَأَنَا جُنُبٌ، فَاصُومُ. فَقَالَ: لَسْتُ مِثْلَنَا، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، فَقَالَ وَاللَّهِ! إِنِّي لَا رَجُوَ أَنْ أَكُونَ أَخْشَاكُمْ لِلَّهِ، وَأَعْلَمُكُمْ بِمَا اتَّقَى.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مسئلہ پوچھنے حاضر ہوا اور حضرت عائشہ پر دے کے پیچھے سن رہی تھیں تو اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جنابت کی حالت میں نماز کا وقت آ جائے تو کیا میں اُس حالت میں روزہ رکھ سکتا ہوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے بھی جنابت کی حالت میں نماز کا وقت پہنچتا ہے تو میں روزہ رکھ لیتا ہوں۔ اُس صحابی نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ تو ہماری مثل نہیں ہیں! اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے ذنب کی مغفرت فرمادی ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے اُمید ہے کہ میں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں اور جن چیزوں سے بچنا چاہیے ان کا سب سے زیادہ جاننے والا ہوں۔

(صحیح مسلم، کتاب: الصیام، باب: صحة الصوم من طلع عليه الفجر وهو جنب، رقم الحدیث: ۲۵۹۳) (صحیح ابن حبان، کتاب: الصیام، باب: صحة الصوم من طلع عليه الفجر وهو جنب، رقم الحدیث: ۲۵۹۳)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

بیروت) (سنن ابوداؤد کتاب: الصیام باب: من أصبح جنباً فی شهر رمضان رقم الحدیث: ۲۳۸۹ دار السلام ریاض) (موظا امام مالک جلد ۱ صفحہ ۲۸۹) (مسند احمد جلد ۱۰ صفحہ ۵۷۵ رقم الحدیث: ۲۶۸۳۶) (صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۳۴۹۲)

۳۲۲- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ، وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ، أَطَّتِ السَّمَاءُ وَحَقَّ لَهَا أَنْ تَنْطَ مَا فِيهَا مَوْضِعُ أَرْبَعِ أَصَابِعٍ إِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهُ لِلَّهِ سَاجِدًا، وَاللَّهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَّيْتُمْ كَثِيرًا.

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے آسمان سے چڑچڑانے کی آواز آئی ہے اور حق بھی یہ ہے کہ وہ چڑچڑائے کیونکہ اُس میں چار انگلیوں برابر جگہ ایسی نہیں جہاں فرشتہ اللہ عزوجل کے حضور سجدہ ریز نہ ہو خدا کی قسم! اگر تم وہ جان لو جو میں جانتا ہوں تو کم ہنسو گے اور زیادہ روؤ گے۔

(سنن الترمذی کتاب: الزہد باب: قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو تعلمون ما اعلم لضحكتم قليلا ولبكيتم كثيرا رقم الحدیث: ۲۳۱۲) (سنن ابن ماجہ کتاب: الزہد باب: الحزن والبكاء رقم الحدیث: ۴۱۹۰ دار السلام ریاض) (المستدرک جلد ۲ صفحہ ۵۱۰ مسند احمد جلد ۵ صفحہ ۱۷۳ مسند البزار جلد ۹ صفحہ ۳۵۸ المعجم الاوسط جلد ۹ صفحہ ۵۸ السنن الکبری للبیہقی رقم الحدیث: ۱۳۱۱۵ شعب الایمان رقم الحدیث: ۷۸۳)

۳۲۳- عَنْ نَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَمْ أَرِ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت نافع رضی اللہ عنہ بے روایت ہے کہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کے اوصاف بیان کرنے والا یہی کہتا تھا کہ میں نے آپ ﷺ کی مثل نہ پہلے دیکھا اور نہ بعد میں۔

(سنن الترمذی کتاب: المناقب باب: ما جاء فی صفة النبی صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحدیث: ۳۶۳۸-۳۶۳۷ دارالمعرفہ بیروت) (الشمائل للترمذی جلد ۱ صفحہ ۳۲ رقم الحدیث: ۷) (شعب الایمان رقم الحدیث: ۴۱۶ مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث: ۳۱۸۰۹ التمهيد لابن عبد البر جلد ۳ صفحہ ۲۹ السيرة النبوية لابن هشام جلد ۲ صفحہ ۲۴۷ الطبقات الكبرى جلد ۱ صفحہ ۴۱۱ دلائل النبوة جلد ۱ صفحہ ۲۶۹ الخصائص الكبرى جلد ۱ صفحہ ۱۲۴ صفوة الصفوة جلد ۱ صفحہ ۱۵۳)

۳۲۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرَى بِاللَّيْلِ فِي الظُّلْمَةِ كَمَا يَرَى بِالنَّهَارِ مِنَ الضُّوءِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جس طرح دن کے اجالے میں دیکھتے تھے اسی طرح رات کی تاریکی میں بھی دیکھتے۔

(دلائل النبوة للبیہقی جلد ۶ صفحہ ۷۵ تاریخ بغداد جلد ۴ صفحہ ۲۷۲ الخصائص الكبرى جلد ۱ صفحہ ۱۰۴ الوفاء

لابن جوزی صفحہ ۳۴۹ رقم الحديث: ۵۱۰ انسان العیون للحلی جلد ۴ صفحہ ۳۸۶)

۳۲۵- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي إِمَامُكُمْ، فَلَا تَسْبِقُونِي بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُودِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْإِنْصِرَافِ، فَإِنِّي أَرَاكُمْ أَمَامِي وَمِنْ خَلْفِي.

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز پڑھائی، پس جب حضور اقدس ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو اپنے رخِ زیبا کے ساتھ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! بے شک میں تمہارا امام ہوں، سو تم رُکوع، سجود، قیام اور نماز ختم کرنے میں مجھ سے سبقت نہ کیا کرو کیونکہ میں تمہیں اپنے سامنے اور پچھلی طرف سے (یکساں) دیکھتا ہوں۔

(صحیح مسلم، کتاب: الصلوة، باب: النهی عن سبق الامام بالركوع او سجود ونحوهما، رقم الحديث: ۹۶۱، دارالکتاب العربی، بیروت) (سنن النسائی، کتاب: السهو، باب: النهی عن مبادرة الامام بالانصراف من الصلاة، رقم الحديث: ۱۳۵۹، دارالفکر، بیروت) (مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۱۲۵) (صحیح ابن خزيمة جلد ۴ صفحہ ۱۰۷ رقم الحديث: ۱۷۱۶)

۳۲۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَلْ تَرَوْنَ قِبَلَتِي هَاهُنَا؟ فَوَاللَّهِ مَا يَخْفَى عَلَيَّ خُشُوعُكُمْ وَلَا رُكُوعُكُمْ إِنِّي لَا أَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِي.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میرا چہرہ قبلہ کی طرف دیکھتے ہو؟ اللہ رب العزت کی قسم! تمہارا خشوع اور رکوع مجھ سے پوشیدہ نہیں، میں تم کو اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

(صحیح بخاری، کتاب: الصلوة، باب: عظة الامام الناس في اتمام الصلوة وذكر القبلة، رقم الحديث: ۴۱۸، (وفی کتاب: الاذان، باب: الخشوع في الصلوة، رقم الحديث: ۷۴۱، دارالکتاب العربی، بیروت) (صحیح مسلم، کتاب: الصلوة، باب: الامر بتحسين الصلوة، رقم الحديث: ۹۵۸، دارالکتاب العربی، بیروت) (مسند احمد رقم الحديث: ۸۲۴۵-۹۰۰۵-۹۱۱۲، صحیح ابن حبان رقم الحديث: ۶۳۳۷، دلائل النبوة للبيهقي جلد ۶ صفحہ ۷۳، السيرة الحلیہ جلد ۳ صفحہ ۳۸۶، الخصائص الکبری جلد ۱ صفحہ ۱۰۴، الوفا صفحہ ۳۴۹)

۳۲۷- عَنْ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَنَسٌ: مَا شَمَمْتُ عَنَبًا قَطُّ وَلَا مِسْكَ وَلَا شَيْئًا أَطْيَبَ مِنْ رِيحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ انس سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ (کے پسینے) کی خوشبو سے بڑھ کر خوشبودار عنبر اور کستوری یا کوئی اور خوشبودار چیز کبھی نہیں سونگھی۔

(صحیح مسلم، کتاب: الفضائل، باب: طيب رائحة النبي صلى الله عليه وسلم ولين ماله والتبرك بمسحه، رقم الحديث: ۶۰۵۳، دارالکتاب العربی) (سنن الترمذی، کتاب: البر والصلة، باب: ما جاء في خلق النبي صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: ۲۰۱۵، دارالمعرفة، بیروت) (مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۲۰۰، مصنف ابن ابی شیبہ ۳۱۷۱۸، مسند ابو یعلیٰ رقم الحديث: ۳۱۷۱۸)

۳۸۶۶ مسند عبد بن حمید رقم الحديث: ۱۲۶۸ شعب الايمان جلد ۲ صفحہ ۱۵۴ مسند ابی حنیفہ جلد ۱ صفحہ ۵۱
صحیح ابن حبان رقم الحديث: ۶۳۰۳

۳۲۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْأُولَى، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى أَهْلِهِ وَخَرَجْتُ مَعَهُ، فَاسْتَقْبَلَهُ وَلَدَانُ، فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَي أَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا، قَالَ: وَأَمَّا أَنَا فَمَسَحَ خَدَي قَالَ: فَوَجَدْتُ لِيَدِهِ بَرْدًا أَوْ رِيحًا، كَأَنَّهَُا أَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: میں نے نبی مکرم ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی، پھر سرکار ﷺ اپنے دولت کدہ میں جانے کے لیے نکلے تو میں بھی آپ کے ساتھ نکلا، سامنے سے بچے آگئے تو حضور اقدس ﷺ ان میں سے ہر ایک کے رخسار پر اپنا دست شفقت پھیرنے لگے۔ حضور نے میرے رخسار پر بھی دست اقدس پھیرا تو میں نے حضور اقدس ﷺ کے دست مبارک سے ٹھنڈک اور خوشبو پائی، گویا کہ سرکار ﷺ نے اپنے دست اقدس کو عطار کے ڈبے سے نکالا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب: طیب رائحة النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولین مسہ رقم الحديث: ۶۰۵۲ دارالکتاب العربی بیروت)

۳۲۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِنْدَنَا، فَعَرِقَ، وَجَاءَتْ أُمِّي بِقَارُورَةٍ فَجَعَلَتْ تَسْلُتُ الْعَرِقَ فِيهَا، فَاسْتَيْقِظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ، مَا هَذَا الَّذِي تَصْنَعِينَ؟ قَالَتْ: هَذَا عَرَقُكَ نَجْعَلُهُ فِي طِينِنَا وَهُوَ مِنْ أَطْيَبِ الطِّيبِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی مکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ نے ہمارے پاس قیلو فرمایا تو حضور اقدس ﷺ کو پسینہ آیا میری والدہ ایک شیشی لے کر آئیں اور اس میں وہ پسینہ جمع کرنے لگیں۔ اسی دوران حضور اقدس ﷺ بیدار ہو گئے اور فرمایا: اے ام سلیم! یہ تم کیا کر رہی ہو؟ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! یہ آپ کا مبارک پسینہ ہے جسے ہم اپنی خوشبوؤں میں ملائیں گے اور یہ تمام خوشبوؤں سے بڑھ کر خوشبودار ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب: طیب عرق النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتبرک بہ رقم الحديث: ۶۰۵۵ دارالکتاب العربی) (مسند احمد جلد ۵ رقم الحديث: ۱۲۳۷۱) (السنن الکبریٰ رقم الحديث: ۱۱۳۵ مسند طیبی رقم الحديث: ۲۰۷۸ مسند عبد بن حمید رقم الحديث: ۱۲۶۸ المعجم الکبیر رقم الحديث: ۲۸۹ شعب الايمان رقم الحديث: ۱۴۲۹ الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد ۸ صفحہ ۴۲۸)

۳۳۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُرُّ فِي طَرِيقٍ فَيَتَّبِعُهُ أَحَدٌ إِلَّا عُرِفَ أَنَّهُ سَلَكَهُ مِنْ طِيبٍ عُرِفَ .

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی مکرم ﷺ جس راستے سے بھی گزر جاتے تو بعد میں آنے والا شخص خوشبو سے محسوس کر لیتا کہ ادھر سے کریم آقا ﷺ کا گزر ہوا ہے۔

(التاریخ الکبیر للامام البخاری جلد ۱ صفحہ ۳۹۹ رقم الحدیث: ۱۲۷۳) (الخصائص الکبریٰ جلد ۱ صفحہ ۶۷،

قال الشيخ ابراهيم البيجوري رحمه الله تعالى: وقد كان صلى الله عليه وسلم طيب الرائحة وان لم يمس طيبا كما جاء ذلك في الاخبار الصحيحة لكنه كان يستعمل الطيب زيادة في طيب الرائحة .

شیخ ابراہیم بیجوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ احادیث میں سے یہ بات ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے جسم اطہر سے خوشبو کی دلاویز مہک بغیر خوشبو لگائے آتی تھی، لیکن حضور اقدس ﷺ خوشبو کا استعمال خوشبو میں اضافہ کے لیے فرماتے تھے۔

(الشمائل المحمدية على السواهب اللدنية صفحہ ۱۰۹)

قال الشيخ عبد الحق المحدث الدهلوي عليه الرحمة: يَكِي از طبقات عجيب آں حضرت ﷺ طيب ریح است کہ ذاتی وے ﷺ بود بے آنکہ استعمال طيب از خارج کند و هیچ طيب بداں نمی رسد۔

شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمة فرماتے ہیں: حضور اقدس ﷺ کی مبارک صفات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بغیر خوشبو کے استعمال کے حضور اقدس ﷺ کے جسم اطہر سے ایسی خوشبو آتی جس کا مقابلہ کوئی خوشبو نہیں کر سکتی۔

(مدارج النبوة جلد ۱ صفحہ ۲۹)

۳۳۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُرْبَةُ أَرْضِنَا وَرِيقَةُ بَعْضِنَا يُشْفِي سَقِيمُنَا يَا ذَنْ رَبَّنَا .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہماری زمین کی مٹی (یعنی مدینہ کی) سے اور ہماری تھوک سے اللہ کے اذن کے ساتھ ہمارے بیماروں کو شفاء نصیب ہوتی ہے۔

(صحیح بخاری کتاب: الطب باب: رقیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحدیث: ۵۷۴۵-۵۷۴۶ دارالکتاب العربی بیروت) (صحیح مسلم کتاب: الطب باب: استحباب الرقیۃ من العین رقم الحدیث: ۵۷۱۹ دارالکتاب العربی بیروت) (سنن ابوداؤد کتاب: الطب باب: کیف الرقی رقم الحدیث: ۳۸۹۵ دارالسلام ریاض) (سنن ابن ماجہ کتاب: الطب باب: ما عوذ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وما عوذ بہ رقم الحدیث: ۳۵۲۱ دارالسلام ریاض) (مسند احمد جلد ۶ صفحہ ۹۳ صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۲۹۷۳ المستدرک رقم الحدیث: ۸۳۱۶)

۳۳۲- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَظِيقَ الرَّأْيَةِ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ. قَالَ: فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُمْ كُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كُلُّهُمْ يَرْجُوا أَنْ يُعْطَاهَا، فَقَالَ: آيَنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ؟ فَقَالُوا: يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَارْسَلُوا إِلَيْهِ فَاتُونِي بِهِ فَلَمَّا جَاءَ بَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ حَتَّى كَانَ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ.

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کل میں ضرور جھنڈا اس مرد کو عطا فرماؤں گا جس کے ہاتھ پر اللہ فتح عطا فرمائے گا۔ راوی کہتے ہیں: پس لوگوں نے رات بڑی بے چینی میں گزاری کہ ان میں سے کس (خوش نصیب) کو جھنڈا عطا کیا جائے گا۔ پھر جب لوگوں نے صبح کی تو حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تمام یہ امید رکھتے تھے کہ انہیں جھنڈا عطا کیا جائے گا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ آشوب چشم میں مبتلا ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ علی کی طرف کسی کو بھیج کر میرے پاس بلواؤ۔ پس جب وہ حاضر ہوئے تو حضور اقدس ﷺ نے اپنا لعاب دہن ان کی آنکھوں میں ڈالا اور ان کے لیے دعا فرمائی (لعاب دہن پڑنے کی دیر تھی) کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھیں اس طرح درست ہو گئیں جیسے کبھی آنکھوں میں درد ہوا بھی نہیں۔

(صحیح بخاری، کتاب: الفضائل، باب: مناقب علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: ۳۷۰۱، دارالکتاب العربی، بیروت) (صحیح بخاری، رقم الحدیث: ۲۹۴۲-۳۰۰۹-۳۷۰۱-۴۲۱۰) (صحیح مسلم، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: ۶۲۲۳، دارالکتاب العربی، بیروت) (مسند احمد جلد ۵ صفحہ ۳۳۳، صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۶۹۳۲)

۳۳۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُؤْتِرَ؟ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اے عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔

(صحیح بخاری، کتاب: التہجد، باب: قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل فی رمضان وغیرہ، رقم الحدیث: ۱۱۴۷) (صحیح البخاری اطراف الحدیث: ۳۵۶۹-۲۰۱۳) (صحیح مسلم، کتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: صلاة اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اللیل، رقم الحدیث: ۱۷۲۰) (سنن ابوداؤد، کتاب: الصلوٰۃ، باب: فی صلوٰۃ اللیل، رقم الحدیث: ۱۷۲۰)

الحديث: ۱۳۴۱) (سنن الترمذی، کتاب: الصلوة، باب: ما جاء في وصف صلاة النبي صلى الله عليه وسلم بالليل، رقم الحديث: ۴۳۹) (سنن النسائی، کتاب: قیام اللیل وتطوع بالنهار، باب: کیف الوتر بثلاث، رقم الحديث: ۱۶۹۶) (موظا امام مالک رقم الحديث: ۲۶۳، مسند احمد رقم الحديث: ۲۵۱۸۰، صحيح ابن حبان رقم الحديث: ۲۴۳۰، صحيح ابن خزيمة رقم الحديث: ۴۹، سنن بیہقی جلد ۱ صفحہ ۱۲۲ - جلد ۲ صفحہ ۴۹۵ - جلد ۳ صفحہ ۶ - جلد ۷ صفحہ ۶۲، دلائل النبوة جلد ۱ صفحہ ۳۷۱، شرح السنة رقم الحديث: ۸۹۱، مصنف عبد الرزاق رقم الحديث: ۴۷۱۱، شرح مشکل الآثار رقم الحديث: ۳۴۳۱)

قال العلامة الخفاجي عليه الرحمة: هذا دليل على ان ظاهره صلى الله عليه وسلم بشري وباطنه ملكي، ولذا قالوا: ان نومه لا ينقض الوضوء كما صرحوا به. ولا يقاس عليه غيره من الامة. (نسيم الرياض شرح الشفاء جلد ۳ صفحہ ۵۴۵)

حضرت علامہ خفاجی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مبارکہ اس بات پر دلیل ہے کہ حضور اقدس ﷺ کا ظاہر بشری اور باطن ملکی ہے اور اس لیے علماء نے کہا کہ بے شک نبی مکرم ﷺ کی نیند آپ کا وضو نہیں توڑتی جیسے کہ انہوں نے صراحت کی اور امت میں سے کسی ایک کو بھی آپ پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

۳۳۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَثُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ لَيْلَةً فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَيْءٍ مَعْلَقٍ وَضُوءًا خَفِيفًا..... إِلَى..... ثُمَّ صَلَّى مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ، ثُمَّ آتَاهُ الْمُنَادِي فَأَذَنَهُ بِالصَّلَاةِ فَقَامَ مَعَهُ إِلَى الصَّلَاةِ، فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ، قُلْنَا لِعَمْرٍو: إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: میں اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ایک رات ٹھہرا، پس حضور اقدس ﷺ رات کو کھڑے ہوئے پھر جب رات کا کچھ حصہ گزرا تو نبی کریم ﷺ نے اٹھ کر مشک سے پانی لے کر خفیف وضو فرمایا..... الی..... پھر جتنی اللہ عزوجل نے چاہا حضور اقدس ﷺ نے نماز پڑھی، پھر آپ لیٹ کر سو گئے حتیٰ کہ آپ نے خراٹے لیے، پھر مؤذن آپ کے پاس آیا اور اُس نے آپ کو نماز کی اطلاع دی، آپ اُس کے ساتھ کھڑے ہو کر نماز کی طرف گئے، پھر آپ نے نماز پڑھائی اور آپ نے وضو نہیں کیا۔ ہم نے عمرو سے کہا: صحابہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی آنکھیں سوتی ہیں اور آپ کا دل نہیں سوتا۔

(صحيح بخارى، کتاب: الوضوء، باب: التخفيف في الوضوء، رقم الحديث: ۱۳۸) (صحيح بخارى اطراف الحديث: ۷۴۵۲-۶۳۱۶-۶۲۱۵-۵۹۱۹-۴۵۷۲-۴۵۷۱-۴۵۷۰-۴۵۶۹-۱۱۹۸-۹۹۲-۸۵۹-۷۲۶-۷۲۸-۶۹۹-۶۹۸-۶۹۷-۱۸۳) (صحيح مسلم، کتاب: صلاة المسافرين، باب: الدعاء في صلاة الليل وقيامه، رقم الحديث: ۱۷۹۱، دار الكتاب العربي، بيروت) (سنن نسائی، کتاب: الغسل، باب: الامر بالوضوء من النوم، رقم الحديث: ۴۴۱، دار الفكر) (سنن ابن ماجه، کتاب: الطهارة، باب: ما جاء في القصد في الوضوء وكراهية التعدى فيه، رقم الحديث: ۴۲۳) (شمائل الترمذی رقم الحديث: ۵) (مسند احمد جلد ۵)

صفحہ ۲۵۸ رقم الحدیث: ۳۱۷۵

۳۳۵- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ: كُنْتُ أَصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أُجِبْ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ أَصَلِّي فَقَالَ: أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ (اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ) (الأنفال: ۲۴)۔

حضرت ابوسعید بن معلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا، پس مجھے رسول اللہ ﷺ نے بلایا لیکن میں نے جواب نہ دیا۔ پس میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ فرمایا: کیا تم نے اللہ جل مجدہ کا یہ فرمان نہیں سنا کہ ”جب میرا رسول تمہیں پکارے تو اللہ اور رسول کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ“۔

(صحیح بخاری، کتاب: التفسیر، باب: ما جاء في فاتحة الكتاب، رقم الحدیث: ۴۴۷۴) (صحیح بخاری اطراف الحدیث: ۴۶۴۷-۴۷۰۳-۵۰۰۶) (سنن ابوداؤد، کتاب: الوتر، باب: فاتحة الكتاب، رقم الحدیث: ۱۴۵۸، دار السلام، ریاض) (سنن النسائی، کتاب: الافتتاح، باب: فی تاویل قول اللہ عزوجل (ولقد اتيناك سبعا من المثاني) رقم الحدیث: ۹۰۹، دار الفکر، بیروت) (مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۲۱۱، صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۷۷۷)

قال ابن حجر العسقلاني عليه الرحمة: ان اجابة النبي صلى الله عليه وسلم في الصلوة فرض ويعصى المرء بتركه..... وفيه ان اجابة المصلي دعاء النبي صلى الله عليه وسلم لا تفسد الصلوة هكذا صرح به جماعة من الشافعية وغيرهم.

امام علامہ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں: نماز میں (اگر حضور اقدس ﷺ بلائیں) حضور کی بارگاہ کی حاضری فرض ہے جس کے ترک سے انسان گنہگار ہوگا..... اور یہ بھی ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے بلانے پر حاضر ہونے والے نمازی کی نماز بھی فاسد نہیں ہوگی بلکہ جہاں سے چھوڑی تھی وہاں سے شروع کرے اسی طرح صراحت کی ہے جماعت شافعیہ اور ان کے ماسوا علماء نے۔

(فتح الباری جلد ۹ صفحہ ۱۳۵-۱۳۴، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

۳۳۶- عَنْ أُمِّ أَيْمَنَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ إِلَى فَخَّارَةٍ مِّنْ جَانِبِ الْبَيْتِ، فَبَالَ فِيهَا، فَقُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا عَطِشِي فَشَرِبْتُ مَا فِي الْفَخَّارَةِ وَأَنَا لَا أَشْعُرُ، فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا أُمُّ أَيْمَنَ قَوْمِي إِلَى تِلْكَ الْفَخَّارَةِ فَأَهْرِيقِي مَا فِيهَا: قُلْتُ: قَدْ وَاللَّهِ شَرِبْتُ مَا فِيهَا، قَالَ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ

حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک رات حضور نبی مکرم ﷺ اٹھے اور گھر کی ایک جانب پڑے ہوئے برتن میں پیشاب کیا، پس میں رات کو اٹھی اور مجھے پیاس لگی ہوئی تھی تو میں نے جو کچھ اس برتن میں تھا وہ پی لیا اور مجھے معلوم بھی نہ ہوا (کہ یہ پیشاب ہے) کیونکہ اس میں تعفن کی بجائے مہک تھی۔ (زرقاتی) صبح نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اے ام ایمن! اس برتن کی طرف جاؤ اور اس میں جو کچھ ہے اسے بہا دو۔ میں نے عرض کی:

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! خُذَا كَيْ قَسَمَ! اُس کو تو میں نے پی لیا ہے۔ (یہ سن کر) حضور اقدس ﷺ مسکرا دیئے یہاں تک کہ آپ کی داڑھیں ظاہر ہو گئیں اور پھر فرمایا: اے اُم ایمن! آج کے بعد تیرے پیٹ کو کوئی بیماری لاحق نہیں ہوگی۔

(المستدرک جلد ۵ صفحہ ۸۶ (کتاب: معرفة الصحابة) رقم الحديث: ۶۹۹۶ دار المعرفه) (المعجم الكبير جلد ۲۵ صفحہ ۲۳۰ مجمع الزوائد جلد ۸ صفحہ ۲۷۱) (الشفاء صفحہ ۴۵ رقم الحديث: ۷۳) (المواهب اللدنیہ جلد ۲ صفحہ ۳۱۷ السيرة النبوية لابن عساکر جلد ۳ صفحہ ۲۰۷ زرقانی علی المواہب جلد ۵ صفحہ ۵۴۹ البدایہ والنہایہ لابن کثیر جلد ۵ صفحہ ۳۲۶ الخصائص الکبری جلد ۲ صفحہ ۴۴۱ سبل الہدی والرشاد جلد ۱۰ صفحہ ۴۰ السيرة الحلبيہ جلد ۲ صفحہ ۵۱۵ الاصابہ جلد ۸ صفحہ ۱۷۱)

۳۳۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكَ تَأْتِي الْخَلَاءَ فَلَا يُرَى مِنْكَ شَيْءٌ مِّنَ الْأَذَى إِلَّا أَنِّي كُنْتُ أَشْمُ رَائِحَةَ الطِّيبِ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ! أَوْ مَا عَلِمْتَ أَنَّ الْأَرْضَ تَبْتَلِعُ مَا يَخْرُجُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَلَا يُرَى مِنْهُ شَيْءٌ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی مکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ جب آپ بیت الخلاء تشریف لے جاتے ہیں تو آپ سے کوئی اذیت والی چیز نہیں دیکھی جاتی مگر یہ کہ میں وہاں سے خوشبو سونگھتی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ انبیاء سے جو خارج ہوتا ہے زمین اُسے نگل لیتی ہے پس ان سے کوئی چیز نہیں دیکھی جاتی۔

(الشفاء صفحہ ۴۴ رقم الحديث: ۶۸ دار ابن حزم) (المواهب اللدنیہ جلد ۲ صفحہ ۳۱۵ زرقانی علی المواہب جلد ۵ صفحہ ۵۴۳ الخصائص الکبری جلد ۱ صفحہ ۱۲۰ الوفاء لابن جوزی صفحہ ۴۹۲ میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۹۹ تاریخ بغداد جلد ۸ صفحہ ۶۲ شرح الشفاء جلد ۱ صفحہ ۱۶۲ الاصابہ جلد ۸ صفحہ ۱۰۸ البدایہ والنہایہ جلد ۵ صفحہ ۳۳۰)

۳۳۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَهُوَ يَحْتَجِمُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ! إِذْهَبْ بِهَذَا الدَّمِ فَأَهْرِقْهُ حَيْثُ لَا يَرَاهُ أَحَدٌ فَلَمَّا بَرَزَتْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَدَتْ إِلَى الدَّمِ فَحَسَوْتُهُ فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا صَنَعْتَ يَا عَبْدَ اللَّهِ! قَالَ جَعَلْتُهُ فِي مَكَانٍ ظَنَنْتُ أَنَّهُ خَافَ عَنِ النَّاسِ قَالَ لَعَلَّكَ شَرِبْتَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَمَنْ أَمَرَكَ أَنْ

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی مکرم ﷺ کے پاس گئے اس حال میں کہ آپ فصد لگوار ہے تھے جب آپ فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا: یہ خون لے جاؤ اور اُس کو ایسی جگہ ڈالو جہاں کوئی اس کو نہ دیکھے جب میں رسول اللہ ﷺ سے اوجھل ہوا تو میں نے اُس خون کو چاٹ لیا جب میں واپس آیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عبد اللہ! تم نے کیا کیا؟ انہوں نے کہا: میں نے اس کو ایسی جگہ رکھ دیا ہے کہ میرا گمان ہے اس کو کوئی نہیں دیکھے گا آپ نے فرمایا: شاید تم نے اس کو پی لیا ہے۔ انہوں

نے عرض کی: جی ہاں! آپ نے فرمایا: تم سے خون پینے کے لیے کس نے کہا تھا؟ تم پر افسوس ہو لوگوں کی طرف سے اور لوگوں پر افسوس ہو تمہاری طرف سے۔ اس حدیث کو امام طبرانی اور امام بزار نے اختصار سے روایت کیا ہے ہند بن قاسم کے سوا بزار کے تمام راوی صحیح ہیں اور وہ بھی ثقہ ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ اُحد میں رسول اللہ ﷺ کا چہرہ زخمی ہو گیا تو ان کے والد حضرت مالک بن سنان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کا خون مبارک چوس کر نگل لیا ان سے کہا گیا کہ تم خون پی رہے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں! میں رسول اللہ ﷺ کا خون پی رہا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کے خون کے ساتھ میرا خون مل گیا ہے اب اس کو آگ نہیں چھوئے گی۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے اور اس کی سند میں کوئی ایسا راوی نہیں ہے جس کے ضعف پر اتفاق ہو۔

(مجمع الزوائد جلد ۸ صفحہ ۲۷۰، دارالکتب العربی، بیروت) (الشفاء صفحہ ۴۵، رقم الحدیث: ۷۱، دار ابن حزم)
(خصائص الكبرى جلد ۲ صفحہ ۲۵۲)

امام قاضی عیاض علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اہل علم کی قوم نے کہا کہ نبی مکرم ﷺ کے فضلات پاک ہیں۔

قال الامام القاضي عياض رحمه الله تعالى:
قال قوم من اهل العلم بطهارة الحديثين منه صلى الله عليه وسلم. (الشفاء صفحہ ۴۵، دار ابن حزم)

علامہ ملا علی قاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ہمارے کثیر اصحاب یعنی احناف کا مختار یہ ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کے فضلات پاک ہیں۔

قال الملا على قارى عليه الرحمة: اختار كثيرون من اصحابنا طهارة فضلاته عليه الصلوة والسلام. (مرقاة شرح مشکوة جلد ۲ صفحہ ۵۳)

علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضور نبی مکرم ﷺ کے فضلات کی طہارت پر کثیر دلائل موجود ہیں اور ائمہ نے اسے آپ کے خصائص میں شمار کیا ہے۔

قال العلامة الحافظ ابن حجر العسقلاني عليه الرحمة: قد تكاثرت الادلة على طهارة فضلاته وعد الانمة ذلك في خصائصه.

(فتح الباری جلد ۱ صفحہ ۲۷۲)

۳۴۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنْ أَبِي بَكْرٍ
الْصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نُورَتْ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً .
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابو بکر صدیق رضی
اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارا کوئی
وارث نہیں، ہم جو چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب: فرض الخمس، باب: فرض الخمس، رقم الحديث: ۳۰۹۳، دارالكتاب العربي، بيروت) (صحیح
بخاری اطراف الحديث: ۳۷۱۲-۴۰۳۶-۴۲۴۱-۶۷۲۶) (صحیح مسلم، کتاب: الجہاد، باب: حکم الفیء، رقم الحديث:
۴۵۵۲) (سنن ابوداؤد، کتاب: الخراج، باب: فی صفایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الاموال، رقم الحديث: ۲۹۶۳-
۲۹۶۴) (سنن الترمذی، کتاب: السیر، باب: ما جاء فی تركة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحديث: ۱۶۱۰) (سنن
النسائی، کتاب: قسم الفیء، رقم الحديث: ۴۱۵۹) (مسند احمد رقم الحديث: ۱۰-۲۶-۵۶-۵۹-۳۴۰-۳۵۶-۴۳۴-۱۸۰۹-
۱۸۱۰) (صحیح ابن حبان رقم الحديث: ۶۶۰۸)

۳۴۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ
أَسْمَعُ أَنَّهُ لَنْ يَمُوتَ نَبِيٌّ حَتَّى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ، قَالَتْ: فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ يَقُولُ: (مَعَ الَّذِينَ
أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ
وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا) (النساء: ۶۹)
قَالَتْ: فَظَنَنْتُهُ خَيْرَ حَبِينٍ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں سنتی تھی (یعنی
کریم آقا ﷺ سے) کہ نبی ہرگز فوت نہیں ہوتا یہاں تک کہ
اُسے دنیا اور آخرت میں اختیار دیا جاتا ہے پس میں نے نبی مکرم
ﷺ کو آپ کے مرض وصال میں فرماتے ہوئے سنا: اُن لوگوں
کے ساتھ جن پر اللہ نے انعام کیا یعنی انبیاء صدیقین شہداء اور
صالحین اور وہ کتنے اچھے رفیق ہیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں: پس
میں نے گمان کیا کہ اس وقت حضور اقدس ﷺ کو اختیار دے دیا
گیا ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب: المغازی، باب: مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم ووفاته، رقم الحديث: ۴۴۳۵) (صحیح بخاری
اطراف الحديث: ۴۴۳۶-۴۴۳۷-۴۴۶۳-۴۵۸۶-۶۳۴۸-۶۵۰۹) (صحیح مسلم، کتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل عائشة
رضی اللہ عنہا، رقم الحديث: ۶۲۹۵، دارالكتاب العربي، بيروت) (سنن ابن ماجہ، کتاب: الجنائز، باب: ما جاء فی ذکر مرض
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحديث: ۱۶۲۰، دارالسلام، ریاض)

۳۴۲- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: إِنَّ
اللَّهَ خَيْرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ ذَلِكَ
الْعَبْدُ مَا عِنْدَ اللَّهِ . قَالَ: فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ، فَعَجِبْنَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی
مکرم ﷺ نے خطبہ دیا پس آپ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ
نے ایک بندہ کو دنیا اور جو اللہ کے پاس ہے کے درمیان اختیار دیا
ہے پس اُس بندے نے اُس کو اختیار کر لیا جو اللہ کے پاس ہے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

لُبْكَائِهِ أَنْ يُخِيرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خَيْرَ، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخِيرُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَنَا .

راوی کہتے ہیں: یہ سن کر حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے لگے، ہم نے اُن کے رونے پر تعجب کیا کہ حضور اقدس ﷺ تو ایک بندے کا حال بیان فرما رہے ہیں کہ اُس کو اختیار دیا گیا، پس وہ جس کو اختیار دیا گیا تھا خود رسول اللہ ﷺ تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہم سب سے زیادہ علم رکھنے والے تھے۔

(صحیح بخاری، کتاب: فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، باب: قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: سددوا ابواب الایمان، باب: ابی بکر، رقم الحدیث: ۳۶۵۴، دارالکتاب العربی، بیروت) (صحیح بخاری، اطراف الحدیث: ۴۶۶-۴۹۰، (صحیح مسلم، کتاب: فضائل الصحابة رضی اللہ عنہم، باب: من فضائل ابی بکر الصديق رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: ۶۱۷۰-۶۱۷۱، دارالکتاب العربی، بیروت) (سنن الترمذی، کتاب: المناقب، باب: لو کنت متخذًا خلیلاً لتخذت ابا بکر خلیلاً، رقم الحدیث: ۳۶۵۹) (صحیح ابن حبان، رقم الحدیث: ۶۵۹۳-۶۵۹۴، مسند احمد، جلد ۳، صفحہ ۱۸، الطبقات الکبریٰ، جلد ۲، صفحہ ۲۲۷، التمهید، جلد ۲۰، صفحہ ۱۱۲، الریاض النضرة، جلد ۲، صفحہ ۵۱، المعجم الکبیر، جلد ۲۲، صفحہ ۳۲۸، جامع المسانید لابن الجوزی، رقم الحدیث: ۱۹۹۰)

۳۴۳- أَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ عَنِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ هَبَطَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ وَفَاتِهِ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَ أَجِدُنِي يَا جِبْرِيلُ - مَغْمُومًا، وَأَجِدُنِي مَكْرُوبًا فَاسْتَأْذَنَ مَلَكُ الْمَوْتِ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ جِبْرِيلُ: يَا مُحَمَّدُ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) هَذَا مَلَكُ الْمَوْتِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكَ مَا اسْتَأْذَنَ عَلَى آدَمِي قَبْلَكَ، وَلَا يَسْتَأْذِنُ عَلَى آدَمِي بَعْدَكَ قَالَ ائْذَنْ لَهُ فَأَذِنَ لَهُ، فَاقْبَلْ حَتَّى وَقَفَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ وَأَمَرَنِي أَنْ أَطِيعَكَ إِنْ أَمَرْتَنِي أَنْ أَقْبِضَ نَفْسَكَ قَبْضَتُهَا، وَإِنْ كَرِهْتَ تَرَكَتُهَا، قَالَ: وَتَفْعَلُ يَا مَلَكُ الْمَوْتِ؟ قَالَ: نَعَمْ، بِذَلِكَ أُمِرْتُ، فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ اشْتَقَّ إِلَيَّ لِقَائَكَ فَقَالَ رَسُولُ

امام طبرانی نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام حضور نبی مکرم ﷺ کی بارگاہ میں آپ کی وفات کے دن حاضر ہوئے اور عرض کی: آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ فرمایا: جبریل! میں اپنے آپ کو مغموم اور تکلیف میں پاتا ہوں۔ پس ملک الموت علیہ السلام نے دروازے پر کھڑے ہو کر اجازت طلب کی۔ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے عرض کی: اے محمد ﷺ! یہ ملک الموت آپ سے اجازت طلب کر رہے ہیں۔ انہوں نے آپ سے پہلے کسی آدمی سے اجازت طلب کی ہے اور نہ آپ کے بعد کسی سے اجازت طلب کریں گے۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو۔ پس انہیں اجازت دی وہ حاضر خدمت ہوئے اور حضور اقدس ﷺ کے سامنے کھڑے ہو گئے عرض کی: بے شک اللہ نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے اور مجھے آپ کی اطاعت کرنے کا حکم دیا ہے

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم: اِمَضِ لِمَا اُمِرْتَ بِہِ ۔
(المعجم الكبير للطبرانی جلد ۱۷ صفحہ ۱۰۲، دلائل النبوة للبيهقي جلد ۷ صفحہ ۲۱۱، کنز العمال رقم الحديث: ۱۸۸۲۵) (شرح الصدور باب: ما جاء في ملك الموت واعوانه رقم الحديث: ۲۷۷ صفحہ ۵۸) (مدارج النبوة جلد ۲ صفحہ ۵۰۶) (مواهب اللدنیہ جلد ۳ صفحہ ۳۸۵، دار الکتب العلمیہ) (اتحاف السادة المتقين جلد ۱۰ صفحہ ۲۹۵)

اگر آپ حکم دیں کہ میں آپ کی روح قبض کروں تو میں قبض کر لوں گا اور اگر آپ ناپسند کریں تو میں ترک کر دوں گا۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: اے ملک الموت! کیا تم یہ کرو گے؟ عرض کی: جی ہاں! اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے۔ پس حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ اللہ جل مجدہ کو آپ کے ساتھ ملاقات کا بڑا شوق ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ملک الموت! تو وہ کر لے جس کا تجھے حکم دیا گیا ہے۔



باب: ۱۰

شفاعتِ سیدنا مصطفیٰ ﷺ

قرآنی آیات

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ ط .

وہ کون ہے جو اس کے ہاں سفارش کر لے بغیر اُس کے اذن

(البقرہ: ۲۵۵) کے۔

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا (النساء: ۶۴)

اگر یہ لوگ گناہ کر کے اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں تو آپ کی بارگاہ میں حاضری دیں، اپنے گناہوں پر اللہ تعالیٰ سے استغفار کریں اور آپ اُن کی شفاعت کر دیں تو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے O

فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ . (آل عمران: ۱۵۹)

ان کو معاف کر دیں اور اُن کے لیے شفاعت کریں۔

وَاسْتَغْفِرْ لِدُنْيِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ط .

اور اپنے ذنب پر اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے

(محمد: ۱۹) لیے مغفرت طلب کریں۔

وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَى . (الانبیاء: ۲۸)

اور فرشتے اُسی کی شفاعت کریں گے جس کی شفاعت پر اللہ

تعالیٰ راضی ہوگا۔

يَوْمَئِذٍ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ

اس دن اس کے سوا کسی کی شفاعت نفع نہیں پہنچائے گی جس

الرَّحْمَنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا (ط: ۱۰۹)

کو رحمان نے اجازت دی ہو اور اُس کے قول سے وہ راضی ہو O

قال الامام فخر الدين رازی عليه الرحمة:

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اچھی طرح

واعلم ان هذه الایة من اقوى الدلائل علی ثبوت

جان لے کہ یہ آیت فساق کے حق میں شفاعت کے ثبوت پر تمام

الشفاعة فی حق الفساق لان قوله ورضی له قوله

دلائل میں قوی تر دلیل ہے۔ کیونکہ اللہ کا فرمان ”رضی له قولا“

یکفی فی صدقه ان یکون الله تعالی قد رضی له

اس کے سچا ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کی کسی ایک

قولا واحداً من اقواله الفاسق قد ارتضى الله تعالى
 قولا واحداً من اقواله وهو: شهادة ان لا اله الا
 الله، فوجب ان تكون الشفاعة نافعة له . (التفسير
 بات سے راضی ہو اور فاسق کی ایک بات سے اللہ تعالیٰ لازماً راضی
 ہے اور وہ ”اشہد ان لا اله الا اللہ واشہد ان محمداً عبده
 ورسوله“ ہے تو لازم ہے کہ فاسق کو شفاعت نفع دے۔

الكبير جلد ۸، جزو ۲۲، صفحہ ۱۱۲، دار الفکر بیروت)

وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا (الاحزاب: ۶۹)

اور وہ (یعنی موسیٰ علیہ السلام) اللہ کے نزدیک وجاہت اور

عزت والے تھے O

وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ O

وہ (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) دنیا اور آخرت میں وجاہت

والے اور مقربین میں سے ہیں O (آل عمران: ۴۵)

قال العلامة بيضاوي عليه الرحمة: الوجاهة

علامہ بیضاوی علیہ الرحمة فرماتے ہیں: یعنی وجاہت دنیا میں

نبوت ہے اور آخرت میں شفاعت۔

في الدنيا النبوة وفي الآخرة الشفاعة .

(تفسير بيضاوي مع عناية القاضي جلد ۳ صفحہ ۵۱، دار الكتب العلمية)

عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا O

اللہ تعالیٰ عنقریب آپ کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا (یعنی

بمقام شفاعت عطا فرمائے گا جیسا کہ عنقریب حدیث آئے گی)۔ (الاسراء: ۷۹)

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ O (الضحیٰ: ۵)

آپ کا رب آپ کو عنقریب اس قدر عطا فرمائے گا کہ آپ

راضی ہو جائیں گے O

وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ ط .

اور اللہ کی بارگاہ میں کسی کی شفاعت نافع نہیں مگر اس کی جس

کو وہ اذن عطا فرمائے۔ (سبا: ۲۳)

فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ O (الدھر: ۴۸)

کفار کو شفاعت کرنے والوں کی شفاعت نفع نہ دے گی

(جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ مؤمنین کو شفاعت نفع دے گی)۔

فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِينَ O (الشراء: ۱۰۰)

(کفار کہیں گے:) تو کیا ہمارے لیے کوئی شفاعت کرنے

والا ہے؟ O

احادیثِ مبارکہ

۳۴۴- عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَلَسَ نَاسٌ

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے کچھ اصحاب

يَنْتَظِرُونَهُ قَالَ: فَخَرَجَ حَتَّى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ
يَتَذَكَّرُونَ فَسَمِعَ حَدِيثَهُمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ عَجَبًا إِنَّ
اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهِ خَلِيلًا . اتَّخَذَ
إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا، وَقَالَ آخَرُ: مَاذَا بَاعَ عَجَبٌ مِنْ كَلَامِ
مُوسَى كَلِمَةً تَكْلِيمًا وَقَالَ آخَرُ فَعَيْسَى كَلِمَةُ اللَّهِ
وَرُوحُهُ، وَقَالَ آخَرُ: آدَمُ أَصْطَفَاهُ اللَّهُ، فَخَرَجَ
عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ وَقَالَ: قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ
إِنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلُ اللَّهِ وَهُوَ كَذَلِكَ، وَمُوسَى نَجِيُّ
اللَّهِ وَهُوَ كَذَلِكَ وَعَيْسَى رُوحُهُ وَكَلِمَتُهُ، وَهُوَ
كَذَلِكَ، وَآدَمُ أَصْطَفَاهُ اللَّهُ، وَهُوَ كَذَلِكَ أَلَا وَآنَا
حَبِيبُ اللَّهِ، وَلَا فَخْرٌ، وَآنَا حَامِلُ لَوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرٌ، وَآنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرٌ، وَآنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حِلَقَ الْجَنَّةِ
فَيَفْتَحُ اللَّهُ لِي، فَيَدْخُلْنِيهَا، وَمَعِيَ فَقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ
وَلَا فَخْرٌ وَآنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَلَا فَخْرٌ .

(سنن الترمذی، کتاب: المناقب، باب: ما جاء فی فضل

النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: ۳۶۱۶،

دارالمعرفہ، بیروت) (سنن دارمی، باب: ما اعطى النبی صلی

اللہ علیہ وسلم من الفضل، رقم الحدیث: ۴۷) (مشکوٰۃ

المصابیح رقم الحدیث: ۵۷۶۲)

بیٹھے حضور اقدس ﷺ کا انتظار کر رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں: پس
آپ تشریف لانے کے لیے نکلے یہاں تک کہ جب اُن کے قریب
ہوئے تو حضور اقدس ﷺ نے اُن کا مذاکرہ اور اُن کے کلام کو
سنا، پس اُن میں سے بعض نے کہا: کتنے تعجب کی بات ہے کہ جب
اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو خلیل بنانا چاہا تو حضرت
ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا۔ دوسرے نے کہا: اس سے بڑھ کر
تعجب خیز اور بات کیا ہے کہ اللہ جل مجدہ نے موسیٰ علیہ السلام سے
کلام فرمایا اور دوسرے نے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا کلمہ اور
اُس کی (طرف سے) روح ہیں اور کسی نے کہا کہ آدم علیہ السلام کو
اللہ نے جن لیا ہے۔ پس سرکارِ دو عالم ﷺ تشریف لائے اور
آپ نے سلام فرمایا اور ارشاد فرمایا: میں نے تمہارا کلام اور تعجب کرنا
سنا ہے بے شک ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں اور اُن کا یہی
منصب ہے اور موسیٰ علیہ السلام نجی اللہ ہیں اور اُن کا یہی منصب
ہے اور عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ اور کلمہ اللہ ہیں تو اُن کا یہی منصب
ہے اور آدم علیہ السلام اللہ کے صفی ہیں اور اُن کا یہی منصب ہے۔
سن لو! میں اللہ جل مجدہ کا حبیب ہوں اور یہ بات فخر کے طور پر نہیں
کہہ رہا اور میں قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اٹھانے والا ہوں اور یہ
بات فخر کے طور پر نہیں اور قیامت کے دن سب سے پہلا شفاعت
کرنے والا بھی میں ہوں اور سب سے پہلے جس کی شفاعت قبول کی
جائے گی وہ بھی میں ہوں اور یہ بات بطور فخر نہیں اور میں سب سے
پہلے جنت کا کنڈا کھٹکھاؤں گا، پس اللہ تعالیٰ میرے لیے دروازہ
کھولے گا اور مجھے اس میں داخل فرمائے گا اور میرے ساتھ مؤمن
فقراء ہوں گے اور فخر نہیں اور میں اللہ رب العزت کے حضور تمام
اولین اور آخرین میں سب سے زیادہ عزت والا ہوں اور بطور فخر

نہیں کہہ رہا۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا امام خطیب اور شفیع ہوں گا اور یہ بات بطور فخر نہیں کہتا۔

۳۴۵- عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّنَ وَخَطِيبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ .

(سنن الترمذی، کتاب: المناقب، باب: ما جاء في فضل النبي صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: ۳۶۱۳، دار المعرفه بیروت) (سنن ابن ماجہ، کتاب: الزهد، باب: ذكر الشفاعة، رقم الحديث: ۴۳۱۴، دار السلام، ریاض) (مسند احمد، رقم الحديث: ۲۱۸۴۶-۲۱۸۴۸-۲۱۸۵۴-۲۱۸۵۷-۲۱۸۶۰) (المستدرک، رقم الحديث: ۶۹۶۹، مسند عبد بن حمید، رقم الحديث: ۱۷۱، تہذیب الکمال جلد ۳ صفحہ ۱۱۸)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام لوگوں میں سب سے پہلے قبر سے نکلنے والا میں ہوں اور جب وہ وفد کی صورت میں حاضر ہوں تو اُن کا قائد میں ہوں گا اور جب وہ خاموش ہوں گے تو اُن کا خطیب میں ہوں گا اور جب وہ روکے جائیں گے تو ان کی شفاعت کرنے والا میں ہوں گا اور جب لوگ مایوس ہو جائیں گے تو اُن کو بشارت دینے والا میں ہوں گا۔ عزت اور (جنت کی) چابیاں اُس دن میرے دست کرامت میں ہوں گی اور میں اپنے رب جل مجدہ کی حضور تمام اولاد آدم علیہ السلام میں سب سے بڑھ کر عزت والا ہوں، میرے ارد گرد ہزار خادم پھریں گے گویا کہ وہ پوشیدہ حسن ہیں یا بکھرے ہوئے موتی ہیں۔

۳۴۶- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا أَوَّلُهُمْ خُرُوجًا وَأَنَا قَائِدُهُمْ إِذَا وَقَدُوا، وَأَنَا خَطِيبُهُمْ إِذَا انْصَتُوا، وَأَنَا مُشْفِعُهُمْ إِذَا حُجِسُوا، وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا أَيْسُوا الْكِرَامَةَ وَالْمَفَاتِيحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي وَأَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلَى رَبِّي، يَطُوفُ عَلَى أَلْفِ خَادِمٍ كَانَتْهُمْ بَيْضٌ مَكْنُونٌ، أَوْ لَوْلُو مَنُورٌ .

(سنن دارمی، باب: ما اعطى النبي صلى الله عليه وسلم من الفضل، رقم الحديث: ۴۸) (سنن الترمذی، کتاب: المناقب، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب: ما جاء في فضل النبي صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: ۳۶۱۰، دار المعرفه، بیروت) (مسند دیلمی، رقم الحديث: ۱۱۷)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جنت میں سب سے پہلا شفیع میں ہوں اور

۳۴۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا أَوَّلُ شَفِيعٍ فِي

الْجَنَّةِ لَمْ يُصَدِّقْ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مَا صَدَّقْتُ، وَإِنَّ
مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيًّا مَا يُصَدِّقُهُ مِنْ أُمَّتِهِ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ .
تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے کسی نبی کی اتنی تصدیق
نہیں کی گئی جتنی میری تصدیق کی گئی ہے اور بے شک انبیاء علیہم
السلام میں سے ایک نبی ایسے بھی تھے جن کی ان کی امت میں سے
صرف ایک مرد نے تصدیق کی۔

(صحیح مسلم، کتاب: الایمان، باب: فی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا اول الناس یشفع فی الجنة، رقم الحدیث: ۴۸۵،
دارالکتاب العربی) (سنن دارمی، المقدمة، رقم الحدیث: ۵۱) (مسند احمد جلد ۵ صفحہ ۳۹۴، رقم الحدیث: ۱۲۷۵۴)
۳۴۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ
مُسْتَجَابَةٌ، فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ
دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ شَاءَ
اللَّهُ، مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا .
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کی ایک دعا قبول ہوتی ہے، پس ہر نبی نے وہ
دعا جلد مانگ لی اور میں نے اس دعا کو قیامت کے دن اپنی امت
کی شفاعت کے لیے چھپا کر رکھا ہوا ہے اور یہ ان شاء اللہ میری
امت میں سے ہر اُس شخص کو حاصل ہوگی جو اس حال میں مرا کہ
اس نے اللہ (ذوالمجد والعلیٰ) کے ساتھ شرک نہ کیا ہو۔

(صحیح مسلم، کتاب: الایمان، باب: اختباء النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعوة الشفاعة لامته، رقم الحدیث: ۴۹۱،
دارالکتاب العربی) (صحیح بخاری (من انس رضی اللہ عنہ) کتاب: الدعوات، باب: لكل نبی دعوة مستجابة، رقم الحدیث:
۶۳۰۵-۶۳۰۴، دارالکتاب العربی، بیروت) (سنن الترمذی، کتاب: الدعوات، باب: فضل لاحول ولا قوة الا باللہ، رقم الحدیث:
۳۶۰۲، دارالمعرفة، بیروت) (سنن ابن ماجہ، کتاب: الزهد، باب: ذکر الشفاعة، رقم الحدیث: ۴۳۰۷) (مسند احمد جلد ۳
صفحہ ۳۸۴، صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۶۴۶۹-۶۴۷۰، مؤطا امام مالک رقم الحدیث: ۱۴۹، سنن دارمی رقم الحدیث:
۲۸۰۹)

۳۴۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ، فَقُولُوا
مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ، ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ، مَنْ صَلَّى
صَلَاةَ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا عَشْرًا، ثُمَّ سَلُوا إِلَى
الْوَسِيلَةِ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَبْغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ
عِبَادِ اللَّهِ، وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ، وَمَنْ سَأَلَ لِي
الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ .
حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
مکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم مؤذن کو سنو تو اُس کی مثل کلمات کہو
جو کلمات مؤذن کہتا ہے، پھر مجھ پر درود بھیجو، جس نے مجھ پر ایک بار
درود بھیجا اللہ تعالیٰ اُس درود کی وجہ سے اُس پر دس بار درود بھیجتا ہے
پھر میرے لیے مقام وسیلہ کا سوال کرو، پس بے شک وہ جنت میں
ایک درجہ ہے جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک ہی بندے کو
زیب ہے اور میں اُمید کرتا ہوں کہ وہ میں ہوں اور جو میرے لیے

مقام وسیلہ کا سوال کرے تو اُس پر (میری) شفاعت حلال ہے۔

(رواہ مسلم و ابو داؤد و الترمذی و النسائی و قال ابو عیسیٰ ترمذی: هذا حدیث حسن صحیح) (صحیح مسلم: کتاب الصلوة: باب: استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه ثم یصل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یسأل له الوسيلة: رقم الحدیث: ۸۴۷) (سنن ابو داؤد: کتاب: الصلاة: باب: ما یقول اذا سمع المؤذن: رقم الحدیث: ۵۲۳) (سنن الترمذی: کتاب المناقب: باب: ما جاء فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم: رقم الحدیث: ۳۶۱۴) (سنن النسائی: کتاب: الاذان: باب: الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد الاذان: رقم الحدیث: ۶۷۷) (صحیح ابن حبان: رقم الحدیث: ۱۶۹۰) (مشکوۃ المصابیح: رقم الحدیث: ۶۵۷)

۳۵۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ الْكَرِيمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ: اَللّٰهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ التَّامَّةُ وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُودًا اِلَى الَّذِي وَعَدْتَهُ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس آدمی نے اذان کے سننے کے بعد عرض کی: اے اللہ! اس دعوتِ کاملہ کے رب اور کھڑی ہونے والی نماز کے رب! ہمارے سردار حضرت محمد کو مقامِ وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور اُن کو اُس مقامِ محمود پر فائز فرما جس کا تُو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔ (تو جس نے یہ دعا مانگی) قیامت کے دن اس کے لیے میری شفاعت حلال ہے۔

(صحیح بخاری: کتاب: الاذان: باب: الدعاء عند النداء: رقم الحدیث: ۶۱۴) (سنن الترمذی: کتاب: الصلوة: باب: ما یقول الرجل اذا اذن المؤذن من الدعاء: رقم الحدیث: ۲۱۱) (سنن ابو داؤد: کتاب: الصلوة: باب: ما جاء فی الدعاء عند الاذان: رقم الحدیث: ۵۲۹) (سنن النسائی: کتاب: الاذان: باب: الدعاء عند الاذان: رقم الحدیث: ۶۷۹) (سنن ابن ماجہ: کتاب: الاذان والسنة: باب: ما یقول اذا اذن المؤذن: رقم الحدیث: ۷۲۲) (دار السلام: مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۳۵۴) (صحیح ابن حبان: رقم الحدیث: ۱۶۸۹) (عمل اليوم والليلة للنسائی: رقم الحدیث: ۴۶) (صحیح ابن خزیمہ: رقم الحدیث: ۴۲۰) (المعجم الاوسط: رقم الحدیث: ۴۶۵۱) (مسند الشامیین: رقم الحدیث: ۲۸۷۲) (عمل اليوم والليلة لابن السنی: رقم الحدیث: ۹۵) (سنن بیہقی جلد ۱ صفحہ ۴۱۰) (شرح السنة: رقم الحدیث: ۴۲۰) (مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۸۰)

۳۵۱- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي .

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لیے ہوگی۔

(سنن الترمذی: کتاب: القيامة والرقائق: باب: ما جاء فی الشفاعة: رقم الحدیث: ۲۴۳۵) (دار المعرفہ: بیروت) (سنن

ابوداؤد کتاب: السنة باب: فی الشفاعة رقم الحديث: ٤٧٣٩ دار السلام ریاض (سنن ابن ماجہ) (عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما) کتاب: الزہد باب: ذکر الشفاعة رقم الحديث: ٤٣١٠ دار السلام ریاض (مسند احمد جلد ٣ صفحہ ٢١٣ صحیح ابن حبان رقم الحديث: ٦٤٦٧-٦٤٦٨ المستدرک رقم الحديث: ٢٣٦-٢٣٧ مشکوٰۃ المصابیح رقم الحديث: ٥٥٩٨-٥٥٩٩)

٣٥٢- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ أَهْلِ الْكَبَائِرِ فَمَا لَهُ وَلِلْشَّفَاعَةِ .
حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص کے کبیرہ گناہ نہ ہوں، اُس کا شفاعت سے کیا تعلق ہے!

(سنن الترمذی کتاب: القيامة والرقائق باب: ما جاء في الشفاعة رقم الحديث: ٢٤٣٦ دار المعرفة بیروت)
٣٥٣- عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَانِي آتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّي، فَخَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يُدْخِلَ نِصْفَ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ، فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ، وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا .
حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس میرے رب عزوجل کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور اُس نے مجھے شفاعت کے درمیان اور اس میں اختیار دیا کہ میری نصف امت جنت میں داخل ہو جائے تو میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا اور یہ ہر اس شخص کو حاصل ہوگی جو اس حال میں مرا کہ اُس نے شرک نہ کیا ہو۔

(سنن الترمذی کتاب: القيامة والرقائق باب: ما جاء في الشفاعة رقم الحديث: ٢٤٤١ دار المعرفة بیروت) (مسند احمد رقم الحديث: ٢٢٦٥٨ صحیح ابن حبان رقم الحديث: ٧٢٠٧ مشکوٰۃ المصابیح رقم الحديث: ٥٦٠٠ المستدرک رقم الحديث: ٢٣٣)

٣٥٤- عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَعَدَنِي رَبِّي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا، وَثَلَاثَ حَثِيَّاتٍ مِنْ حَثِيَّاتِ رَبِّي .
حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ سے میرے رب جل مجدہ نے وعدہ فرمایا کہ وہ میری امت میں ستر ہزار کو بغیر حساب و عذاب کے جنت میں داخل فرمائے گا اور ہر ہزار کے ساتھ مزید ستر ہزار ہوں گے (اللھم اجعلنی منہم برحمتک یا رب العالمین) اور میرے رب کے چلوؤں میں سے تین چلوؤں (مزید ہوں گے)۔

(سنن الترمذی کتاب: القيامة والرقائق باب: ما جاء في الشفاعة رقم الحديث: ٢٤٣٧ دار المعرفة بیروت) (سنن ابن ماجہ کتاب: الزہد باب: صفة امة محمد صلى الله عليه وسلم رقم الحديث: ٤٢٨٦ دار السلام ریاض) (مسند احمد رقم الحديث: ٢٢٩٤١ مشکوٰۃ المصابیح رقم الحديث: ٥٥٥٦)

٣٥٥- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ

سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَشْفَعَ لِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ: أَنَا فَاعِلٌ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ أَطْلُبُكَ؟ قَالَ: أَطْلُبُنِي أَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِي عَلَى الصِّرَاطِ . قَالَ: قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ؟ قَالَ: فَأَطْلُبُنِي عِنْدَ الْمِيزَانِ . قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيزَانِ؟ قَالَ: فَأَطْلُبُنِي عِنْدَ الْحَوْضِ فَإِنِّي لَا أُخْطِئُ هَذِهِ الثَّلَاثِ الْمَوَاطِنَ .

نے فرمایا کہ میں نے نبی مکرم ﷺ سے سوال کیا کہ قیامت کے دن آپ میری شفاعت کریں۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: میں شفاعت کروں گا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں آپ کو کہاں تلاش کروں؟ فرمایا: پہلے مجھے پل صراط پر تلاش کرنا۔ میں نے عرض کی: اگر میں آپ کو پل صراط پر نہ پاؤں! فرمایا: پھر مجھے میزان کے پاس تلاش کرنا۔ عرض کی: اگر میں آپ کو میزان کے پاس بھی نہ پاؤں؟ فرمایا: پھر مجھے حوض پر تلاش کرنا بے شک میں ان تین مقامات سے تجاوز نہیں کروں گا۔

(سنن الترمذی، کتاب: القيامة والرفاق، باب: ما جاء في شأن الصراط، رقم الحديث: ۲۴۳۳، دار المعرفه، بيروت) (مسند احمد جلد ۵ صفحہ ۵۰۶ (مسند انس بن مالك) رقم الحديث: ۱۳۱۶۲)

۳۵۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری قبر کی زیارت کی اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہے۔

(سنن دارقطنی جلد ۲ صفحہ ۲۴۴، رقم الحديث: ۲۶۶۹) (شعب الایمان رقم الحديث: ۴۱۵۹، مجمع الزوائد جلد ۴ صفحہ ۲) (كشف الاستار عن زوائد البزار جلد ۲ صفحہ ۵۷، رقم الحديث: ۱۱۹۸) (شفاء السقام صفحہ ۱۴، وفاء الوفاء جلد ۴ صفحہ ۱۲۳۹) (المطالب العالیہ لابن حجر العسقلانی جلد ۱ صفحہ ۲۷۱، رقم الحديث: ۱۲۵۳) (تلخیص الحبر لامام الرافعی جلد ۲ صفحہ ۲۶۷، الايضاح للامام النووي صفحہ ۴۸۸، فیض القدیر جلد ۶ صفحہ ۱۱۴۰، شرح الشفاء جلد ۳ صفحہ ۸۴۲)

۳۵۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ جَاءَ نِيَّ زَائِرًا لَا يَعْمَلُهُ حَاجَةً إِلَّا زِيَارَتِي كَانَ حَقًّا عَلَيَّ أَنْ أَكُونَ لَهُ شَفِيعًا .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص میری زیارت کے لیے آیا اور اُس کو میری زیارت کے سوا اور کوئی کام نہ تھا تو مجھ پر اس کا حق ہے کہ میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں۔

(المعجم الكبير للطبرانی جلد ۱۲ صفحہ ۲۹۱، رقم الحديث: ۱۳۱۴۹) (المعجم الاوسط جلد ۵ صفحہ ۲۷۵، رقم الحديث: ۴۵۴۳، مكتبة المعارف، رياض) (تاريخ اصبهان لابی نعیم جلد ۲ صفحہ ۱۹۰، مجمع الزوائد جلد ۴ صفحہ ۲، شفاء السقام صفحہ ۱۶، تلخیص الحبر جلد ۳ صفحہ ۹۰۳، وفاء الوفاء جلد ۴ صفحہ ۱۳۴۰، میزان الاعتدال للذهبی جلد ۶ صفحہ ۴۱۵، الدر المنثور جلد ۱ صفحہ ۵۶۹)

۳۵۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَصْبِرُ عَلَى لَأَوَاءِ الْمَدِينَةِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ مِّنْ أُمَّتِي إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْ شَهِيدًا .

ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے جو بھی مدینہ کی تکلیف اور سختی پر صبر کرے گا تو میں قیامت کے دن اس کا شفیع یا شہید ہوں گا۔

(صحیح مسلم: کتاب: الحج: باب: الترغیب فی مکنی المدینۃ والصبر علی لاوانہا: رقم الحدیث: ۱۳۷۸، دارالکتاب العربی، بیروت) (سنن الترمذی: کتاب: المناقب: باب: فی فضل المدینۃ: رقم الحدیث: ۳۹۲۴) (موطا امام مالک: کتاب: الجامع: باب: ما جاء فی مکنی المدینۃ: رقم الحدیث: ۱۶۸۲) (مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۵۰۵، رقم الحدیث: ۹۳۹۹، دارالکتب العلمیہ، بیروت) (صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۳۷۳۹-۳۷۴۰)

۳۵۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا، فَإِنِّي أَشْفَعُ لِمَنْ يَمُوتُ بِهَا .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو تم میں سے اس بات کی استطاعت رکھتا ہو کہ وہ مدینہ میں فوت ہو (یعنی مدینہ میں اقامت رکھنے کے ساتھ) تو اُسے چاہیے کہ وہ مدینہ میں فوت ہو، کیونکہ جو مدینہ میں فوت ہوگا میں اُس کی شفاعت کروں گا۔

(سنن الترمذی: کتاب: المناقب: باب: فی فضل المدینۃ: رقم الحدیث: ۳۹۱۷، دارالمعرفۃ، بیروت) (سنن ابن ماجہ: کتاب: المناسک: باب: فضل المدینۃ: رقم الحدیث: ۳۱۱۲، دارالسلام، ریاض) (مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۴۷، صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۳۷۴۱)

۳۶۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ (عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا) سُئِلَ عَنْهَا قَالَ: هِيَ الشَّفَاعَةُ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کی تفسیر کے متعلق سوال کیا گیا: (عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا) تو حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: وہ مقام شفاعت ہے۔

(سنن الترمذی: کتاب: تفسیر القرآن: باب: من سورۃ بنی اسرائیل: رقم الحدیث: ۳۱۳۷، دارالمعرفۃ، بیروت) (صحیح بخاری: کتاب: التفسیر: باب: قوله (عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا) رقم الحدیث: ۴۷۱۸، دارالکتاب العربی) (مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۶۳۷، رقم الحدیث: ۹۹۳۵) (الدر المنثور جلد ۸ صفحہ ۵۴۳، تفسیر ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۵۹)

۳۶۱- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي إِبْرَاهِيمَ: (رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي) (ابراہیم: ۳۶) وَقَالَ عِيسَى عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس قول کی تلاوت کی: ”اے میرے رب! ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا، سو جس نے میری پیروی کی وہ بے شک میرا ہے اور

السَّلَامُ: (إِنْ تُعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرَ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ) (المائدة: ۱۱۸) فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اُمِّتِيْ اُمِّتِيْ وَبِكِيْ، فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَا جِبْرِيلُ، اِذْهَبْ اِلَى مُحَمَّدٍ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ، فَسَلِّهٖ مَا يُبْكِيْكَ؟ فَاتَّاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَسَالَهُ، فَاخْبَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَالَ، وَهُوَ اَعْلَمُ فَقَالَ اللّٰهُ: يَا جِبْرِيلُ، اِذْهَبْ اِلَى مُحَمَّدٍ فَقُلْ: اِنَّا سَنَرْضِيْكَ فِىْ اُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْءُكَ .

جس نے میری نافرمانی کی تو یقیناً تو بہت بخشنے والا ہے حد رحم فرمانے والا ہے (ابراہیم: ۳۶)۔ اور عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: ”اگر تو ان کو عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو بخش دے تو تو بہت غالب بہت حکمت والا ہے“ (المائدہ: ۱۸)۔ نبی مکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک بلند فرمائے اور عرض کی: اے اللہ! میری اُمت میری اُمت! اور آپ رونے لگے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا: اے جبرائیل! محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ اور تمہارا رب عزوجل خوب جانتا ہے ان سے پوچھو کہ ان کو کیا چیز رلاتی ہے؟ جبرائیل امین علیہ السلام آپ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ سے سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اُن کو خبر دی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے جبرائیل! محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم آپ کو آپ کی اُمت کے متعلق راضی کر دیں گے اور رنجیدہ نہیں ہونے دیں گے۔

(صحیح مسلم کتاب: الایمان باب: دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم لامتہ وبکانہ شفقة علیہم رقم الحدیث: ۴۹۹ دارالکتاب العربی بیروت) (السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث: ۱۱۲۶۹) (صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۷۲۳۵-۷۲۳۴ دارالمعرفہ) (مشکوٰۃ المصابیح کتاب: احوال القیامۃ باب: الحوض والشفاعة رقم الحدیث: ۵۵۷۷)

۳۶۲- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ لَا نَبِيَّاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ .

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن تین گروہ شفاعت کریں گے: انبیاء علیہم السلام پھر علماء پھر شہداء۔

رواہ ابن ماجہ .

(سنن ابن ماجہ کتاب: الزہد باب: ذکر الشفاعة رقم الحدیث: ۴۳۱۳) (شعب الایمان رقم الحدیث: ۱۷۰۷ مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۱۷۴ مسند البزار رقم الحدیث: ۳۴۷۱ مجمع الزوائد رقم الحدیث: ۱۸۵۴۳ تاریخ بغداد رقم الحدیث: ۵۸۸۸)

۳۶۳- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَهْطٍ يَابِلِيَّاءَ . فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: سَمِعْتُ

حضرت عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایلیاء میں ایک گروہ کے ساتھ تھا تو اُن میں سے ایک مرد نے کہا:

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَدْخُلُ
الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِّنْ أُمَّتِي أَكْثَرُ مِنْ نَبِيٍّ تَمِيمٍ
قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ سِوَاكَ؟ قَالَ: سِوَايَ . فَلَمَّا قَامَ .
قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: هَذَا ابْنُ أَبِي الْجَدْعَاءِ . رواه
الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح .

میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت
کے ایک مرد کی شفاعت سے بنو تمیم قبیلہ سے زیادہ لوگ جنت میں
داخل ہوں گے۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ ﷺ! وہ آپ کے سوا
ہوں گے؟ فرمایا: میرے سوا ہوں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ جب وہ
چلے گئے تو میں نے پوچھا: یہ کون تھے؟ لوگوں نے جواب دیا: یہ ابن
ابی الجدعاء رضی اللہ عنہ تھے۔

(سنن الترمذی: کتاب: صفة القيامة والرفائق والورع عن رسول الله صلى الله عليه وسلم: باب: ما جاء في الشفاعة: رقم
الحديث: ۲۴۳۸) (سنن ابن ماجه: كتاب: الزهد: باب: ذكر الشفاعة: رقم الحديث: ۴۳۱۶) (مسند احمد رقم الحديث:
۱۵۸۵۷ سنن دارمی رقم الحديث: ۲۸۰۸ مسند ابو يعلى رقم الحديث: ۶۸۶۶)

۳۶۴- عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَشْفَعُ
عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمِثْلِ رِبْعَةٍ وَمُضَرٍّ .
رواه الترمذی .

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی
مکرم ﷺ نے فرمایا: عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ قیامت کے دن
ربیعہ اور مضر کے افراد کی تعداد کے برابر لوگوں کی شفاعت کریں
گے۔

(سنن الترمذی: کتاب: صفة القيامة: باب: ما جاء في الشفاعة: رقم الحديث: ۲۴۳۹)

۳۶۵- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ: إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ
يَشْفَعُ لِلْفَنَامِ مِنَ النَّاسِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْقَبِيلَةِ،
وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْعَصْبَةِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلرَّجُلِ
حَتَّى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ .

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک میری امت میں سے ایک وہ
ہوگا جو لوگوں کے گروہ کی شفاعت کرے گا اور اُن میں سے ایک وہ
ہوگا جو قبیلہ کی شفاعت کرے گا اور اُن میں سے ایک وہ ہوگا جو
جماعت کی شفاعت کرے گا اور اُن میں سے کوئی وہ ہوگا جو ایک مرد
کی شفاعت کرے گا حتیٰ کہ وہ سب جنت میں داخل ہو جائیں
گے۔

(سنن الترمذی: کتاب: صفة القيامة والرفائق والورع عن رسول الله صلى الله عليه وسلم: باب: ما جاء في الشفاعة: رقم
الحديث: ۲۴۴۰) (مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۲۰ رقم الحديث: ۱۱۱۴۷) (البدایہ والنہایہ جلد ۱۰ صفحہ ۴۶۸)

۳۶۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . يَصِفُ النَّاسُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگ صفیں بنائیں گے تو

یَوْمَ الْقِيَامَةِ صُفُوفًا فَيَمُرُّ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ عَلَى الرَّجُلِ، فَيَقُولُ: يَا فَلَانُ، أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ اسْتَسْقَيْتَ فَسَقِيْتُكَ شَرْبَةً؟ قَالَ: فَيُشْفَعُ لَهُ، وَيَمُرُّ الرَّجُلُ، فَيَقُولُ: أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ نَاوَلْتُكَ طَهُورًا؟ فَيُشْفَعُ لَهُ، وَيَقُولُ يَا فَلَانُ، أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ بَعَثْتَنِي فِي حَاجَةٍ كَذَا وَكَذَا؟ فَذَهَبْتُ لَكَ فَيُشْفَعُ لَهُ.

دوزخیوں میں سے ایک شخص اہل جنت کے ایک شخص کے پاس سے گزرے گا اور کہے گا: اے فلان! کیا تجھے وہ دن یاد ہے جب تو نے مجھ سے پانی مانگا تھا تو میں نے تجھے پانی پلایا تھا؟ راوی کہتے ہیں کہ پھر وہ جنتی اُس کی شفاعت کرے گا (یعنی پانی پلانے کے سبب)۔ اور ایک مرد گزرے گا وہ کہے گا: کیا تجھے وہ دن یاد ہے جب میں نے تجھے طہارت کے لیے پانی دیا تھا؟ پس وہ اُس کی شفاعت کرے گا اور ایک آدمی کہے گا: اے فلان! کیا تجھے وہ دن یاد ہے جب تو نے مجھے اس اس کام کے لیے بھیجا تھا اور میں چلا گیا تھا پس وہ جنتی اُس جہنمی کی سفارش کرے گا۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب: الادب، باب: فضل الصدقة، رقم الحديث: ۳۶۸۵) (مسند ابو یعلیٰ رقم الحديث: ۴۰۰۶، المعجم الاوسط رقم الحديث: ۶۵۱۱، الترغیب والترہیب رقم الحديث: ۱۴۱۵، مجمع الزوائد جلد ۱۰ صفحہ ۳۸۲)

۳۶۷- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيُخْرَجَنَّ قَوْمٌ مِّنْ أُمَّتِي مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِي يُسَمُّونَ الْجَهَنَّمِيُونَ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری شفاعت کی وجہ سے ایک قوم کو جہنم سے نکالا جائے گا ان کا نام جہنمین رکھا جائے گا۔

(سنن الترمذی، کتاب: صفة جہنم، باب: ما جاء ان للنار نفسین، رقم الحديث: ۲۶۰۰، دار المعرفہ، بیروت) (صحیح بخاری، کتاب: الرقاق، باب: صفة الجنة والنار، رقم الحديث: ۶۵۶۲، دارالکتب العربی، سنن ابوداؤد، کتاب: السنة، باب: فی الشفاعة، رقم الحديث: ۴۷۴۰) (سنن ابن ماجہ، کتاب: الزهد، باب: ذکر الشفاعة، رقم الحديث: ۴۳۱۵) (مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۴۳۴)

۳۶۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أُنَبِّئُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرَفَعَ إِلَيْهِ الزَّرَّاعُ، وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ، فَتَهَسَّ مِنْهَا نَهْسَةً ثُمَّ قَالَ: أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَهَلْ تَذَرُونَنِي مِمَّ ذَلِكَ؟ يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، يُسْمِعُهُمُ الدَّاعِيَ وَيَنْفِذُهُمُ الْبَصَرَ وَتَذْنُوا الشَّمْسُ، فَيُلْغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا اور دستی اٹھا کر دی گئی اور سرکار ﷺ کو دستی کا گوشت پسند تھا۔ آپ نے اُسے دانت مبارک سے چبایا پھر فرمایا: بے شک میں قیامت کے دن تمام لوگوں کا سردار ہوں گا اور تم جانتے ہو کہ یہ کیسے ہوگا؟ اللہ جل مجدہ تمام اولین اور آخرین کو ایک میدان میں اکٹھا فرمائے گا جس میں منادی کی آواز سب سنیں گے اور وہ سب دکھائی دیں گے اور سورج

قریب ہوگا، پس لوگوں کو ایسا غم اور ایسی تکلیف لاحق ہوگی جس کی ان میں طاقت اور برداشت نہیں ہوگی۔ پس لوگ کہیں گے: کیا تم نہیں دیکھتے کہ تمہیں کتنی تکلیف پہنچ چکی ہے، کیا تم نہیں سوچتے کہ ہم کسی کو تلاش کریں جو تمہارے رب کے حضور تمہاری شفاعت کرے۔ تو کچھ لوگ دوسروں سے کہیں گے کہ تم آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو! پس وہ آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: آپ ابوالبشر ہیں، اللہ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے تخلیق فرمایا ہے اور آپ میں اپنی طرف سے خاص روح پھونکی ہے اور ملائکہ کو حکم دیا کہ وہ آپ کو سجدہ کریں، آپ اپنے رب کے حضور ہمارے لیے شفاعت کریں، کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کس حال میں ہیں؟ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہمیں کتنی تکلیف پہنچی ہے؟ تو آدم علیہ السلام فرمائیں گے: بے شک میرا رب آج اتنے غضب اور جلال میں ہے کہ پہلے کبھی اتنا غضب نہ فرمایا، نہ آئندہ کبھی اتنا غضب فرمائے گا اور بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے درخت کے کھانے سے منع فرمایا تھا لیکن مجھ سے (بظاہر) خطا ہوگئی، مجھے اپنی فکر ہے، مجھے اپنی فکر ہے، مجھے اپنی فکر ہے، تم کسی اور کے پاس جاؤ، تم نوح کے پاس جاؤ۔ پس وہ حضرت نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے نوح! آپ زمین پر سب سے پہلے رسول بنا کر بھیجے گئے تھے اور اللہ نے آپ کا نام عبدشکور (بہت زیادہ شکر کرنے والا بندہ) رکھا ہے، آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیں، کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کس حال میں ہیں؟ پس وہ فرمائیں گے: آج میرے رب نے ایسا غضب ظاہر فرمایا کہ اس کی مثل غضب نہ پہلے ظاہر فرمایا اور نہ آئندہ ظاہر فرمائے گا اور بے شک میرے لیے ایک دعا تھی جو

يُطِيقُونَ وَلَا يَحْتَمِلُونَ، فَيَقُولُ النَّاسُ: أَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ، أَلَا تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَىٰ رَبِّكُمْ؟ فَيَقُولُ: بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ عَلَيْكُمْ بِآدَمَ فَيَأْتُونَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُونَ لَهُ: أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَ اللَّهُ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، اشْفَعْ لَنَا إِلَىٰ رَبِّكَ، أَلَا تَرَىٰ إِلَىٰ مَا نَحْنُ فِيهِ، أَلَا تَرَىٰ إِلَىٰ مَا قَدْ بَلَغَنَا؟ فَيَقُولُ آدَمُ: إِنَّ رَبِّي غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنَّهُ نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَىٰ غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَىٰ نُوحٍ، فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ: يَا نُوحُ، إِنَّكَ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَىٰ أَهْلِ الْأَرْضِ، وَقَدْ سَمَّاكَ اللَّهُ عَبْدًا شَكُورًا، اشْفَعْ لَنَا إِلَىٰ رَبِّكَ، أَلَا تَرَىٰ مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَيَقُولُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنَّهُ قَدْ كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلَىٰ قَوْمِي، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَىٰ غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ، فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ: يَا إِبْرَاهِيمُ، أَنْتَ نَبِيُّ اللَّهِ وَخَلِيلُهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، اشْفَعْ لَنَا إِلَىٰ رَبِّكَ، أَلَا تَرَىٰ مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَيَقُولُ لَهُمْ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنَّهُ قَدْ كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلَىٰ قَوْمِي، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَىٰ غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَىٰ مُوسَىٰ، فَيَأْتُونَ مُوسَىٰ، فَيَقُولُونَ يَا مُوسَىٰ، أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ فَضَلَّكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ

وَبِكَلَامِهِ عَلَى النَّاسِ 'إِشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ' أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَيَقُولُ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنِّي قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ أَوْمَرْ بِقَتْلِهَا 'نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي' اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي 'اذْهَبُوا إِلَى عَيْسَى' فَيَأْتُونَ عَيْسَى فَيَقُولُونَ: يَا عَيْسَى أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ، وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ، وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا 'إِشْفَعْ لَنَا أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَيَقُولُ عَيْسَى: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ. نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي' اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي 'اذْهَبُوا إِلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ: يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ، وَخَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ، وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، 'إِشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَيَقُولُ فَيَأْتِي تَحْتَ الْعَرْشِ فَيَقْعُ سَاجِدًا لِرَبِّي عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى مَنْ مَحَامِدِهِ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلَى أَحَدٍ قَبْلِي، ثُمَّ يُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ، سَلْ تُعْطَهُ، وَاشْفَعْ تُشْفَعْ، فَارْفَعْ رَأْسِي فَأَقُولُ: أُمِّتِي يَا رَبِّ، أُمِّتِي يَا رَبِّ، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ ادْخُلْ مِنْ أُمِّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ .

(صحيح بخاری کتاب: التفسیر باب: (ذرية من

میں نے اپنی قوم کے خلاف مانگ لی مجھے اپنی فکر ہے مجھے اپنی فکر ہے مجھے اپنی فکر ہے، تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ پس وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے کہ آپ اللہ کے نبی اور اہل ارض میں اللہ ذوالجود والعلیٰ کے خلیل ہیں، آپ ہمارے لیے اپنے رب کے حضور شفاعت فرمائیں! کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ ہم کس حال میں ہیں؟ تو آپ فرمائیں گے: بے شک میرے رب عزوجل نے آج ایسا غضب فرمایا ہے کہ اس جیسا نہ پہلے کبھی غضب فرمایا اور نہ اس جیسا آئندہ غضب فرمائے گا، مجھے اپنی فکر ہے مجھے اپنی فکر ہے، تم موسیٰ کے پاس جاؤ۔ پس وہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے: اے موسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی رسالت اور کلام کے ساتھ لوگوں پر فضیلت بخشی ہے، آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیں، کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ ہم کس حال میں ہیں؟ تو وہ فرمائیں گے: بے شک میرے رب عزوجل نے آج ایسا جلال ظاہر فرمایا ہے کہ نہ پہلے کبھی ایسا جلال ظاہر فرمایا اور نہ آئندہ کبھی ایسا جلال ظاہر فرمائے گا اور بے شک میں نے ایک جان کو قتل کیا تھا جس کے قتل کا مجھے حکم نہیں دیا گیا تھا، مجھے اپنی فکر ہے مجھے اپنی فکر ہے، تم کسی اور کے پاس جاؤ، تم عیسیٰ کے پاس جاؤ۔ پس وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے عیسیٰ! آپ اللہ کے رسول اور اُس کا وہ کلمہ ہیں جو اُس نے مریم میں القاء فرمایا اور اُس کی طرف سے روح ہیں اور آپ نے بچپن میں پنگھوڑے میں لوگوں سے کلام فرمایا، ہمارے لیے شفاعت فرمائیں!

کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ ہم کس حال میں ہیں؟ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: بے شک میرے رب نے آج ایسا غضب ظاہر فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے کبھی ایسا غضب ظاہر فرمایا اور نہ آئندہ کبھی ایسا غضب ظاہر فرمائے گا، مجھے اپنی فکر ہے، مجھے اپنی فکر ہے، تم کسی اور کے پاس جاؤ، تم (حضرت) محمد رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ۔ پس وہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے محمد! آپ اللہ کے رسول ہیں، تمام نبیوں کے آخری ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے ذنب کی مغفرت فرمادی ہے، آپ اپنے رب کے حضور ہمارے لیے شفاعت فرمائیں، کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ ہم کس حال میں ہیں؟ (حضور اقدس ﷺ نے فرمایا) کہ میں عرش کے نیچے جا کر اپنے رب عزوجل کے حضور سجدہ ریز ہوں گا، پھر اللہ جل مجدہ مجھ پر حمد اور حسن ثناء کے راز کھولے گا جو مجھ سے پہلے کسی ایک پر بھی اُس نے نہ کھولے ہوں گے۔ پھر کہا جائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھائیے! آپ مانگئے آپ کو دیا جائے گا اور شفاعت کریں آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ پس میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت! اے میرے رب! میری امت! پھر کہا جائے گا: اے محمد! تمہاری امت میں سے جن لوگوں کا حساب نہیں لیا گیا ان کو جنت کے دائیں دروازے سے داخل کرو۔ آخر حدیث تک۔

حملنا مع نوح انه كان عبداً شكوراً (رقم الحديث: ٤٧١٢) (وفی کتاب: احادیث الانبیاء باب: قول اللہ عزوجل (ولقد ارسلنا نوحاً الی قومه) رقم الحديث: ٣٣٤٠ دارالکتاب العربی بیروت) (صحیح مسلم کتاب: الایمان باب: ادنی اهل الجنة منزلة فیها رقم الحديث: ١٩٣-١٩٤-١٩٥ دارالکتاب العربی بیروت) (سنن الترمذی کتاب: الزهد باب: ما جاء فی الشفاعة رقم الحديث: ٢٤٣٤ دارالمعرفة بیروت) (سنن ابن ماجه (عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ) کتاب: الزهد باب: ذکر الشفاعة رقم الحديث: ٤٣١٢ دارالسلام ریاض) (السنن الکبری للنسائی رقم الحديث: ١١٢٨٦) (مسند احمد جلد ٤ صفحہ ٦٢٣ رقم الحديث: ٩٨٧٣) (صحیح ابن حبان رقم الحديث: ٦٤٦٥)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام کے لیے سونے کے منبر ہوں گے جس پر وہ بیٹھیں گے اور میرا منبر باقی رہے گا میں اُس پر نہیں بیٹھوں گا بلکہ اپنے رب عزوجل کے حضور کھڑا رہوں گا اس

٣٦٩- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِلْأَنْبِيَاءِ مَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَيَجْلِسُونَ عَلَيْهَا وَيَبْقَى مِنْبَرِي لَا أَجْلِسُ عَلَيْهِ، أَوْ لَا أَقْعُدُ عَلَيْهِ، فَإِنَّمَا بَيْنَ

يَدَى رَبِّى مَخَافَةً أَنْ يُبْعَثَ بِنِى إِلَى الْجَنَّةِ وَيَبْقَى
أَمْتِى مِنْ بَعْدِى، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ أَمْتِى أَمْتِى فَيَقُولُ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَا مُحَمَّدُ مَا تُرِيدُ أَنْ أَصْنَعَ بِأَمْتِكَ؟
فَأَقُولُ يَا رَبِّ عَجِّلْ حِسَابَهُمْ، فَيُدْعَى بِهِمْ
فِي حَسَبُون، فَمِنْهُمْ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ
وَمِنْهُمْ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِى، فَمَا أَرَأَى أَشْفَعُ
حَتَّى أُعْطَى صِغَارًا بِرِجَالٍ قَدْ بُعِثَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ
وَآتَى مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ فَيَقُولُ: يَا مُحَمَّدُ مَا تَرَكْتَ
لِلنَّارِ لِعُظْبِ رَبِّكَ فِي أَمْتِكَ مِنْ بَقِيَّةٍ. قَالَ الْإِمَامُ
الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

خوف سے کہ مجھے جنت میں بھیج دیا جائے اور میری امت میرے
بعد رہ جائے۔ پس میں عرض کروں گا: اے میرے رب! میری
امت! میری امت! اللہ رب العزت فرمائے گا: اے محمد! تم کیا
چاہتے ہو کہ میں تمہاری امت کے ساتھ کیا کروں؟ پس میں عرض
کروں گا: اے میرے رب! ان کا حساب جلد فرمائے۔ پس ان کو
بلایا جائے گا اور ان کا حساب ہوگا تو ان میں سے بعض وہ ہوں گے
جو جنت میں اللہ کی رحمت سے داخل ہوں گے اور بعض وہ ہوں گے
جو جنت میں میری شفاعت سے داخل ہوں گے تو میں برابر
شفاعت کرتا رہوں گا یہاں تک کہ میں ان افراد کا پروا نہ بھی حاصل
کر لوں گا جنہیں دوزخ میں بھیجے جانے کا فیصلہ ہو چکا ہوگا اور میں
جہنم کے خازن مالک کے پاس آؤں گا تو وہ عرض کرے گا: اے
محمد (ﷺ)! آپ نے اپنی امت میں سے آگ میں اپنے رب
کے غضب کے لیے کچھ نہیں چھوڑا (بلکہ ساری امت بخشوالی
ہے)۔

(المستدرک جلد ۱ صفحہ ۲۴۲، کتاب: الایمان رقم الحدیث: ۲۲۸) (المعجم الکبیر رقم الحدیث: ۱۰۷۷۱، المعجم
الوسط رقم الحدیث: ۴۷۰، مجمع الزوائد جلد ۱۰ صفحہ ۳۸۰) (الترغیب والترہیب جلد ۴ صفحہ ۲۴۱، رقم الحدیث
۵۵۱۵)

فجزى الله عنا سيدنا ومولانا محمدا ما هو اهله .

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل جہنم میں سے جو لوگ کافر اور مشرک ہیں
وہ نہ تو جہنم میں مریں گے اور نہ ہی زندہ ہوں گے البتہ کچھ مسلمان
ایسے ہوں گے کہ جن کو ان کے گناہوں کی وجہ سے جہنم میں ڈالا
جائے گا اور اللہ تعالیٰ ان پر موت طاری کر دے گا یہاں تک کہ وہ
جل کر کوئلہ ہو جائیں گے پھر جب شفاعت کی اجازت ہوگی تو ان
کو گروہ درگروہ بلایا جائے گا اور انہیں جنت کی نہروں میں ڈال دیا

۳۷۰- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا أَهْلُ النَّارِ الَّذِينَ هُمْ أَهْلُهَا
فَإِنَّهُمْ لَا يَمُوتُونَ فِيهَا، وَلَا يَحْيَوْنَ، وَلَكِنْ نَاسٌ
أَصَابَتْهُمْ النَّارُ بِذُنُوبِهِمْ فَأَمَاتَهُمْ إِمَاتَةً حَتَّى إِذَا كَانُوا
فَحَمًا أُذِنَ بِالشَّفَاعَةِ، فَجِئَءَ بِهِمْ ضَبَائِرُ، فَبُشُوا عَلَى
أَنْهَارِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ قِيلَ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ أَفِيضُوا عَلَيْهِمْ
فَيَنْبُتُونَ نَبَاتَ الْحَبَّةِ، تَكُونُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ.

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

جائے گا پھر اہل جنت سے کہا جائے گا: ان پر پانی ڈالو! جس کی وجہ سے وہ اس طرح تروتازہ ہو کر اٹھ کھڑے ہوں گے جیسے پانی کے بہاؤ سے آنے والی مٹی میں دانہ سرسبز و شاداب ہو کر نکل آتا ہے۔

(صحیح مسلم: کتاب: الایمان، باب: اثبات الشفاعة واخراج المؤحدین من النار، رقم الحديث: ۴۵۹، دارالکتاب العربی: بیروت) (سنن النسائی: کتاب: التطبيق، رقم الحديث: ۱۱۳۷، دارالفکر: بیروت) (سنن ابن ماجہ: کتاب: الزهد، باب: ذکر الشفاعة، رقم الحديث: ۴۳۰۹، دارالسلام: ریاض) (سنن دارمی: کتاب: الرقاق، رقم الحديث: ۲۹۱۷، مسند احمد جلد ۵ صفحہ ۱۲، رقم الحديث: ۱۱۳۰۸، صحیح ابن حبان صفحہ ۱۶۷، رقم الحديث: ۱۸۴، دارالمعرفہ) (مسند ابو یعلیٰ رقم الحديث: ۱۰۹۷)

۳۷۱- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ يَدْخُلْ فِي شَفَاعَتِي.

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے عرب کو دھوکا دیا، اُسے میری شفاعت نصیب نہ ہوگی۔

(سنن الترمذی: کتاب: المناقب، باب: فی فضل العرب، رقم الحديث: ۳۹۲۸، دارالمعرفہ: بیروت) (مسند احمد جلد ۱ صفحہ ۲۲۱، رقم الحديث: ۵۲۹، دارالکتب العلمیہ: بیروت)

۳۷۲- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُحْمَلُ النَّاسُ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَتَقَادَعُ بِهِمْ جَنَبَةُ الصِّرَاطِ تَقَادَعُ الْفِرَاشِ فِي النَّارِ، قَالَ فَيُنَجَّى اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ. قَالَ: ثُمَّ يُؤْذَنُ لِلْمَلَائِكَةِ وَالنَّبِيِّينَ وَالشَّهَدَاءِ أَنْ يَشْفَعُوا فَيَشْفَعُونَ وَيُخْرِجُونَ وَيَشْفَعُونَ وَيُخْرِجُونَ وَيُخْرِجُونَ وَزَادَ عَفَّانُ مَرَّةً فَقَالَ أَيْضًا: وَيَشْفَعُونَ وَيُخْرِجُونَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مَا يَزِنُ ذَرَّةً مِنْ إِيْمَانٍ.

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگ پل صراط پر چلیں گے تو پل صراط کا کنارہ ان کو پتنگوں کے آگ میں گرنے کی طرح اس میں گرائے گا۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے جسے چاہے گا نجات دے گا۔ پھر فرشتوں، انبیاء کرام علیہم السلام اور شہداء کو اجازت دی جائے گی کہ وہ شفاعت کریں، پس وہ شفاعت کریں گے اور دوزخیوں کو نکالیں گے، پھر وہ شفاعت کریں گے اور دوزخیوں کو نکالیں گے، پھر وہ شفاعت کریں گے اور دوزخیوں کو نکالیں گے۔ راوی عفان نے اس میں ایک مرتبہ کا اور اضافہ کیا ہے کہ پھر وہ شفاعت کریں گے اور جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا اسے بھی دوزخ سے نکالیں گے۔

(مسند احمد جلد ۵ صفحہ ۴۳، رقم الحديث: ۳۰۴۴۰، واسنادہ حسن) (مسند بزار جلد ۹ صفحہ ۱۲۳، رقم الحديث: ۳۶۷۱) (المعجم الصغير جلد ۲ صفحہ ۱۴۲، رقم الحديث: ۹۲۹) (السنة لابن ابی عاصم جلد ۲ صفحہ ۴۰۳، مجمع الزوائد

جلد ۱۰ صفحہ ۳۵۹ رجالہ رجال الصحیح

۳۷۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مُجَادَلَةٌ أَحَدِكُمْ فِي الْحَقِّ يَكُونُ لَهُ فِي الدُّنْيَا بِأَشَدَّ مُجَادَلَةً مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لِرَبِّهِمْ فِي إِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ أُدْخِلُوا النَّارَ قَالَ: يَقُولُونَ: رَبَّنَا إِخْوَانُنَا كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَنَا وَيَصُومُونَ مَعَنَا وَيَحُجُّونَ مَعَنَا فَأَدْخَلْتَهُمُ النَّارَ قَالَ: فَيَقُولُ إِذْ هَبُوا فَاخْرَجُوا مَنْ عَرَفْتُمْ مِنْهُمْ قَالَ: فَيَا تُؤْنَهُمْ فَيَعْرِفُونَهُمْ بِصُورِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ النَّارُ إِلَى أَنْصَافٍ سَاقِيهِ وَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ إِلَى كَعْبِيهِ فَيَخْرِجُونَهُمْ فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا قَدْ أَخْرَجْنَا مَنْ أَمَرْتَنَا قَالَ: وَيَقُولُ أَخْرَجُوا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ وَزُنْ دِينَارٍ مِنَ الْإِيمَانِ ثُمَّ قَالَ: مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ وَزُنْ نِصْفِ دِينَارٍ حَتَّى يَقُولُ: مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ وَزُنْ ذَرَّةً. قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْ فَلْيَقْرَأْ هَذِهِ الْآيَةَ (إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ). (رواه البخاري والنسائي واللفظ له وابن ماجه) (صحیح بخاری، کتاب: التوحید، باب: فی قول اللہ تعالیٰ: وجوه یومند ناصرة الی ربها ناظرۃ رقم الحدیث: ۷۰۰۱) (سنن النسائی، کتاب: الایمان وشرائعه، باب: زیادة الایمان، رقم الحدیث: ۵۰۱۰) (سنن ابن ماجه، المقدمة، باب: فی الایمان، رقم الحدیث: ۶۰) (مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۹۴) (المستدرک جلد ۴ صفحہ ۶۲۶، رقم الحدیث: ۸۷۳۶) (جامع ابن راشد جلد ۱۱

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے کسی ایک شخص کا بھی دنیا میں کسی حق بات کے لیے تکرار کرنا اس قدر سخت نہ ہوگا جو تکرار مؤمنین کا ملین (مقام ناز کی وجہ سے) اپنے پروردگار عزوجل سے اپنے ان بھائیوں کے لیے کریں گے جو جہنم میں داخل کیے جا چکے ہوں گے۔ وہ عرض کریں گے: اے ہمارے رب! ہمارے یہ بھائی ہمارے ساتھ نمازیں پڑھتے تھے اور ہمارے ساتھ روزے رکتے تھے اور ہمارے ساتھ حج کرتے تھے اور تو نے انہیں دوزخ میں ڈال دیا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جاؤ اور جہنم میں سے ان کو نکالو جن کو تم پہچانتے ہو۔ پس وہ ان کے پاس آئیں گے اور ان کو ان کی صورتوں سے پہچان لیں گے پس ان میں سے بعض وہ ہوں گے جن کو آگ نے نصف پنڈلی تک پکڑا ہوگا اور بعض وہ ہوں گے جن کو آگ نے ٹخنوں تک پکڑا ہوگا پس وہ ان کو جہنم سے نکالیں گے۔ وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! تحقیق ہم نے ان کو نکال دیا جن کے بارے میں تو نے ہمیں حکم دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: انہیں بھی جا کر نکال لو جن کے دل میں ایک دینار بھر ایمان ہے۔ پھر فرمائے گا: اسے بھی نکال لو جس کے دل میں نصف دینار کے برابر ایمان ہے۔ یہاں تک کہ فرمائے گا: اسے بھی نکال لو جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس شخص کو یقین نہ آئے تو وہ یہ آیت کریمہ پڑھ لے: ”بے شک اللہ اس بات کو نہیں بخشا کہ اُس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس سے کم تر گناہ کو جس کے لیے چاہتا ہے بخش دیتا ہے۔“

(صفحہ ۴۱۰)

قال الامام النووی علیہ الرحمة: قال القاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ: مذهب اہل السنة جواز الشفاعة عقلاً ووجوبها سمعاً.....الی.....وقد جائت الآثار التي بلغت بمجموعها التواتر بصحة الشفاعة فی الآخرة لمذنبی المؤمنین واجمع السلف والخلف ومن بعدهم من اہل السنة علیها .

امام علامہ نووی علیہ الرحمة فرماتے ہیں: قاضی عیاض علیہ الرحمة فرماتے ہیں کہ مذہب اہل السنۃ میں شفاعت کرنا عقلاً جائز ہے اور دلائل سمعیہ کے اعتبار سے شفاعت کا عقیدہ رکھنا واجب ہے.....الی.....اور رسول اللہ ﷺ کی شفاعت کے متعلق احادیث اس کثرت سے آئی ہے جو معنایاً متواتر ہیں اور آثارِ صحابہ اور ان کے بعد تمام متقدمین اور متاخرین کا اس پر اجماع ہے کہ آخرت میں مسلمان گنہگاروں کی شفاعت کی جائے گی۔

(صحیح مسلم بشرح النواوی جلد ۱ صفحہ ۱۰۲۴-۱۰۲۳، مکتبہ نزارِ مصطفیٰ الباز، مکہ مکرمہ)

قال العلامة سعد الدین مسعود بن عمر التفتازانی: يجوز عندنا الشفاعة لاهل الكبائر فی حقها لما سبق من دلائل العفو، وما تواتر معنا فی ادخار الشفاعة لاهل الكبائر، وقد يستدل بعموم قوله تعالیٰ (واستغفر لذنبك وللمؤمنین) (محمد: ۱۹) وبان اصل الشفاعة ثابت بالنص والاجماع، وليست حقيقة لطلب المنافع علی ما يراه المعتزلة، والا لکنا شافعین للنبي صلی اللہ علیہ والم حين نسال اللہ تعالیٰ زیادة کرامته وعندکم لا عقاب مع التوبة . ولا صغيرة مع اجتناب الكبيرة فتعین کونها لا سقاط الكبائر .

(شرح المقاصد جلد ۵ صفحہ ۱۵۷)

علامہ سعد الدین مسعود بن عمر تفتازانی علیہ الرحمة فرماتے ہیں کہ ہمارے نزدیک اہل کبائر کے حق میں شفاعت جائز ہے، اُن دلائل عفو کی وجہ سے جو گزر چکے ہیں۔ اور اُن احادیث کی وجہ سے جو اہل کبائر کی شفاعت کے متعلق معنایاً متواتر ہیں، اور تحقیق اللہ رب العزت کے اس فرمان کے عموم سے استدلال کیا گیا ہے: ”واستغفر لذنبك وللمؤمنین“ اور اس لیے کہ شفاعت کی اصل نص اور اجماع سے ثابت ہے اور شفاعت کی حقیقت (صرف) منافع کا طلب کرنا نہیں، جس طرح معتزلہ کا مذہب ہے۔

الی آخر الکلام۔



باب: ۱۱

حیاتِ سیدنا مصطفیٰ ﷺ

قرآنی آیات

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ ۚ
بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَكِنْ لَا تَشْعُرُونَ ۝ (البقرہ: ۱۵۴)

اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے جاتے ہیں ان کو مردہ مت
کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم (ان کی زندگی کا) شعور نہیں رکھتے ۝

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا ۚ
بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ۝ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ
اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۚ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ
مِنْ خَلْفِهِمْ ۚ أَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ (آل عمران: ۱۷۰-۱۶۹)

اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے گئے ان کو ہرگز مردہ نہ سمجھو
بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں انہیں رزق دیا جاتا ہے ۝ اللہ
نے انہیں اپنے فضل سے جو سمجھ دیا ہے وہ اس پر خوش ہیں اور اپنے
بعد کے مسلمانوں کے متعلق جو ان سے ابھی نہیں ملے یہ بشارت پا
کر خوش ہوتے ہیں کہ ان پر نہ کوئی خوف ہوگا نہ وہ غمگین ہوں

۝ گے

نوٹ: (شہید کی حیاتِ برزخیہ قرآن کی نص قطعی سے ثابت ہے اور شہید کا درجہ انبیاء اور صدیقین کے بعد ہے سو جب شہید
زندہ ہے تو اللہ کا نبی اور صدیق بھی ضرور زندہ ہے۔ چنانچہ ارشادِ باری ہے:)

وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ
أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ
وَالصَّالِحِينَ ۚ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا ۝ (النساء: ۶۹)

اور جو اطاعت کرے اللہ اور رسول کی پس وہ ان کے ساتھ
ہوگا جن پر اللہ نے انعام فرمایا یعنی انبیاء صدیقین شہداء اور
صالحین اور یہ کتنے اچھے ساتھی ہیں ۝

(نیز شہید کی موت فی سبیل اللہ ہے اس لیے وہ زندہ ہے اور اس کو مردہ کہنا حرام ہے جبکہ اللہ کے نبی کی حیات و موت دونوں فی
سبیل اللہ ہیں تو وہ زندہ کیوں نہیں ہوں گے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

قُلْ إِنَّا صَلَاحِي وَنُصْكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ
رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ (الانعام: ۱۶۲)

اے محبوبِ مکرم! تم فرماؤ: بے شک میری نماز اور میری قربانی
اور میری حیات اور میری موت اللہ کے لیے ہے جو تمام عالمین کا

رب ہے O

(بلکہ انبیاء کی حیات شہید کی حیات سے قوی اور کامل ہے کیونکہ شہید کا ورثہ تقسیم ہوتا ہے اور اُس کی بیوی سے عدت گزرنے کے بعد نکاح کیا جاسکتا ہے لیکن انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا اور اُن کے وصال کے بعد اُن کی ازواج سے نکاح کرنا حرام ہے۔ ارشاد ربانی ہے:)

وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْ تُنكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا إِنَّ ذَلِكَ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا (الاحزاب: ۵۳)

اور تمہارے لیے یہ جائز نہیں کہ تم رسول اللہ کو اذیت دو اور نہ یہ جائز ہے کہ تم اُن کی بیویوں سے کبھی بھی اُن کے بعد نکاح کرو، بے شک یہ اللہ کے نزدیک بہت بڑی بات ہے O

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

فَلَمَّا قُضِيَ عَلَيْهِ الْمَوْتُ مَا دَلَّهُمْ عَلَى مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنْسَاتِهِ فَلَمَّا خِرَّ تَبَيَّتِ الْجِنَّ أَنْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ (سبا: ۱۳)

تو جب ہم نے سلیمان پر موت کا حکم نافذ کر دیا تو جنات کو ان کی موت پر مطلع نہیں کیا سوائے زمین کی دیمک نے جو سلیمان کے عصا کو کھاتی رہی پھر جب سلیمان زمین پر آ رہے تو جنوں پر یہ حقیقت واضح ہو گئی کہ اگر وہ غیب جانتے تو اس ذلت کے عذاب میں نہ پڑے رہتے O

وَسُئِلَ مَنْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُسُلِنَا .

اور اے محبوب! آپ پوچھ لیں اُن رسولوں سے جن کو ہم نے

آپ سے پہلے بھیجا۔ (الزخرف: ۲۵)

احادیث مبارکہ

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک تمہارے تمام دنوں سے افضل دن جمعہ کا دن ہے اس میں آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اس میں اُن کی روح قبض ہوئی اسی دن میں صور پھونکا جائے گا اور اسی دن میں بے ہوشی ہوگی پس تم اس دن میں کثرت سے مجھ پر درود پڑھو بے شک تمہارا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہمارا درود آپ پر کیسے پیش ہوگا حالانکہ آپ فوت ہو چکے ہوں گے؟ یا عرض کی: آپ کی ہڈیاں بوسیدہ ہو چکی ہوں گی؟

۳۷۴- عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ قُبُضُ، وَفِيهِ النَّفْخَةُ، وَفِيهِ الصَّعْقَةُ، فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ، قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرَمْتَ؟ قَالَ: يَقُولُونَ: بَلَيْتَ . فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَيَّ الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ .

آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے اجسام کھانے کو حرام کر دیا ہے۔

(سنن ابوداؤد: كتاب: الصلاة: باب: فضل يوم الجمعة وليلة الجمعة: رقم الحديث: ١٠٤٧: دار السلام: رياض) (سنن السائي: كتاب: الجمعة: باب: اكثر الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم يوم الجمعة: رقم الحديث: ١٣٧٠: دار الفكر: بيروت). (سنن ابن ماجه: كتاب: اقامة الصلوات: باب: في فضل الجمعة: رقم الحديث: ١٠٨٥: دار السلام: رياض) (مسند احمد: جلد ٤: صفحه ٨: سنن كبرى للبيهقي: جلد ٣: صفحه ٢٤٩: المستدرک: جلد ٤: صفحه ٥٦٠: كنز العمال: رقم الحديث: ٢٣٣٠١: البداية والنهاية: جلد ٤: صفحه ٢٥٨: صحيح ابن حبان: رقم الحديث: ٩١٠)

۳۷۵۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اكثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ . فَإِنَّهُ مَشْهُودٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ . وَإِنْ أَحَدًا لَنْ يُصَلِّيَ عَلَى إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيْهِ صَلَاتُهُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا . قَالَ: قُلْتُ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ . إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ . فَنبِيُّ اللَّهِ حَتَّى يُرْزَقَ .

(سنن ابن ماجه: كتاب: الجنائز: باب: ذكر وفاته ودفنه صلى الله عليه وسلم: رقم الحديث: ١٦٣٧: دار السلام: رياض)
(مشکوٰۃ المصابيح: كتاب: الصلوة: باب: الجمعة: رقم الحديث: ١٣٦٦) (البداية والنهاية جلد ٤ صفحہ ٢٥٨)

۳۷۶۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءُ فِي قُبُورِهِمْ وَيُصَلُّونَ .

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔

(مسند ابو يعلى رقم الحديث: ٣٤٢٥ ' حياة الانبياء لليهقي صفحہ ٣ ' سلسلة الاحاديث الصحيحة للالباني رقم الحديث ٦٣١ ' مجمع الزوائد جلد ٨ صفحہ ٢١١ ' المطالب العاليه رقم الحديث: ٣٤٥٢) (تاريخ دمشق الكبير جلد ١٥ صفحہ ١٥٩ رقم الحديث: ٣٥١١)

۳۷۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً سَيَاحِينَ يُبَلِّغُونَ عَنْ أُمَمِي السَّلَامَ، قَالَ وَقَالَ رَسُولُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے سیاحت کرتے رہتے ہیں وہ میری امت کا سلام پہنچاتے ہیں۔ حضرت

ابن مسعود نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری زندگی تمہارے لیے بہتر ہے، تم حدیثیں بیان کرتے ہو اور تمہارے لیے حدیث بیان کی جاتی ہے اور میری وفات تمہارے لیے بہتر ہے، تمہارے اعمال مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں، میں تمہارا جو نیک عمل دیکھتا ہوں اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں اور میں جو بُرا عمل دیکھتا ہوں اس پر میں تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں۔ اس حدیث کو امام بزار نے روایت کیا اور اس حدیث کے تمام راوی صحیح ہیں۔

اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم: حَیَاتِیْ خَیْرٌ لَّکُمْ تُحَدِّثُوْنَ وَتُحَدِّثُ لَکُمْ وَوَفَاتِیْ خَیْرٌ لَّکُمْ تُعَرِّضُ عَلَیْ اَعْمَالِکُمْ فَمَا رَأَیْتُ مِنْ خَیْرٍ حَمَدْتُ اللّٰهَ عَلَیْہِ وَمَا رَأَیْتُ مِنْ شَرٍّ اسْتَغْفَرْتُ اللّٰهَ لَکُمْ۔ رواہ البزار ورجالہ رجال الصّحیح۔ (مجمع الزوائد جلد ۹ صفحہ ۲۴) مسند البزار رقم الحدیث: ۸۴۵ الجامع الصغیر رقم الحدیث: ۳۷۷۱ الطبقات الکبریٰ جلد ۲ صفحہ ۱۴۹ البدایہ والنہایہ جلد ۴ صفحہ ۲۵۷ الوفاء رقم الحدیث: ۸۶۰

قال الامام قرطبی علیہ الرحمة: عن سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ قال: لیس من یوم الا تعرض علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم امته غدوة وعیشة فیعرفہم بسیماہم واعمالہم فلذلک یشہد علیہم۔ یقول اللہ تبارک و تعالیٰ (فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّةٍ بِشَہِیدٍ وَجِئْنَا بِکَ عَلَیْ هَؤُلَاءِ شَہِیدًا) (النساء: ۴۱) (الذکرۃ)

قال الشاہ عبد العزیز المحدث الدہلوی علیہ الرحمة: وبادر رسول شامر شاہ گواہ زیرا کہ او مطلع است بنور نبوت بررتبہ ہر متدین بدین خود کہ در کدام درجہ از دین من رسیدہ و حقیقت ایمان او چیست و جابے کہ بر آں از ترقی محبوب ماندہ است کدام است پس او مے شناسد گناہان شمارا و درجات ایمان شمارا و اعمال نیک و بد شمارا و اخلاص و نفاق شمارا۔ (تفسیر عزیزی جلد ۱ صفحہ ۶۳۶)

۳۷۸- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم: مَا مِنْ مُسْلِمٍ

امام قرطبی علیہ الرحمة فرماتے ہیں: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہر دن نبی مکرم ﷺ پر آپ کی امت صبح اور شام پیش کی جاتی ہے۔ پس حضور اقدس ﷺ اپنی امت کو ان کے چہروں اور ان کے اعمال کے ساتھ پہچانتے ہیں اسی لیے قیامت کے دن ان پر گواہی دیں گے۔ اللہ جل مجدہ کا ارشاد ہے: ”پس کیا ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور اے محبوب! تمہیں ان تمام پر گواہ لائیں گے۔“

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمة فرماتے ہیں: کہ تمہارے رسول تم پر گواہ ہیں کیونکہ وہ نور نبوت سے ہر دیندار کے دین پر مطلع ہیں کہ وہ میرے دین کے کس درجہ پر پہنچا ہوا ہے اور اُس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے اور کس حجاب کی وجہ سے وہ دین میں ترقی نہ کر سکا، لہذا وہ تمہارے گناہوں اور ایمان کے درجات اور تمہارے اچھے و بُرے اعمال اور اخلاص و نفاق کو پہچانتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان مجھ پر سلام عرض کرتا ہے تو اللہ میری

يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللَّهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ .
روح کو اُس کی طرف متوجہ فرما دیتا ہے یہاں تک کہ میں اُس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

(سنن ابوداؤد کتاب: المناسک باب: زیارة القبور رقم الحديث: ۲۰۴۱ دار السلام ریاض) (مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۵۲۷ سنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۵ صفحہ ۲۴۵ مجمع الزوائد جلد ۱۰ صفحہ ۱۶۲ مشکوٰۃ رقم الحديث: ۹۲۵ الترغیب والترہیب جلد ۲ صفحہ ۴۹۹ کنز العمال رقم الحديث: ۲۲۰۰۰)

قال العلامة تقی الدین السبکی علیہ الرحمة: قد تضمنت الاحادیث المتقدمة ان روح النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترد علیہ وانه یسمع ویرد السلام . (شفاء السقام صفحہ ۱۳۳)
امام علامہ تقی الدین سبکی علیہ الرحمة فرماتے ہیں کہ احادیث مذکورہ اس بات کو متضمن ہیں کہ حضور سرورِ عالم ﷺ کی روح مبارک آپ پر لوٹا دی گئی ہے اور بے شک آپ سلام کو سنتے ہیں اور اُس کے جواب مرحمت فرماتے ہیں۔

قال الامام یوسف بن اسماعیل النہانی علیہ الرحمة: ویوید سماع النبی صلی اللہ علیہ وسلم سلامہ من یسلم علیہ من قریب وبعید مشروعۃ السلام علیہ فی التشہد فی الصلوٰۃ بصیغۃ الخطاب اذ یقول المصلی السلام علیک ایہا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ فلو لم یکن حیا یسمع جمیع المصلین اینما کانوا باسماع اللہ تعالیٰ لہ ذلک لما کان لہذا الخطاب معنی .

(شواہد الحق صفحہ ۲۲)

امام علامہ یوسف بن اسماعیل نبھانی علیہ الرحمة فرماتے ہیں کہ نماز کے دوران تشہد میں حضور اقدس ﷺ پر صیغہ خطاب کے ساتھ سلام کا مشروع ہونا حضور اقدس ﷺ پر درود نزدیک سے سلام پڑھنے والوں کے سلام کو سننے کی تائید کرتا ہے کیونکہ نمازی عرض کرتا ہے: اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکات ہوں۔ پس اگر حضور اقدس ﷺ اپنی قبر انور میں زندہ نہ ہوں اور اللہ تعالیٰ کے سنوانے سے تمام نمازیوں کے سلام نہ سنیں وہ جہاں بھی ہوں تو اس خطاب کا کیا معنی ہوگا؟ (جس سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ حضور اقدس ﷺ اپنی قبر انور میں نہ صرف یہ کہ بحیات ہیں بلکہ امتیوں کے درود و سلام سماعت بھی فرماتے ہیں اور جواب بھی عطا فرماتے ہیں) (فصلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وذریۃ وازواجہ وعلماۃ ملتہ واولیاء امتہ اجمعین)

۳۷۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: يَا عَائِشَةُ! مَا أَزَالُ أَجِدُ أَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِي

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس مرض میں حضور اقدس ﷺ کا انتقال ہوا تھا اُس میں آپ نے فرمایا: اے عائشہ! میں ہمیشہ اُس کھانے کا درد محسوس کرتا رہا ہوں جو میں

اَكَلْتُ بَخِيرٍ، فَهَذَا أَوَانٌ وَجَدْتُ انْقِطَاعَ أَبْهَرِيْ نَعْتِ خَيْرٍ فِي كَلَامِ النَّبِيِّ ﷺ (اس طعام میں زہر ملا ہوا تھا) اور اس زہر کی وجہ سے اب میری رگ حیات کے منقطع ہونے کا وقت آ گیا ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب: المغازی، باب: مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم ووفاته، رقم الحدیث: ۴۴۲۸، دارالکتاب العربی، بیروت)

(جامع المسانید والسنن مسند عائشہ رقم الحدیث: ۱۵۰۳)

(یہ حدیث حضور اقدس ﷺ کی سری و حکمی شہادت پر واضح دلیل ہے)

۳۸۰- عَنْ عَطَاءِ مَوْلَى أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَهْبُطَنَّ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا وَآمَامًا مُقْسِطًا وَلَيْسْلُكَنَّ فَجًّا حَاجًّا أَوْ مُتَعَمِّرًا أَوْ بَيْنَتَهُمَا وَلِيَأْتِيَنَّ قَبْرِي حَتَّى يَسْلِمَ عَلَيَّ وَلَا رُدَّنَّ عَلَيْهِ.

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے غلام حضرت عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ضرور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام عدل کے ساتھ فیصلہ فرمانے والے اور منصف امام کی صورت میں نازل ہوں گے اور یقیناً وہ حج یا عمرہ کی غرض سے یا ان دونوں کی غرض سے مکہ کے طریق پر چلیں گے اور یقیناً وہ میری قبر پر آئیں گے تاکہ مجھے سلام عرض کریں اور یقیناً میں ان کے سلام کا جواب دوں گا۔ اس حدیث کو امام حاکم اور امام ابن عساکر نے روایت کیا اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

(رواہ الحاکم وابن عساکر وقال الحاکم: هذا حديث صحيح الاسناد) (المستدرک جلد ۲ صفحہ ۶۵۱، رقم الحدیث: ۴۱۶۲)

(تاریخ دمشق جلد ۴۷ صفحہ ۴۹۴، مسند ابو یعلیٰ رقم الحدیث: ۶۵۸۴، مجمع الزوائد جلد ۸ صفحہ ۵، المطالب العالیہ جلد ۴ صفحہ ۲۴)

۳۸۱- عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: لَمَّا كَانَ أَيَّامُ الْحَرَّةِ لَمْ يُؤْذَنَ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا وَلَمْ يُقَمْ وَلَمْ يَبْرَحْ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ الْمَسْجِدَ وَكَانَ لَا يَعْرِفُ وَقْتُ الصَّلَاةِ إِلَّا بِهَمِّهِمْ يَسْمَعُهَا مِنْ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رواه الدارمي.

سعید بن عبدالعزیز بیان کرتے ہیں کہ لیام حرہ میں نبی مکرّم ﷺ کی مسجد میں تین دن تک اذان نہیں دی گئی اور نہ جماعت کھڑی ہوئی اور سعید بن مسیب مسجد سے نہیں نکلے اور انہیں نماز کے وقت کا صرف اس آواز سے پتا چلتا تھا جو نبی ﷺ کی قبر سے آتی تھی۔

(سنن الدارمی جلد ۱ صفحہ ۳۵، رقم الحدیث: ۹۴، مشکوٰۃ المصابیح، کتاب: الفضائل، باب: الکرامات، رقم الحدیث: ۵۹۵۱)

(ولاء الوفاء جلد ۱ صفحہ ۱۰۸، دارالکتاب العلمیہ، بیروت)

۳۸۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَتَيْتُ (وَفِي رِوَايَةٍ مَرَرْتُ) عَلَى مُوسَى لَيْلَةً أُسْرِيَ بِي عِنْدَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ .

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب معراج سرخ نیلے کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قریب سے میرا گزر ہوا (تو میں نے دیکھا کہ) حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔

(صحیح مسلم: کتاب: الفضائل: باب: من فضائل موسیٰ علیہ السلام: رقم الحديث: ۲۳۷۵) (سنن النسائی: کتاب: قیام اللیل و تطوع النهار: باب: ذکر صلاة نبی اللہ موسیٰ علیہ السلام: رقم الحديث: ۱۶۱) (سنن الکبریٰ للنسائی: رقم الحديث: ۱۳۲۸) صحیح ابن حبان رقم الحديث: ۵۰ المعجم الاوسط رقم الحديث: ۷۸۰۶ مسند احمد رقم الحديث: ۱۲۵۲۶- ۱۳۶۱۸ مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحديث: ۳۶۵۷۵ مسند ابو یعلیٰ رقم الحديث: ۳۳۲۵

۳۸۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِوَادِي الْأَزْرَقِ فَقَالَ: أَيُّ وَادٍ هَذَا؟ فَقَالُوا: هَذَا وَادِي الْأَزْرَقِ قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ هَابِطًا مِنَ السَّمَاءِ وَلَهُ جُورٌ إِلَى اللَّهِ بِالتَّلْبِيَةِ ثُمَّ أَتَى عَلَى ثَنِيَّةٍ هَرُشِي فَقَالَ: أَيُّ ثَنِيَّةٍ هَذِهِ قَالُوا: ثَنِيَّةُ هَرُشِي قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يُونُسَ بْنِ مَتَّى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ جَعْدَةٍ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ خِطَامُ نَاقَتِهِ خُلْبَةٌ وَهُوَ يَلْبِسِي .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وادی ازرق سے گزرے تو آپ نے فرمایا: یہ کون سی وادی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یہ وادی ازرق ہے۔ آپ نے فرمایا: گویا کہ میں موسیٰ علیہ السلام کو گھاٹی سے اترتے ہوئے دیکھ رہا ہوں اور وہ بلند آواز سے تلبیہ (لبیک اللہم لبیک) پڑھ رہے تھے پھر آپ ایک گھاٹی ہرشی پر آئے آپ نے پوچھا: یہ کون سی گھاٹی ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ ہرشی گھاٹی ہے آپ نے فرمایا: گویا کہ میں یونس بن متی علیہ السلام کی طرف دیکھ رہا ہوں وہ ایک طاقت ور سرخ اونٹنی پر سوار ہیں جس کی نکیل کھجور کی چھال کی ہے انہوں نے ایک اونٹنی پہنا ہوا ہے اور وہ اللہم لبیک کہہ رہے ہیں۔

(صحیح مسلم: کتاب: الايمان: باب: الاسراء برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی السموات: رقم الحديث: ۴۲۰) (سنن ابن ماجہ: کتاب: المناسک: باب: الحج علی الرجل: رقم الحديث: ۲۸۹۱) (مسند احمد رقم الحديث: ۱۸۸۲) صحیح ابن حبان رقم الحديث: ۳۸۰۱

۳۸۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ رَأَيْتُنِي فِي جَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَإِذَا مُوسَى قَائِمٌ يُصَلِّي فَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنْوَةَ وَإِذَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے آپ کو انبیاء علیہم السلام کی ایک جماعت میں پایا میں نے دیکھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نماز پڑھ رہے ہیں اور ان کے بال قبیلہ شنوءہ کے لوگوں کی طرح

عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَائِمٌ يُصَلِّي، أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا، عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيُّ وَإِذَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَائِمٌ يُصَلِّي أَشَبَّهُ النَّاسِ بِهِ صَاحِبُكُمْ يَعْنِي: نَفْسَهُ. فَحَانَتْ الصَّلَاةُ فَأَمَمْتُهُمْ.

گھنگھریالے تھے اور اس وقت حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے عروہ بن مسعود ثقفی ان سے بہت مشابہ ہیں اور اُس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور تمہارے نبی ﷺ ان کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہ ہیں پھر نماز کا وقت آیا اور میں نے اُن سب نبیوں کی امامت کی۔

(صحیح مسلم، کتاب: الایمان، باب: الاسراء برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: ۴۳۰، دارالکتاب العربی، بیروت) (السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث: ۱۱۴۸۰، جلد ۶ صفحہ ۴۵۵)

قال العلامة السيوطي عليه الرحمة: قال المتكلمون من اصحابنا ان نبينا صلى الله عليه وسلم حي بعد وفاته وانه يسر بطاعات امته ويحزن بمعاصي العصاة منهم.

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمة فرماتے ہیں کہ ہمارے اصحاب میں سے محقق متکلمین نے کہا ہے کہ ہمارے نبی ﷺ وفات کے بعد بھی زندہ ہیں اور آپ اپنی امت کی عبادات سے خوش ہوتے ہیں اور اُن کے گناہوں سے غمگین ہوتے ہیں۔

(الحاوی للفتاویٰ جلد ۲ صفحہ ۱۴۹)

قال العلامة الحسن بن عمار الشرنبلالي عليه الرحمة: مما هو مقرر عند المحققين انه صلى الله عليه وسلم حي يرزق ممتع بجميع الملاذ والعبادات، غير انه حجب عن ابصار القاصرين عن شريف المقامات. (نور الابضاح مع الوشاح، صفحہ ۳۹۱، دارالفرفور، دمشق)

علامہ حسن بن عمار شرنبلالی علیہ الرحمة فرماتے ہیں: محققین کے نزدیک یہ ثابت ہے کہ نبی مکرم ﷺ زندہ ہیں اور آپ کو رزق دیا جاتا ہے اور آپ تمام لذتوں اور عبادات سے نفع پاتے ہیں البتہ کوتاہ بینوں کی نظروں سے آپ حجاب میں ہیں۔

قال العلامة محمد امين بن عمر الشامي عليه الرحمة: الانبياء احياء في قبورهم. (رد المحتار جلد ۶ صفحہ ۱۸۶، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

علامہ محمد امین بن عمر شامی علیہ الرحمة فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔

قال الشيخ عبد الحق المحدث الدهلوي عليه الرحمة: باچندیں اختلافات و کثرت مذاہب کہ در علم است یک کس را دریں مسئلہ خلاف نیست کہ آن حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمة فرماتے ہیں: علماء امت میں کثرت مذاہب و اختلافات کے باوجود اس میں کسی ایک کا اختلاف نہیں کہ رسول اللہ ﷺ حقیقتاً زندہ اور دائم و باقی ہیں اور

صلی اللہ علیہ وسلم حقیقت حیات بے شائبہ مجاز و توہم تاویل دائم و باقی است و بر اعمال امت حاضر و ناظر و مرطالبان حقیقت را و متوجہان آں حضرت را مفیض و مربی است۔

امت کے اعمال پر حاضر و ناظر ہیں اور طالبان حقیقت اور اپنی طرف متوجہ ہونے والوں کو فیض پہنچاتے ہیں اور ان کی تربیت فرماتے ہیں۔

(مکتوبات علی ہامش اخبار الاخیار صفحہ ۱۵۵)

قال الامام ابو عبد اللہ محمد بن احمد القرطبی علیہ الرحمۃ: باب: لا تاكل الارض اجساد الانبياء ولا لشهداء وانهم احياء۔

امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد القرطبی علیہ الرحمۃ نے فرمایا: یہ باب ہے اس بارے میں کہ زمین انبیاء اور شہداء کے اجسام کو نہیں کھاتی اور وہ اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔

(التذکرۃ صفحہ ۱۴۶، دارالکتاب العربی، بیروت)

قال الحافظ ابن قیم: الشهداء بعد قتلهم وموتهم احياء عند ربهم يرزقون فرحين مستبشرين واذا كان هذا في الشهداء كان الانبياء بذلك احق واولیٰ مع قد صح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ان الارض لا تاكل اجساد الانبياء۔ وانه صلی اللہ علیہ وسلم اجتمع بالانبياء ليلة الاسراء فی بیت المقدس وفي السماء۔ وخصوصاً بموسىٰ، وقد اخبر بانه ما من مسلم يسلم عليه الا رد الله عليه روحه حتى يرد عليه السلام۔ الى غير ذلك مما يحصل من جملته القطع بان موت الانبياء انما هو راجع الى ان غيبوا عنا بحيث لا ندرکهم وان كانوا موجودين احياء۔ (كتاب الروح صفحہ ۵۲-۵۳، دار الحديث، قاہرہ)

قال العلامة علی القاری علیہ الرحمۃ: قال

حافظ ابن قیم نے لکھا ہے کہ شہداء اپنے قتل اور فوت ہونے کے بعد اپنے رب کے حضور زندہ ہیں، اُن کو رزق دیا جاتا ہے اور خوشی اور مسرت کا اظہار کرتے ہیں اور جب شہداء کی یہ شان ہے تو انبیاء علیہم السلام اس کے زیادہ مستحق اور حق دار ہیں جبکہ صحیح حدیث میں نبی مکرم ﷺ سے مروی ہے کہ بے شک زمین انبیاء علیہم السلام کے اجسام نہیں کھاتی اور (یہ بھی واضح دلیل ہے کہ) نبی مکرم ﷺ معراج کی رات بیت المقدس میں انبیاء علیہم السلام سے ملے اور آسمانوں پر بھی خصوصاً حضرت موسیٰ علیہ السلام سے۔ اور تحقیق حضور اقدس ﷺ نے یہ بھی خبر دی کہ جو مسلمان بھی آپ پر سلام عرض کرتا ہے تو اللہ آپ کی روح کو متوجہ کرتا ہے یہاں تک کہ آپ اُس کے سلام کا جواب مرحمت فرماتے ہیں۔ اس کے علاوہ بہت سی احادیث ہیں جن سے قطعی طور پر معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کی وفات کا مرجع یہ ہے کہ وہ ہماری آنکھوں سے غائب ہو گئے، اس طرح کہ ہم اُن کا ادراک نہیں کر سکتے، اگرچہ وہ (اپنی قبروں میں) زندہ موجود ہیں۔

علامہ ملا علی قاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: امام ابن حجر نے

ابن الحجر، وما افاده من ثبوت حياة الانبياء، حياة بها يتعدون ويصلون في قبورهم مع استغنائهم من الطعام والشراب كالملائكة امر لا مرية فيه، وقد صنف البيهقي جزءا في ذلك . (المرفقة شرح المشكوة جلد ۳ صفحہ ۴۰۱، مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ)

فرمایا کہ اس حدیث نے حیاتِ انبیاء علیہم السلام کے ثبوت کا فائدہ دیا، ایسی حیات جس کے ساتھ وہ عبادت بھی کرتے ہیں اور اپنی قبروں میں نماز بھی پڑھتے ہیں، ساتھ اس کے کہ وہ کھانے اور پینے سے ملائکہ کی طرح مستغنی ہیں، یہ ایک ایسی بات ہے جس میں کوئی شک نہیں اور تحقیق امام بیہقی نے اس موضوع پر ایک جزء بھی تحریر فرمایا ہے۔

قال القاضي الشوكاني: وقد ذهب جماعة من المحققين إلى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم حي بعد وفاته وانه يسر بطاعات امته .

قاضی شوکانی نے لکھا: محققین کی ایک جماعت کا مذہب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی وفات کے بعد زندہ ہیں اور آپ اپنی امت کی عبادات سے خوش ہوتے ہیں۔

(نبیل الاوطار جلد ۴ صفحہ ۱۸۳، وعون المعبود للشمس الحق جلد ۱ صفحہ ۴۰۵)

قال الصديق حسن خان البهوپالي: الانبياء احياء في قبورهم بعد موتهم .

نواب صدیق حسن خان بھوپالی نے لکھا کہ: انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنے وصال کے بعد قبروں میں زندہ ہیں۔

(السراج الوهاج جلد ۳ صفحہ ۳۲۸)

وقال ايضا: آپ زندہ ہیں اپنی قبر میں اور نماز پڑھتے ہیں اندر اوس کے اذان و اقامت کے ساتھ، کذا لک الانبياء ولهذا یہ بات کہی ہے کہ آپ کی ازواج پر عدت نہیں اور آپ کی قبر پر ایک فرشتہ مقرر ہے جو صلوٰۃ مصلین آپ کو پہنچاتا ہے۔

اللهم صل على سيدنا محمد وعلى آله وبارك وسلم .

اعمالِ امت آپ پر عرض کیے جاتے ہیں، آپ امت کے لیے استغفار کرتے ہیں۔

(الشمامة العنبرية من مولد خير البرية صفحہ ۵۲)

قال نذير حسين الدهلوي (غير مقلد):

”حضرات انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قبر میں زندہ ہیں خصوصاً آں حضرت ﷺ کہ فرماتے ہیں کہ جو عند القبر درود بھیجتا ہے میں سنتا ہوں اور درود سے پہنچایا جاتا ہے۔“ (فتاویٰ نذیریہ جلد ۱ صفحہ ۵۲، مکتبہ ثنائیہ، گوجرانوالہ)

قال اشرف علي التهانوي:

”پس آپ کا زندہ رہنا بھی قبر شریف میں ثابت ہوا اور یہ رزق اُس عالم کے مناسب ہوتا ہے اور گو شہداء کے لیے بھی حیات اور مرزوقیت وارد ہے مگر انبیاء علیہم السلام میں ان سے اکمل و اقویٰ ہے۔“

(نشر الطیب فی ذکر النبی الحبيب صفحہ ۲۴۸ تاج کمپنی کراچی)

قال محمد یوسف لدھیانوی دیوبندی:

”الغرض! میرا اور میرے اکابر کا عقیدہ یہ ہے کہ آں حضرت ﷺ اپنے روضہ مطہرہ میں حیاتِ جسمانی کے ساتھ حیاتِ تہیہ حیاتِ برزخی ہے مگر حیاتِ دنیوی سے قوی تر ہے جو لوگ اس مسئلہ کا انکار کرتے ہیں ان کا اکابر دیوبند اور اساطین امت کی تصریحات کے مطابق علماء دیوبند سے کوئی تعلق نہیں اور میں ان کو اہل حق میں سے نہیں سمجھتا اور وہ میرے اکابر کے نزدیک گمراہ ہیں۔“

(آپ کے مسائل اور ان کا حل جلد ۱۰ صفحہ ۱۱۴ مکتبہ لدھیانوی کراچی)



باب: ۱۲

معجزات سیدنا مصطفیٰ ﷺ

قرآنی آیات

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهِدْهُمْ أَقْتِدَةُ ط .

(یہی) وہ لوگ (انبیاء کرام) ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے

ہدایت فرمائی ہے پس (اے حبیب!) تم اُن کے (فضیلت والے

سب) طریقوں کو اپنی سیرت میں جمع کر کے اُن کی پیروی کرو

(تاکہ انبیاء علیہم السلام کے تمام محاسن کلمات اور معجزات آپ کی

ذات میں جمع ہو جائیں)۔

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: علماء نے اس

آیت سے استدلال کیا ہے کہ ہمارے رسول ﷺ تمام انبیاء علیہم

الصلوة والسلام سے افضل ہیں۔ آیت مذکورہ میں اللہ رب العزت

نے دیگر جلیل القدر انبیاء اور رسولوں کے اوصاف حمیدہ کا ذکر فرمایا

اور آخر میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو حکم دیا کہ آپ اُن کی

ذات قدسیہ میں جو اوصاف کلمات فردا فردا ہیں اُن کو اپنی ذات

میں جمع فرمائیں۔

قال الامام فخر الدين الرازي عليه الرحمة:

احتج العلماء بهذه الآية على ان رسولنا صلى الله

عليه وسلم افضل من جميع الانبياء عليهم السلام

انه تعالى لما ذكر الكل امر محمداً صلى الله

عليه وسلم ان يجمع من خصال العبودية والطاعة

كل الصفات التي كانت مفرقة فيهم باجمعهم .

(التفسير الكبير جلد ۵ صفحہ ۷۱-۷۰ دار الفکر بیروت)

قال العلامة السيد محمود آلوسی عليه

الرحمة: انه يتعين ان الاقتداء المأمور به ليس الا

في الاخلاق الفاضلة والصفات الكاملة كالعلم

والصبر والزهد وكثرة الشكر والتضرع ونحوها

ويكون في الآية دليل على انه صلى الله عليه

علامہ سید محمود آلوسی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: یہ بات متعین

ہے کہ جس اقتداء کا حضور اقدس ﷺ کو حکم دیا ہے وہ اخلاق

فاضلہ اور صفات کاملہ کی اقتداء ہے جیسے علم صبر زہد کثرت شکر

گریہ و زاری وغیرہ۔ اور اس آیت میں دلیل ہے کہ حضور

اقدس ﷺ قطعی طور پر تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں کیونکہ

اللہ تعالیٰ نے جو اوصاف اور فضائل ان انبیاء اور رسولوں کو عطا فرمائے ہیں ان کے حصول کا آپ کو حکم فرمایا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی عصمت کے پیش نظر یہ نہیں کہا جاسکتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان فضائل کو حاصل نہیں کیا بلکہ یہ ماننا ضروری ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ خصائص اور کمالات جو دیگر انبیاء و رسل میں جدا جدا تھے ان سب کو اپنی سیرت و کردار کا حصہ بنا لیا۔ اس لیے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح ہر نبی سے افضل ہوئے اسی طرح تمام انبیاء و رسل سے ان کے اجتماعی کمالات کے اعتبار سے افضل قرار پائے۔

وسلم افضل منهم قطعاً لتضمنها ان الله تعالى هدى اولئك الانبياء عليهم الصلوة والسلام الى فضائل الاخلاق وصفات الكمال وحيث امر رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يقتدى بهداهم جميعاً امتنع للعصمة ان يقال: انه لم يتمثل فلا بد ان يقال: انه عليه الصلوة والسلام قد امثل واتى بجميع ذلك وحصل تلك الاخلاق الفاضلة التي في جميعهم قطعاً كما انه افضل من كل واحد منهم۔ (روح المعاني جزو ۷ صفحہ ۲۱۷)

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

قُلْ لِّئِنْ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى أَنْ يَأْتُوا بِمِثْلِ هَذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا ○ (الاسراء: ۸۸)

اے حبیب مکرم! فرمادیں کہ اگر تمام انسان اور جن مل کر اس قرآن جیسی کتاب لانا چاہیں تو اس کی مثل کتاب نہیں لاسکتے اگرچہ وہ ایک دوسرے کے مددگار ہو جائیں ○

قُلْ فَاتُوا بِكِتَابٍ مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ هُوَ أَهْدَىٰ مِنْهُمَا أَتَّبِعُهُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ○ (القصص: ۴۹)

اے حبیب مکرم! تم فرماؤ کہ تم اللہ کی طرف سے کوئی ایسی کتاب لاؤ جو ان سے زیادہ ہدایت والی ہو میں اس کی پیروی کروں گا اگر تم سچے ہو۔

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ فَاتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهِ مُفْتَرِيَةٍ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ○ فَإِنْ لَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا أُنْزِلَ بِعِلْمِ اللَّهِ وَأَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَهَلْ أَنْتُمْ مُّسْلِمُونَ ○ (هود: ۱۳-۱۴)

کیا وہ کہتے ہیں کہ اُس نے قرآن کو گھڑ لیا اے حبیب! آپ فرمادیں کہ تم اس جیسی دس گھڑی ہوئی سورتیں لے کر آؤ اور تم اللہ کے علاوہ جس کو بلانے کی طاقت رکھتے ہو اُس کو بلاؤ اگر تم سچے ہو ○ پس اگر وہ تمہیں جواب نہ دیں تو اچھی طرح جان لو کہ یہ قرآن اللہ کے علم سے نازل کیا گیا ہے اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو کیا تم تسلیم کرنے والے ہو ○

وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ مِّنْ دُونِ اللَّهِ

اور اگر تمہیں شک ہے اس میں جو ہم نے اپنے بندہ خاص پر نازل فرمایا ہے تو اس کی مثل کوئی سورت لے کر آؤ اور اللہ کے سوا

ان کُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۖ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ۝ (البقرہ: ۲۳-۲۴)

اپنے تمام مددگاروں کو بھی بلاؤ اگر تم سچے ہو ۝ پس اگر تم نے ایسا نہ کیا اور ہرگز تم ایسا نہ کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے ۝

فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِثْلِهِ إِنْ كَانُوا صَادِقِينَ ۝ (الطور: ۳۳)

پس انہیں چاہیے کہ وہ اس کی مثل کوئی آیت ہی لائیں اگر وہ سچے ہیں ۝

قُلْ إِنِّي عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَكَذَّبْتُمْ بِهِ ۖ (الانعام: ۵۷)

اے محبوب! تم فرماؤ بے شک میں اپنے رب کی طرف سے واضح حجت پر ہوں اور تم نے اس کی تکذیب کی ہے۔

أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ ۖ (العنکبوت: ۵۱)

کیا ان کے لیے یہ کافی (معجزہ) نہیں کہ ہم نے آپ پر کتاب نازل فرمائی جو ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہے۔

وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ۖ وَمَا يَكْفُرُ بِهَا إِلَّا الْفَاسِقُونَ ۝ (البقرہ: ۹۹)

اور تحقیق ہم نے تمہاری طرح واضح نشانیاں اتاری ہیں اور اُس کا کفر نہیں کرتے مگر نافرمان لوگ ۝

يَأْتِيهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَهُمْ بُرْهَانٌ مِّن رَّبِّكُمْ ۖ (النساء: ۱۷۳)

اے لوگو! تحقیق تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے سراپا معجزہ آ گیا۔

فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ ۖ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ (یونس: ۱۶)

پس تحقیق میں نے اس سے پہلے تم میں زندگی گزاری ہے تو کیا تم عقل نہیں رکھتے ۝

احادیث مبارکہ

۳۸۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيٍّ إِلَّا أُعْطِيَ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ، وَإِنَّمَا الَّذِي أُوتِيَتْ وَحْيًا أَوْحَاهُ اللَّهُ إِلَيَّ، فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انبیاء کرام علیہم السلام میں سے ہر نبی کو اللہ تعالیٰ نے اس قدر معجزات عطا فرمائے جن کو دیکھ کر لوگ ایمان لائے، لیکن جو معجزہ مجھے دیا گیا وہ وحی (یعنی قرآن) ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کی ہے اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ قیامت کے دن میرے پیروکاروں کی تعداد سب سے زیادہ ہوگی۔

(صحیح بخاری، کتاب: فضائل القرآن، باب: کیف نزول الوحی، رقم الحدیث: ۴۹۸۱، وفی کتاب: الاعتصام بالکتاب والسنة، باب: قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: بعثت بجوامع الکلم، رقم الحدیث: ۷۲۷۴، دارالکتاب العربی، بیروت) (صحیح)

مسلم: کتاب الایمان: باب: وجوب الایمان برسالة نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم الی جمیع الناس: رقم الحديث: ۳۸۵
دارالکتاب العربی: بیروت) (مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۳۴۱: رقم الحديث: ۸۷۱۵: دارالکتب العلمیہ: بیروت) (مستکوة
المصابیح رقم الحديث: ۵۷۴۶)

۳۸۶- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: قَالَ لَمَّا
نَزَلَتْ (وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ) صَعِدَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّفَا، فَجَعَلَ يُنَادِي: يَا
بَنِي فِهْرٍ، يَا بَنِي عَدِيٍّ لِبُطُونِ قُرَيْشٍ حَتَّى اجْتَمَعُوا،
فَجَعَلَ الرَّجُلُ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَخْرُجَ أَرْسَلَ
رَسُولًا لِيَنْظُرَ مَا هُوَ، فَجَاءَ أَبُو لَهُبٍ وَقُرَيْشٌ، فَقَالَ:
أَرَأَيْتُكُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا بِالْوَادِي تُرِيدُ أَنْ تُغِيرَ
عَلَيْكُمْ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِي قَالُوا: نَعَمْ، مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ
إِلَّا صِدْقًا، قَالَ: فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيِ عَذَابٍ
شَدِيدٍ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ
جب یہ آیت نازل ہوئی: (وانذر عشیرتک الاقربین) تو نبی
مکرم ﷺ صفا پہاڑی پر چڑھے اور آپ نے ندا دی: اے بنو فہر!
اے بنو عدی! یہاں تک کہ وہ جمع ہو گئے پھر ان کوئی آدمی نہ پہنچ سکتا
تو وہ اپنے قاصد کو بھیج دیتا تا کہ وہ دیکھے کہ کیا معاملہ ہوا ہے۔ پس
ابولہب اور قریش آئے تو حضور نبی مکرم رسول ﷺ نے فرمایا
کہ تم بتاؤ کہ اگر میں تمہیں خبر دوں کہ وادی میں ایک لشکر ہے جو تم پر
ٹوٹنا چاہتا ہے تو کیا تم میری تصدیق کرو گے؟ انہوں نے کہا: ہاں!
ہم نے آپ کا جب بھی تجربہ کیا ہے تو آپ سچے نکلے۔ حضور
اقدس ﷺ نے فرمایا: پس میں تمہیں ایک بہت سخت عذاب سے
ڈرانے والا ہوں۔

(صحیح بخاری: کتاب: التفسیر: باب: قوله تعالى (وانذر عشیرتک الاقربین) رقم الحديث: ۴۷۷۰: دارالکتاب العربی:
بیروت) (صحیح مسلم: کتاب: الایمان: باب: فی قوله تعالى (وانذر عشیرتک الاقربین) رقم الحديث: ۵۰۸: دارالکتاب العربی:
بیروت) (سنن الترمذی: کتاب: تفسیر القرآن: باب: ومن سورة تبت یدا: رقم الحديث: ۳۳۶۳: دارالمعرفة: بیروت) (مسند احمد
رقم الحديث: ۲۸۵۴: صحیح ابن حبان رقم الحديث: ۶۵۵۰)

۳۸۷- عَنْ مُجَاهِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ
كَانَ يَقُولُ: اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، إِنْ كُنْتُ
لَا عَتَمِدُ بِكَبِدِي عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْجُوعِ، وَإِنْ
كُنْتُ لَا شُدَّ الْحَجَرَ عَلَى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ، وَلَقَدْ
قَعَدْتُ يَوْمًا عَلَى طَرِيقِهِمُ الَّذِي يَخْرُجُونَ مِنْهُ،
فَمَرَّ أَبُو بَكْرٍ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ، مَا
سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيُشْبِعَنِي، فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ، ثُمَّ مَرَّ بِي عُمَرُ،

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اس اللہ ذوالمجہد والعلیٰ کی قسم جس
کے سوا کوئی عبادت کے مستحق نہیں، میں بھوک کی وجہ سے اپنا جگر
زمین پر رکھ دیتا اور بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا
تھا۔ ایک دن میں اُس راستے میں بیٹھ گیا جس راستے سے لوگ نکلتے
تھے پس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ گزرے میں نے اُن سے کتاب
اللہ کی ایک آیت کے متعلق پوچھا اور میں نے صرف اس لیے پوچھا

تھا تا کہ وہ مجھے کھانا کھلائیں (یعنی میری کیفیت دیکھ کر)۔ پس وہ گزر گئے اور انہوں نے ایسا نہ کیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ گزرے تو میں نے اُن سے کتاب اللہ کی ایک آیت کے متعلق سوال کیا اور میں نے صرف اس لیے سوال کیا تھا تا کہ وہ مجھے کھانا کھلائیں، لیکن وہ بھی گزر گئے اور انہوں نے ایسا نہ کیا۔ پھر میرے پاس سے ابوالقاسم حضور محمد رسول اللہ ﷺ گزرے تو آپ نے جب مجھے دیکھا تو تبسم کناں ہو گئے اور آپ نے میرے دل کی بات کو جان لیا اور میرے چہرے کی کیفیت دیکھ کر پہچان گئے۔ پھر فرمایا: اے ابو ہریرہ! میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں حاضر ہوں! فرمایا: تو میں سرکار اقدس ﷺ کے پیچھے چلنے لگا۔ آپ اپنے کاشانہ اقدس میں داخل ہوئے اجازت لی اور مجھے اجازت عطا فرمائی۔ پس جب سرکار داخل ہوئے تو آپ نے دودھ کا ایک پیالہ پایا۔ فرمایا کہ یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ گھر والوں نے عرض کی کہ فلاں مرد یا فلاں عورت نے آپ کی خدمت میں ہدیہ بھیجا ہے۔ آقا کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں حاضر ہوں! فرمایا: اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں میرے پاس بلا کر لاؤ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل صفہ اہل اسلام کے مہمان تھے ان کا کوئی گھر بار نہیں تھا اور نہ ہی ان کے پاس مال تھا اور جب سرکار اقدس ﷺ اس کی خدمت میں صدقہ بھیجا جاتا تو حضور اقدس ﷺ اس میں سے کچھ تناول نہ فرماتے اور وہ صدقہ اہل صفہ کی طرف بھیج دیتے۔ اور جب کبھی ہدیہ پیش خدمت کیا جاتا تو خود بھی تناول فرماتے اور اُن کی طرف بھیج کر انہیں بھی اُس ہدیہ میں شریک فرماتے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ بات مجھ پر بڑی بھاری

فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللَّهِ مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيُشَبِّعَنِي فَمَرَّ فَلَمْ يَفْعَلْ، ثُمَّ مَرَّ بِي أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِينَ رَأَى بِي، وَعَرَفَ مَا فِي نَفْسِي وَمَا فِي وَجْهِی ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: الْحَقُّ وَمَضَى فَتَبِعْتُهُ، فَدَخَلَ فَاسْتَأْذَنَ، فَأَذِنَ لِي، فَدَخَلَ، فَوَجَدَ لَبَنًا فِي قَدَحٍ، فَقَالَ: مِنْ أَيْنَ هَذَا اللَّبَنُ قَالُوا: أَهْدَاهُ لَكَ فُلَانٌ أَوْ فُلَانَةٌ، قَالَ: أَبَا هُرَيْرَةَ قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: الْحَقُّ إِلَى أَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ لِي قَالَ: وَأَهْلُ الصُّفَّةِ أَضْيَافُ الْإِسْلَامِ، لَا يَأْوُونَ إِلَى أَهْلِ وَلَا مَالٍ وَلَا عَلَى أَحَدٍ، إِذَا آتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا إِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا، وَإِذَا آتَتْهُ هَدِيَّةٌ أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ وَأَصَابَ مِنْهَا وَأَشْرَكَهُمْ فِيهَا۔ فَسَأَلْتُهُ ذَلِكَ، فَقُلْتُ: وَمَا هَذَا اللَّبَنُ فِي أَهْلِ الصُّفَّةِ؟ كُنْتُ أَحَقُّ أَنَا أَنْ أُصِيبَ مِنْ هَذَا اللَّبَنِ شَرْبَةً أَتَقَوَّى بِهَا فَإِذَا جَاءُوا أَمَرَنِي، فَكُنْتُ أَنَا أُعْطِيهِمْ، وَمَا عَسَى أَنْ يَبْلُغَنِي مِنْ هَذَا اللَّبَنِ، وَلَمْ يَكُنْ مِنْ طَاعَةِ اللَّهِ وَطَاعَةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُدٌّ، فَاتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَأَقْبَلُوا، فَاسْتَأْذَنُوا، فَأَذِنَ لَهُمْ، وَأَخَذُوا مَجَالِسَهُمْ مِنَ الْبَيْتِ قَالَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: خُذْ فَأَعْطِهِمْ قَالَ: فَأَخَذْتُ الْقَدَحَ، فَجَعَلْتُ أُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرُوِي ثُمَّ يَرُدُّ عَلَى الْقَدَحِ، فَأُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرُوِي، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَى

الْقَدَحَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرَوْى ثُمَّ يَرُدُّ عَلَى الْقَدَحِ
حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ
رَوَى الْقَوْمُ كُلُّهُمْ، فَأَخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلَى يَدِهِ،
فَنَظَرَ إِلَيَّ فَتَبَسَّمَ، فَقَالَ: أَبَاهِرِ قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: بَقِيْتُ أَنَا وَأَنْتَ. قُلْتُ: صَدَقْتَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: أَقْعُدْ فَأَشْرَبْ فَقَعَدْتُ
فَشَرِبْتُ، فَقَالَ: اشْرَبْ فَشَرِبْتُ فَمَا زَالَ يَقُولُ:
اشْرَبْ حَتَّى قُلْتُ: لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَجِدُ
لَهُ مَسْلَكًا. قَالَ: فَأَرِنِي. فَأَعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ، فَحَمِدَ
اللَّهُ وَسَمَّ وَشَرَبَ الْفَضْلَةَ.

(صحيح بخارى' كتاب: الرقاق' باب: كيف كان
عيش النبی صلى الله عليه وسلم واصحابه' رقم الحديث:
٦٤٥٢) (وفى كتاب: الاطعمة' باب: قول الله تعالى (كلوا
من طيبت من رزقكم) رقم الحديث: ٥٣٧٥' دارالكتاب
العربي' بيروت) (سنن الترمذی' كتاب: القيامة والرقائق'
باب: ٣٦' رقم الحديث: ٢٤٧٧' دارالمعرفة' بيروت)
(صحيح ابن حبان رقم الحديث: ٦٥٣٥) (المستدرک جلد ٣
صفحه ٥٥٢' رقم الحديث: ٤٣٤٨) (مسند احمد جلد ٤
صفحه ٨٨١' رقم الحديث: ١٠٩٦٤) (دلائل النبوة
للبیهقي جلد ٦ صفحه ١٠١' حلية الاولياء جلد ١ صفحه
٣٣٨)

گزری اور میں نے کہا: اس دودھ کے پیالے کے ساتھ اہل صفہ کا کیا بنے گا اور میں اس بات کا زیادہ حقدار تھا کہ مجھے یہ دودھ پینے کو دیا جاتا تا کہ میں اس سے قوت حاصل کرتا لیکن اللہ جل مجدہ اور اُس کے رسول ﷺ کی اطاعت کے بغیر کوئی چارہ نہ تھا۔ پس میں اُن کے پاس گیا اور ان کو دعوت دی جس کو انہوں نے قبول کیا۔ پس انہوں نے اجازت طلب کی تو حضور اقدس ﷺ نے اُن کو اجازت مرحمت فرمائی تو وہ بیت مقدس میں اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے۔ آقا کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں حاضر ہوں! آپ نے فرمایا: یہ پیالہ پکڑو اور ان کو پلاؤ۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے پیالہ پکڑا اور میں ایک مرد کو دودھ پلاتا یہاں تک کہ وہ سیراب ہو جاتا پھر وہ پیالہ مجھے لوٹاتا تو میں اور مرد کو دیتا وہ پیتا یہاں تک کہ وہ سیراب ہو جاتا پھر وہ مجھے پیالہ لوٹاتا۔ پھر وہ مرد پیتا یہاں تک کہ وہ سیراب ہو جاتا پھر وہ مجھے لوٹا دیتا یہاں تک کہ تمام قوم سیراب ہو گئی اور حضور اقدس ﷺ نے پیالہ پکڑا اور دست انور پر رکھا۔ پھر میری طرف دیکھ کر تبسم فرمایا اور فرمایا: اے ابو ہریرہ! میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں حاضر ہوں! فرمایا: اب میں رہ گیا ہوں اور تم۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے سچ فرمایا۔ آپ نے فرمایا: بیٹھو اور پیو! پس میں بیٹھا اور میں نے پیا۔ آقا کریم ﷺ نے فرمایا: پیو! پس میں نے پیا۔ پس برابر حضور اقدس ﷺ فرماتے رہے: پیو! یہاں تک کہ میں نے عرض کی: نہیں! اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اب دودھ کا کوئی راستہ مجھ میں باقی نہیں۔ فرمایا: پھر مجھے دکھاؤ! پس میں نے وہ پیالہ خدمت اقدس میں پیش کیا۔ کریم آقا ﷺ نے اللہ کی حمد کی اور

اُس کا نام لیا اور باقی دودھ نوش فرمایا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی اور نبی مکرم ﷺ کے سامنے ایک چھاگل تھی آپ نے وضو فرمایا تو صحابہ کرام آپ کے ارد گرد آگئے تو حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا؟ عرض کی: ہمارے پاس نہ وضو کا پانی ہے نہ پینے کا صرف یہی پانی ہے جو آپ کے سامنے ہے۔ پس کریم آقا ﷺ نے اپنا دست مبارک اُس چھاگل میں رکھا تو پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان سے چشموں کی طرح ابلنے لگا پس ہم نے پانی پیا اور وضو کیا۔ حضرت سالم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر سے پوچھا کہ آپ کی تعداد کتنی تھی؟ انہوں نے کہا: اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ پانی ہمیں کافی ہو جاتا لیکن ہم پندرہ سو تھے۔

۳۸۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ . وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رِكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ . فَجَهِشَ النَّاسُ نَحْوَهُ فَقَالَ: مَا لَكُمْ؟ قَالُوا: لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْكَ . فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرِّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَثُورُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُونِ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قُلْتُ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: لَوْ كُنَّا مِثْلَ أَلْفٍ لَكَفَّانَا، كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِثْلَ مِثَّةٍ .

(صحیح بخاری: کتاب: المناقب: باب: علامات النبوة فی الاسلام: رقم الحدیث: ۳۵۷۶: دارالکتاب العربی: بیروت)
(صحیح بخاری: اطراف الحدیث: ۴۱۵۲-۴۱۵۳-۴۱۵۴-۴۸۴۰-۵۶۳۹) (سنن النسائي: کتاب: الطهارة: باب: الوضوء من الاناء: رقم الحدیث: ۷۷: دارالفکر: بیروت) (مسند احمد رقم الحدیث: ۱۴۵۶۲: صحیح ابن خزيمة رقم الحدیث: ۱۲۵: صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۶۵۴۲: سنن دارمی رقم الحدیث: ۲۷: مسند ابو یعلیٰ رقم الحدیث: ۲۱۰۷)

۳۸۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ، فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوُضُوءَ، فَلَمْ يَجِدُوهُ، فَاتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوُضُوءٍ، فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ الْإِنَاءِ يَدَهُ، وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّؤُوا مِنْهُ، قَالَ: فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ، حَتَّى تَوَاضَّؤُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ عصر کی نماز کا وقت آ گیا پس لوگوں نے وضو کے لیے پانی کو طلب کیا تو ان کو پانی نہ ملا پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس برتن میں ایک پانی لایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اُس برتن میں دست پاک رکھا اور لوگوں کو حکم دیا کہ اس برتن کے پانی سے وضو کریں۔ حضرت انس نے کہا: میں نے دیکھا کہ آپ کی انگلیوں کے نیچے سے پانی ابل رہا تھا حتیٰ کہ تمام لوگوں نے وضو کر لیا۔

(صحیح بخاری: کتاب: الوضوء: باب: التماس الوضوء اذا حانت الصلوة: رقم الحدیث: ۱۶۹: دارالکتاب العربی: بیروت)

(صحیح بخاری: اطراف الحديث: ۱۹۵-۲۰۰-۲۰۷۲-۲۰۷۳-۲۰۷۴-۲۰۷۵) (صحیح مسلم: کتاب: الفضائل: باب: فی معجزات النبی صلی اللہ علیہ وسلم: رقم الحديث: ۵۹۴۲) (سنن النسائی: کتاب: الطهارة: باب: الوضوء من الاناء: رقم الحديث: ۷۶) (دارالفکر: بیروت) (مسند الشافعی جلد ۲ صفحہ ۱۸۶) (صحیح ابن حبان رقم الحديث: ۶۵۳۹) (مسند احمد رقم الحديث: ۱۲۳۴۸) (موطا امام مالک جلد ۱ صفحہ ۳۲)

۳۹۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ الْآيَاتِ بَرَكَةً، وَأَنْتُمْ تَعُدُّونَهَا تَخْوِيفًا، كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَقَلَّ الْمَاءُ، فَقَالَ: اُطْلُبُوا فَضْلَةً مِنْ مَاءٍ، فَجَاؤُوا بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ قَلِيلٌ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ قَالَ: حَتَّى عَلَى الطُّهُورِ الْمُبَارَكِ، وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللَّهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ہم آیات و معجزات کو برکت شمار کرتے ہیں اور تم اُس کو ذرا وا شمار کرتے ہو، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ پانی کم ہو گیا۔ فرمایا: باقی ماندہ پانی تلاش کرو! پس وہ ایک برتن لے کر آئے جس میں تھوڑا سا پانی موجود تھا تو حضور اقدس ﷺ نے اپنے دست پاک کو برتن میں ڈالا پھر فرمایا: آؤ برکت والے پاک پانی کی طرف اور برکت درحقیقت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ پانی رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے اُبلنے لگا اور تحقیق جب حضور اقدس ﷺ کھانا تناول فرماتے تو ہم کھانے کی تسبیح سنا کرتے تھے۔

(صحیح بخاری: کتاب: المناقب: باب: علامات النبوة فی الاملام: رقم الحديث: ۳۵۷۹) (دارالکتاب العربی: بیروت) (سنن الترمذی: کتاب: المناقب: باب: فی آیات اثبات نبوة النبی صلی اللہ علیہ وسلم وما قد خصه اللہ عزوجل به: رقم الحديث: ۳۶۳۳) (دارالمعرفة: بیروت) (سنن النسائی: کتاب: الطهارة: باب: الوضوء فی الاناء: رقم الحديث: ۷۷) (دارالفکر: بیروت) (مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۶۹۶) (رقم الحديث: ۴۴۸۱) (سنن الدارمی: المقدمة: رقم الحديث: ۲۹-۳۰) (صحیح ابن حبان رقم الحديث: ۶۵۴۰) (مشکوۃ المصابیح رقم الحديث: ۵۹۱۰)

۳۹۱- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّهُمْ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِئَةٍ أَوْ أَكْثَرَ، فَنَزَلُوا عَلَى بَشَرٍ فَنَزَحُواهَا، فَاتَّوَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاتَى الْبَشَرَ وَقَعَدَ عَلَى شَفِيرِهَا، ثُمَّ قَالَ: ائْتُونِي بِدَلْوٍ مِنْ مَائِهَا، فَاتَى بِهِ فَبَصَقَ فِدْعًا، ثُمَّ قَالَ:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ حدیبیہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چودہ سو یا اس سے زائد افراد تھے پس وہ ایک کنویں پر اترے اور اُس کا سارا پانی نکال لیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے (اور پانی ختم ہونے کی شکایت کی) پس رسول اللہ ﷺ کنویں پر تشریف لائے اور اُس کی منڈیر پر بیٹھے اور فرمایا: میرے پاس پانی کا ایک ڈول

لاؤ! پس حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں پانی کا ڈول پیش کیا گیا تو آقا کریم ﷺ نے اپنا لعاب اقدس اُس میں ڈالا اور دعا فرمائی 'پھر فرمایا: اس کنویں کو کچھ دیر چھوڑ دو! (پھر اس سے اتنا کثیر پانی نکلا) کہ تمام صحابہ نے اپنے آپ کو اور اپنی سواریوں کو سیراب کر لیا، یہاں تک کہ وہ وہاں سے کوچ کر گئے۔

دَعَوْهَا سَاعَةً فَأَرَوْا أَنْفُسَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتَّى ارْتَحَلُوا .

(صحیح بخاری، کتاب: المغازی، باب: غزوة الحديبية، رقم الحديث: ۴۱۵۰-۴۱۵۱، وفي كتاب: المناقب، باب: علامات

النسوة في الاسلام، رقم الحديث: ۳۵۷۷، دار الكتاب العربي، بيروت) (مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۲۹۰، مشکوة المصابيح رقم الحديث: ۵۸۸۳)

حضرت عمران سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ حضور اقدس ﷺ ایک سفر پر روانہ ہوئے اور لوگوں نے آپ سے پیاس کی شکایت کی، آپ سواری سے اترے اور آپ نے فلاں کو بلایا، ابورجاء نے اُس کا نام لیا تھا اور عوف بھول گئے اور حضرت علی کو بلایا اور فرمایا: تم جاؤ اور پانی تلاش کرو! پس وہ دونوں گئے، ان کو ایک عورت ملی جس کے اونٹ پر پانی کی دو بڑی مشکیں تھیں۔ ان دونوں نے اُس سے کہا: پانی کہاں ہے؟ اس نے کہا: میں کل سے اس وقت تک اس پانی کی حفاظت کر رہی ہوں اور ہمارے گھر والے پیچھے ہیں۔ ان دونوں نے کہا: تب تم ہمارے ساتھ چلو! اُس نے کہا: کہاں تک؟ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس! اُس نے کہا: ان کے پاس جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ انہوں نے اپنا دین بدل لیا ہے۔ انہوں نے کہا: ہاں! وہی جن کا تو ارادہ کر رہی ہے، پس روانہ ہو۔ پھر وہ اس کو لے کر نبی مکرم ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو سارا واقعہ سنایا، پھر مسلمانوں نے اس عورت کو اس کے اونٹ سے اتارا اور نبی مکرم ﷺ نے برتن منگایا اور اُن بڑی مشکوں میں سے ایک کا منہ کھول کر برتن میں پانی انڈیلا۔ پھر اُن مشکوں کا منہ باندھ دیا، پھر اُس بڑی مشک کے نچلے حصہ کا منہ کھول

۳۹۲- عَنْ عُمَرَ بْنِ قُلَاصٍ قَالَ: سَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَكَى إِلَيْهِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ، فَنَزَلَ فَدَعَا قُلَانًا. كَانَ يُسَمِّيهِ أَبُو رَجَاءٍ نَسِيَهُ عَوْفٌ. وَدَعَا عَلِيًّا فَقَالَ: إِذْهَبَا فَاثْبَغِيَا الْمَاءَ فَاثْلُقَا، فَتَلَقِيَا أَمْرَةً بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ أَوْ سَطِيحَتَيْنِ مِنْ مَاءٍ عَلَى بَعِيرٍ لَهَا. فَقَالَا لَهَا: أَيْنَ الْمَاءُ؟ قَالَتْ: عَهْدِي بِالْمَاءِ أَمْسِ هَذِهِ السَّاعَةَ، وَنَفَرْنَا خُلُوفًا، قَالَا لَهَا: انْطَلِقِي إِذْنًا قَالَتْ: إِلَى أَيْنَ؟ قَالَا: إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: الَّذِي يُقَالُ لَهُ: الصَّابِيُّ؟ قَالَا: هُوَ الَّذِي تَعْنِينَ فَاثْلُقِي، فَجَاءَ بِهِمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَاهُ الْحَدِيثَ قَالَ: فَاسْتَزَلُّوْهَا عَنْ بَعِيرِهَا، وَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ، فَفَرَّغَ فِيهِ مِنْ أَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ أَوْ سَطِيحَتَيْنِ وَأَوْكَأَ أَفْوَاهَهُمَا، وَأَطْلَقَ الْعَزَالِيَّ وَنُودِيَ فِي النَّاسِ: اسْقُوا وَاسْتَقُوا فَسَقَى مَنْ شَاءَ، وَاسْتَقَى مَنْ شَاءَ وَكَانَ آخِرُ ذَلِكَ أَنْ أُعْطِيَ الَّذِي أَصَابَتْهُ الْجَنَابَةُ إِنَاءً مِنْ مَاءٍ، قَالَ: إِذْهَبْ فَافْرَغْهُ عَلَيْكَ وَهِيَ قَائِمَةٌ تَنْظُرُ

دیا اور لوگوں میں اعلان فرما دیا کہ خوب پانی پیو اور پلاؤ، جس نے جتنا چاہا پیا اور جتنا چاہا پلایا اور آخر میں اس شخص کو برتن سے پانی دیا گیا، جو جھبی تھا۔ آپ نے فرمایا: جاؤ اور اپنے اوپر پانی بہاؤ۔ اور وہ عورت کھڑی ہوئی دیکھ رہی تھی کہ اس کے پانی کے ساتھ کیا کیا جا رہا ہے اور اللہ جل مجدہ کی قسم! ان بڑی مشکوں سے پانی نکالا گیا اور ہمیں معلوم ہو رہا تھا کہ جب ان مشکوں سے پانی نکالنے کی ابتداء کی گئی تھی، ان میں اس سے بھی زیادہ پانی بھرا ہوا ہے۔ تب نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے (کھانے کی چیزوں کو) جمع کرو پھر اس کے لیے عجوہ کھجوریں، گندم، جو اور ستو وغیرہ جمع کر کے ان کو ایک پوٹلی میں باندھ دیا گیا اور اس کو اس کے اونٹ پر سوار کر دیا گیا اور اس پوٹلی کو اس کے سامنے رکھ دیا گیا، آپ نے اس عورت سے فرمایا: تم جانتی ہو کہ ہم نے تمہارے پانی سے کچھ کم نہیں کیا، لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں پانی پلایا ہے، پھر وہ عورت اپنے گھر والوں کے پاس پہنچی اور وہ اتنی دیر ان سے غائب رہی تھی۔ اس کے گھر والوں نے کہا: اے فلانہ! تم اتنی دیر کہاں رہی ہو؟ اس نے کہا: بہت تعجب خیز بات ہے مجھے دو آدمی ملے اور وہ مجھے اُس شخص کے پاس لے گئے جن کو صابی (دین بدلنے والا) کہا جاتا ہے۔ اس نے اس طرح اور اس طرح کیا اور اس نے اپنی درمیان والی انگلی اور شہادت کی انگلی سے زمین اور آسمان کی طرف اشارہ کر کے کہا: وہ اس کے اور اس کے درمیان لوگوں میں سب سے بڑا جادوگر ہے یا پھر وہ ضرور اللہ کا برحق رسول ہے اس کے بعد مسلمان اس کے ارد گرد مشرکین پر حملہ کرتے رہے لیکن اُس بستی پر حملہ نہیں کرتے تھے جس میں وہ عورت رہتی تھی، ایک دن اُس عورت نے اپنے لوگوں سے کہا: میرا خیال ہے کہ یہ مسلمان تم لوگوں کو دانستہ چھوڑ

إِلَى مَا يُفَعَّلُ بِمَائِهَا، وَإِيمُ اللَّهِ، لَقَدْ أَقْلَعَ عَنْهَا، وَإِنَّهُ لَيَخَيَّلُ إِلَيْنَا أَنَّهَا أَشَدُّ مِلَّةً مِنْهَا حِينَ ابْتَدَاءِ فِيهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْمَعُوا لَهَا فَجْمَعُوا لَهَا مِنْ بَيْنِ عَجْوَةٍ وَدَقِيقَةٍ وَسَوِيقَةٍ، حَتَّى جَمَعُوا لَهَا طَعَامًا، فَجَعَلُوهَا فِي ثَوْبٍ، وَحَمَلُوهَا عَلَى بَعِيرِهَا، وَوَضَعُوا الثَّوْبَ بَيْنَ يَدَيْهَا، فَقَالَ لَهَا: تَعْلَمِينَ مَا رَزَيْنَا مِنْ مَائِكَ شَيْنًا وَلَكِنَّ اللَّهَ هُوَ الَّذِي أَسْقَانَا. فَاتَتْ أَهْلَهَا وَقَدْ احْتَبَسَتْ عَنْهُمْ، قَالُوا: مَا حَبَسَكَ يَا فُلَانَةُ؟ قَالَتْ: الْعَجَبُ، لَقِينِي رَجُلَانِ فَذَهَبَا بِي إِلَى هَذَا الَّذِي يُقَالُ لَهُ الصَّابِيُّ، فَفَعَلَ كَذَا وَكَذَا، فَوَاللَّهِ إِنَّهُ لَا سَحْرَ النَّاسِ مِنْ بَيْنِ هَذِهِ وَهَذِهِ. وَقَالَتْ بِإِصْبَعِهَا الْوُسْطَى وَالسَّبَابِيَةَ. فَرَفَعَتْهُمَا إِلَى السَّمَاءِ تَعْنِي: السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ. أَوْ إِنَّهُ لَرَسُولُ اللَّهِ حَقًّا. فَكَانَ الْمُسْلِمُونَ بَعْدَ ذَلِكَ يُغِيرُونَ عَلَى مَنْ حَوْلَهَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، وَلَا يُصِيبُونَ الصِّرْمَ الَّذِي هِيَ مِنْهُ، فَقَالَتْ يَوْمًا لِقَوْمِهَا: مَا أَرَى أَنَّ هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ قَدْ يَدْعُونَكُمْ عَمَدًا فَهَلْ لَكُمْ فِي الْإِسْلَامِ؟ فَأَطَاعُوهَا فَدَخَلُوا فِي الْإِسْلَامِ.

رہے ہیں تو کیا تمہیں اسلام قبول کرنے میں کوئی رغبت ہے! تو ان لوگوں نے اس عورت کی اطاعت کی اور اسلام میں داخل ہو گئے۔

(صحیح بخاری: کتاب: التیمم: باب: الصعید الطیب وضوء المسلم: رقم الحديث: ۳۴۴: وفي كتاب: المناقب: باب: علامات النبوة في الاسلام: رقم الحديث: ۳۵۷۱: دار الكتاب العربي: بيروت) (صحیح مسلم: کتاب: المساجد: باب: قضاء الصلاة الفائتة استحباب تعجيل قضائها: رقم الحديث: ۱۵۶۳: دار الكتاب العربي: بيروت) (دلائل النبوة للبيهقي جلد ۴ صفحہ ۲۷۷-۲۷۹: دلائل النبوة لابی نعیم: رقم الحديث: ۳۲۰: مسند البزار: رقم الحديث: ۳۵۸۴: صحيح ابن خزيمة: رقم الحديث: ۹۸۷-۹۹۷: صحيح ابن حبان: رقم الحديث: ۱۳۰۱-۱۳۰۲: مصنف عبد الرزاق: رقم الحديث: ۲۰۵۳۷: مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱ صفحہ ۱۵۶: سنن دارمی: رقم الحديث: ۷۴۳: المعجم الكبير: رقم الحديث: ۲۷۷: سنن بیهقی جلد ۱ صفحہ ۳۲: شرح السنة: رقم الحديث: ۳۷۱۷: مسند ابو داؤد الطيالسی: رقم الحديث: ۸۵۷: مسند احمد: رقم الحديث: ۱۹۸۹۸: جامع المسانيد لابن الجوزی: رقم الحديث: ۵۸۳۸)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک کے سال میں نکلے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک تم کل ان شاء اللہ تعالیٰ تبوک کے چشمے پر پہنچو گے اور تم اس وقت پہنچو گے جب سورج خوب روشن ہو چکا ہوگا پس جو تم میں سے اُس کنویں کے پاس جائے تو وہ اُس کے پانی سے کچھ نہ لے یہاں تک کہ میں آ جاؤں! حضرت معاذ فرماتے ہیں کہ ہم وہاں پہنچے تو ہم سے پہلے دو مرد یہاں پہنچ چکے تھے اور چشمے میں اتنا پانی تھا جیسے جوتے کا ترم ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے اُن دو مردوں سے پوچھا کہ کیا تم نے پانی سے کچھ لیا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! تو آپ نے اس پر انہیں زجر و توبخ فرمائی اور جو اللہ نے چاہا وہ آپ نے اُن سے فرمایا۔ پھر صحابہ کرام نے اپنے چلوؤں کے ساتھ اُس پانی کو تھوڑا تھوڑا جمع کیا یہاں تک کہ وہ کچھ جمع ہو گیا پھر رسول اللہ ﷺ نے اُس پانی سے اپنے دست مبارک اور چہرہ انور کو دھویا اور پھر وہ پانی اُس میں لوٹا دیا۔ پس موسلا دھار پانی چشمے میں سے جاری ہو گیا یہاں تک کہ لوگوں نے اس سے پانی پیا۔ پھر حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:

۳۹۳- عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ غَزْوَةِ تَبُوكَ وَقَالَ: إِنَّكُمْ سَتَأْتُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ، عَيْنَ تَبُوكَ، وَإِنَّكُمْ لَنْ تَأْتَوْهَا حَتَّى يُضْحِيَ النَّهَارُ، فَمَنْ جَاءَهَا مِنْكُمْ فَلَا يَمَسَّ مِنْ مَائِهَا شَيْئًا حَتَّى آتِيَ فَجِئْنَاهَا وَقَدْ سَبَقْنَا إِلَيْهَا رَجُلَانِ، وَالْعَيْنُ مِثْلُ الشِّرَاكِ تَبْضُ بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ قَالَ: فَسَالَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ مَسَسْتُمَا مِنْ مَائِهَا شَيْئًا؟ قَالَا: نَعَمْ، فَسَبَّهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَهُمَا مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ قَالَ: ثُمَّ عَرَفُوا بِأَيْدِيهِمْ مِنَ الْعَيْنِ قَلِيلًا، قَلِيلًا، حَتَّى اجْتَمَعَ فِي شَيْءٍ قَالَ: وَغَسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ، ثُمَّ أَعَادَهُ فِيهَا، فَجَرَتِ الْعَيْنُ بِمَاءٍ مِنْهُمْ. حَتَّى اسْتَقَى النَّاسُ، ثُمَّ قَالَ: يُوشِكُ يَا مُعَاذُ أَنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ أَنْ تَرَى مَا هُنَا قَدْ مَلَأَ جَنَانًا.

عنقریب اے معاذ! اگر تیری عمر لمبی ہوئی تو تو دیکھے گا کہ یہ ساری جگہ باغات سے بھری ہوگی۔

(صحیح مسلم: کتاب: الفضائل: باب: فی معجزات النبی صلی اللہ علیہ وسلم: رقم الحدیث: ۵۹۴۸: دارالکتاب العربی: بیروت) (مسند احمد جلد ۹ صفحہ ۱۴۰: رقم الحدیث: ۲۲۷۰۳: دارالکتب العلمیہ) (صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۱۵۹۵: مؤطا امام مالک: کتاب: قصر الصلوٰۃ فی السفر: باب: الجمع بین الصلاتین فی الحضر والسفر: رقم الحدیث: ۳۳۴)

۳۹۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لَأُمِّ سُلَيْمٍ: لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا، أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ، فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ، ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا، فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بَعْضُهُ، ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدَيْ وَلَا تُسْنِي بَعْضُهُ، ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَذَهَبْتُ بِهِ، فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْسَلْتَكَ أَبُو طَلْحَةَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: بِطَعَامٍ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ: قُومُوا فَاَنْطَلِقُوا فَاَنْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ، حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَاخْبَرْتُهُ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا أُمِّ سُلَيْمٍ، قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ، وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نَطْعِمُهُمْ؟ فَقَالَتْ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَاَنْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلُمِّي يَا أُمِّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطالحہ نے حضرت ام سلیم سے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز میں نقابت محسوس کی ہے، لگتا ہے آپ کو بھوک لگی ہے، کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! پھر انہوں نے جو کچھ روٹیاں نکال کر ان کو اپنے دوپٹے میں لپیٹا اور ان کو میرے کپڑوں کے نیچے چھپا دیا اور کپڑے کا کچھ حصہ مجھ پر ڈال دیا، پھر مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیج دیا۔ حضرت انس کہتے ہیں: میں ان روٹیوں کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گیا، میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے چند اصحاب کے ساتھ مسجد میں تشریف فرما ہیں، میں ان کے پاس کھڑا ہو گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم کو ابوطالحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: چلو! حضرت انس کہتے ہیں: حضور اقدس ﷺ روانہ ہوئے اور میں ان کے آگے آگے چل پڑا، حتیٰ کہ میں نے حضرت ابوطالحہ کے پاس جا کر ان کو یہ خبر دی، حضرت ابوطالحہ نے کہا: اے ام سلیم! رسول اللہ ﷺ تو سب لوگوں کو لے کر آگے ہیں اور ہمارے پاس اتنا کھانا نہیں ہے کہ ان کو کھلا سکیں، انہوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ پھر حضرت ابوطالحہ نے آگے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ کا استقبال کیا، رسول اللہ ﷺ ان کے ساتھ آئے حتیٰ کہ وہ دونوں گھر میں داخل ہو گئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ام سلیم! جو

سُلَيْمٍ: مَا عِنْدَكَ فَآتَتْ بِذَلِكَ الْخُبْزِ، فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ، وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَأَادَمَتْهُ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ، ثُمَّ قَالَ إِنَّ ذَنْ لِعَشْرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَآكَلُوا حَتَّى خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ ذَنْ لِعَشْرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَآكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ ذَنْ لِعَشْرَةٍ فَآكَلِ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا.

کچھ تمہارے پاس ہے وہ لے آؤ! وہ جا کر اُن روٹیوں کو لے کر آئیں رسول اللہ ﷺ نے اُن روٹیوں کو توڑنے کا حکم دیا، سو ان کو توڑا گیا، حضرت اُم سلیم کے پاس گھی کا ایک کپہ تھا، وہ انہوں نے ان روٹیوں پر نچوڑ دیا، وہ سالن کے قائم مقام ہو گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے کچھ دعائیہ کلمات پڑھے اور جو اللہ ذوالمجید والعلیٰ نے چاہا وہ پڑھتے رہے، پھر آپ نے فرمایا: دس آدمیوں کو آنے کی اجازت دو! سو انہوں نے دس آدمیوں کو اجازت دی، انہوں نے کھانا کھایا حتیٰ کہ سیر ہو گئے اور پھر چلے گئے، پھر فرمایا: دس آدمیوں کو اجازت دو! پھر انہوں نے کھانا کھایا اور سیر ہو کر چلے گئے، آپ نے پھر فرمایا: دس آدمیوں کو اجازت دو! (یہ سلسلہ یونہی چلتا رہا) حتیٰ کہ پوری قوم کھا کر سیر ہو گئی اور اُن کی کل تعداد ستر یا اسی تھی۔

(صحیح بخاری، کتاب: المناقب، باب: علامات النبوة فی الاسلام، رقم الحديث: ۳۵۷۸، دارالكتاب العربی، بیروت)
(صحیح بخاری، اطراف الحديث: ۴۲۲-۵۳۸۱-۵۴۵۰-۶۶۸۸) (صحیح مسلم، کتاب: الاطعمة، باب: جاز استباعه غیرہ الی دار من یثق برضاه بذلك، رقم الحديث: ۵۲۸۴) (سنن الترمذی، کتاب: المناقب، باب: فی آیات اثبات نبوة النبی صلی اللہ علیہ وسلم وما خصه اللہ عز وجل به، رقم الحديث: ۳۶۳۰، دارالمعرفة، بیروت) (موطا امام مالک، کتاب: صفة النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحديث: ۱۷۷۱) (صحیح ابن حبان، رقم الحديث: ۶۵۳۴، مشکوٰۃ المصابیح، رقم الحديث: ۵۹۰۸)

۳۹۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا، فَاِنْكَفَأْتُ إِلَى أَمْرَاتِي، فَقُلْتُ: هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ؟ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا، فَاخْرَجْتُ إِلَى جَرَابَا فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ، وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنْتِ الشَّعِيرَ، فَفَرَعْتُ إِلَى فَرَاغِي، وَقَطَعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا، ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا، فَاِنْكَفَأْتُ إِلَى أَمْرَاتِي، فَقُلْتُ: هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ؟ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا، فَاخْرَجْتُ إِلَى جَرَابَا فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ، وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنْتِ الشَّعِيرَ، فَفَرَعْتُ إِلَى فَرَاغِي، وَقَطَعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا، ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب خندق کھودی گئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ میں شدید بھوک کے آثار دیکھے (کیونکہ آپ ﷺ کے بطن اقدس پر پتھر بندھے تھے) میں اپنی بیوی کے پاس گیا اور اس سے پوچھا: کیا تمہارے پاس کبوتری چیز ہے؟ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ میں شدید بھوک کے آثار دیکھے ہیں۔ اُس نے ایک تھیلا نکالا جس میں چار کلو ہو تھے اور ہمارے پاس ایک پالتو بکری تھی، میں نے اس بکری کو ذبح کیا اور میری بیوی نے آٹا پیسا، وہ بھی میرے ساتھ ساتھ فارغ ہو

وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: لَا تَفْضَحْنِي بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَنْ مَعَهُ، فَجِئْتُهُ فَسَارَرْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنَّا صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ كَانَتْ عِنْدَنَا، فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ، إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُورًا، فَحَيَّ هَلَا بِكُمْ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُنْزِلَنَّ بُرْمَتَكُمْ، وَلَا تَخْبِزَنَّ عَجِينَكُمْ حَتَّى آجِيَاءَ. فَجِئْتُ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدُمُ النَّاسَ حَتَّى جِئْتُ أُمْرَأَتِي، فَقَالَتْ: بِكَ وَبِكَ، فَقُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتِ، فَأَخْرَجَتْ لِي عَجِينًا فَبَصَقَ فِيهِ وَبَارَكَ، ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ: أَدْعُ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعِيَ، وَأَقْدَحِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوها وَهُمْ أَلْفٌ، فَأَقْسِمُ بِاللَّهِ لَقَدْ أَكَلُوا حَتَّى تَرَكَوْهُ وَانْحَرَفُوا، وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ، وَإِنَّ عَجِينَنَا لَيَخْبِزُ كَمَا هُوَ.

گئی، میں نے بکری کا گوشت کاٹ کر دیگچی میں ڈالا، پھر میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں جانے لگا تو میری بیوی نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کے سامنے شرمندہ نہ کرنا۔ میں آپ کے پاس پہنچا اور آپ سے سرگوشی میں عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم نے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع (چار کلو گرام) جو ہمیں لیے ہیں جو ہمارے پاس تھے آپ چند ساتھیوں کو لے کر ہمارے ہاں تشریف لائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے بلند آواز سے فرمایا: اے خندق والو! جابر نے تمہاری دعوت کی ہے! سو تم لوگ چلو۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تک میں نہ آؤں تم ہانڈی اتارنا نہ روٹی پکانا۔ پھر میں آیا اور رسول اللہ ﷺ بھی صحابہ کے ساتھ تشریف لائے۔ میں اپنی بیوی کے پاس گیا اس نے کہا: تمہاری ہی رسوائی ہوگی۔ میں نے کہا: میں نے وہی کیا ہے جو تم نے مجھ سے کہا تھا۔ پھر اس نے اپنا گندھا ہوا آٹا نکالا اور حضور اقدس ﷺ نے اُس میں لعابِ دہن ڈال دیا اور برکت کی دعا کی، پھر آپ نے ہماری دیگچی کا قصد کیا اور اُس میں لعابِ دہن ڈال کر برکت کی دعا کی، پھر فرمایا: ایک اور روٹی پکانے والی کو بلا لوجو تمہارے ساتھ مل کر روٹیاں پکائے دیگچی میں سے سالن نکالنا لیکن اُس کو نیچے نہ اتارنا۔ اس موقع پر ایک ہزار صحابہ تھے اللہ ذوالجود والعلیٰ کی قسم! ان سب نے کھانا کھایا اور بچا دیا اور جس وقت وہ واپس آ گئے تو ہماری دیگچی اسی طرح جوش کھا رہی تھی اور ہمارا گندھا ہوا آٹا اتنا ہی تھا اور اُس کی اسی طرح روٹیاں پک رہی تھیں۔

(صحیح بخاری، کتاب: المغازی، باب: غزوة الخندق، رقم الحديث: ۴۱۰۱-۴۱۰۲، وفي كتاب: الجهاد والسير، باب:

من تكلم بالفارسية والبطانة، رقم الحديث: ۳۰۷۰، دار الكتاب العربي، بيروت) (صحیح مسلم، کتاب: الاشربة، باب: جواز

استبعاہ غیرہ الی دار من یثق برضاه ذلك، رقم الحديث: ۵۳۱۵، دار الكتاب العربي) (مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۳۷۷، مشکوٰۃ

المصابیح رقم الحديث: ۵۸۷۷)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

۳۹۶- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ أُمَّ مَالِكٍ كَانَتْ تُهْدِي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُكَّةٍ لَهَا سَمْنًا، فَيَأْتِيهَا بَنُوهَا فَيَسْأَلُونَ الْأُذْمَ وَلَيْسَ عَنْدهُمْ شَيْءٌ، فَتَعْمِدُ إِلَى الَّذِي كَانَتْ تُهْدِي فِيهِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَجِدُ فِيهِ سَمْنًا، فَمَا زَالَ يُقِيمُ لَهَا أُذْمَ بَنَتِهَا حَتَّى عَصَرَتْهُ، فَاتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: عَصَرْتِهَا، قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: لَوْ تَرَكَتِهَا مَا زَالَ قَائِمًا.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ام مالک رضی اللہ عنہا، نبی مکرم ﷺ کو ایک کچی میں گھی بھیجا کرتی تھیں، ان کے بیٹے آکر ان سے سالن مانگتے، ان کے پاس کوئی چیز نہیں ہوتی تھی، تو جس کچی میں وہ نبی کریم ﷺ کے لیے گھی بھیجتی تھیں اس میں ان کو گھی مل جاتا، ان کے گھر میں سالن کا مسئلہ اس طرح حل ہوتا رہا، حتیٰ کہ انہوں نے ایک دن کچی کو نچوڑ لیا، پھر وہ نبی مکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ نے فرمایا: تم نے کچی کو نچوڑ لیا؟ انہوں نے کہا: جی! آپ نے فرمایا: اگر تم اس کو اسی طرح رہنے دیتیں تو اس سے (گھی) اسی طرح ملتا رہتا۔

(صحیح مسلم، کتاب: الفضائل، باب: فی معجزات النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: ۵۹۴۵، دارالکتاب العربی، بیروت) (مسند احمد جلد ۶ صفحہ ۱۵۰، رقم الحدیث: ۱۵۰۴۱) (مشکوٰۃ المصابیح رقم الحدیث: ۵۹۰۷)

۳۹۷- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَطْعِمُهُمْ فَأَطَعَمَهُ شَطْرَ وَسْقٍ شَعِيرٍ، فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَأْكُلُ مِنْهُ وَأَمْرَأَتُهُ وَضَيْفُهُمَا، حَتَّى كَالَهُ، فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَوْ لَمْ تَكُلْهُ لَأَكَلْتُمُ مِنْهُ، وَلَقَامَ لَكُمْ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی مکرم ﷺ کی خدمت میں آکر کچھ کھانا طلب کیا، آپ نے اس کو نصف وسق (ایک سو بیس کلوگرام) جو دے دیئے، وہ شخص اسکی بیوی اور ان کے مہمان وہ جو کھاتے رہے یہاں تک کہ ایک دن انہوں نے ان کو ماپ لیا، پھر وہ نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: اگر تم اس کو نہ ماپتے تو تم وہ جو کھاتے رہتے اور وہ جو یونہی باقی رہتے۔

(صحیح مسلم، کتاب: الفضائل، باب: فی معجزات النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: ۵۹۴۶، دارالکتاب العربی، بیروت) (مشکوٰۃ المصابیح، باب: المعجزات، رقم الحدیث: ۵۹۴۱)

۳۹۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرَاتٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَدْعُ اللَّهَ فِيهِنَّ بِالْبَرَكَاتِ فَضَمَّهِنَّ ثُمَّ دَعَا لِي فِيهِنَّ بِالْبَرَكَاتِ، فَقَالَ: خُذْهُنَّ وَاجْعَلْهُنَّ فِي مَزْوَدِكَ هَذَا، كُلَّمَا أَرَدْتَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَادْخُلْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی مکرم ﷺ کی بارگاہ میں چند کھجوروں کے ساتھ حاضر ہوا اور میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! ان کھجوروں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے برکت کی دعا فرمائیں۔ آقا کریم ﷺ نے وہ کھجوریں لیں اور میرے لیے ان کھجوروں کے بارے میں برکت کی دعا

فِيهِ يَدَكَ فَخُذْهُ وَلَا تَنْشُرْهُ نَشْرًا، فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذَلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَسْقٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَكُنَّا نَأْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ وَكَانَ لَا يُفَارِقُ حَقْوِي حَتَّى كَانَ يَوْمُ قَتْلِ عُثْمَانَ فَإِنَّهُ انْقَطَعَ. رواه الترمذی (قال ابو عیسیٰ: هذا حدیث حسن)۔

(سنن الترمذی، کتاب: المناقب، باب: مناقب ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: ۳۸۳۹، دارالمعرفۃ، بیروت) (مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۳۵۲، صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۶۵۳۲، مسند ابن راہویہ رقم الحدیث: ۳، الخصائص الکبریٰ جلد ۲ صفحہ ۸۵، سیر اعلام النبلاء جلد ۲ صفحہ ۶۳۱، البدایہ والنہایہ جلد ۶ صفحہ ۱۱۷)

۳۹۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَوْ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ شَكَ الْأَعْمَشُ قَالَ: لَمَّا كَانَ غَزْوَةُ تَبُوكَ، أَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ أَذْنَتْ لَنَا فَنَحْرَنَا نَوَاضِحًا فَآكَلْنَا وَادَّهَنَّا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ، إِفْعَلُوا قَالَ: فَجَاءَ عُمَرُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَذْنَتْ لَنَا فَنَحْرَنَا قُلْ الظَّهْرُ وَلَكِنْ ادْعُهُمْ بِفَضْلِ أَرْوَادِهِمْ، ثُمَّ ادْعُ اللَّهَ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ، لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ فِي ذَلِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ قَالَ: فَدَعَا يَنْطَعِ فَبَسَطَهُ، ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ أَرْوَادِهِمْ قَالَ: فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِكَفِّ ذُرَّةٍ قَالَ: وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكَفِّ تَمْرٍ قَالَ: وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكَسْرَةٍ حَتَّى اجْتَمَعَ عَلَى النَّطْعِ مِنْ

فرمائی اور فرمایا: انہیں پکڑو اور ان کو اپنے اس توشہ دان میں رکھو جب تم چاہو کہ اس میں سے کچھ لو تو اپنا ہاتھ ڈال کر اس میں سے نکال لیا کرو لیکن توشہ دان نہ انڈیلنا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اُس میں سے اتنی اور اتنی وسق کھجوریں اللہ عزوجل کے راستہ میں دیں (وسق ۶۰ صاع کا ہوتا ہے اور ایک صاع تقریباً ۴ کلو کا، تو ایک وسق میں ۲۴۰ کلو کھجوریں ہیں) پس ہم بھی اُس میں سے کھاتے اور لوگوں کو بھی کھلاتے اور وہ توشہ دان میرے پہلو سے بندھا رہتا یہاں تک کہ جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو وہ توشہ دان مجھ سے منقطع ہو گیا۔ (بعض روایات میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ۲۰۰ وسق یعنی ۲۸۰۰۰ کلو کھجوریں اُس سے نکالیں۔) (امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے)

حضرت ابو ہریرہ یا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ غزوہ تبوک کے سفر میں لوگوں کو سخت بھوک لگی تھی، صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر آپ ہمیں اجازت دیں تو ہم پانی پلانے والے اونٹوں کو ذبح کر کے کھالیں اور چربی کا تیل بنالیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اجازت عطا فرمادی۔ اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! اگر آپ نے ایسا کیا تو سواریاں کم ہو جائیں گی، البتہ آپ لوگوں کا بچا ہوا کھانا منگوالیں اور اس پر برکت کی دعا کریں، اللہ تعالیٰ سے اُمید ہے کہ وہ برکت عطا فرمائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے اور ایک چمڑے کا دسترخوان بچھا دیا، پھر لوگوں کا بچا ہوا کھانا منگوا یا، کوئی شخص اپنی ہتھیلی میں جو اور کوئی کھجوریں اور کوئی روٹی کے ٹکڑے لیے چلا آ رہا تھا، یہ سب چیزیں مل کر بہت تھوڑی

مقدار میں جمع ہوئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے برکت کی دعا فرمائی پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب اپنے اپنے برتنوں میں کھانا بھر لیں چنانچہ تمام لوگوں نے اپنے اپنے برتن بھر لیے یہاں تک کہ لشکر کے تمام برتن بھر گئے اور سب نے مل کر کھانا کھایا اور سیر ہو گئے اور کھانا پھر بھی بچ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور یہ کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اور جو شخص بھی اس کلمہ پر یقین کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا وہ شخص جنتی ہوگا۔

ذَلِكَ شَيْءٌ يَسِيرٌ قَالَ: فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ: خُذُوا فِي أَوْعِيَتِكُمْ قَالَ: فَاخْذُوا فِي أَوْعِيَتِهِمْ حَتَّى مَا تَرَكُوا فِي الْعَسْكَرِ وَغَاءً إِلَّا مَلَأُوهُ قَالَ: فَاکْلُوا حَتَّى شَبِعُوا وَفَضِلْتُ فَضْلَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ، لَا يَلْقَى اللَّهُ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍ، فَيُحْجَبَ عَنِ الْجَنَّةِ.

(صحیح مسلم: کتاب: الایمان، باب: الدلیل علی ان من مات علی التوحید دخل الجنة قطعاً رقم الحدیث: ۲۷) (مسند احمد جلد ۵ صفحہ ۳۰ رقم الحدیث: ۱۱۳۷۸) (صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۶۵۳۰ مشکوٰۃ المصابیح رقم الحدیث: ۵۹۱۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نکاح فرمایا پھر اپنی اہلیہ کے پاس تشریف لے گئے اور میری والدہ ام سلیم نے صیس (فالودہ) تیار کیا اور ایک برتن میں رکھا اور فرمایا: اے انس! اس کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤ اور عرض کرو کہ یہ میری والدہ نے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے اور وہ آپ کی بارگاہ میں سلام عرض کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ یا رسول اللہ! یہ آپ کے لیے ہماری طرف سے بہت تھوڑا سا ہدیہ ہے (اسے قبول فرمائیں)۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں وہ فالودہ لے کر حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میری والدہ آپ کو سلام پیش کرتی ہیں اور عرض کرتی ہیں کہ یہ آپ کے لیے ہماری طرف سے قلیل سا ہدیہ ہے۔ فرمایا: رکھ دو! پھر فرمایا: فلاں اور فلاں اور فلاں اور جس کو تو ملے اس کو میرے پاس بلاؤ اور مردوں کے نام بھی لیے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ جس کا حضور اقدس ﷺ نے نام لیا میں نے اس کو بھی بلایا اور جس کو میں ملا

۴۰۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ بِأَهْلِيهِ، قَالَ فَصَنَعَتْ أُمِّي أُمُّ سُلَيْمٍ حَيْسًا، فَجَعَلَتْهُ فِي تَوْرٍ، فَقَالَتْ: يَا أَنَسُ إِذْهَبْ بِهَذَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْ بَعَثْتُ بِهَذَا إِلَيْكَ أُمِّي وَهِيَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ، وَتَقُولُ: إِنَّ هَذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: فَذَهَبْتُ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: إِنَّ أُمِّي تُقْرِئُكَ السَّلَامَ، وَتَقُولُ: إِنَّ هَذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ: ضَعُوهُ، ثُمَّ قَالَ: إِذْهَبْ فَادْعُ لِي فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا وَمَنْ لَقِيتُ وَسَمِي رَجُلًا، قَالَ: فَدَعَوْتُ مَنْ سَمِي وَمَنْ لَقِيتُ، قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: عَدَدُكُمْ كَمْ كَانُوا؟ قَالَ: زُهَاءُ ثَلَاثَ مِائَةٍ قَالَ: وَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَنَسُ

هَاتِ بِالتَّوْرِ قَالَ: فَدَخَلُوا حَتَّى امْتَلَأَتِ الصُّفَّةُ
وَالْحُجْرَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيَتَحَلَّقُ عَشْرَةُ عَشْرَةٍ وَلَيَأْكُلُ كُلُّ إِنْسَانٍ مِمَّا يَلِيهِ
قَالَ فَاكُلُوا حَتَّى شَبِعُوا قَالَ: فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ
وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ حَتَّى أَكَلُوا كُلُّهُمْ
قَالَ قَالَ لِي: يَا أَنَسُ ارْفَعْ قَالَ: فَرَفَعْتُ فَمَا أَدْرِي
حِينَ وَضَعْتُ كَانَ أَكْثَرُ أَمْ حِينَ رَفَعْتُ . (واللفظ
للترمذی)

اُس کو بھی بلایا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس سے پوچھا
کہ تمہاری تعداد کتنی تھی؟ فرمایا: ۳۰۰ افراد تھے اور رسول اللہ ﷺ
نے مجھ سے (یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے) فرمایا: اے انس!
وہ برتن لاؤ۔ پھر صحابہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے یہاں تک کہ
حجرہ مبارک اور صفہ بھر گیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دس
دس کے حلقے بنا لو اور ہر انسان اپنے آگے سے کھائے۔ راوی کہتے
ہیں: پس انہوں نے کھایا یہاں تک کہ سیر ہو گئے پھر وہ گروہ چلا گیا
اور دوسرا گروہ داخل ہوا یہاں تک کہ تمام لوگوں نے اس میں سے
کھا لیا۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: اے انس! اسے اٹھا لو۔
حضرت انس فرماتے ہیں: میں نے اُسے اٹھایا اور مجھے معلوم نہ ہوا
کہ رکھتے وقت فالودہ زیادہ تھا یا اٹھاتے وقت زیادہ تھا۔

(صحیح بخاری: کتاب: النکاح: باب: الهدیۃ للعروس: رقم الحدیث: ۵۱۶۳) (صحیح مسلم: کتاب: النکاح: باب: زواج
زینب بنت جحش: رقم الحدیث: ۳۴۹۳) (سنن الترمذی: کتاب: تفسیر القرآن: باب: ومن سورۃ الاحزاب: رقم الحدیث:
۳۲۱۸) (سنن النسائی: کتاب: النکاح: باب: الهدیۃ لمن عرس: رقم الحدیث: ۳۳۸۷)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (حضرت جابر
کے والد) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے اور ان پر قرض تھا
تو میں نے نبی مکرم ﷺ سے مدد طلب کی کہ آپ میرے قرض
خواہوں سے میرے قرض میں کمی کرائیں تب نبی مکرم ﷺ نے
ان سے میرے قرض میں کمی طلب کی وہ نہیں مانے۔ پھر نبی مکرم ﷺ نے
مجھ سے فرمایا: جاؤ! ہر قسم کی کھجوروں کا الگ الگ ڈھیر لگا دو جوہ
کا الگ ڈھیر لگاؤ اور عدق زید کا الگ ڈھیر ہو پھر مجھے اطلاع دو۔ سو
میں نے اس طرح کیا پھر نبی مکرم ﷺ کو بلایا آپ کھجوروں کے
سب سے بلند ڈھیر اور متوسط ڈھیر پر بیٹھ گئے پھر آپ نے فرمایا:
اب تم قرض خواہوں کو ناپ ناپ کر دیتے رہو پس میں اُن کو ناپ
ناپ کر دیتا رہا حتیٰ کہ میں نے اُن کا پورا قرض ادا کر دیا اور وہ تمام

۴۰۱- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: تُوْفِيَ عَبْدُ
اللَّهِ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَاسْتَعْنَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى غُرْمَانِهِ أَنْ يَضَعُوا مِنْ دَيْنِهِ فَطَلَبَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَفْعَلُوا فَقَالَ لِي
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذْهَبْ فَصَنِّفْ تَمْرَكَ
أَصْنَافًا الْعَجْوَةَ عَلَى حِدَةٍ وَعَدْقُ زَيْدٍ عَلَى حِدَةٍ .
ثُمَّ أَرْسِلْ إِلَيَّ: فَفَعَلْتُ ثُمَّ أَرْسَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ عَلَى أَعْلَاهُ أَوْ فِي وَسْطِهِ
ثُمَّ قَالَ: كُلْ لِلْقَوْمِ فَكَلَّتُهُمْ حَتَّى أَوْفَيْتُهُمُ الَّذِي لَهُمْ
وَبَقِيَ تَمْرِي كَأَنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ شَيْءٌ .

کھجوریں اُسی طرح باقی رہیں گویا کہ اُن میں سے کچھ بھی کم نہ ہوئی تھیں۔

(صحیح بخاری: کتاب: البیوع، باب: الکیل علی البائع والمعطی، رقم الحدیث: ۲۱۲۷، دارالکتاب العربی، بیروت)
(صحیح بخاری: اطراف الحدیث: ۲۳۹۵-۲۳۹۶-۲۴۰۵-۲۶۰۱-۲۷۰۹-۲۷۸۱-۳۵۸۰-۴۰۵۳-۶۲۵۰) (سنن النسائی: کتاب: الوصایا، باب: قضاء الدین قبل المیراث، رقم الحدیث: ۳۶۳۶-۳۶۳۷-۳۶۳۸-۳۶۳۹، دارالفکر، بیروت) (سنن ابوداؤد: کتاب: الوصایا، باب: ما جاء فی الرجل یموت وعلیه دین، رقم الحدیث: ۲۸۸۳، دارالسلام، ریاض) (سنن ابن ماجہ: کتاب: الصدقات، باب: اداء الدین عن المیت، رقم الحدیث: ۲۴۳۴، دارالسلام، ریاض)

۴۰۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً، فَأَرَاهُمْ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ مَرَّتَيْنِ . متفق عليه .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اہل مکہ نے حضور نبی مکرم ﷺ سے معجزہ دکھانے کا مطالبہ کیا تو آپ ﷺ نے انہیں دو مرتبہ چاند کے ٹکڑے کر کے دکھائے۔

(صحیح بخاری: کتاب: المناقب، باب: سوال المشرکین ان یریہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم آیۃ فاراہم انشقاق القمر، رقم الحدیث: ۳۴۳۷) (صحیح مسلم: کتاب: صفات المنافقین واحکامہم، باب: انشقاق القمر، رقم الحدیث: ۲۸۰۰) (سنن الترمذی: کتاب: تفسیر القرآن، باب: من سورة القمر، رقم الحدیث: ۳۲۸۵) (سنن النسائی کبریٰ رقم الحدیث: ۱۵۵۲، مسند احمد رقم الحدیث: ۳۵۸۳، صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۶۴۹۵، المستدرک رقم الحدیث: ۳۷۸۵، مسند البزار رقم الحدیث: ۱۸۰۱، مسند ابو یعلیٰ رقم الحدیث: ۲۹۲۹، المعجم الکبیر رقم الحدیث: ۱۵۵۹، مسند الطیالسی رقم الحدیث: ۲۸۰)

۴۰۳- عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوحَى إِلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمْ يُصَلِّ الْعَصْرَ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ اِنَّ عَلِيًّا كَانَ فِي طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُولِكَ فَارْدُدْ عَلَيْهِ الشَّمْسَ قَالَتْ اَسْمَاءُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: فَرَأَيْتَهَا غَرَبَتْ وَرَأَيْتَهَا طَلَعَتْ بَعْدَ مَا غَرَبَتْ .

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ پر وحی نازل ہو رہی تھی اور آپ ﷺ کا سر اقدس حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود میں تھا، وہ عصر کی نماز نہ پڑھ سکے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ حضور نبی مکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! علی تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھا، اس پر سورج لوٹا دے۔ حضرت اسماء فرماتی ہیں: میں نے اسے غروب ہوتے ہوئے بھی دیکھا اور غروب ہونے کے بعد دوبارہ طلوع ہوتے ہوئے بھی دیکھا۔

(المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث: ۳۹۰، مجمع الزوائد جلد ۸ صفحہ ۲۹۷، میزان الاعتدال جلد ۵ صفحہ ۲۰۵، فتح

الباری جلد ۶ صفحہ ۲۲۲ البدایہ والنہایہ لابن کثیر جلد ۶ صفحہ ۸۳ الشفاء جلد ۱ صفحہ ۴۰۰ الخصائص الکبریٰ جلد ۲ صفحہ ۱۳۷ السیرۃ الحلبیہ جلد ۲ صفحہ ۱۰۳ مشکل الآثار للامام الطحاوی جلد ۲ صفحہ ۹ شرح مسلم للنووی جلد ۱۲ صفحہ ۵۲ الجامع لاحکام القرآن للقرطبی جلد ۱۵ صفحہ ۱۹۷)

۴۰۴- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الْهَدِيَّةَ وَلَا يَقْبَلُ الصَّدَقَةَ فَأَهْدَتْ لَهُ امْرَأَةٌ مِنْ يَهُودٍ خَبِيرَ شَاةٍ مَضْلِيَّةً فَتَنَاولَ مِنْهَا وَتَنَاولَ مِنْهَا بَشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ ثُمَّ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذِهِ تُخْبِرُنِي أَنَّهَا مَسْمُومَةٌ فَمَاتَ بَشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ فَقَالَتْ إِنْ كُنْتُ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ شَيْءٌ.

حضرت ابو سلمہ بیان کرتے ہیں کہ نبی مکرم ﷺ تختے کو تناول فرما لیتے لیکن صدقہ قبول نہ فرماتے خبیر کے ربے والے یہودیوں میں سے ایک عورت نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں بھیجی ہوئی بکری ہدیہ پیش کی۔ آپ نے اسے کھانا شروع کیا آپ کے ہمراہ بشر بن براء نے بھی کھانا شروع کیا۔ پھر نبی مکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک اٹھا لیا اور فرمایا: اس گوشت نے مجھے بتایا کہ اس میں زہر ملا ہوا ہے بشر تو فوت ہو گئے نبی مکرم ﷺ نے اس عورت کی طرف پیغام بھیجا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ اس عورت نے جواب دیا کہ اگر آپ نبی ہیں تو آپ کو کوئی چیز نقصان نہ دے گی۔

(سنن الدارمی 'المقدمة' باب: ما اکرم الله عز وجل به النبي صلى الله عليه وسلم من كلام الموتى' رقم الحديث: ۶۸) (وعن ابی هريرة رواه ابو داود في كتاب: الديات' باب: من قتل بعد اخذ الدية' رقم الحديث: ۴۵۱۲ 'دار السلام' رياض) (المستدرک رقم الحديث: ۴۹۶۷ سنن کبریٰ للبیہقی رقم الحديث: ۱۵۷۸۴ المعجم الکبیر رقم الحديث: ۱۲۰۲ الادب المفرد رقم الحديث: ۲۴۳)

۴۰۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَجْعَلُ لَكَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ فَإِنَّ لِي غُلَامًا تَجَارًا قَالَ: إِنْ شِئْتَ قَالَ: فَعَمِلْتُ لَهُ الْمِنْبَرَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ الَّذِي صَنَعَ فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِي كَانَ يَخْطُبُ عَنْهَا حَتَّى كَادَتْ أَنْ تَنْشَقَّ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک انصاری عورت نے حضور نبی مکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے تشریف فرما ہونے کے لیے کوئی چیز نہ بنوا دوں؟ کیونکہ میرا غلام نجار یعنی بڑھئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو (تو بنوا دو)۔ اس عورت نے آپ ﷺ کے لیے منبر بنوا دیا۔ جمعہ کا دن آیا تو حضور نبی مکرم ﷺ اسی منبر پر تشریف فرما ہوئے جو تیار کیا گیا تھا پس وہ کھجور کا تنا جس کے پاس حضور اقدس ﷺ خطاب فرماتے تھے چبھنے لگ گیا یہاں تک کہ قریب

تھا کہ وہ پھٹ جاتا۔ یہ دیکھ کر حضور نبی اکرم ﷺ منبر سے اتر آئے اور کھجور کے ستون کو گلے سے لگا لیا، ستون اس بچہ کی طرح رونے لگا جسے تھکی دے کر چپ کرایا جاتا ہے یہاں تک کہ اسے سکون آ گیا۔

(صحیح بخاری، کتاب: البیوع، باب: النجار، رقم الحديث: ۱۹۸۹، وفي كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الاسلام، رقم الحديث: ۳۳۹۱-۳۳۹۲، وفي كتاب: المساجد، باب: الاستعانة بالنجار والصناع في اعراد المنبر والمسجد، رقم الحديث: ۴۳۸) (سنن الترمذی، کتاب: المناقب، رقم الحديث: ۳۶۲۷) (سنن النسائی، کتاب: الجمعة، باب: مقام الامام في الخطبة، رقم الحديث: ۱۳۹۶) (سنن ابن ماجه، کتاب: اقامة الصلوة والسنة فيها، باب: ما جاء في بدء شأن المنبر، رقم الحديث: ۱۴۱۴) (مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۲۲۶، سنن الدارمی رقم الحديث: ۴۲، صحيح ابن حبان رقم الحديث: ۶۵۰۶، مسند شافعی جلد ۱ صفحہ ۶۵)

قال الامام البيهقي عليه الرحمة: عن عمرو بن يخلو السرحي عن الشافعي رضي الله عنه قال: ما اعطى الله نبيا ما اعطى سيدنا محمداً صلى الله عليه وسلم؟ فقلت اعطى عيسى عليه السلام احياء الموتى فقال: اعطى سيدنا محمداً صلى الله عليه وسلم حين الجذع التي كان يخطب الى جنبه هيئ له المنبر حن الجذع حتى سمع صوته فهذا اكبر من ذلك .

امام بیہقی علیہ الرحمة فرماتے ہیں: حضرت عمرو بن ابی یخلو بیان کرتے ہیں کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو وہ کچھ عطا فرمایا ہے جو کسی اور نبی کو عطا نہیں فرمایا۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مردوں کو زندہ کرنے کا معجزہ عطا فرمایا۔ امام شافعی نے جواب دیا: حضرت محمد ﷺ کو کھجور کا وہ تنا عطا فرمایا گیا جس کے ساتھ آپ ﷺ ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے لیے منبر تیار کیا گیا تو وہ کھجور کا تنارو نے لگا یہاں تک کہ اس کے رونے کی آواز سنی گئی اور یہ اس سے بڑا معجزہ ہے۔

(دلائل النبوة جلد ۶ صفحہ ۶۸)

۴۰۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: بِمَا أَعْرِفُ أَنَّكَ نَبِيٌّ؟ قَالَ: إِنْ دَعَوْتُ هَذَا الْعِذْقَ مِنْ هَذِهِ النَّخْلَةِ، أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَدَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتَّى سَقَطَ إِلَى

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی حضور نبی مکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: مجھے کیسے علم ہوگا کہ آپ نبی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں کھجور کے اس درخت کے اس گچھے کو بلاؤں تو کیا ٹوگوا ہی دے گا کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ پھر آپ ﷺ نے اسے بلایا تو وہ درخت سے اترنے لگا یہاں تک کہ حضور نبی مکرم

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: إِرْجِعْ، فَعَادَ، فَاسْلَمَ الْأَعْرَابِيُّ.

ﷺ کے قدموں میں آگرا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: واپس چلے جاؤ! تو وہ واپس چلا گیا اس اعرابی نے یہ دیکھ کر اسلام قبول کر لیا۔

لیا۔

(سنن الترمذی: کتاب: المناقب، باب: فی آیات اثبات نبوة النبی صلی اللہ علیہ وسلم وما قد حصه اللہ عز وجل: رقم الحديث: ۳۶۲۸) (التاریخ الكبير للامام البخاری رقم الحديث: ۶ المستدرک رقم الحديث: ۴۲۳۷ المعجم الكبير رقم الحديث: ۱۲۶۲۲ الاحادیث المختارة رقم الحديث: ۵۲۷ الاعتقاد جلد ۱ صفحہ ۴۸)

۴۰۷- عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سِرْنَا فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا، فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَتْ شَجَرَةٌ تَشُقُّ الْأَرْضَ حَتَّى غَشِيَتْهُ، ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَى مَكَانِهَا، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ ذَكَرْتُ لَهُ، فَقَالَ: هِيَ شَجَرَةٌ اسْتَأْذَنْتُ رَبَّهَا عَزَّوَجَلَّ أَنْ تُسَلِّمَ عَلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ لَهَا.

حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں: ہم روانہ ہوئے اور ہم نے ایک جگہ میں پڑاؤ کیا، حضور نبی اکرم ﷺ وہاں محو استراحت ہو گئے اتنے میں ایک درخت زمین کو چیرتا ہوا آیا اور آپ ﷺ پر سایہ فگن ہو گیا پھر چھ دیر بعد وہ واپس اپنی جگہ پر چلا گیا جب آپ ﷺ بیدار ہوئے تو میں نے آپ ﷺ سے اس واقعہ کا ذکر کیا۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: اس درخت نے اپنے رب سے اجازت طلب کی تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول کی بارگاہ میں سلام عرض کرے پس اللہ رب العزت نے اسے اجازت عطا فرمائی۔

(مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۱۷۰) (دلائل النبوة لابی نعیم جلد ۱ صفحہ ۱۵۸ رقم الحديث: ۱۸۴) (الترغیب والترہیب رقم الحديث: ۳۴۳۰ مجمع الزوائد جلد ۹ صفحہ ۵)

۴۰۸- عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ الرَّاهِبُ لَأَبِي طَالِبٍ وَأَخَذَ بِيَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، هَذَا سَيِّدُ الْعَالَمِينَ، هَذَا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ، يَبْعُهُ اللَّهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ، فَقَالَ لَهُ أَشْيَاخٌ مِّنْ قُرَيْشٍ، مَا عِلْمُكَ؟ فَقَالَ: إِنَّكُمْ حِينَ أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَلَا يَسْجُدَانِ إِلَّا لِنَبِيِّ.

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ راہب نے حضور اقدس ﷺ کا دست انور پکڑ کر ابوطالب سے کہا: یہ تمام جہانوں کے سردار ہیں، یہ رب العالمین کے رسول ہیں، ان کو اللہ تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر مبعوث فرمائے گا، قریش کے شیوخ نے کہا: تمہیں کس طرح علم ہوا؟ اس نے کہا: جب تم لوگ عقبہ سے چلے تو تمام درخت اور پتھر ان کو سجدہ کر رہے تھے او وہ صرف نبی ہی کو سجدہ کرتے تھے۔

(سنن الترمذی: کتاب: المناقب، باب: ما جاء فی بدء نبوة النبی صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحديث: ۳۶۲۰) (مصنف اس

ابی شیبہ رقم الحدیث: ۳۱۷۳۳ مسند البزار رقم الحدیث: ۳۰۹۶ المستدرک رقم الحدیث: ۴۲۲۹

۴۰۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: مکہ مکرمہ میں ایک پتھر حَجَرًا كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ لَيْلِيَ بُعِثْتُ، إِنِّي لَا أَعْرِفُهُ ہے جو مجھے بعثت کی راتوں میں سلام کیا کرتا تھا، میں اسے اب بھی الان۔ پہچانتا ہوں۔

(سنن الترمذی کتاب المناقب باب: فی آیات اثبات النبوة النبى صلى الله عليه وسلم وما قد خصه الله عز وجل رقم الحدیث: ۳۶۲۴) (مسند احمد رقم الحدیث: ۲۱۰۴۳ مسند ابو یعلیٰ رقم الحدیث: ۷۴۶۹ المعجم الكبير رقم الحدیث: ۱۹۶۱ مسند الطیالسی رقم الحدیث: ۷۸۱ دلائل النبوة للبيهقي جلد ۲ صفحہ ۱۵۳)

۴۱۰- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ . فَخَرَجَ فِي بَعْضِ نَوَاحِيهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ شَجَرٌ وَلَا جَبَلٌ إِلَّا قَالَ: الْسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ . حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم مکہ میں حضور نبی مکرم ﷺ کے ہمراہ تھے آپ ﷺ مکہ کے گرد و نواح میں گئے تو راستے میں جو پتھر اور درخت آپ ﷺ کے سامنے آتا تو وہ عرض کرتا: السلام عليك يا رسول الله! اے اللہ کے رسول! آپ پر سلام ہو!

(سنن الترمذی کتاب المناقب رقم الحدیث: ۳۶۲۶) (سنن الدارمی المقدمة رقم الحدیث: ۲۱) (المستدرک رقم الحدیث: ۴۲۳۸ الترغیب والترہیب رقم الحدیث: ۱۸۸۰ تہذیب الکمال رقم الحدیث: ۳۱۰۳)

۴۱۱- عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَقَدْ كُنَّا نَأْكُلُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّعَامَ، وَنَحْنُ نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ . حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم حضور نبی مکرم ﷺ کے ہمراہ کھانا کھا رہے تھے اور کھانے کی تسبیح بھی سن رہے تھے۔

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب: علامات النبوة فی الاسلام رقم الحدیث: ۳۳۸۶) (سنن الترمذی کتاب المناقب باب: ۶ رقم الحدیث: ۳۶۳۳) (سنن الدارمی رقم الحدیث: ۲۹ مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث: ۳۱۷۲۲ مسند احمد رقم الحدیث: ۴۳۹۳ مسند البزار رقم الحدیث: ۱۴۷۸ مسند ابو یعلیٰ رقم الحدیث: ۵۳۷۲ التمهيد جلد ۱ صفحہ ۲۱۹)

۴۱۲- عَنْ إِيَّاسِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: عَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا..... فَلَمَّا غَشَوْا (الْمُشْرِكُونَ) رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِّنْ تُرَابٍ مِّنَ الْأَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهِ وُجُوهَهُمْ فَقَالَ: حضرت ایاس بن سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میرے باپ نے مجھے حدیث بیان کی اور کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ حنین میں تھے..... پس جب مشرکین نے رسول اللہ ﷺ کو گھیر لیا تو سرکار اقدس ﷺ خمر سے نیچے تشریف لائے اور زمین سے مٹی کی ایک مٹھی بھری اور ان کافروں کے چہروں پر پھینکی اور فرمایا: ان

شَهِتِ الْوُجُوهُ فَمَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْهُمْ إِنْسَانًا إِلَّا مَلَأَ عَيْنِيهِ تَرَابًا يَتْلِكَ الْقَبْضَةَ فَوَلَّوْا مُدْبِرِينَ فَهَزَمَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ .

کے چہرے قہج ہو گئے! پھر اللہ تعالیٰ نے اس منہی سے ان کے انسان کی آنکھ میں منی بھر دی اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگے! سو اللہ تعالیٰ نے ان کو شکست دی اور حضور نبی مکرم ﷺ نے ان کا مال غنیمت مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔

(صحیح مسلم: کتاب: الجہاد والسير: باب: فی غزوة حنین: رقم الحديث: ۱۷۷۷) (صحیح ابن حبان رقم الحديث: ۶۵۲۰)

دلائل النبوة رقم الحديث: ۱۳۶

۴۱۳- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَصَابَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ قَحْطٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَبَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتَ الْكُرَاعُ هَلَكْتَ الشَّاءُ فَادْعُ اللَّهَ يَسْقِينَا فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا قَالَ أَنَسٌ: وَإِنَّ السَّمَاءَ لَمِثْلُ الزُّجَاجَةِ فَهَاجَتْ رِيحٌ أَنْشَأَتْ سَحَابًا ثُمَّ اجْتَمَعَ ثُمَّ أُرْسِلَتِ السَّمَاءُ عَزَّالِيهَا فَخَرَجْنَا نَحْوُضِ الْمَاءِ حَتَّى آتَيْنَا مَنَازِلَنَا فَلَمْ نَزَلْ نُمْطِرْ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى فَقَامَ إِلَيْهِ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ فَادْعُ اللَّهَ يَحْبِسُهُ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ: حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَنَظَرْتُ إِلَى السَّحَابِ تَصَدَّعَ حَوْلَ الْمَدِينَةِ كَأَنَّهُ إِكْلِيلٌ .

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد زریں میں اہل مدینہ قحط سالی میں مبتلا ہوئے پس ایک دن رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ ﷺ! اونٹ اور بکریاں ہلاک ہو چلے ہیں! پس آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ جل مجدہ ہمیں بارش عطا فرمائے۔ پس حضور اقدس ﷺ نے اپنے دست مبارک پھیلا دیئے اور دعا کی۔ حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ آسمان شیشے کی طرح بالکل صاف تھا کہ ہوا چل پڑی اور وہ بادل لائی اور بادل آپس میں مل گئے اور آسمان سے ایسی موسلا دھار بارش ہوئی کہ ہم برستی ہوئی بارش میں اپنے گھروں کو گئے اور متواتر اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی پھر وہی شخص یا کوئی دوسرا شخص کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! گھربتاہ ہو رہے ہیں! لہذا اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ اب اس (بارش) کو روک لے۔ یہ سن کر حضور اقدس ﷺ مسکرا پڑے اور فرمایا (یعنی بادلوں سے): ہمیں چھوڑ کر ہمارے ارد گرد برسو! تو ہم نے دیکھا کہ اسی وقت بادل مدینہ منورہ کے اوپر سے ہٹ کر یوں چاروں طرف چھٹ گئے گویا وہ تاج ہے۔

(صحیح بخاری: کتاب: المناقب: باب: علامات النبوة فی الاسلام: رقم الحديث: ۳۳۸۹) (صحیح مسلم: کتاب: الاستسقاء: باب: رفع الیدین فی

الاستسقاء: باب: الدعاء فی الاستسقاء: رقم الحديث: ۸۹۷) (سنن ابوداؤد: کتاب: صلاة الاستسقاء: باب: رفع الیدین فی

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

الاستسقاء رقم الحديث: ۱۱۷۴) (المعجم الاوسط للطبرانی رقم الحديث: ۲۶۰۱ الادب المفرد رقم الحديث: ۶۱۲ الاستذکار جلد ۲ صفحہ ۴۳۴)

۴۱۴- عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُسَيْرِيِّ قَالَ: شَهِدْتُ الدَّارَ حِينَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ أَنشُدُكُمْ بِاللَّهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى ثَبِيرٍ مَكَّةَ، وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتَّى تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهُ بِالْحَضِيضِ قَالَ: فَرَكَضَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ: أُسْكُنْ ثَبِيرُ، فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ. قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ شَهِدُوا لِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ إِنِّي شَهِيدٌ ثَلَاثًا.

حضرت ثمامہ بن حزن قشیری بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر کے پاس موجود تھا اس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ گھر کے اوپر سے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرما رہے تھے: میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں! کیا تم جانتے ہو کہ حضور نبی مکرم ﷺ مکہ کے پہاڑ ثبیر پر تھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ اور میں (رضی اللہ عنہم) بھی تھا۔ پہاڑ متحرک ہوا یہاں تک کہ اس کے پتھر نیچے گرنے لگے۔ حضور نبی مکرم ﷺ نے پاؤں کی ٹھوک مار کر فرمایا: ٹھہر ٹھہر! ٹھہر جا! کیونکہ تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔ محاصرین نے کہا: ہاں! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ اکبر! ان لوگوں نے میرے حق میں گواہی دی، رب کعبہ کی قسم! میں شہید ہوں۔ تین بار فرمایا۔

(سنن الترمذی، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، رقم الحديث: ۳۷۰۳) (سنن النسائی، کتاب: الاحباس، باب: وقف المساجد، رقم الحديث: ۳۶۰۸) (سنن النسائی الکبریٰ رقم الحديث: ۶۴۸۵، سنن الدارقطنی جلد ۴ صفحہ ۱۹۶)

۴۱۵- عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ حَتَّى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ: هَذِهِ طَابَةٌ وَهَذَا أُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ. متفق عليه.

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم غزوہ تبوک سے واپسی کے دوران حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے جب ہم مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ پاکیزہ شہر ہے اور یہ اُحد پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اُس سے محبت کرتے ہیں۔

(صحیح بخاری، کتاب: المغازی، باب: نزول النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحجر، رقم الحديث: ۴۱۶۰، وفی کتاب: الزکاة، باب: خرص التمر، رقم الحديث: ۱۴۱۱) (صحیح مسلم، کتاب: الفضائل، باب: فی معجزات النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحديث: ۱۳۹۲) (مصنف ابن ابی شیبہ، رقم الحديث: ۳۷۰۰۶) (مسند احمد، رقم الحديث: ۲۳۶۵۲، صحیح ابن حبان، رقم الحديث: ۴۵۰۳-۶۵۰۱، سنن الکبریٰ للبیہقی، رقم الحديث: ۱۲۸۸۹، دلائل النبوة لابی نعیم، رقم الحديث: ۲۱۲)

۴۱۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَدْ خَلَّ حَائِطًا لِرَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا جَمَلٌ، فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَنَّ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ، فَاتَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ ذِفْرَاهُ فَسَكَتَ فَقَالَ: مَنْ رَبُّ هَذَا الْجَمَلِ؟ لِمَنْ هَذَا الْجَمَلُ؟ فَجَاءَ فَتَى مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ: أَفَلَا تَتَّقِي اللَّهَ فِي هَذِهِ الْبَهِيمَةِ الَّتِي مَلَكَكَ اللَّهُ إِيَّاهَا فَإِنَّهُ شَكََا إِلَيَّ أَنَّكَ تُجِيعُهُ وَتَذْبِئُهُ.

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی مکرم ﷺ ایک انصاری شخص کے باغ میں داخل ہوئے تو وہاں ایک اونٹ تھا۔ جب اُس نے حضور نبی مکرم ﷺ کو دیکھا تو رو پڑا اور اُس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ حضور نبی مکرم ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے اور اُس کے سر پر دست شفقت پھیرا تو وہ خاموش ہو گیا۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: اس اونٹ کا مالک کون ہے اور یہ کس کا اونٹ ہے؟ انصار کا ایک نوجوان حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ میرا اونٹ ہے۔ فرمایا: کیا تم اس بے زبان جانور کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے جس کا اللہ تعالیٰ نے تمہیں مالک بنایا ہے اس نے مجھے شکایت کی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور اس سے بہت زیادہ کام لیتے ہو۔

(سنن ابوداؤد، کتاب: الجہاد، باب: ما یؤمر بہ من القیام علی الدواب والبهائم، رقم الحدیث: ۲۵۴۹) (مسند احمد رقم الحدیث: ۱۷۵۷، مسند ابوعوانہ جلد ۱ صفحہ ۱۹۷، تہذیب الکمال رقم الحدیث: ۱۲۳۲، تاریخ مدینہ دمشق رقم الحدیث: ۳۲۲۲)

۴۱۷- عَنْ أَبِي حَمِيدٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ، فَاتَيْنَا وَادِي الْقُرَى عَلَى حَدِيقَةٍ لِّأَمْرَأَةٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَخْرِصُوهَا فَخَرَصْنَاهَا وَخَرَصَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ أَوْسُقٍ، وَقَالَ: أَحْصِيهَا حَتَّى نَرْجِعَ إِلَيْكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَأَنْطَلَقْنَا حَتَّى قَدِمْنَا تَبُوكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَتَهْبُ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَةُ رِيحٌ شَدِيدَةٌ، فَلَا يَقُمْ فِيهَا أَحَدٌ مِّنْكُمْ، فَمَنْ كَانَ لَهُ بَعِيرٌ فَلْيَشُدَّ عِقَالَهُ فَهَبْتُ رِيحٌ شَدِيدَةٌ، فَقَامَ رَجُلٌ فَحَمَلَتْهُ الرِّيحُ حَتَّى أَلْقَتْهُ بِجَبَلِي طَيِّئٍ.

حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک کے لیے نکلے تو ہم وادی قریٰ میں ایک عورت کے باغ میں آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اندازہ لگاؤ کہ ان درختوں سے کتنی کھجوریں نکلیں گی؟ پس ہم نے اندازہ لگایا اور رسول اللہ ﷺ نے بھی اندازہ لگایا کہ وہ کھجوریں دس وسق ہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (عورت سے) کہ تم ان کو شمار کر رکھنا یہاں تک کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ تبوک سے تیری طرف لوٹ آئیں، پس ہم چلے یہاں تک کہ ہم تبوک میں پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج رات تم پر بڑی سخت آندھی آئے گی تو تم میں سے کوئی شخص کھڑا نہ ہو اور جس شخص کے پاس اونٹ ہو وہ اس کو باندھ لے۔ پس بڑی تیز آندھی چلی اور ایک آدمی کھڑا ہوا تو آندھی

نے طے کے پہاڑوں پر پھینک دیا۔

(صحیح مسلم: کتاب: الفضائل: باب: فی معجزات النبی صلی اللہ علیہ وسلم: رقم الحديث: ۵۹۴۸: دارالکتب العربی: بیروت) (صحیح بخاری: کتاب: الزکاة: باب: خرص النمر: رقم الحديث: ۱۴۸۱: دارالکتب العربی: بیروت) (مسند احمد جلد ۵ صفحہ ۴۲۴: صحیح ابن حبان رقم الحديث: ۴۵۰۳: مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱۴ صفحہ ۵۳۹: صحیح ابن خزیمہ رقم الحديث: ۲۳۱۴: دلائل النبوة للبیہقی جلد ۵ صفحہ ۲۳۹: سنن دارمی رقم الحديث: ۲۴۹۵: المنتقى رقم الحديث: ۱۱۰۹)

نوٹ: رسول اللہ ﷺ کے معجزات میں سے ایک واضح اور بین معجزہ آپ کا غیب پر مطلع ہونا ہے جس پر یہ حدیث بڑی واضح دلیل ہے۔ ہم نے اس موضوع پر اسی کتاب میں مستقل ایک باب وسعت علم مصطفیٰ ﷺ میں چند احادیث جمع کی ہیں جن کو خوف طوالت سے یہاں ذکر نہیں کیا جا رہا۔ قارئین سے التماس ہے کہ اس کتاب کا باب: وسعت علم مصطفیٰ ﷺ کا بار دگر مطالعہ فرمائیں۔

۴۱۸- عَنْ أَبِي زَيْدِ بْنِ أَخْطَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حضرت ابوزید بن اخطب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: مَسَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى وَجْهِهِ وَدَعَا لِي قَالَ عَزْرَةٌ: إِنَّهُ عَاشَ مِائَةً وَعِشْرِينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ إِلَّا شَعْرَاتٌ بَيْضٌ۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست اقدس میرے چہرے (اور سر) پر پھیرا اور میرے لیے دعا فرمائی۔ عزرہ کہتے ہیں کہ وہ یعنی ابوزید ایک سو بیس سال زندہ رہے لیکن (دست مصطفیٰ کریم ﷺ کی برکت سے) ان کے بالوں میں صرف چند بال سفید تھے (اور باقی سر سیاہ تھا)۔

(سنن الترمذی: کتاب: المناقب: باب: فی آیات اثبات نبوة النبی صلی اللہ علیہ وسلم: رقم الحديث: ۳۶۲۹: دارالمعرفة: بیروت) (مسند احمد جلد ۵ صفحہ ۷۳) (الاصابه جلد ۴ صفحہ ۵۹۹: رقم الحديث: ۵۷۶۳) (تهذيب الكمال رقم الحديث: ۴۳۲۶)

۴۱۹- عَنْ رَجُلٍ مِّنْ مُّزَيْنَةَ أَوْ جُھَيْنَةَ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ فَإِذَا هُوَ بِقَرِيبٍ مِّنْ مِّائَةِ ذَنْبٍ قَدْ أَمَقَيْنَ وَفُودُ الذَّنَابِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْضَخُوا لَهُمْ شَيْنًا مِّنْ طَعَامِكُمْ وَتَأْمَنُونَ عَلَى مَا سِوَى ذَلِكَ فَشَكُّوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَاجَةَ فَأَذْنُوهُمْ قَالَ فَأَذْنُوهُمْ قَالَ فَأَذْنُوهُمْ فَأَخْرَجْنَاهُمْ وَلَهُنَّ عَوَاءٌ۔ مزینہ یا جہینہ کے ایک آدمی سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے نماز فجر ادا فرمائی اچانک تقریباً ایک سو بھیڑیے پھیلی ناگوں کوزمین پر پھیلا کر اور اگلی ناگوں کو اٹھائے ہوئے اپنی سرینوں پر بیٹھے ہوئے بھیڑیوں کے قاصد بن کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا (صحابہ کرام سے): تم اپنے کھانے پینے کی اشیاء میں سے تھوڑا سا ان کا بھی حصہ نکالا کرو اور باقی ماندہ کھانے کو (ان بھیڑیوں سے) محفوظ کر لیا کرو۔ پھر انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اپنی

(سنن الدارمی، المقدمة، رقم الحديث: ۲۲) (تاریخ)

مدینہ دمشق لابن عساکر جلد ۴ صفحہ ۳۷۶)

کسی حاجت کی شکایت کی تو حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: انہیں اجازت دو! راوی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے بھیڑیوں کو اجازت دی، پھر وہ تھوڑی دیر بعد اپنی مخصوص آواز نکالتے ہوئے چل دیئے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابوبکر! مجھے حدیث بیان کرو کہ تمہارا معاملہ کیا تھا جب تم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر ہجرت کے لیے نکلے تھے۔ آپ نے فرمایا: ہم نے ایک رات اور اگلے دن سفر کیا، یہاں تک کہ ٹھیک دوپہر کا وقت ہو گیا اور راستہ چلنے والوں سے خالی تھا، حتیٰ کہ ہمیں سامنے ایک لمبا پتھر دکھائی دیا جس کا سایہ پڑ رہا تھا، ابھی تک وہاں دھوپ نہیں آئی تھی، میں اس پتھر کے پاس گیا اور اس جگہ کو اپنے ہاتھ سے ہموار کیا تاکہ نبی مکرم ﷺ اس کے سائے میں آرام کر سکیں۔ پھر اس پو پستین بچھائی اور میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ سو جائیں اور میں آپ کے ارد گرد دیکھ بھال کرتا ہوں۔ نبی کریم ﷺ سو گئے اور میں آپ کے ارد گرد دیکھ بھال کرتا رہا، میں نے بکریوں کا ایک چرواہا دیکھا جو ہماری طرف آ رہا تھا تو میں نے اس سے کہا: کیا تیری بکریوں میں دودھ ہے؟ اس نے کہا: ہاں! تو میں نے کہا: کیا تم دودھ دودھ کر دو گے؟ اس نے کہا: ہاں! پھر اس نے ایک بکری پکڑی اور پکڑی کے پیالہ میں دودھ دوہا اور میرے پاس ایک مشکیزہ تھا جسے میں نے نبی مکرم ﷺ کے لیے اٹھایا تھا تاکہ حضور اس میں سے پییں اور وضو فرمائیں۔ پس میں دودھ لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے ناپسند کیا کہ میں حضور اقدس ﷺ کو نیند سے بیدار کروں۔ اتفاق سے

۴۲۰۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: يَا أَبَا بَكْرٍ، حَدِّثْنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِينَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنْ الْغَدِ، حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظُّهَيْرَةِ، وَخَلَا الطَّرِيقُ لَا يَمُرُّ فِيهِ أَحَدٌ، فَرَفَعْتُ لَنَا صَخْرَةً طَوِيلَةً، لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَأْتِ عَلَيْهِمَا الشَّمْسُ، فَنَزَلْنَا عِنْدَهُ، وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا بِيَدِي يَنَامُ عَلَيْهِ، وَبَسَطْتُ فِيهِ فَرْوَةً، وَقُلْتُ: نَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَأَنَا أَنْفُضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ: فَنَامَ وَخَرَجْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ فَإِذَا أَنَا بِرَاعٍ مُقْبِلٍ، قُلْتُ: أَفِي غَنَمِكَ لَبَنٌ؟ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ: أَفَتَحْلُبُ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَخَذَ شَاةً فَحَلَبَ فِي قَعْبٍ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ، وَمَعِيَ إِدَاوَةٌ، حَمَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَوِي فِيهَا، يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ، فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُ، فَوَافَقْتُهُ حِينَ اسْتَيْقَظَ، فَصَبَّيْتُ مِنَ الْمَاءِ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ، فَقُلْتُ: اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيْتُ، ثُمَّ قَالَ: أَلَمْ يَأْنِ الْمَرْحِيلُ؟ قُلْتُ: بَلَى قَالَ: فَارْتَحَلْنَا بَعْدَ مَا مَالَتِ الشَّمْسُ، وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ، فَقُلْتُ: أُتَيْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: "لَا تَحْزَنْ

إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا“ فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْتَطَمَتْ بِهِ فَرَسُهُ إِلَى بَطْنِهَا أُرِي فِي جَلْدٍ مِّنَ الْأَرْضِ فَقَالَ: إِنِّي أَرَاكُمْ دَعَوْتُمْ عَلِيًّا فَادْعُوا إِلَيَّ قَالَ اللَّهُ لَكُمْ أَنْ أَرَدَ عَنْكُمْ الطَّلَبَ فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ فَجَعَلَ لَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا قَالَ: كُفَيْتُمْ مَا هَاهُنَا فَلَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا رَدَّهُ.

(صحیح بخاری، کتاب: المناقب، باب: علامات

النبوة الاسلام، رقم الحديث: ۳۶۱۵) (صحیح بخاری،

اطراف الحديث: ۲۴۳۹-۳۶۵۲-۳۹۰۸-۳۹۱۷-۵۶۰۷)

(صحیح مسلم، کتاب: الزهد والرقائق، باب: فی حدیث

الھجرۃ، رقم الحديث: ۷۵۲۱، دارالکتاب العربی، بیروت)

(مسند احمد جلد ۱ صفحہ ۵۲، رقم الحديث: ۳) (صحیح

ابن حبان رقم الحديث: ۶۸۷۰، مشکوٰۃ المصابیح رقم

الحديث: ۵۸۶۹)

۴۲۱- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعَ عَبْدُ

اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ بِمَقْدَمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي أَرْضٍ يَخْتَرِفُ، فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا

يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ، فَمَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ؟ وَمَا أَوَّلُ

طَعَامِ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ وَمَا يَنْزِعُ الْوَلَدُ إِلَى أَبِيهِ أَوْ إِلَى

أُمِّهِ؟ قَالَ: أَخْبَرَنِي لَهْنٌ جَبْرِيلُ أَنفَأَ، أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ

السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى

الْمَغْرِبِ، وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرِيزَادَةُ

آپ خود بیدار ہو گئے تو میں نے دودھ میں پانی ملا یا یہاں تک کہ وہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا اور میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اسے نوش فرمائیں! حضور اقدس ﷺ نے اُسے نوش فرمایا یہاں تک کہ میں راضی ہو گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا ابھی روانگی کا وقت نہیں آیا؟ میں نے عرض کی: کیوں نہیں! پھر زوالِ آفتاب کے بعد ہم روانہ ہوئے سراقہ بن مالک نے ہمارا پیچھا کیا تو میں نے عرض کی: کافر ہم تک پہنچ گئے۔ آپ نے فرمایا: غم نہ کر! اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ پھر نبی مکرم ﷺ نے اُس کے لیے دعا ضرر فرمائی تو اُس کا گھوڑا پیٹ تک سخت زمین میں دھنس گیا۔ اُس نے کہا: مجھے یقین ہے تم دونوں نے میرے خلاف دعائے ضرر کی ہے اب تم میرے حق میں دعائے خیر کرو، میں قسم کھاتا ہوں کہ جو بھی تم کو ڈھونڈنے آئے گا میں اُس کو واپس کر دوں گا۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور وہ نجات پا گیا، پھر اس کو جو بھی کافر ملتا وہ اس سے کہتا: میں تمہارا کام کر چکا ہوں وہ یہاں نہیں ہیں اور جو شخص بھی اُس سے ملتا وہ اُس کو واپس کر دیتا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ عبد اللہ بن سلام نے رسول اللہ ﷺ کی آمد کا سنا تو وہ نبی مکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: میں آپ سے تین باتیں پوچھنے لگا ہوں جو نبی کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ (۱) علاماتِ قیامت میں سے پہلی علامت کون سی ہے؟ (۲) اہل جنت کا پہلا کھانا کون سا ہوگا؟ (۳) بچے کی اپنے باپ یا ماں سے مشابہت کی وجہ کیا ہے؟ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: ان باتوں کی ابھی جبریل علیہ السلام نے مجھے خبر دی ہے، بہر حال قیامت کی پہلی علامت ایک آگ ہوگی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف ہانک کر لے

جائے گی اور اہل جنت کا پہلا کھانا مچھلی کی کلیجی کا زائد حصہ ہوگا اور جب مرد کا پانی، عورت کے پانی پر سبقت لے جائے تو بچہ کی مشابہت مرد سے ہوتی ہے اور جب عورت کا پانی سبقت لے جائے تو بچہ کی مشابہت عورت سے ہوتی ہے۔ (یہ سن کر) حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔

(صحیح بخاری، کتاب: احادیث الانبیاء، باب: خلق آدم صلوات اللہ علیہ وذریۃ، رقم الحدیث: ۳۳۲۹، دارالکتاب العربی) (صحیح بخاری، اطراف الحدیث: ۳۹۱۹-۳۹۳۸-۴۴۸۰) (مسند احمد جلد ۵ صفحہ ۵۴۶، رقم الحدیث: ۱۳۳۱۱) (صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۷۱۶۱، مشکوٰۃ المصابیح رقم الحدیث: ۵۸۷۰)

۴۲۲- عَنْ یَزِیدِ بْنِ ابِی عُبَیْدٍ قَالَ: رَأَيْتُ اَثَرَ ضَرْبَةٍ فِی سَاقِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا مُسْلِمٍ، مَا هَذِهِ الضَّرْبَةُ؟ قَالَ: ضَرْبَةُ اَصَابَتْنِیْ یَوْمَ خَیْبَرَ، فَقَالَ النَّاسُ: اُصِيبَ سَلَمَةُ فَاتَّيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَقْتُ فِيْهِ ثَلَاثَ نَفْسَاتٍ، فَمَا اُسْتُكْمِتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ. رواه البخاری .

یزید بن ابی عبید نے کہا کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع کی پنڈلی پر ضرب کا نشان دیکھا تو میں نے کہا: ابو مسلم! یہ ضرب کا نشان کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ نشان چوٹ کا مجھے خیبر کے دن پہنچا تھا اور لوگوں نے کہا کہ سلمہ کی موت آگئی، پس میں حضور نبی مکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو سرکار اقدس ﷺ نے تین بار اس پر دم فرمایا تو اس وقت سے اب تک کبھی مجھے تکلیف نہیں ہوئی۔

(صحیح بخاری، کتاب: المغازی، باب: غزوة خیبر، رقم الحدیث: ۴۲۰۶) (سنن ابوداؤد، کتاب: الطب، باب: کیف الرقی، برقم الحدیث: ۳۸۹۴، دارالسلام، ریاض) (مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۴۸)

۴۲۳- عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ . قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا تُرِيْبُ حَنِيْ مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ؟ فَقُلْتُ: بَلَى، وَكُنْتُ لَا اُبْتُ عَلَى الْخَيْلِ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ يَدَهُ عَلٰی صَدْرِيْ حَتَّى رَأَيْتُ اَثَرَ يَدِهِ فِيْ صَدْرِيْ، وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ، وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًا قَالَ: فَمَا وَقَعْتُ عَنْ فَرَسِيْ بَعْدُ، فَاَنْطَلَقَ فِيْ

حضرت جریر بن عبد اللہ بکلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے ذی الخلصہ سے سکون نہیں پہنچائے گا، میں نے عرض کی: کیوں نہیں! اور میں گھوڑے پر جم کرنے نہیں بیٹھ سکتا تھا تو میں نے اس بات کا ذکر نبی مکرم ﷺ سے کیا تو حضور اقدس ﷺ نے اپنا دست انور میرے سینہ پر مارا یہاں تک کہ میں نے آپ کے دست اقدس کا نشان اپنے سینہ پر دیکھا اور سرکار اقدس ﷺ نے عرض

مِائَةِ وَخَمْسِينَ فَارِسًا مِّنْ أَحْمَسَ، فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ
وَكَسَرَهَا .

کی: اے اللہ عزوجل! اس کو ثابت قدم کر دے اور اسے ہدایت
دینے والا ہدایت یافتہ بنادے۔ حضرت جریر بیان کرتے ہیں کہ
اس کے بعد میں کبھی اپنے گھوڑے سے نہیں گرا پھر میں احس کے
ڈیڑھ سو گھڑ سواروں کے ساتھ گیا اور میں نے ذی الخلفہ کو آگ
سے جلادیا اور اس کو توڑ دیا۔

(صحیح بخاری، کتاب: الجہاد والسر، باب: حرق الدور والنخیل، رقم الحدیث: ۳۰۲۰، دارالکتاب العربی، بیروت)
(صحیح بخاری، اطراف الحدیث: ۳۰۳۶-۳۰۶۷-۳۸۲۳-۴۳۵۵-۴۳۵۶-۴۳۵۷-۶۰۸۹-۶۲۳۳) (صحیح مسلم، کتاب:
فضائل الصحابة، باب: من فضائل جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: ۲۴۷۵-۲۴۷۶، دارالکتاب العربی) (سنن ابو
داؤد، کتاب: الجہاد، باب: فی بعثة البشراء، رقم الحدیث: ۲۷۷۲، دارالسلام، ریاض) (مسند احمد رقم الحدیث: ۱۹۷۰۷-
۱۹۷۲۳) (سنن ابن ماجہ، المقدمة، باب: فضل جریر بن عبد اللہ، رقم الحدیث: ۱۵۹، دارالسلام، ریاض) (صحیح ابن
حبان رقم الحدیث: ۷۲۰۱-۷۲۰۲، مشکوٰۃ المصابیح رقم الحدیث: ۵۸۹۷)

۴۲۴- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ، فَلَمَّا كَانَ قَرُبَ
الْمَدِينَةِ هَاجَتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ تَكَادُ أَنْ تَذْفِنَ
الرَّائِكِبَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: بُعِثَتْ هَذِهِ الرِّيحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ، فَلَمَّا قَدِمَ
الْمَدِينَةَ، فَإِذَا مُنَافِقٌ عَظِيمٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ، قَدْ مَاتَ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
ایک سفر سے واپس تشریف لائے اور جب مدینہ کے قریب پہنچے تو
بڑی تیز آندھی چلی، یہاں تک کہ قریب تھا کہ وہ سوار کو دفن کر
دے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ آندھی ایک منافق کی موت
کی وجہ سے بھیجی گئی ہے۔ پھر جب نبی مکرم ﷺ مدینہ میں پہنچے تو
منافقین میں سے ایک بہت بڑا منافق مر چکا تھا۔

(صحیح مسلم، کتاب: صفات المنافقين واحكامهم، رقم الحدیث: ۷۰۴۱، دارالکتاب العربی، بیروت) (مسند عبد بن
حمید رقم الحدیث: ۱۰۲۹، مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۳۱۵)

۴۲۵- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،
قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى
قَدِمْنَا عُسْفَانَ، فَأَقَامَ بِهَا لَيْالِي فَقَالَ النَّاسُ: مَا نَحْنُ
هَاهُنَا فِي شَيْءٍ، وَإِنَّ عِيَالَنَا لَخُلُوفٌ مَا نَأْمَنُ عَلَيْهِمْ،
فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا فِي الْمَدِينَةِ شُعْبٌ وَلَا نَقَبٌ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم
رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ ہم عسفان پہنچ گئے تو
سرکار اقدس ﷺ نے وہاں چند رات پڑاؤ کیا تو لوگوں نے کہا:
ہم یہاں کسی مقصد کے لیے نہیں ٹھہرے ہوئے اور ہمارے اہل و
عیال پیچھے ہیں اور ہم ان پر بے خوف نہیں۔ پس یہ بات نبی
مکرم ﷺ کو پہنچی تو فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں

إِلَّا عَلَيْهِ مَلَكَانِ يَحْرُسَانَهَا حَتَّى تَقْدُمُوا إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ ارْتَحِلُوا فَارْتَحِلْنَا وَأَقْبَلْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَوَالَّذِي يُخْلَفُ بِهِ مَا وَضَعْنَا رِحَالَنَا حِينَ دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ حَتَّى آغَارَ عَلَيْنَا بَنُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمَا يَهْنِجُهُمْ قَبْلَ ذَلِكَ شَيْءٌ .

میری جان ہے! کہ مدینہ میں کوئی گھائی اور کوئی راستہ ایسا نہیں جس پر دو فرشتے حفاظت کے لیے مامور نہ ہوں! یہاں تک کہ تم مدینہ پہنچ جاؤ۔ پھر حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: چلو! پس ہم چلے اور ہم مدینہ پہنچ گئے۔ پس اُس ذات کی قسم جس کی قسم اٹھائی جاتی ہے مدینہ داخل ہونے کے بعد ابھی ہم نے اپنے سامان بھی نہ رکھے تھے کہ بنو عبد اللہ بن غطفان نے ہمارے اوپر حملہ کر دیا حالانکہ اس سے پہلے انہیں کوئی چیز نہ بھڑکاتی تھی۔

(صحیح مسلم کتاب الحج باب: الترغيب في سكنى المدينة رقم الحديث: ۳۳۳۶ دار الكتاب العربي بيروت) (مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۳۳۱ مشکوٰۃ المصابيح رقم الحديث: ۵۹۰۱)

۴۲۶- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَرِعُوا مَرَّةً فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِبَابِي طَلْحَةَ بَطِينًا وَكَانَ يَقِطُ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ: وَجَدْنَا فَرَسَكُمْ هَذَا بَحْرًا فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ لَا يُجَارَى . (وفي رواية) فَمَا سُبِقَ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمَ .

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار اہل مدینہ گھبرا گئے تو نبی مکرم ﷺ ابو طلحہ کے ست گھوڑے پر سوار ہوئے اور اڑیل بھی تھا۔ پس جب سرکار اقدس ﷺ لوٹے تو فرمایا: ہم نے تمہارے اس گھوڑے کو سمندر (کی طرح تیز رفتار) پایا پھر اُس کے بعد اُس گھوڑے کے ساتھ مقابلہ نہ کیا جاسکتا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ اس دن کے بعد کبھی پیچھے نہ رہا۔

(صحیح بخاری کتاب: الهبة باب: من استعار من الناس الفرس رقم الحديث: ۲۶۲۷) (صحیح بخاری اطراف الحديث: ۲۸۲۰-۲۸۵۷-۲۸۶۲-۲۸۶۷-۲۹۰۸-۲۹۶۸-۲۹۶۹-۳۰۴۰-۶۰۳۳-۶۲۱۲) (صحیح مسلم کتاب: الفضائل باب: في شجاعة النبي صلى الله عليه وسلم وتقدمه للحرب رقم الحديث: ۵۹۶۲) (سنن ابو داؤد کتاب: الادب باب: ما روى في الرخصة في ذلك رقم الحديث: ۴۹۸۸) (سنن الترمذی کتاب: الجهاد باب: ما جاء في الخروج عند الفرع رقم الحديث: ۱۶۸۵-۱۶۸۶-۱۶۸۷ دار المعرفة بيروت) (مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۱۷۱ صحیح ابن حبان رقم الحديث: ۵۷۹۸ مشکوٰۃ المصابيح رقم الحديث: ۵۹۰۵)

۴۲۷- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ . قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى نَاصِيَةٍ قَدْ أَعْيَى، فَلَا يَكَادُ يَسِيرُ، فَتَلَا حَقَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا لِبَعِيرِكَ؟ قُلْتُ: قَدْ عَيْيَ، فَتَخَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجْرَةً

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد کیا اور میں ایک اونٹ پر سوار تھا جو تھک گیا تھا تو وہ چل بھی نہ سکتا تھا۔ مجھے نبی کریم ﷺ آملے اور آپ نے فرمایا: تمہارے اونٹ کو کیا ہوا؟ تو میں نے عرض کی کہ تھک گیا ہوں۔ پس رسول اللہ ﷺ پیچھے ہوئے اونٹ کو ڈانٹا اور اس کے

فَدَعَا لَهُ، فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْإِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيرُ لِيَدْعَا فَرَمَالِي تُوْطِرُوه اُونُث دوسرے اُونُثوں سے آگے چلنے لگا پھر فَقَالَ لِي: كَيْفَ تَرَى بَعِيرَكَ؟ قُلْتُ: بِخَيْرٍ، قَدْ أَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ .
سِرکارِ اقدس ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اپنے اُونُث کو کیسے پایا؟ میں نے کہا: بہت اچھا ہے، اُسے آپ کی برکت پہنچ گئی ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب: الاستقراض، باب: من اشترى بالدين، رقم الحديث: ۲۳۸۵، وفي كتاب: الشروط، باب: اذا اشترط البائع ظهر الدابة الى مكان مسمى، رقم الحديث: ۲۷۱۸، وفي كتاب: الجهاد، باب: استئذان الرجل الامام، رقم الحديث: ۲۹۶۷) (صحیح مسلم، کتاب: المساقاة، باب: بيع البعير واستثناء ركوبه، رقم الحديث: ۴۰۷۴) (سنن ابوداؤد، کتاب: البيوع، باب: في شرط البيع، رقم الحديث: ۳۵۰۵) (سنن الترمذی، کتاب: البيوع، باب: ما جاء في اشتراط ظهر الدابة عند البيع، رقم الحديث: ۱۲۵۳) (سنن النسائی، کتاب: البيوع، باب: البيع يكون فيه الشرط فيصح البيع والشرط، رقم الحديث: ۴۶۵۱) (سنن الدارمی جلد ۲ صفحہ ۱۰۲، رقم الحديث: ۲۲۱۲) (مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۲۹۹، مشکوة المصابيح رقم الحديث: ۵۹۱۴)



باب: ۱۳

معراج سیدنا مصطفیٰ ﷺ

قرآنی آیات

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

سُبْحَنَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَا الَّذِي بَرَكْنَا حَوْلَهُ
لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ۝

(بنی اسرائیل: ۱)

ہر عیب سے پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندہ (خاص)
کورات کے ایک قلیل وقت میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک یہ
کرائی جس کے ارد گرد کوہم نے برکتیں دی ہیں تاکہ ہم اس (مہد
مکرم) کو اپنی بعض نشانیاں دکھائیں بے شک وہی بہت سننے والا
بہت دیکھنے والا ہے O

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ .

(بنی اسرائیل: ۶۰)

اور ہم نے آپ کو جو روایا دکھایا وہ صرف اس لیے تھا کہ لوگوں
کو آزمائش میں مبتلا کریں۔

۴۲۹- قال ابن عباس رضي الله عنهما: هي رؤيا
عين اريها النبي صلى الله عليه وسلم ليلة اسرى
به الى بيت المقدس . رواه البخاري والترمذي
وقال ابو عيسى: هذا حديث حسن صحيح .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ رب العزت کے
اس فرمان (وما جعلنا الرؤيا التي ريناك) کی تفسیر میں فرماتے
ہیں کہ یہ روایا آنکھ کا دیکھنا ہے جو حضور نبی مکرم ﷺ نے معراج
کی رات بیت المقدس تک دیکھا۔ اس حدیث کو امام بخاری اور امام
ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن
صحیح ہے۔

(صحیح بخاری: کتاب: مناقب الانصار: باب: المعراج: رقم الحديث: ۳۸۸۸: وفي كتاب: التفسير: باب: (وما جعلنا الرؤيا

التي اريناك الا فتنة للناس) رقم الحديث: ۴۷۱۶: وفي كتاب: القدر: باب: ايضاً رقم الحديث: ۶۶۱۳) (سنن الترمذی: كتاب:

تفسير القرآن: باب: سورة بنی اسرائیل: رقم الحديث: ۳۱۳۴: دارالمعرفة: بيروت)

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ ۝ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ ۝ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۝ عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَىٰ ۝ ذُو مِرَّةٍ فَاسْتَوَىٰ ۝ وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلَىٰ ۝ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّىٰ ۝ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ ۝ فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ ۝ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَىٰ ۝ أَفَتُمَرُونَهُ عَلَىٰ مَا يَرَىٰ ۝ وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَىٰ ۝ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَىٰ ۝ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَأْوَىٰ ۝ إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَىٰ ۝ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَىٰ ۝ لَقَدْ رَأَىٰ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَىٰ ۝ (النجم: ۱-۱۸)

روشن ستارے (محمد ﷺ) کی قسم! جب وہ زمین کی طرف اترے! تمہارے آقا (محمد) نے نہ کبھی سیدھا راستہ گم کیا اور نہ (کبھی) راہِ راست کے بغیر چلے! وہ اپنی خواہش سے کلام نہیں کرتے! ان کا کہا ہوا وہی ہے جس کی ان کی طرف وحی کی جاتی ہے! سخت قوتوں والے نے اُن کو علم دیا! بہت زبردست نے پھر اللہ نے استوی فرمایا! اس وقت وہ آسمان کے سب سے اونچے کنارے پر تھے! پھر وہ زیادہ قریب ہوا! پھر زیادہ قریب ہوا تو وہ دو کمانوں کی مقدار قریب ہو گئے یا اس سے بھی زیادہ! پھر اللہ نے اپنے مقدس بندے کی طرف وحی فرمائی جو وحی فرمائی! دل نے اُس کی تکذیب نہ کی جو محبوب نے آنکھوں سے دیکھا! کیا تم اس پر جھگڑ رہے ہو جو انہوں نے دیکھا! بے شک انہوں نے ضرور اسے دوسری بار دیکھا! سدرۃ المنتہی کے نزدیک! اس کے پاس جنت الماویٰ ہے! جب سدرہ کو ڈھانپ لیا اُس چیز نے جس نے ڈھانپ لیا! (محبوب کی) نظر نہ کج ہوئی نہ بہکی! بے شک (محبوب نے) اپنے رب کی نشانیوں میں سب سے بڑی نشانی کو ضرور دیکھا!

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ رب العزت کے اس فرمان (ولقد رآہ نزلة اخرى) کے متعلق فرماتے ہیں کہ تحقیق نبی مکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا۔

۴۳۰- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى . عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَدْ رَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

(سنن الترمذی، کتاب: تفسیر القرآن، باب: سورة النجم، رقم الحديث: ۳۲۸۰، دار المعرفہ، بیروت)

شععی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت کعب سے عرفہ میں ملے اور انہوں نے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے تکبیر کہی۔ یہاں تک کہ پہاڑ گونج اُٹھے۔

۴۲۸- عن الشعبي قال: لقي ابن عباس كعبا بعرفة فكبر حتى جاوبته الجبال قال ابن عباس: انا بنو هاشم فقال كعب: ان الله قسم رؤيته وكلامه

بین سیدنا محمد و سیدنا موسیٰ فکلم موسیٰ مرتین و رآہ محمد مرتین ۔

(سنن الترمذی کتاب: تفسیر القرآن باب: سورة النجم رقم الحديث: ۳۲۷۸ دار المعرفہ بیروت)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم نبی ہاشم ہیں۔ تو حضرت کعب نے کہا: بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے دیدار اور کلام کو حضرت محمد اور حضرت موسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام کے درمیان تقسیم کر دیا، پس اللہ نے دوبار حضرت موسیٰ سے کلام فرمایا اور حضرت محمد ﷺ نے دوبار اللہ تعالیٰ کو دیکھا (ایک بار سر کی آنکھ سے اور ایک بار دل کی آنکھ سے)۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

وَمَا كُنَّا لِنُبَشِّرَ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَآئِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِي بِأَذْنِهِ مَا يَشَاءُ ط . (الشوری: ۱۵)

قال العلامة القاضي عياض رحمه الله تعالى: هي ثلاثة اقسام: من وراء حجاب كتكليم موسى وبارسال الملائكة كحال جميع الانبياء واكثر احوال نبينا صلى الله عليه وسلم الثالث: قوله (وحيا) ولم يبق من تقسيم صور الكلام الا المشافهة مع المشاهده .

(الشفاء صفحہ ۱۲۲ دار ابن حزم بیروت)

اور کسی بشر کی یہ شان نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے مردی کے ذریعے یا حجاب کے پیچھے یا رسول بھیجے تو وہ اس کے اذن سے جو اللہ چاہے وحی کرے۔

حضرت علامہ امام قاضی عیاض متوفی ۵۴۳ھ فرماتے ہیں: اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ کے کلام کرنے کی تین صورتیں بیان کی گئی ہیں: (۱) حجاب کے پیچھے جیسے موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا (۲) فرشتوں کو بھیجنے کے ساتھ جیسے کہ تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا حال ہے اور ہمارے نبی ﷺ پر بھی اکثر احوال میں اسی طرح وحی نازل فرمائی (۳) اللہ تعالیٰ کا قول (وحیا) اس سے مراد یہی ہے کہ مشاہدہ کے ساتھ بغیر واسطے کے ہم کلامی ہو (جیسے کہ شب معراج ہمارے نبی ﷺ کو یہ شرف عطا کیا گیا۔

احادیث مبارکہ

۴۳۱- عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِهِ بَيْنَمَا أَنَا فِي الْحَظِيمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحَجَرِ مُضْطَجِعًا إِذْ أَتَانِي ابْتُ فَقَدْ قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هَذِهِ إِلَى هَذِهِ فَقُلْتُ لِلْجَارُودِ

حضرت مالک بن صعصعہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام سے اس رات کا بیان فرمایا جس میں آپ کو معراج کرائی گئی تھی آپ نے فرمایا: جس وقت میں حطیم میں لیٹا ہوا تھا کہ اچانک میرے پاس ایک آنے والا (فرشتہ) آیا اور اس نے میرا سینہ یہاں سے یہاں تک چاک کر دیا راوی کہتے ہیں: میرے

پہلو میں جا رو تھے میں نے پوچھا: یہاں سے یہاں تک کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے کہا: حلقوم سے ناف تک آپ ﷺ نے فرمایا: پھر میرا دل نکالا گیا، پھر ایک سونے کا طشت لایا گیا جو ایمان سے لبریز تھا، پھر میرے دل کو دھویا گیا پھر اس دل کو اپنی جگہ رکھ دیا گیا، پھر میرے پاس ایک سواری لائی گئی، جو خچر سے چھوٹی اور گدھے سے بڑی تھی، اس کا رنگ سفید تھا۔ جا رو دے کہا اے ابو حمزہ! کیا وہ براق تھا؟ حضرت انس نے فرمایا: ہاں! وہ منتہائے نظر پر قدم رکھتا تھا، مجھے اس پر سوار کرایا گیا اور جبریل مجھے لے کر چلے یہاں تک کہ ہم آسمان دنیا پر پہنچے تو حضرت جبریل علیہ السلام نے آسمان کا دروازہ کھلوا دیا۔ پوچھا گیا: کون ہے؟ انہوں نے کہا: میں جبرائیل ہوں۔ پھر آسمان سے فرشتوں نے پوچھا: تمہارے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا: (سیدنا) محمد ﷺ! پوچھا گیا: کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ ہاں! کہا گیا: انہیں خوش آمدید ہو! ان کا آنا بہت اچھا اور مبارک ہے۔ دروازہ کھول دیا گیا، جب میں وہاں پہنچا تو آدم علیہ السلام ملے جبریل علیہ السلام نے کہا: یہ آپ کے باپ آدم علیہ السلام ہیں، آپ انہیں سلام کریں۔ میں نے سلام کیا، انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا: خوش آمدید ہو صالح بیٹے اور صالح نبی کو! پھر جبرائیل علیہ السلام اوپر چڑھے یہاں تک کہ دوسرے آسمان پر پہنچے اور انہوں نے اس کا دروازہ کھلوا دیا، پوچھا گیا: کون ہے؟ انہوں نے کہا: میں جبرائیل ہوں۔ پھر آسمان سے فرشتوں نے پوچھا: تمہارے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا: (سیدنا) محمد ﷺ! پوچھا گیا: کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ ہاں! اس دربان نے کہا: خوش آمدید ہو! ان کا آنا بہت اچھا اور مبارک ہے۔

وَهُوَ إِلَىٰ جَنْبِي مَا يَعْنِي بِهِ قَالَ مِنْ ثَغْرَةٍ نَحْرِهِ إِلَىٰ شَعْرَتِهِ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مِنْ قَصَبِهِ إِلَىٰ شَعْرَتِهِ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِي ثُمَّ أُتِيْتُ بِطُسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مَّمْلُوءَةٍ إِيْمَانًا فَغَسَلَ قَلْبِي ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ أُعِيدَ ثُمَّ أُتِيْتُ بِدَابَّةٍ دُونَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ أَبْيَضَ فَقَالَ لَهُ الْجَارُودُ هُوَ الْبَرَّاقُ يَا أَبَا حَمْزَةَ قَالَ أَنَسُ نَعَمْ يَضَعُ خَطْوَهُ عِنْدَ أَقْصَى طَرَفِهِ فَحَمِلْتُ عَلَيْهِ فَاَنْطَلَقَ بِي جِبْرِيلُ حَتَّىٰ أَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ فَقِيلَ مَن هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا فِيهَا آدَمُ فَقَالَ هَذَا أَبُوكَ آدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا يَا ابْنَ الصَّالِحِ وَالنَّبِيَّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّىٰ أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَن هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يَحْيَىٰ وَعِيسَىٰ وَهُمَا ابْنَا الْخَالَةِ قَالَ هَذَا يَحْيَىٰ وَعِيسَىٰ فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا مَرْحَبًا يَا أَخَ الصَّالِحِ وَالنَّبِيَّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَن هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يُوسُفُ قَالَ هَذَا يُوسُفُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ

یہ کہہ کر دروازہ کھول دیا پھر جب میں وہاں پہنچا تو وہاں نبی اور عیسیٰ علیہما السلام ملے اور وہ دونوں آپس میں خالہ زاد بھائی ہیں۔ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی: یہ کبھی اور میس ہیں آپ انہیں سلام کریں۔ میں نے انہیں سلام کیا ان دونوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا: خوش آمدید ہواخ صالح اور نبی صالح۔ پھر جبریل علیہ السلام مجھے تیسرے آسمان پر لے گئے اور اس کا دروازہ کھلوا دیا پوچھا گیا: کون ہے؟ انہوں نے کہا: جبرائیل! جبرائیل سے دریافت کیا گیا: تمہارے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے بتایا: حضرت محمد ﷺ! پھر دریافت کیا گیا: وہ بلائے گئے ہیں؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: ہاں! اس کے جواب میں کہا گیا: انہیں خوش آمدید ہو! ان کا آنا بہت ہی اچھا اور نہایت مبارک ہے اور دروازہ کھول دیا گیا پھر جب میں وہاں پہنچا تو یوسف علیہ السلام ملے جبریل علیہ السلام نے کہا: یہ یوسف ہیں انہیں سلام کریں میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا پھر انہوں نے کہا: خوش آمدید ہواخ صالح اور نبی صالح کو۔ اس کے بعد جبرائیل علیہ السلام مجھے چوتھے آسمان پر لے گئے اور اس کا دروازہ کھلوا دیا پوچھا گیا: کون؟ انہوں نے کہا: جبریل! پھر دریافت کیا گیا: تمہارے ہمراہ کون ہے؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: حضرت محمد ﷺ! پھر پوچھا گیا: وہ بلائے گئے ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں! چوتھے آسمان کے دربان نے کہا: انہیں خوش آمدید ہو! ان کا آنا بہت ہی اچھا اور مبارک ہے اور دروازہ کھول دیا گیا پھر جب میں وہاں پہنچا تو ادریس علیہ السلام ملے۔ جبریل علیہ السلام نے کہا: یہ ادریس ہیں انہیں سلام کیجئے! میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا اس کے بعد کہا: خوش آمدید ہواخ صالح اور نبی صالح کو۔ پھر جبریل

مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ أَوْقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعَمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ إِلَى إِدْرِيسَ قَالَ هَذَا إِدْرِيسُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعَمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا هَارُونُ قَالَ هَذَا هَارُونُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعَمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا مُوسَى قَالَ هَذَا مُوسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ فَلَمَّا تَجَاوَزْتُ بَكَى قِيلَ لَهُ مَا يُبْكِيكَ قَالَ أَبْكِي لِأَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَكْثَرُ مِمَّنْ يَدْخُلُهَا مِنْ أُمَّتِي ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعَمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ هَذَا أَبُوكَ

فَسَلِّمْ عَلَيْهِ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ قَالَ
 مَرَحَبًا يَا ابْنَ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ رَفَعَتْ إِلَيَّ
 سِدْرَةً الْمُنْتَهَى فَإِذَا نَبْقُهَا مِثْلُ قِلَالٍ هَجَرَ وَإِذَا
 وَرَقُهَا مِثْلُ أَذَانِ الْفَيْلَةِ قَالَ هَذِهِ سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى
 وَإِذَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ
 فَقُلْتُ مَا هَذَانِ يَا جَبْرِيلُ قَالَ أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ
 فِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالْنَّيْلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ رَفَعَ
 لِيَ الْبَيْتَ الْمَعْمُورُ ثُمَّ أَتَيْتُ بِأَنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَأَنَاءٍ مِنْ
 لَبَنٍ وَأَنَاءٍ مِنْ عَسَلٍ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ هِيَ الْفِطْرَةُ
 الَّتِي أَنْتَ عَلَيْهَا وَأَمْتِكَ ثُمَّ قُرِضْتُ عَلَى الصَّلَوَاتِ
 خَمْسِينَ صَلَوةً كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلَى
 مُوسَى فَقَالَ بِمَا أُمِرْتُ قَالَ أُمِرْتُ بِخَمْسِينَ صَلَوةً
 كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنْ أَمْتِكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسِينَ صَلَوةً
 كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي وَاللَّهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ
 وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَآئِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلَى
 رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأَمْتِكَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي
 عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ
 فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ
 فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى
 فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ
 فَرَجَعْتُ فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِخَمْسِ
 صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ بِمِ
 أُمِرْتُ قُلْتُ أُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ
 إِنْ أَمْتِكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي

علیہ السلام مجھے لے کر اوپر چڑھے یہاں تک کہ پانچویں آسمان
 تک پہنچے اور انہوں نے دروازہ کھلوا دیا پوچھا گیا: کون؟ انہوں نے
 کہا: جبریل! دریافت کیا گیا: تمہارے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے
 کہا: حضرت محمد ﷺ! پوچھا گیا: کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ انہوں
 نے کہا: ہاں! پانچویں آسمان کے دربان نے کہا: انہیں خوش آمدید
 ہو! ان کا آنا بہت ہی اچھا اور مبارک ہے! پھر جب میں وہاں پہنچا
 تو ہارون علیہ السلام ملے جبرائیل علیہ السلام نے کہا: یہ ہارون ہیں
 انہیں سلام کریں میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب
 دیا پھر کہا: خوش آمدید ہوا خ صالح کو اور نبی صالح کے لیے۔ پھر
 جبریل مجھے اوپر چڑھا لے گئے یہاں تک کہ ہم چھٹے آسمان پر پہنچے
 جبرائیل علیہ السلام نے اُس کا دروازہ کھلوا دیا پوچھا گیا: کون؟
 انہوں نے کہا: جبریل! دریافت کیا: تمہارے ساتھ کون ہے؟ انہوں
 نے کہا: حضرت محمد ﷺ! پوچھا گیا: کیا وہ بلائے گئے ہیں؟
 انہوں نے کہا: ہاں! اس فرشتے نے کہا: انہیں خوش آمدید ہو! ان کا
 آنا بہت ہی اچھا اور مبارک ہے۔ میں وہاں پہنچا تو موسیٰ علیہ السلام
 ملے۔ جبریل علیہ السلام نے کہا: یہ موسیٰ ہیں انہیں سلام کریں۔ میں
 نے انہیں سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا: خوش آمدید
 ہوا خ صالح اور نبی صالح کو۔ پھر جب میں آگے بڑھا تو وہ
 روئے۔ ان سے پوچھا گیا: آپ روتے کیوں ہیں؟ تو انہوں نے
 کہا: میں اس لیے روتا ہوں کہ میرے بعد ایک مقدس جوان
 مبعوث کیا گیا جس کی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ جنت
 میں داخل ہوں گے۔ پھر جبریل علیہ السلام مجھے ساتویں آسمان پر
 چڑھا لے گئے اور اس کا دروازہ کھلوا دیا۔ پوچھا گیا: کون؟ انہوں نے
 کہا: جبریل! پوچھا گیا: تمہارے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا:

محمد ﷺ۔ پوچھا گیا: کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں! تو اس فرشتے نے کہا: خوش آمدید ہو! ان کا آنا بہت ہی اچھا اور نہایت مبارک ہے۔ پھر جب میں وہاں پہنچا تو ابراہیم علیہ السلام ملے۔ جبریل علیہ السلام نے کہا: یہ آپ کے باپ ابراہیم علیہ السلام ہیں! آپ انہیں سلام کریں۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ میں نے انہیں سلام کیا! انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا: خوش آمدید ہو! ابن صالح اور نبی صالح کو۔ پھر میں سدرۃ المنتہی تک چڑھایا گیا تو اس درخت کے پھل مقام ہجر کے مٹکوں کی طرح تھے اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں جیسے تھے۔ جبریل علیہ السلام نے عرض کی: یہ سدرۃ المنتہی ہے اور وہاں چار نہریں تھیں دو پوشیدہ اور دو ظاہر۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! یہ نہریں کیسی ہیں؟ انہوں نے کہا: ان میں جو پوشیدہ نہریں ہیں وہ تو جنت کی نہریں ہیں اور جو ظاہر ہیں وہ نیل و فرات ہیں! پھر بیت المعمور میرے سامنے ظاہر کیا گیا! اس کے بعد مجھے ایک برتن میں شراب کا اور ایک دودھ کا اور ایک برتن شہد کا دیا گیا! میں نے دودھ کو لے لیا۔ جبریل علیہ السلام نے کہا: یہی فطرت ہے! آپ اور آپ کی امت اس پر قائم رہیں گے۔ پھر مجھ پر ایک دن میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔ میں اونا اور موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کو کس چیز کا حکم دیا گیا؟ فرمایا کہ مجھے ہر دن میں پچاس نمازوں کا حکم دیا گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ آپ کی امت ہر دن میں پچاس نمازیں نہیں پڑھ سکے گی اور بے شک خدا کی قسم! میں نے لوگوں کا آپ سے پہلے تجربہ کیا ہے اور میں نے بنی اسرائیل کا بہت سخت علاج کیا! پس آپ اپنے رب عزوجل کی طرف لوٹیں اور اپنی امت کے لیے تخفیف کا سوال کریں۔ پس میں

قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ نَبِيَّ إِسْرَائِيلَ
أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ
لَأَمَّتِكَ قَالَ سَأَلْتُ رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ وَلَكِنِّي
أَرْضَى وَأَسْلِمُ قَالَ فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادَى مُنَادٍ أَمْضَيْتُ
فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي . (صحيح بخاری:
كتاب: مناقب الانصار' باب: المعراج' رقم الحديث:
۳۸۸۷) (صحيح بخاری: اطراف الحديث:
۳۳۹۳-۳۴۳۰-۳۲۰۷) (صحيح مسلم' كتاب: الايمان'
باب: الاسراء برسول الله صلى الله عليه وسلم الى
السموات' رقم الحديث: ۴۱۱' دار الكتاب العربي' بيروت)
(سنن الترمذی' كتاب: تفسير القرآن' باب: ومن سورة الم
نشرح' رقم الحديث: ۳۳۴۶' دار المعرفه) (سنن النسائی'
كتاب: الصلوة' باب: فرض الصلاة' رقم الحديث:
۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷' دار الفكر' بيروت) (سنن ابن ماجه'
كتاب: اقامة الصلوات' باب: ما جاء في فرض الصلوة
الخمس' رقم الحديث: ۱۳۹۹' دار السلام' رياض) (مسند
احمد جلد ۷ صفحہ ۳۳۵ رقم الحديث:
۱۸۳۱۰-۱۸۳۱۱-۱۸۳۱۲) (صحيح ابن حبان رقم
الحديث: ۴۸)

لونا تو اللہ ذوالجود والعلیٰ نے مجھ سے دس نمازیں کم کر دیں۔ میں پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے ویسا ہی کہا۔ میں پھر لونا تو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے دس نمازیں کم کر دیں۔ میں پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے ویسا ہی کہا۔ میں پھر لونا تو اللہ عزوجل نے مجھ سے دس نمازیں کم کر دیں۔ میں پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس لونا تو انہوں نے ویسا ہی کہا۔ میں پھر لونا تو مجھے ہر دن میں دس نمازوں کا حکم دیا گیا۔ میں پھر لونا تو موسیٰ علیہ السلام نے ویسا ہی کہا۔ پس میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو مجھے ہر دن میں پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم دیا گیا۔ پس میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے کہا: آپ کو کیا حکم دیا گیا ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے ہر دن میں پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: بے شک آپ کی امت ہر دن میں پانچ نمازیں نہیں پڑھ سکے گی اور بے شک میں آپ سے پہلے لوگوں کا تجربہ کر چکا ہوں اور بنی اسرائیل کا بڑا سخت علاج کر چکا ہوں تو آپ اپنے رب عزوجل کی بارگاہ میں جائیں اور اُس سے اپنی امت کی تخفیف کے لیے سوال کریں۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے اتنی بار سوال کیا ہے کہ اب (مزید) سوال کرتے ہوئے مجھے حیا آتی ہے، لیکن میں راضی ہوں اور اسی حکم پر تسلیم خم کرتا ہوں۔ فرمایا: پھر جب میں آگے بڑھا تو ایک منادی نے نداء کی کہ بے شک میرا فرض جاری ہو چکا ہے اور میں نے اپنے بندوں پر تخفیف فرمادی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس رات نبی مکرم ﷺ کو معراج کرائی گئی، نبی مکرم ﷺ کے پاس براق لایا گیا جس کو دگام ڈالی ہوئی تھی اور اس پر زین چڑھائی ہوئی تھی۔ اس

۴۳۲- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِالْبُرَاقِ لَيْلَةَ أُسْرَى بِهِ مُلْجَمًا مُسْرَجًا، فَاسْتَضَعَبَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ:

أَبْمُحَمَّدٍ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَفْعَلُ هَذَا؟ فَمَا رَكِبَكَ أَحَدٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ مِنْهُ، قَالَ: فَأَرْفَضَ عَرَفًا. (سنن الترمذی: کتاب: تفسیر القرآن: باب: ومن سورة بنی اسرائیل: رقم الحدیث: ۳۱۲۱: دارالمعرفہ: بیروت)

۴۳۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى لَيْلَةَ أُسْرَى بَنِي عِندَ الْكُثَيْبِ الْأَحْمَرِ، وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ.

نے نبی مکرم ﷺ کے سامنے شوخی سے اچھل کود کی تو اس سے حضرت جبریل نے کہا: کیا تم سیدنا محمد ﷺ کے ساتھ اس طرح کر رہے ہو؟ سیدنا محمد ﷺ سے بڑھ کر مکرم کوئی شخصیت آج تک تم پر سوار نہیں ہوئی، تب براق تھم گیا اور اس کا پسینہ بننے لگا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس رات مجھے معراج کرائی گئی میرا حضرت موسیٰ علیہ السلام پر کثیب احمر کے پاس سے نزر ہوا اس وقت وہ اپنی قبر میں کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔

(صحیح مسلم: کتاب: الفضائل: باب: من فضائل موسیٰ علیہ السلام: رقم الحدیث: ۶۱۵۷-۶۱۵۸: دارالکتاب العربی: بیروت) (سنن النسائی: کتاب: قیام اللیل وتطوع النهار: باب: ذکر صلاة نبی اللہ موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام: رقم الحدیث: ۱۶۲۷-۱۶۲۸-۱۶۲۹-۱۶۳۰: دارالفکر: بیروت) (مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۱۲۰: صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۵۰-۴۹: دارالمعرفہ)

۴۳۴- عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ قَالَ جِبْرِيلُ يَاصْبِعُهُ فَخَرَقَ بِهَا الْحَجَرَ، وَشَدَّ بِهِ الْبَرَّاقَ.

ابن بریدہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب ہم بیت المقدس پہنچے تو جبرائیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی انگلی کے ساتھ پتھر میں سوراخ کیا اور اس سوراخ کے ساتھ براق کو باندھا۔

(سنن الترمذی: کتاب: تفسیر القرآن: باب: سورة بنی اسرائیل: رقم الحدیث: ۳۱۳۲: دارالمعرفہ: بیروت) (صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۴۸: المستدرک رقم الحدیث: ۳۴۲۲)

۴۳۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُتِيتُ بِدَابَّةٍ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُونِ الْبَغْلِ خَطُوهَا عِنْدَ مُنْتَهَى طَرَفِهَا فَرَكِبْتُ وَمَعِيَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فسيرْتُ فَقَالَ: انْزِلْ فَصَلِّ فَفَعَلْتُ فَقَالَ: أَتَدْرِي أَيْنَ صَلَّيْتُ؟ صَلَّيْتُ بِطَيْبَةِ وَآلِهَا الْمُهَاجِرُ، ثُمَّ قَالَ: انْزِلْ فَصَلِّ فَصَلَّيْتُ فَقَالَ: أَتَدْرِي أَيْنَ صَلَّيْتُ؟ صَلَّيْتُ بِطُورِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس ایک جانور لایا گیا جو گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا تھا اور اس کا قدم منہ تک پڑتا تھا پس میں اس پر سوار ہوا اور میرے ساتھ جبریل علیہ السلام تھے پس میں چلا تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ یہاں اتر کر نماز پڑھیں تو میں نے ایسا ہی کیا انہوں نے عرض کی: کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ نے کہاں نماز پڑھی ہے؟ آپ نے طیبہ (یعنی مدینہ)

سَيِّئَاءَ حَيْثُ كَلَّمَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ
ثُمَّ قَالَ: أَنْزِلْ فَصَلِّ فَنَزَلْتُ فَصَلَّيْتُ فَقَالَ أَتَدْرِي
أَيْنَ صَلَّيْتُ؟ صَلَّيْتُ بِبَيْتِ لَحْمٍ حَيْثُ وُلِدَ عِيسَى
عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ دَخَلْتُ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ فَجُمِعَ لِيَ
الْأَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَقَدَّمَ لِي جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
حَتَّى أَمَمْتُهُمْ . (سنن النسائي كتاب: الصلوة باب: فرض
الصلوة رقم الحديث: ٤٤٧ دار الفكر بيروت)

میں نماز پڑھی ہے اور یہی آپ کی جائے ہجرت ہے پھر کہا: یہاں
اُتر کر نماز پڑھیں میں نے نماز پڑھی تو کہا: کیا آپ کو معلوم ہے کہ
آپ نے کہاں نماز پڑھی ہے؟ آپ نے طور سیناء میں نماز پڑھی
ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا تھا۔ پھر کہا:
یہاں اُتر کر نماز پڑھیں پس میں اُترا اور میں نے نماز پڑھی تو انہوں
نے کہا: کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ نے کہاں نماز پڑھی ہے؟
آپ نے بیت لحم میں نماز پڑھی ہے جہاں عیسیٰ علیہ السلام کی
ولادت ہوئی تھی پھر میں بیت المقدس میں داخل ہوا تو انبیاء علیہم
الصلوة والسلام کو میرے لیے جمع کیا گیا پس حضرت جبریل علیہ
السلام نے مجھے آگے کیا یہاں تک کہ میں نے اُن سب کی امامت
کی۔

٤٣٦- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "دَنَا الْجَبَّارُ رَبُّ
الْعِزَّةِ فَتَدَلَّى حَتَّى كَانَ مِنْهُ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى" .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: جبار رب العزت قریب ہوا پھر قریب ہوا
یہاں تک کہ جلوہ جبار اور اُس کے محبوب کے درمیان دو کمانوں بلکہ
اُس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا۔

(صحیح بخاری کتاب: التوحید باب: ما جاء في قوله عز وجل (و كلم الله موسى تكليما) رقم الحديث: ٧٥١٧
دار الكتاب العربي بيروت)

٤٣٧- عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِقَصْرِ مِّنْ
ذَهَبٍ فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ فَقَالُوا: لِشَابٍ مِّنْ
قُرَيْشٍ فَظَنَنْتُ أَنِّي أَنَا هُوَ فَقُلْتُ: وَمَنْ هُوَ؟ فَقَالُوا:
لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ .

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکرم ﷺ
نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے ایک سونے کا محل
دیکھا میں نے پوچھا: یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے کہا: قریش کے
ایک جوان کا۔ تو میں نے گمان کیا کہ وہ میں ہوں گا میں نے پوچھا:
وہ جوان کون ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: عمر بن خطاب (رضی اللہ
عنہ)۔

(سنن الترمذی کتاب: المناقب باب: في مناقب عمر بن الخطاب رضي الله عنه رقم الحديث: ٣٦٨٨ دار المعرفه
بيروت) (مسند احمد جلد ٣ صفحہ ١٩١ صحيح ابن حبان رقم الحديث: ٥٤)

۴۳۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي رَجُلًا تُقَرِّضُ شِفَاهَهُمْ بِمَقَارِضٍ مِنْ نَارٍ، فَقُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جَبْرِيلُ؟ فَقَالَ: الْخُطَبَاءُ مِنْ أُمَّتِكَ، يَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ، وَيَنْسَوْنَ أَنْفُسَهُمْ، وَهُمْ يَتْلُونَ الْكِتَابَ أَقْلًا يَعْقِلُونَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے معراج کی رات کچھ مردوں کو دیکھا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے، میں نے پوچھا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے عرض کی: یہ آپ کی امت کے خطیب ہیں جو لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے تھے اور اپنی جانوں کو بھول جاتے حالانکہ وہ قرآن پڑھتے تھے تو کیا انہیں عقل نہ تھی۔

(صحیح ابن حبان، کتاب: الاسراء، رقم الحديث: ۵۳) (مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۱۲۳)

۴۳۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمَّا كَذَّبَنِي قُرَيْشٌ، قُمْتُ فِي الْحِجْرِ، فَجَلَا اللَّهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ، فَطَفِقتُ أَخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قریش نے (میرے دعویٰ معراج کی) تکذیب کی تو میں حجر میں کھڑا ہو گیا، پس اللہ تعالیٰ نے میرے لیے بیت المقدس کو ظاہر کر دیا، تو میں اس کی نشانیاں دیکھ کر بتاتا رہا۔

(صحیح بخاری، کتاب: مناقب الانصار، باب: حديث الاسراء، رقم الحديث: ۳۸۸۶، وفي كتاب: التفسير، باب: قوله تعالى (سبحن الذي بعده ليلا من المسجد الحرام)، رقم الحديث: ۴۷۱۰-۴۷۱۱، دار الكتاب العربي، بيروت) (صحیح مسلم، کتاب: الايمان، باب: ذكر المسيح ابن مريم، رقم الحديث: ۴۲۷، دار الكتاب العربي، بيروت) (سنن الترمذی، کتاب: تفسير القرآن، باب: سورة بنی اسرائیل، رقم الحديث: ۳۱۳۳، دار المعرفه، بيروت) (مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۳۷۷، صحیح ابن حبان رقم الحديث: ۵۵)

۴۴۰- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: اتَّعَجَبُونَ أَنْ تَكُونَ الْخُلَّةُ لِلْإِبْرَاهِيمَ وَالْكَلامُ لِمُوسَى وَالرُّؤْيَا لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (رواه الحاكم وقال هذا حديث صحيح على شرط البخاري). (المستدرک جلد ۱ صفحہ ۶۵)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: کیا تم کو اس بات پر تعجب ہے کہ خلت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے ہو، کلام حضرت موسیٰ علیہ السلام اور دیدار حضرت محمد ﷺ کے لیے ہو۔ (امام حاکم نے اس حدیث کو روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث امام بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

۴۴۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ كَانَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا محمد

يَقُولُ: إِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَبَّهُ
مَرَّتَيْنِ مَرَّةً بَبَصَرِهِ وَمَرَّةً بِفُؤَادِهِ . (رواه الطبرانی
فی الاوسط ورجاله رجال صحيح) .
ﷺ نے اپنے رب عزوجل کو دو مرتبہ دیکھا، ایک مرتبہ اپنی سر کی
آنکھ اور ایک بار دل کی آنکھ سے۔ (اس حدیث کو امام طبرانی نے
اوسط میں روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے)

(مجمع الزوائد جلد ۱ صفحہ ۴۸)



باب: ۱۴

اخلاق سیدنا مصطفیٰ ﷺ

قرآنی آیات

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

إِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ ۝ (القم: ۴)

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝

(التوبہ: ۱۲۸)

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لِنْتَ لَهُمْ ؕ وَلَوْ كُنْتَ فَظًا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ ؕ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ؕ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ ۝

(آل عمران: ۱۵۹)

وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۖ

(الانعام: ۵۳)

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ ۝ (الحجر: ۸۸)

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ۝

(الانبیاء: ۱۰۷)

خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ

بے شک اے محبوب! آپ عظیم اخلاق پر فائز ہیں ۝

بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان رحم کرنے والے ۝

پس اللہ کی رحمت کی وجہ سے محبوب! تم ان کے لیے نرم دل ہو گئے ہو اور اگر تم تند مزاج سخت دل ہوتے تو وہ ضرور تمہارے پاس سے بھاگ جاتے پس تم انہیں معاف کرو اور ان کی شفاعت کرو اور معاملات میں ان سے مشورہ کرو اور جب کسی بات کا پختہ ارادہ کر لو تو پھر اللہ پر بھروسہ کرو بے شک اللہ توکل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے ۝

اے محبوب! جب تمہارے پاس وہ حاضر ہوں جو ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں تو تم ان سے فرماؤ: تم پر سلام ہو! تمہارے رب نے اپنے ذمہ کرم پر رحمت لازم کر لی ہے۔

اے محبوب! مسلمانوں کو اپنے رحمت کے پروں میں لے لو۔

اے محبوب! ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے ۝

۝

اے محبوب! معاف کرنے کو اختیار کرو اور نیکی کا حکم دو اور

الْجَاهِلِينَ ○ (الاعراف: ۱۹۹)

جاہلوں سے اعراض کرو ○

فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ ○ (الحجر: ۸۵)

اے محبوب! تم بہت اچھے طریقے سے درگزر کرو ○

إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ ○

بے شک تمہاری اس بات سے میرے نبی کو تکلیف پہنچی ہے

(الاحزاب: ۵۳)

لیکن وہ تم سے حیا کرتے ہیں۔

ادْفَعْ بِالنِّبْيِ هِيَ أَحْسَنُ السَّيِّئَةِ ○ (الاحزاب: ۵۳)

اے محبوب! بُرائی کو اچھائی سے دور کرو۔

مُطَاعٍ ثُمَّ آمِينَ ○ (التویر: ۲۱)

میرے محبوب کا حکم مانا جاتا ہے اور وہ امانت دار ہے۔

احادیث مبارکہ

۴۴۲- عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ قَدْ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

حضرت مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بُعِثْتُ لِأَتِمِّمَ حُسْنَ

نے فرمایا: مجھے حسن اخلاق کی تکمیل و تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہے۔

الْأَخْلَاقِ .

(موطا امام مالک، رقم الحديث: ۱۷۲۳) (مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۳۸۱) (المستدرک رقم الحديث: ۴۲۷۸)

۴۴۳- عَنْ سَعِيدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ: أَتَيْتُ عَائِشَةَ أُمَّ

سعید بن ہشام نے کہا کہ میں ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی

الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَقُلْتُ: أَخْبِرْنِي عَنْ خُلُقِ

اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کی کہ مجھے رسول

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ خُلُقُهُ

اللہ ﷺ کے اخلاق کے متعلق بتائیں۔ آپ نے فرمایا: حضور

الْقُرْآنَ .

اقدس ﷺ کے اخلاق قرآن ہیں۔

(صحیح مسلم، کتاب: الصلوة، رقم الحديث: ۷۴۶) (تفسیر الطبری رقم الحديث: ۳۴۵۶۱)

۴۴۴- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی مکرم ﷺ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ

جب مدینہ تشریف لائے تو آپ کے ساتھ کوئی خادم نہ تھا پس

فَأَخَذَ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِي، فَانْطَلَقَ بِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ

حضرت ابو طلحہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لے کر رسول اللہ ﷺ کی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ آنَسًا

خدمت میں حاضر ہو گئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! بے شک انس

غُلَامٌ كَتِيسٌ فَلْيَخِذْ مِنْكَ، قَالَ: فَخَذْتُهُ فِي السَّفَرِ

سمجھ دار لڑکا ہے تو یہ آپ کی خدمت کرے گا۔ حضرت انس فرماتے

وَالْحَضَرِ، مَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ: لِمَ صَنَعْتَ هَذَا

ہیں کہ میں نے نبی مکرم ﷺ کی سفر و حضر میں خدمت کی تو آپ

هَكَذَا، وَلَا لِشَيْءٍ لَمْ أَصْنَعْهُ، لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هَذَا

نے کسی ایسے کام کے متعلق جو میں نے کیا یہ نہ فرمایا کہ تو نے یہ کام

هَكَذَا .

اس طرح کیوں کیا اور نہ کسی ایسے کام کے متعلق جو میں نے نہ کیا یہ

فرمایا کہ تو نے یہ کام اس طرح کیوں نہ کیا۔

(صحیح بخاری کتاب: الوصایا باب: استخدام الیتیم فی السفر والحضر رقم الحدیث: ۲۷۶۸) (صحیح بخاری اطراف الحدیث: ۶۹۱۱-۶۰۳۸-۳۵۶۱) (صحیح مسلم کتاب: الفضائل باب: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس خلقاً رقم الحدیث: ۶۰۱۱-۶۰۱۲-۶۰۱۳-۶۰۱۴-۶۰۱۷ دارالکتاب العربی بیروت) (سنن ابوداؤد کتاب الادب باب: فی الحلم واخلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحدیث: ۴۷۷۳-۴۷۷۴ دارالسلام ریاض) (سنن الترمذی کتاب: البر والصلة باب: ما جاء فی خلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحدیث: ۲۰۱۵ دارالمعرفة بیروت) (مصنف عند الرزاق رقم الحدیث: ۷۹۷۶ مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۱۹۵ مسند ابو یعلیٰ رقم الحدیث: ۴۳۳۵)

۴۴۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تمام لوگوں سے بڑھ کر حسن اخلاق کے حامل تھے۔

(صحیح مسلم کتاب: الفضائل باب: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس خلقاً رقم الحدیث: ۶۰۱۷) (صحیح بخاری کتاب: الادب باب: الکنية للصبي قبل ان يولد للرجل رقم الحدیث: ۶۲۰۳ دارالکتاب العربی بیروت)

۴۴۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخَالِطَنَا، حَتَّى يَقُولَ لَأَخِي صَغِيرٍ، يَا أَبَا عُمَيْرٍ، مَا فَعَلَ التَّغْيِيرُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ ملے جلے رہتے تھے یہاں تک کہ میرے چھوٹے بھائی سے فرماتے: اے ابوعمیر! تمہاری چڑیا کا کیا بنا؟

(صحیح بخاری کتاب: الادب باب: الانبساط الى الناس رقم الحدیث: ۶۱۲۹ وفی باب: الکنية للصبي قبل ان يولد للرجل رقم الحدیث: ۶۲۰۳ دارالکتاب العربی بیروت) (صحیح مسلم کتاب: الآداب باب: استحباب تحنیک المولود عند ولادته رقم الحدیث: ۵۵۸۷ وفی کتاب: الفضائل باب: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس خلقاً رقم الحدیث: ۵۹۷۱) (سنن الترمذی کتاب: الصلاة باب: ما جاء فی الصلاة علی البسط رقم الحدیث: ۳۳۳ وفی کتاب: البر والصلة باب: ما جاء فی المزاح رقم الحدیث: ۱۹۸۹ دارالمعرفة بیروت) (سنن ابن ماجہ کتاب: الادب باب: فی المزاح رقم الحدیث: ۳۷۲۰ دارالسلام ریاض) (مسند احمد رقم الحدیث: ۱۲۴۶۶-۱۲۵۲۸-۱۳۰۹۰-۱۳۳۲۰ صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۲۵۰۶-۲۳۰۸)

۴۴۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَلَا صَخَبًا فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلَكِنْ يَغْفُو وَيَصْفَحُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نہ طبعاً فحش گفتار تھے نہ تکلفاً اور نہ بازار میں بلند آواز سے باتیں کرتے تھے اور نہ بُرائی کا جواب بُرائی سے دیتے تھے لیکن معاف کر دیتے تھے اور درگزر فرماتے تھے۔

(سنن الترمذی کتاب: البر والصلة باب: ما جاء في خلق النبي صلى الله عليه وسلم رقم الحديث: ۲۰۱۶ دار المعرفہ

بیروت) (مسند احمد جلد ۶ صفحہ ۲۴۶ مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۸ صفحہ ۳۳۰)

۴۴۸- عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْنَى رَبِّي فَأَحْسَنَ تَادِيئِي .
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے میرے رب نے ادب سکھایا سوا اچھا ادب سکھایا۔

(الجامع الصغير رقم الحديث: ۳۱۰ كنز العمال رقم الحديث: ۳۱۸۹۵)

۴۴۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَتْ خَدِيجَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللَّهِ مَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا، إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحْمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ .
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا (جب آپ پر وحی کا آغاز ہوا) خدا کی قسم! اللہ آپ کو کبھی شرمندہ نہیں کرے گا! آپ رشتہ داروں سے میل جول رکھتے ہیں کمزوروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں ناداروں کے لیے کماتے ہیں مہمان نوازی کرتے ہیں اور راہ حق میں پیش آنے والی مشکلات میں مدد کرتے ہیں۔

(صحیح بخاری کتاب: بدء الوحي باب: كيف كان بدء الوحي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم رقم الحديث: ۳

دار الكتاب العربي بیروت) (صحیح بخاری اطراف الحديث: ۴۹۵۵-۴۹۵۶-۴۹۵۷-۶۹۸۲-۳۳۹۲-۴۹۵۳) (صحیح مسلم کتاب: الايمان باب: بدء الوحي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم رقم الحديث: ۴۰۳ دار الكتاب العربي بیروت) (مصنف عبد الرزاق رقم الحديث: ۹۷۱۹ مسند اسحاق بن راهويه رقم الحديث: ۸۴۰ مسند ابو عوانه جلد ۱ صفحہ ۱۱۳ صحیح ابن حبان رقم الحديث: ۳۳ ابن مندہ رقم الحديث: ۶۸۳ دلائل النبوة لابی نعیم رقم الحديث: ۱۶۲ دلائل النبوة للبيهقي جلد ۲ صفحہ ۱۳۷ مسند احمد رقم الحديث: ۲۵۹۵۷)

۴۵۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهِ وَلَا امْرَأَةً وَلَا خَادِمًا، إِلَّا أَنْ يُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ .
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا اور جہاد فی سبیل اللہ کے ماسوا نہ کبھی عورت کو مارا اور نہ کبھی خادم کو مارا۔

(صحیح مسلم کتاب: الفضائل باب: ماعدته صلى الله عليه وسلم لأثام الخ رقم الحديث: ۶۰۵۰ دار الكتاب العربي

بیروت) (مسند احمد جلد ۶ صفحہ ۲۸۱ مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۸ صفحہ ۳۶۸ شرح السنة رقم الحديث: ۳۶۶۸ مسند ابو یعلیٰ رقم الحديث: ۴۳۷۵ شمائل ترمذی رقم الحديث: ۳۴۹ المعجم الصغير جلد ۲ صفحہ ۱۹)

۴۵۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَلْعَبُ بِالنَّبَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نبی مکرم ﷺ کے پاس کھیتی تھی اور میری کچھ سہیلیاں تھیں جو میرے ساتھ کھیتی

وَكَانَ لِي صَوَاحِبٌ يَلْعَبْنَ مَعِيَ، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ يَتَقَمَّعَنَّ مِنْهُ، فَيَسْرِبُهُنَّ إِلَيَّ فَيَلْعَبْنَ مَعِيَ .

تھیں۔ پس جب رسول اللہ ﷺ داخل ہوتے تو وہ غائب ہو جاتیں تو رسول اللہ ﷺ ان کو میرے پاس بھیج دیتے تو وہ میرے ساتھ کھیلتی۔

(صحیح بخاری، کتاب: الادب، باب: الانبساط الى الناس، رقم الحديث: ۶۱۳۰، دارالكتاب العربي، بيروت) (صحیح مسلم، کتاب: فضائل الصحابة، باب: فی فضل عائشة رضی اللہ عنہا، رقم الحديث: ۶۲۸۷، دارالكتاب العربي، بيروت)

۴۵۲- عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: لَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قُلْتُ: أَخْبِرْنِي عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرَةِ قَالَ: أَجَلُ، وَاللَّهِ إِنَّهُ لَمَوْصُوفٌ فِي التَّوْرَةِ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فِي الْقُرْآنِ: (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا) وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّينَ، أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي، سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ، لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ، وَلَا سَخَابٍ فِي الْأَسْوَاقِ، وَلَا يَذْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلَكِنْ يَغْفُو وَيَغْفِرُ، وَلَنْ يَقْبِضَهُ اللَّهُ حَتَّى يُقِيمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ، بَانَ يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَيَفْتَحُ بِهَا أَعْيُنًا عُمَيَّا، وَآذَانًا صُمًّا، وَقُلُوبًا غُلْفًا .

حضرت عطاء بن یسار فرماتے ہیں کہ میں عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے ملا اور میں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی توریت میں مذکور صفت کی خبر دیں۔ انہوں نے کہا: ٹھیک ہے اللہ کی قسم! توریت میں آپ کی ان بعض صفات کا ذکر ہے جو قرآن مجید میں مذکور ہیں۔ وہ یہ ہیں: اے نبی! ہم نے آپ کو بھیجا ہے وہ بنا کر بشارت دینے والا اور سنانے والا اور اُمیوں کی پناہ بنا کر آپ میرے بندے اور رسول ہیں میں نے آپ کا نام ”متوکل“ رکھا ہے آپ سخت مزاج اور درشت خونیں ہیں اور نہ بازار میں شور کرنے والے ہیں اور بُرائی کا جواب بُرائی سے نہیں دیتے بلکہ معاف کر دیتے ہیں اور بخش دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اُس وقت تک آپ کی روح قبض نہیں فرمائے گا جب تک آپ کے ذریعہ سے ٹیڑھی قوم کو سیدھا نہ کر دے، بایں طور کہ وہ کہیں گے: لا الہ الا اللہ اور آپ کے سبب سے اندھی آنکھوں، بہرے کانوں اور پردہ پڑے ہوئے دلوں کو کھول دے گا۔

(صحیح بخاری، کتاب: البيوع، باب: كراهية السخب في الاسواق، رقم الحديث: ۲۱۲۵، وفي كتاب: التفسير، باب: انا ارسلناك شاهداً ومبشراً ونذيراً، رقم الحديث: ۴۸۳۸، دارالكتاب العربي) (الادب المفرد رقم الحديث: ۲۴۷، سنن الدارمی رقم الحديث: ۶، مسند احمد رقم الحديث: ۶۶۲۲، دلائل النبوة جلد ۱ صفحہ ۳۷۴، مجمع الزوائد جلد ۸ صفحہ ۲۷۱، جامع الاصول جلد ۱۱ رقم الحديث: ۸۸۳۷) (المعجم الكبير رقم الحديث: ۱۰۰۴۶، الطبقات الكبرى جلد ۱ صفحہ ۳۶۰)

۴۵۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: مَا خَيْرَ رَسُولٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جب بھی دو معاملات میں اختیار دیا گیا تو حضور اقدس ﷺ

الَّا اخَذَ اَيُّسَرُهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ اِثْمًا، فَاِنْ كَانَ اِثْمًا كَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ، وَمَا اَنْتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ اِلَّا اَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللَّهِ، فَيَنْتَقِمَ لِلَّهِ بِهَا .

نے اُس معاملہ کو منتخب فرمایا جو زیادہ آسان ہوتا بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو اور اگر وہ گناہ ہوتا تو حضور نبی مکرم ﷺ تمام لوگوں سے بڑھ کر اُس سے مجتنب ہوتے اور رسول اللہ ﷺ نے کبھی اپنی ذات کے لیے انتقام نہیں لیا، الا یہ کہ اللہ کی حرمتیں پامال کی جاتیں تو آپ اللہ جل مجدہ کی رضا کے لیے اس سے انتقام لیتے۔

(صحیح بخاری، کتاب: المناقب، باب: صفة النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: ۳۵۶۰) (صحیح بخاری، اطراف الحدیث: ۶۱۲۶-۶۷۸۶-۶۸۵۳) (صحیح مسلم، کتاب: الفضائل، باب: مباحثہ صلی اللہ علیہ وسلم للآثام، رقم الحدیث: ۶۰۴۵) (دارالکتاب العربی، بیروت) (سنن ابوداؤد، کتاب: الادب، باب: حسن الخلق، رقم الحدیث: ۴۷۸۵) (دارالسلام، ریاض) (مسند احمد جلد ۶ صفحہ ۸۵) (مصنف عبد الرزاق رقم الحدیث: ۷۹۴۲) (مسند ابویعلیٰ رقم الحدیث: ۴۳۷۵) (مسند الحمیدی رقم الحدیث: ۲۵۸) (صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۶۴۱۰) (ادب المفرد رقم الحدیث: ۲۷۴) (مسند عبد بن حمید رقم الحدیث: ۱۴۸۱)

۴۵۴- عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: مَا سِئَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قَطُّ فَقَالَ: لَا .

محمد بن المنکدر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی مکرم ﷺ سے کبھی کوئی ایسی چیز نہیں مانگی گئی جس کے جواب میں حضور نے نہ کی ہو۔

(صحیح بخاری، کتاب: الادب، باب: حسن الخلق والسخا، رقم الحدیث: ۶۰۳۴) (دارالکتاب العربی، بیروت) (صحیح مسلم، کتاب: الفضائل، باب: ما سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئاً قط فقال لا، رقم الحدیث: ۶۰۱۸) (دارالکتاب العربی، بیروت) (مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۳۰۷) (مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱۱ صفحہ ۵۱۵)

۴۵۵- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: جَاءَتْ امْرَأَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ، فَقَالَ سَهْلٌ لِلْقَوْمِ: اَتَذَرُونَ مَا الْبُرْدَةُ؟ فَقَالَ الْقَوْمُ: هِيَ الشَّمْلَةُ، فَقَالَ سَهْلٌ: هِيَ شِمْلَةٌ مَنَسُوجَةٌ فِيهَا حَاشِيَتُهَا، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اَكُسُوكَ هَذِهِ، فَاَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا اِلَيْهَا فَلَبَسَهَا، فَرَأَاهَا عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا اَحْسَنَ هَذِهِ، فَاَكْسَيْنِيهَا، فَقَالَ: نَعَمْ فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَامَةً اَصْحَابُهُ، قَالُوا: مَا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی مکرم ﷺ کے پاس چادر لے کر آئی، حضرت سہل نے قوم سے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ بردہ کیا ہے؟ قوم نے کہا کہ وہ شملہ (ایک خاص قسم کی چادر ہے)۔ حضرت سہل نے فرمایا: وہ شملہ جس کے کناروں پر بنائی کی ہوئی ہوتی ہے۔ تو اس عورت نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ چادر میں آپ کو پہنانے کی غرض سے لائی ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے اُس عورت سے وہ چادر لے لی اور آپ کو اس کی ضرورت بھی تھی، پھر آپ نے وہ چادر پہنی تو صحابہ کرام میں سے ایک مرد نے اُس چادر کو دیکھا تو اُس نے عرض کی کہ

أَحْسَنْتَ حِينَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَخَذَهَا مُحْتَاجًا إِلَيْهَا، ثُمَّ سَأَلَتْهُ إِيَّاهَا، وَقَدْ عَرَفَتْ
أَنَّهُ لَا يُسَالُ شَيْئًا فِيمَنْعُهُ، فَقَالَ: رَجَوْتُ بَرَكَتَهَا
حِينَ لَبِسَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلِّي أَكْفَنُ
فِيهَا.

یا رسول اللہ ﷺ! یہ چادر کتنی خوبصورت ہے! آپ یہ چادر مجھے
پہنا دیں۔ سرکارِ اقدس ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ پس جب نبی
مکرم ﷺ اٹھے تو صحابہ کرام نے اُس کو ملامت کی اور کہا: تُو نے
اچھا نہیں کیا، جب تُو جانتا تھا کہ نبی مکرم ﷺ کو اس چادر کی
ضرورت تھی پھر بھی تُو نے مانگ لی اور تو جانتا ہے کہ حضور
اقدس ﷺ سوال کو مسترد نہیں فرماتے۔ اُس نے کہا کہ مجھے اس
چادر سے برکت کی اُمید تھی کیونکہ نبی مکرم ﷺ نے اُسے پہنا تو
شاید کہ میں اُس چادر میں کفن دیا جاسکوں۔

(صحیح بخاری، کتاب: الادب، باب: حسن الخلق والسخا، رقم الحديث: ۶۰۳۶، دارالكتاب العربي، بيروت) (صحیح
بخاری، اطراف الحديث: ۱۲۷۷-۲۰۹۳-۵۸۱۰-۶۰۳۶) (سنن ابن ماجہ، کتاب: اللباس، باب: لباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم، رقم الحديث: ۳۵۵۵، دارالسلام، ریاض) (المعجم الكبير رقم الحديث: ۵۸۸۷، شعب الایمان رقم الحديث: ۶۲۳۴،
مسند احمد رقم الحديث: ۲۲۸۲۵، جامع المسانید لابن جوزی رقم الحديث: ۲۴۰۵)

قال الامام ابن حجر العسقلاني رحمه الله
تعالى: فيه التبرك بآثار الصالحين .

امام علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: اس
حدیث میں دلیل ہے کہ صالحین کے آثار سے برکت حاصل کرنا
جائز ہے۔

(فتح الباری جلد ۴ صفحہ ۱۲۶، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

۴۵۶- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَأَعْطَاهُ
إِيَّاهُمْ، فَأَتَى قَوْمَهُ فَقَالَ: أَيُّ قَوْمٍ أَسْلِمُوا، فَوَاللَّهِ إِنَّ
مُحَمَّدًا (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيُعْطِي عَطَاءً مَا
يَخَافُ الْفَقْرَ .

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی
نے نبی مکرم ﷺ سے دو پہاڑوں کے درمیان کی بکریاں مانگیں،
آپ نے اُس کو وہ بکریاں عطا فرمادیں، پھر وہ اپنی قوم کے پاس گیا
تو کہنے لگا: اے میری قوم! اسلام لے آؤ اس لیے کہ حضرت محمد ﷺ
اتنا عطا فرماتے ہیں کہ فقر و فاقہ کا خوف باقی نہیں رہتا۔

(صحیح مسلم، کتاب: الفضائل، باب: ما سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئاً قط فقال لا وکثرة عطائه، رقم الحديث:

۲۳۱۲، دارالكتاب العربي، بيروت)

۴۵۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مَنَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ
رسول اللہ ﷺ پردہ میں رہنے والی کنواری لڑکی سے زیادہ حیا

الْعَذْرَاءُ فِي خَدْرِهَا، فَإِذَا رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ عَرَفْنَاهُ فرمانے والے تھے جب کوئی چیز آپ کو ناپسند ہوتی تو ہم آپ کے
فِي وَجْهِهِ۔ چہرہ اقدس سے پہچان لیتے۔

(صحیح بخاری، کتاب: الادب، باب: من لم يواجه الناس بالعتاب، رقم الحديث: ۶۱۰۲، وفي كتاب: المناقب، باب: صفة
النبي صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: ۳۵۶۲، دار الكتاب العربي، بيروت) (صحیح مسلم، کتاب: الفضائل، باب: كثرة حياته
صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: ۲۳۲۰، دار الكتاب العربي، بيروت) (سنن ابن ماجه، كتاب: الزهد، باب: الحياء، رقم
الحديث: ۴۱۸۰، دار السلام، رياض)

۴۵۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ حَزْمٍ قَالَ: مَا حضرت عبد اللہ بن حارث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ
رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ۔ میں نے حضور اقدس ﷺ سے بڑھ کر کسی کو مسکرانے والا نہیں
دیکھا۔

(سنن الترمذی، کتاب: المناقب، باب: في بشاشة النبي صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: ۳۶۴۱، دار المعرفة، بيروت)
(الشمائل المحمدية رقم الحديث: ۱۸۰، مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۱۹۱، شعب الايمان رقم الحديث: ۸۰۴۷، الاحاديث
المختاره جلد ۹ صفحہ ۲۰۶، الوفا رقم الحديث: ۸۲۹، البدايه والنهايه جلد ۶ صفحہ ۴۱)

۴۵۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے کبھی
حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ، إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ۔ بھی حضور اقدس ﷺ کو اس طرح زور سے ہنستے ہوئے نہیں دیکھا
کہ آپ ﷺ کا حلق مبارک دیکھ لیتی، حضور اقدس ﷺ صرف تبسم ہی فرمایا کرتے تھے۔

(صحیح بخاری، کتاب: الادب، باب: التسم والضحك، رقم الحديث: ۶۰۹۲، وفي كتاب: التفسير، باب: ۲، رقم
الحديث: ۴۸۲۸، دار الكتاب العربي، بيروت) (صحیح مسلم، کتاب: صلاة الاستسقاء، باب: التعوذ عند رؤية الريح والغيم، رقم
الحديث: ۲۰۸۶، دار الكتاب العربي، بيروت) (سنن ابو داؤد، کتاب: الادب، باب: ما يقول اذا هاجت الريح، رقم الحديث:
۵۰۹۸، دار السلام، رياض) (الادب المفرد رقم الحديث: ۹۰۶، مسند الحميدى رقم الحديث: ۴۴۷، مسند ابو يعلى رقم
الحديث: ۴۶۷۷، الجامع الصغير جلد ۱ صفحہ ۲۹۵، الوفا رقم الحديث: ۲۹۴، زاد المعاد جلد ۱ صفحہ ۱۸۲، البدايه والنهايه
جلد ۶ صفحہ ۴۰)

۴۶۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْأُولَى، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى أَهْلِهِ وَخَرَجْتُ مَعَهُ، فَاسْتَقْبَلَهُ وَلَدَانِ، فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَيَّ أَحَدَهُمْ وَاحِدًا وَاحِدًا قَالَ: وَأَمَّا أَنَا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ
نے فرمایا: میں نے نبی مکرم ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی، پھر آپ اپنے دولت کدہ کی طرف نکلے اور میں آپ کے ساتھ نکلا تو
سائے جو بھی بچہ آتا رسول اللہ ﷺ ان میں سے ہر ایک کے

فَمَسَحَ خَدَيَّ قَالَ: فَوَجَدْتُ لِيَدِهِ بَرْدًا أَوْ رِيحًا
دست معطر پھیرا تو میں نے آپ کے دست انور کی ایسی ٹھنڈک اور
خوشبو پائی کہ یوں محسوس ہوتا تھا کہ آپ نے عطار کے ڈبے سے
دست انور باہر نکالا ہے۔

(صحیح مسلم: کتاب: الفضائل، باب: طیب رائحة النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولین مسہ: رقم الحديث: ۶۰۵۲، دارالکتاب
العربی، بیروت) (مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحديث: ۳۱۷۶۵، المعجم الكبير رقم الحديث: ۱۹۴۴)

۴۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَخَذَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِ الْحَسَنِ أَوْ الْحُسَيْنِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ثُمَّ وَضَعَ قَدَمَيْهِ عَلَى قَدَمَيْهِ ثُمَّ
قَالَ: تَرَقَّى .
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی مکرم
ﷺ نے امام حسن یا امام حسین رضی اللہ عنہما کے دست مبارک کو
پکڑا، پھر ان کے قدموں کو اپنے قدموں پر رکھ کر فرمایا: اوپر چڑھو۔

(الادب المفرد للامام البخاری، باب: المزاح مع الصبی، رقم الحديث: ۲۷۰، دارالکتب العلمیہ، بیروت)
۴۶۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ مَرَّ
عَلَى صَبِيَّانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمَا وَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ .
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ بچوں کے
پاس سے گزرے تو آپ نے انہیں سلام کیا اور فرمایا کہ نبی مکرم
ﷺ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

(صحیح بخاری، کتاب: الاستئذان، باب: التسليم على الصبيان، رقم الحديث: ۶۲۴۷، دارالکتاب العربی، بیروت) (صحیح
مسلم، کتاب: السلام، باب: استحباب السلام على الصبيان، رقم الحديث: ۵۶۲۷) (سنن الترمذی، کتاب: الاستئذان، باب: ما
جاء في التسليم على الصبيان، رقم الحديث: ۲۶۹۶، دارالمعرفة، بیروت)

۴۶۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ
أَحَدًا مِنَ النَّاسِ كَانَ أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَلَامًا وَلَا حَدِيثًا وَلَا جِلْسَةً مِنْ فَاطِمَةَ .
قَالَتْ: وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَاهَا
قَدْ أَقْبَلَتْ رَحَّبَ بِهَا، ثُمَّ قَامَ إِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا ثُمَّ أَخَذَ
بِيَدِهَا فَجَاءَ بِهَا حَتَّى يُجْلِسَهَا فِي مَكَانِهِ .
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے
تمام لوگوں میں سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر رسول
اللہ ﷺ کے کلام، انداز گفتگو اور بیٹھنے میں کوئی مشابہ نہیں دیکھا۔
آپ نے فرمایا کہ نبی مکرم ﷺ جب حضرت فاطمہ کو دیکھتے کہ وہ
آ رہی ہیں تو حضرت فاطمہ کو مرہبا کہتے، پھر ان کی طرف کھڑے ہو
کر بوسہ دیتے، پھر ان کا ہاتھ پکڑ کر اپنی جگہ پر بٹھاتے۔

(الادب المفرد للامام البخاری، باب: قيام الرجل لآخيه، رقم الحديث: ۹۴۷) (السنن الكبرى للنسائي رقم الحديث:
۹۲۳۶، صحيح ابن حبان رقم الحديث: ۶۹۵۳، المستدرک رقم الحديث: ۴۷۳۲، المعجم الاوسط رقم الحديث: ۴۰۸۹، السنن
الكبرى للبيهقي جلد ۷ صفحہ ۱۰۱، مسند ابن راهويه رقم الحديث: ۶)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے تھے تو آپ نے فرمایا: ہمارے ساتھ چلو! ہم اپنے اس یہودی پڑوسی کی عیادت کر آئیں۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم اس کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا حال ہے؟ کیسی طبیعت ہے؟ حال پوچھنے کے بعد حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: اے فلاں! تم گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس آدمی نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اس کے سر کے پاس تھا تو باپ نے اسے کچھ جواب نہ دیا اور وہ خاموش رہا۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: اے فلاں! گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس مرد نے اپنے باپ کی طرف دیکھا تو اس نے کوئی کلام نہ کیا اور خاموش رہا۔ حضور اقدس ﷺ نے پھر فرمایا: اے فلاں! گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں۔ تو اس شخص نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں اور بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے کہا: تمام خوبیاں اللہ کے لیے ہیں جس نے میری وجہ سے ایک انسان کو دوزخ سے آزاد کر دیا ہے۔

۴۶۴- عَنْ ابْنِ بَرِيدَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِذْهَبُوا بِنَا نَعُودُ جَارَنَا هَذَا الْيَهُودِيَّ قَالَ: فَاتَيْنَاهُ فَقَالَ: كَيْفَ أَنْتَ؟ وَكَيْفَ؟ فَبَيَّأَلَهُ ثُمَّ قَالَ: يَا فُلَانُ، إِشْهَدْ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ، فَنَظَرَ الرَّجُلُ إِلَى أَبِيهِ وَكَانَ عِنْدَ رَأْسِهِ، فَلَمْ يَرُدَّهُ عَلَيْهِ شَيْئًا، فَسَكَتَ، فَقَالَ: يَا فُلَانُ، إِشْهَدْ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ، فَنَظَرَ الرَّجُلُ إِلَى أَبِيهِ فَلَمْ يُكَلِّمَهُ، فَسَكَتَ، ثُمَّ قَالَ: يَا فُلَانُ، إِشْهَدْ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ، فَقَالَ لَهُ أَبُوهُ، إِشْهَدْ لَهُ، فَقَالَ: أَشْهَدْ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَعْتَقَ بَنِي نَسَمَةٍ مِنَ النَّارِ.

(صحیح بخاری، کتاب: الجنائز، باب: اذا اسلم الصبی فمات هل یصلی علیہ، رقم الحدیث: ۱۲۹۰) (سنن ابوداؤد، کتاب: الجنائز، باب: فی عیادة الذمی، رقم الحدیث: ۳۰۹۵) (کتاب الآثار للامام محمد رقم الحدیث: ۳۷۵، مسند الامام الاعظم رقم الحدیث: ۸، عمل اليوم والليلة رقم الحدیث: ۵۴۴، مسند احمد رقم الحدیث: ۱۳۳۹۹، صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۲۹۶۰)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ (کے اخلاق حسنة کا یہ حال تھا کہ حضور اقدس ﷺ) خادم و غلام کی دعوت کو بھی قبول فرماتے تھے مریض کی عیادت کیا

۴۶۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُجِيبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوكِ وَيَعُودُ الْمَرِيضَ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ.

کرتے اور گدھے کی سواری بھی کر لیا کرتے تھے۔

(سنن الترمذی: کتاب: الجنائز، رقم الحديث: ۱۰۱۷) (سنن ابن ماجہ: کتاب: الزهد، باب: البرائة من الکبر والتواضع، رقم الحديث: ۴۱۷۸، دار السلام، ریاض) (جامع المسانید للامام ابی حنیفہ جلد ۱ صفحہ ۷۷، مسند ابو یعلیٰ رقم الحديث: ۴۲۴۳)

۴۶۶- عَنْ يَزِيدِ بْنِ بَابْنُوسَ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْنَا: يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ! مَا كَانَ خُلُقُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ، تَقْرُؤُونَ سُورَةَ الْمُؤْمِنُونَ؟ قَالَتْ: أَقْرَأُ: (قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ) قَالَ يَزِيدُ فَقَرَأْتُ: (قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ) إِلَى (لِفُرُوجِهِمْ حِفْظُونَ) قَالَتْ: كَانَ خُلُقَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت یزید بن بابنوس بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے عرض کی: اُم المؤمنین! رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کیسے تھے؟ تو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا خلق قرآن تھا۔ آپ نے فرمایا کہ تو اس آیت کو پڑھ: (قد افلح المؤمنون)۔ یزید کہتا ہے کہ میں نے ”قد افلح المؤمنون“ سے لے کر ”لِفُرُوجِهِمْ حِفْظُونَ“ تک پڑھا تو آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے اخلاق اس طرح تھے۔

(الادب المفرد للامام البخاری، باب: من دعا الله ان يحسن خلقه، رقم الحديث: ۳۰۸، دار الكتب العلمية، بيروت) (السنن الكبرى للنسائی رقم الحديث: ۱۱۳۵، المستدرک رقم الحديث: ۳۵۳۳، الطبقات الكبرى جلد ۱ صفحہ ۲۷۳)

۴۶۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيمًا، وَكَانَ لَا يَأْتِيهِ أَحَدٌ إِلَّا وَعَدَهُ وَأَنْجَزَ لَهُ إِنْ كَانَ عِنْدَهُ، وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَجَاءَهُ الْأَعْرَابِيُّ فَأَخَذَهُ بِثَوْبِهِ فَقَالَ: إِنَّمَا بَقِيَ مِنْ حَاجَتِي يَسِيرَةٌ، وَأَخَافُ أَنْسَاهَا، فَقَامَ مَعَهُ حَتَّى فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ فَصَلَّى.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی مکرم ﷺ رحیم تھے اور جو حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں آتا تو حضور اقدس ﷺ اسے عطا فرمانے کا وعدہ فرماتے اور اگر موجود ہوتا تو اس کو پورا فرما دیتے۔ (ایک بار) نماز کی اقامت ہو چکی، ایک دیہاتی حاضر ہوا اور حضور اقدس ﷺ کے کپڑے پکڑ کر عرض کرنے لگا: میری کچھ حاجت باقی ہیں اور مجھے ڈر ہے کہ کہیں بھول نہ جاؤں۔ پس حضور اقدس ﷺ اس کے ساتھ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ اس کی حاجت کو پورا فرما دیا، پھر آپ متوجہ ہوئے اور نماز ادا فرمائی۔

(الادب المفرد للامام البخاری، باب: سخاوة النفس، رقم الحديث: ۲۷۸، دار الكتب العلمية، بيروت)

۴۶۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَأَاهُ قَالَ: بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ وَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے ملنے کی اجازت طلب کی، پس جب نبی کریم ﷺ نے اسے دیکھا تو فرمایا: یہ اپنے قبیلہ کا برا شخص ہے۔

جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ
وَأَنْبَسَطَ إِلَيْهِ، فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ:
يَا رَسُولَ اللَّهِ، حِينَ رَأَيْتَ الرَّجُلَ قُلْتَ لَهُ كَذَا
وَكَذَا، ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِي وَجْهِهِ وَأَنْبَسَطْتَ إِلَيْهِ؟ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَائِشَةُ، مَتَى
عَهْدَتِيْنِي فَحَاشَا، إِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةَ يَوْمِ
الْقِيَامَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّهِ.

پھر جب وہ بیٹھا تو نبی کریم ﷺ اُسے بڑی خندہ پیشانی اور نرمی
سے ملے۔ پس جب وہ آدمی چلا گیا تو حضرت عائشہ نے عرض کی:
یا رسول اللہ! جب آپ نے مرد کو دیکھا تو یہ یہ فرمایا، پھر آپ اُسے
خندہ پیشانی اور نرمی سے ملے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے
عائشہ! تم نے مجھے فحش گو کب پایا ہے؟ بے شک قیامت کے دن
اللہ کے نزدیک لوگوں میں سب سے بُرا وہ ہوگا جس کو لوگ اُس کی
بدگفتاری کی وجہ سے چھوڑ دیں۔

(صحیح بخاری، کتاب: الادب، باب: لم یکن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاحشا ولا مفتحشا، رقم الحدیث: ۶۰۳۲)
(صحیح بخاری اطراف الحدیث: ۶۰۵۴-۶۱۳۱) (صحیح مسلم، کتاب: البر والصلة والآداب، باب: مداراة من یتقی فحشہ،
رقم الحدیث: ۶۵۳۹-۶۵۴۰، دارالکتاب العربی، بیروت) (سنن ابوداؤد، کتاب: الادب، باب: فی حسن العشرة، رقم الحدیث:
۴۷۹۱، دارالسلام، ریاض) (سنن الترمذی، کتاب: البر والصلة، باب: ما جاء فی المداراة، رقم الحدیث: ۱۹۹۶، دارالمعرفة،
بیروت) (الادب المفرد رقم الحدیث: ۱۳۱۱، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۸ صفحہ ۳۲۹، حلیۃ الاولیاء جلد ۶ صفحہ ۳۳۵)

۴۶۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ،
وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ
جَبْرِئِيلُ، وَكَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ
فَيَدَارِسُهُ الْقُرْآنَ، فَلَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ
رسول اللہ ﷺ تمام لوگوں سے بڑھ کر سخاوت کرنے والے تھے
اور حضور اقدس ﷺ کی سخاوت اور جود و کرم کا نقطہ کمال رمضان
میں ہوتا، جب آپ کو جبرائیل امین علیہ السلام آ کر ملتے اور وہ
رمضان کی ہر رات میں آ کر حضور اقدس ﷺ سے ملتے اور حضور
اقدس ﷺ اُن کے ساتھ قرآن مجید کو دہراتے تھے۔ پس رسول
اللہ ﷺ برسانے والی ہواؤں سے بھی بڑھ کر سخاوت کرنے
والے تھے۔

(صحیح بخاری، کتاب: بدء الوحي، باب: كيف كان بدء الوحي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم، رقم الحدیث: ۶)
(صحیح البخاری، اطراف الحدیث: ۱۹۰۲-۳۲۲۰-۳۵۵۴-۴۹۹۷) (صحیح مسلم، کتاب: الفضائل، باب: كان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم اجود الناس بالخير من الريح المرسلة، رقم الحدیث: ۶۰۰۹، دارالکتاب العربی، بیروت) (سنن النسائی، کتاب: الصیام،
باب: الفضل والجود فی شهر رمضان، رقم الحدیث: ۲۰۹۱، دارالفکر، بیروت) (مسند احمد جلد ۱ صفحہ ۲۳۰، مصنف ابن ابی
شیبہ جلد ۹ صفحہ ۱۰۱، صحیح ابن خزیمہ رقم الحدیث: ۱۸۸۹، حلیۃ الاولیاء جلد ۵ صفحہ ۳۶۲)

۴۷۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ
حَضْرَتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَوَايَتِ كَرْتِي هِيَ كَرَسُولِ اللَّهِ ﷺ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ هَدِيَّةً قَبُولَ فَرَمَاتِهِ تَحْتَهُ أَوْ اسْ كِے جَوَابِ مِیں ہَدِیہ دیتے تھے۔
وَيُثِيبُ عَلَيْهَا .

(صحیح بخاری: کتاب: الہبة وفضلها: باب: المكافاة فی الہبة: رقم الحديث: ۲۵۸۵، دارالكتاب العربی، بیروت) (سنن ابوداؤد: کتاب: الأجارة: باب: فی قبول الهدایا: رقم الحديث: ۳۵۳۶، دارالسلام: ریاض) (سنن الترمذی: کتاب: البر والصلة: باب: ما جاء فی قبول الهدیة والمکافاة علیہا: رقم الحديث: ۱۹۵۳، دارالمعرفة: بیروت) (مسند احمد جلد ۶ صفحہ ۳۵۹ المعجم الكبير رقم الحديث: ۶۹۴)

۴۷۱- عَنْ عَمْرَةَ قَيْلٍ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: مَاذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ فِي بَيْتِهِ؟ قَالَتْ: كَانَ بَشَرًا مِّنَ الْبَشَرِ: يَقْلِي ثَوْبَهُ وَيَحْلِبُ شَاتَهُ .
عمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ گھر میں کیا عمل کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: آپ ایک بشر تھے اپنے کپڑے صاف کر لیتے تھے بکری کا دودھ دہ لیتے تھے۔

(الادب المفرد: رقم الحديث: ۵۴۱، شمائل ترمذی رقم الحديث: ۳۴۳، مسند ابو یعلیٰ رقم الحديث: ۴۸۷۳، مسند احمد جلد ۶ صفحہ ۲۵۶)

۴۷۲- عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: مَا كَانَ يَصْنَعُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِهِ؟ فَقَالَتْ: كَانَ يَكُونُ فِي مَهْنَةِ أَهْلِهِ، فَإِذَا خَضَرَتِ الصَّلَاةُ خَرَجَ .
اسود بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی مکرم ﷺ اپنے گھر میں کیا کرتے تھے؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ حضور اقدس ﷺ اپنے گھر میں کام کاج میں مصروف عمل رہتے ہیں جب نماز کا وقت ہوتا تو سرکار اقدس ﷺ کثیراً کثیراً تشریف لے آتے۔

(صحیح بخاری: کتاب: الاذان: باب: من كان فی حاجة اہله فاقیمت الصلوة فخرج: رقم الحديث: ۶۷۶، وفی کتاب: النفقات: باب: خدمة الرجل فی اہله: رقم الحديث: ۵۳۶۳، وفی کتاب: الادب: باب: کیف یكون الرجل فی اہله: رقم الحديث: ۶۰۳۹، دارالكتاب العربی، بیروت) (سنن الترمذی: کتاب: القیامة والرفاق: باب: ۱۱۰، رقم الحديث: ۲۴۸۹) (الادب المفرد رقم الحديث: ۵۳۸، مسند احمد جلد ۶ صفحہ ۱۰۷) (کتاب الزهد جلد ۱ صفحہ ۳۵، شرح السنة رقم الحديث: ۳۶۲۵، الطبقات الكبرى جلد ۱ صفحہ ۳۶۶)

۴۷۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ كُرَاعٌ لَّقَلْبْتُ، وَلَوْ دُعِيتُ عَلَيْهِ لَأَجَبْتُ .
حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے ایک پائے کا ہدیہ دیا جائے تو میں ضرور قبول فرمالوں گا اور اگر مجھے اس کی دعوت دی جائے تو میں اس کو بھی قبول فرمالوں گا۔

(سنن الترمذی: کتاب: الاحکام: باب: ما جاء فی قبول الهدیة واجابة الدعوة: رقم الحديث: ۱۳۳۸، دارالمعرفة: بیروت)

(مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۳۰۹، صحیح ابن حبان رقم الحديث: ۱۰۶۵، سنن بیہقی جلد ۶ صفحہ ۱۷۶)

۴۷۴- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمْ يَكُنْ
شَخْصٌ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ، وَكَانُوا إِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقُومُوا لِمَا يَعْلَمُونَ مِنْ
كَرَاهِيَتِهِ لِذَلِكَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ
صحابہ کرام کو رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کوئی شخص محبوب نہ تھا اور وہ
آپ کو دیکھ کر کھڑے نہیں ہوتے تھے کیونکہ ان کو علم تھا کہ رسول
اللہ ﷺ اس کو ناپسند فرماتے ہیں۔

(سنن الترمذی: کتاب: الادب: باب: كراهية قيام الرجل للرجل: رقم الحديث: ۲۷۵۴، دارالمعرفة: بیروت) (مسند احمد

جلد ۳ صفحہ ۱۳۲، مسند ابو یعلیٰ رقم الحديث: ۸۷۸۴، الادب المفرد رقم الحديث: ۹۴۶)

۴۷۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ
أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ، فَتَنَاولَهُ النَّاسُ، فَقَالَ لَهُمُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُوهُ، وَهَرِّقُوا عَلَى
بَوْلِهِ سَجَلًا مِنْ مَاءٍ، فَإِنَّمَا يُعَثِّمُ مَيْسَرِينَ، وَلَمْ
تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی
کھڑا ہوا اور اُس نے مسجد میں پیشاب کرنا شروع کر دیا، لوگ اُس
کو مارنے کے لیے دوڑے تو نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اس کو چھوڑ
دو اور اس کے پیشاب پر پانی کا ایک ڈول بہا دو کیونکہ تم آسانی
کرنے کے لیے بھیجے گئے ہو دشواری کے لیے نہیں۔

(صحیح بخاری: کتاب: الوضوء: باب: صب الماء على البول في المسجد: رقم الحديث: ۲۲۰، (صحیح بخاری: اطراف

الحديث: ۲۱۹-۲۲۱-۶۰۲۵) (صحیح مسلم: کتاب: الطهارة: باب: وجوب غسل البول: رقم الحديث: ۶۵۹، دارالكتاب

العربی: بیروت) (سنن النسائی: کتاب: الطهارة: باب: ترك التوقيت في الماء: رقم الحديث: ۵۶، دارالفکر: بیروت) (سنن ابن ماجہ:

کتاب: الطهارة وسننها: باب: الارض يصيبها البول كيف تغسل: رقم الحديث: ۵۲۸، دارالسلام: ریاض) (مسند الحمیدی رقم

الحديث: ۹۳۸، مسند ابو یعلیٰ رقم الحديث: ۵۸۷۶، صحیح ابن خزيمة رقم الحديث: ۲۹۸، سنن بیہقی جلد ۲ صفحہ ۲۴۸،

شرح السنة رقم الحديث: ۲۹۱، مسند احمد رقم الحديث: ۷۲۵۵)

۴۷۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ يَهُودَ آتَوْا
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: السَّامُ عَلَيْكُمْ،
فَقَالَتْ عَائِشَةُ: عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمْ اللَّهُ، وَغَضِبَ اللَّهُ
عَلَيْكُمْ، قَالَ: مَهْلَا يَا عَائِشَةُ، عَلَيْكَ بِالرِّفْقِ، وَإِيَّاكَ
وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ. قَالَتْ: أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟
قَالَ: أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ: رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ
فَيَسْتَجَابُ لِي فِيهِمْ، وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ یہود نبی کریم
ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے: السام علیکم! (سام کا معنی موت
بنتا ہے) حضرت عائشہ نے کہا: تم پر بھی موت ہو اور اللہ کی لعنت ہو
اور اللہ کا تمہارے اوپر غضب ہو۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:
رکو! اے عائشہ! تم پر نرمی لازم ہے اور تم موجب عار باتوں اور
بدکلامی سے اجتناب کرو۔ حضرت عائشہ نے عرض کی کہ کیا آپ
نے نہیں سنا کہ انہوں نے کیا کہا ہے؟ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا

کہ کیا تم نے نہیں سنا کہ میں نے کیا جواب دیا ہے؟ میں نے ان کی بات ان پر لوٹا دی ہے اور ان کے متعلق میری دعا قبول ہوگی اور میرے متعلق ان کی دعا قبول نہ ہوگی۔

(صحیح بخاری، کتاب: الادب، باب: لم یکن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاحشاً ولا متفاحشاً، رقم الحدیث: ۶۰۳۰)
(صحیح بخاری، اطراف الحدیث: ۲۹۳۵-۶۰۲۴-۶۲۵۶-۶۳۹۵-۶۴۰۱-۶۹۲۷) (صحیح مسلم، کتاب: السلام، باب: النهی عن ابتداء اہل الکتاب بالسلام وکیف یرد علیہم، رقم الحدیث: ۵۶۵۶، دار الکتاب العربی، بیروت) (سنن الترمذی، کتاب: الاستئذان، باب: ما جاء فی التسلیم علی اہل الذمۃ، رقم الحدیث: ۲۷۰۱) (مسند الحمیدی، رقم الحدیث: ۲۴۸، السنن الکبریٰ للنسائی، رقم الحدیث: ۱۱۵۷۲، عمل الیوم واللیلۃ، رقم الحدیث: ۳۸۱، مسند ابو یعلیٰ، رقم الحدیث: ۴۴۲۱، شعب الایمان، رقم الحدیث: ۸۰۹۹، الادب المفرد، رقم الحدیث: ۴۶۲، مسند احمد، رقم الحدیث: ۲۴۰۹۰)

۴۷۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُ فَأَذْرَكَهُمْ الْقَائِلَةَ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِصَاهُ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَةٍ وَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ وَنُمِنَا نَوْمَةً فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونَا وَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ إِنَّ هَذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِي وَأَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقِظْتُ وَهُوَ فِي يَدِهِ صَلَاتًا فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي فَقُلْتُ اللَّهُ ثَلَاثًا وَلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ .

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نجد کی طرف رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوے میں گئے سو جب رسول اللہ ﷺ لوٹے تو وہ بھی آپ کے ساتھ لوٹے انہیں دوپہر کے وقت ایک ایسی وادی میں نیند آ گئی جس میں بول کے درخت بہت زیادہ تھے سو رسول اللہ ﷺ اترے اور لوگ منتشر ہو کر درختوں کے سائے میں آرام کرنے لگے رسول اللہ ﷺ ایک بول کے درخت کے نیچے اترے اور اس پر اپنی تلوار لٹکا دی اور ہم بھی سو گئے پس اچانک رسول اللہ ﷺ ہمیں بلا رہے تھے اور آپ کے پاس ایک اعرابی تھا آپ ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا تو اس نے مجھ پر تلوار سوونت لی میں بیدار ہوا تو وہ تلوار اس کے ہاتھ میں سوتی ہوئی تھی اس نے کہا: اب آپ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے تین بار کہا: اللہ! حضور اقدس ﷺ نے اُس دیہاتی کو کوئی سزا نہ دی اور بیٹھ گئے۔

(صحیح بخاری، کتاب: الجہاد والسير، باب: من علق سيفه بالشجر في السفر عند القائلة، رقم الحدیث: ۲۹۱۰، دار الکتاب العربی، بیروت) (صحیح بخاری، اطراف الحدیث: ۲۹۱۳-۴۱۳۴-۴۱۳۵-۴۱۳۶-۴۱۳۹) (صحیح مسلم، کتاب: صلاة المسافرين، باب: صلاة الخوف، رقم الحدیث: ۱۹۴۹، وفي کتاب: الفضائل، باب: توكله على الله تعالى وعصمة الله تعالى له من الناس، رقم الحدیث: ۵۹۵۰، دار الکتاب العربی، بیروت)

۴۷۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَدْعُ عَلَى الْمُشْرِكِينَ، قَالَ: إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لَعَنًا، وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی مکرم ﷺ سے عرض کی گئی: یا رسول اللہ! مشرکین کے خلاف دعا کریں۔ آپ نے فرمایا: مجھے لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا، مجھے تو صرف رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب: البر والصلة والآداب، باب: النهی عن لعن الدواب وغیرھا، رقم الحدیث: ۶۶۱۳، دارالکتاب العربی، بیروت) (الادب المفرد رقم الحدیث: ۲۲۱، شرح السنة جلد ۳ صفحہ ۲۴۰)

۴۷۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِي غُلِيطُ الْحَاشِيَةِ، فَأَذْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَ بِرِدَائِهِ جَبَذَةً شَدِيدَةً، قَالَ أَنَسٌ: فَتَنَطَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَثَرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَبَذَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ مُرِّلْنِي مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي عِنْدَكَ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا، آپ کے اوپر ایک نجرانی چادر تھی جس کے کنارے سخت موٹے تھے، ایک دیہاتی نے اس چادر کو پکڑ کر سختی کے ساتھ کھینچا، حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نے اس کا نشان نبی مکرم ﷺ کے کندھے پر دیکھا، پھر اُس نے کہا: اے محمد (ﷺ)! آپ کے پاس جو اللہ کا مال ہے اس میں سے مجھے کچھ عطا کرنے کا حکم دیں۔ نبی مکرم ﷺ اُس کی طرف متوجہ ہوئے اور مسکرائے، پھر آپ نے اس کو عطا کرنے کا حکم دیا۔

(صحیح بخاری، کتاب: الادب، باب: التبسم والضحك، رقم الحدیث: ۶۰۸۸) (صحیح بخاری، اطراف الحدیث: ۶۰۸۸-۵۸۰۹-۴۱۴۹) (صحیح مسلم، کتاب: الزكاة، باب: اعطاء من سال بفحش وغلظة، رقم الحدیث: ۲۴۲۹، دارالکتاب العربی، بیروت)

۴۸۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ أَتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمٍ أُحُدٍ؟ قَالَ لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكَ مَا لَقِيتُ، وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ، إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ كَلَالٍ، فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ، فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِ، فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا وَأَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ

نبی مکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا: آپ پر جنگ اُحد سے بھی زیادہ سخت کوئی دن آیا تھا؟ آپ نے فرمایا: میں نے تمہاری قوم کی طرف سے جو تکالیف اٹھائی ہیں، وہ اٹھائی ہیں اور سب سے زیادہ تکلیف یوم عقبہ (جس دن آپ نے طائف کی گھاٹیوں میں جا کر تبلیغ کی تھی) کو اٹھائی تھی، اس دن میں نے اپنے آپ کو ابن عبد یالیل بن عبد کلال پر پیش کیا، میں جو کچھ چاہتا تھا اس نے اس کا جواب نہ دیا، پھر میں انتہائی افسردگی کے ساتھ چل

أَظَلَّتْنِي، فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ، فَنَادَانِي فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ، وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ، وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ، فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ، فَسَلَّمَ عَلَيَّ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ: ذَلِكَ فِيمَا شِئْتَ: إِنْ شِئْتَ أَنْ أُطِيقَ عَلَيْهِمُ الْأُخْشَبِينَ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا.

پڑا میں اس وقت قرن الثعالب میں تھا اور میرا غم ابھی دور نہیں ہوا تھا میں نے سر اوپر اٹھایا تو ایک بادل نے مجھ پر سایہ کیا ہوا تھا۔ میں نے دیکھا تو وہاں حضرت جبریل تھے انہوں نے آواز دی اور کہا: بے شک اللہ نے سن لیا ہے کہ آپ نے اپنی قوم کو کیا پیغام سنایا اور انہوں نے آپ کو کیا جواب دیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے پاس پہاڑوں کے فرشتہ کو بھیجا ہے تاکہ آپ جو چاہیں اس کو حکم دیں پھر پہاڑوں کے فرشتہ نے مجھے پکارا اور مجھے سلام کیا اور عرض کی: اے محمد ﷺ! اگر آپ چاہیں تو میں ان لوگوں کو دو پہاڑوں کے درمیان پیس دوں۔ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: بلکہ میں یہ توقع رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی پشتوں سے ایسے لوگ نکالے گا جو اللہ وحدہ کی عبادت کریں گے اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنائیں گے۔

(صحیح بخاری، کتاب: بدء الخلق، باب: اذا قال احدكم آمین والملائكة في السماء، رقم الحديث: ۳۲۳۱، وفي كتاب: التوحيد، باب: قوله تعالى وكان الله سميعا بصيرا، رقم الحديث: ۷۳۸۹، دار الكتاب العربي، بيروت) (صحیح مسلم، کتاب: الجهاد والسير، باب: ما لقي النبي صلى الله عليه وسلم من اذى المشركين والمنافقين، رقم الحديث: ۴۶۵۳، دار الكتاب العربي) (صحیح ابن حبان رقم الحديث: ۶۵۶۱)

۴۸۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَبَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَعِنْدَهُ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ جَالِسًا، فَقَالَ الْأَقْرَعُ: إِنَّ لِي عَشْرَةَ مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا، فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يَرْحَمُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو بوسہ دیا اس وقت آپ کے پاس اقرع بن حابس تمیمی بھی بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا: میرے دس بیٹے ہیں اور میں نے اُن میں سے کسی کو بوسہ نہیں دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا: جو شخص کسی پر رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

(صحیح بخاری، کتاب: الادب، باب: رحمة الوالد وتقبيله ومعانفته، رقم الحديث: ۵۹۹۷، دار الكتاب العربي، بيروت) (صحیح مسلم، کتاب: الفضائل، باب: رحمته صلى الله عليه وسلم الصبيان والعيال، رقم الحديث: ۶۰۲۸، دار الكتاب العربي)

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کلماتِ شکر

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين
آج مورخہ ۲۰۱۱-۰۵-۲۳ بروز پیر قبیل ظہر اس کتاب مستطاب کی تصنیف سے فارغ ہوا۔ اللہ جل مجدہ اس کتاب کو اپنی بارگاہ
میں قبول دوام عطا فرمائے اور تاقیامت اس کو اثر آفریں اور فیض آفریں بنائے۔ اہل سنت کے لیے اس کتاب کو ذریعہ استقامت اور
جن لوگوں کے قلوب عظمت و ادب و محبت مصطفیٰ ﷺ سے خالی ہیں ان کے لیے ذریعہ ہدایت بنائے۔
آمین بجاہ النبی الامین الکریم صلی اللہ علیہ وسلم ۔

محمد عاطف رمضان سیالوی

غفر اللہ تعالیٰ لہ

مرکزی جامع مسجد پرانی عید گاہ جھنگ صدر

0301-7698701



فهرس اطراف الاحاديث

رقم الحديث	طرف الحديث
	{.....الف.....}
103	أتى باب الجنة يوم القيامة
391	انتونى بدلوا من مائها
394	أرسلك ابو طلحة؟
210	آخر من يدخل الجنة رجل
387	ابا هر
278	ابدلها
56	ابسط
270	ابسط رداءك
245	ابو بكر فى الجنة
353	اتانى آت من عند ربى فخيرنى
63	اتانى جبريل عليه السلام
152	اتانى ربى فى احسن صورة
263	اتاذنين ان احلبها؟
151	اتدرون ما هذان؟
261	اتدرون ما يقول البعير؟
435	اتيت بدابة فوق الحمار دون البغل
250	اثبت احد
8-343	اجدنى مغموماً اجدنى مكروبا
206	اجل وانت هو يا ابا بكر

رقم الحديث	طرف الحديث
5	احبو الله لما يغذوكم من نعمه
417	احصوها حتى نرجع اليك ان شاء الله
290	احلت لكم ميتتان ودمان
421	اخبرني لهن جبريل آتفا
258	اختران اغرسك في الجنة
162	اخذ الراية زيد فاصيب
268	اخرج فاني محمد رسول الله
448	ادبني ربي فاحسن تاديبى
349-95	اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما يقول المؤذن
208	اذا صار اهل الجنة الى الجنة
96-345	اذا كان يوم القيامة كنت امام النبيين
168	اذا هلك كسرى فلو كسرى بعد
401	اذهب فصنف تمر ك اصنافا
400	اذهب فادع لى فلانا وفلانا وفلانا
392	اذهبوا فابتغوا الماء
464	اذهبوا بنا نعود جارنا هذا اليهودى
193	اربعون يوما
169	اسكن احد
414	اسكن ثبير
177	اطلعت فى الجنة فرايت اكثر اهلها الفقراء
355	اطلبنى اول ما تطلبنى عند الصراط
390	اطلبوا فضلة من ماء
161	اطولكن يدا

رقم الحديث	طرف الحديث
280	اعطها ولو خاتما من حديد
79	اعطيت خمسا لم يعطهن احد قبلي
244	افتح له وبشره بالجنة
225-375	اكثروا الصلوة على يوم الجمعة
281	اقتلوه
57	اقتلوه وان وجدتموهم متعلقين باستار الكعبة
285	الا هل عسى رجل يبلغه الحديث عني
6	الا وانا حبيب الله
286	الا لا يحل لكم لحم الحمار الاهلي
112	الا ترضى ان تكون منى بمنزلة هارون من موسى
376	الانبياء احياء في قبورهم ويصلون
293	الا الاذخر
387	الحق الي اهل الصفة فادعهم الي
142	الحمد لله الذي ارسلني رحمة للعالمين
182	الخلافة في امتي ثلاثون سنة
267	العنك بلعنة الله
303	اللهم اجعل في قلبي نورا
423	اللهم ثبته واجعله هاديا مهديا
403	اللهم ان عليا كان في طاعتك وطاعة وسولك
187	اللهم بارك لنا في شامنا
72	اللهم اهدام ابي هريرة
73	اللهم اذهب عنه الحر والبرد
248	اللهم اشهد

رقم الحديث	طرف الحديث
70	اللهم اكثر ماله وولده
7-361	اللهم امتي امتي
71-249	اللهم حوالينا ولا علينا
51	اللهم سلط عليه كلبا من كلابك
420	الم يان المرحيل
28-335	الم يقل الله (استجيبوا لله وللرسول)
205	اما انك يا ابا بكر اول من يدخل الجنة
173	اما انه من اهل النار
370	اما اهل النار الذين هم اهلها
8	امض لما امرت به
9-342	ان الله خير عبدا بين الدنيا وبين ما عنده
113-156-235	ان الله زوى لى الارض
76	ان الله اصطفى من ولد ابراهيم اسماعيل
153	ان الله قد رفع لى الدنيا
302	ان الله خلق الخلق فجعلنى فى خيرهم
292	ان الله ورسوله حرم بيع الخمر والميتة
377	ان لله ملائكة سياحين يبلغونى عن امتى السلام
275	ان ابراهيم حرم مكة وانى حرمت المدينة
104	ان الجنة حرمت على الانبياء كلهم حتى ادخلها
115	ان لى اسماء
109	ان مثلى ومثل الانبياء من قبلى
164	ان ابنى هذا سيد
176	ان له مرضعا فى الجنة

رقم الحديث	طرف الحديث
114	ان الرسالة والنبوة قد انقطعت
190	ان معه ماء و ناراً
223-374	ان من افضل ايامكم يوم الجمعة
477	ان هذا اخترط على سيفي
365	ان من امتي من يشفع للفئام من الناس
404	ان هذه تخبرني انها مسمومة
409	ان بمكة حجراً كان يسلم على ليالى بعثت
257-405	ان شئت
21	ان شئتم
31	ان اتموا صلاحكم
88	ان شئت دعوت وان شئت صبرت
254-406	ان دعوت هذا العذق من هذه النخلة
75	انا محمد بن عبد الله بن عبد المطلب (صلى الله عليه وسلم)
93	انا اول الناس خروجاً اذا بعثوا
105	انا اول من يدخل الجنة يوم القيامة
102	انا اكثر الانبياء تبعاً يوم القيامة
134	انا محمد النبي الامي
130	انا محمد واحمد والمقفى
129	انا خاتم النبيين
127	انا قائد المرسلين ولا فخر
124	انا آخر الانبياء
236	انا اولهم خروجاً و انا قائدهم اذا وفدوا
347	انا اول شفيع في الجنة

رقم الحديث	طرف الحديث
346	انا اولهم خروجًا
355	انا فاعل
368	انا سيد الناس يوم القيامة
19	انت مع من احببت
256	انقادي على باذن الله
183	انطلقوا حتى تاتوا روضة خاخ
170	انه لعل الله يقمصك قميصًا
61	انه اتانى الملك فقال يا محمد ان ربك يقول
172	انه سيكون فى امتى كذابون ثلاثون
181	انهم ليكون عليها وانها لتعذب فى قبرها
131	انى عند الله مكتوب بخاتم النبين
157-216-322	انى ارى ما لا ترون
159-233	انى فرط لكم
209	انى لا علم آخر اهل الجنة دخولا الجنة
242	انى اريت الجنة فتناولت منها عنقودًا
478	انى لم ابعث لعانا وانما بعثت رحمة
318	انى لست كهيتكم
317	انى لست مثلكم
207	اول طعام ياكله اهل الجنة
201	اول اشراط الساعة نار
296	اول ما خلق الله نورى
237	اوتيت بمقاليد الدنيا
107	اهل الجنة عشرون ومائة صف

رقم الحديث	طرف الحديث
251	اهداء فما عليك الا نبى
383	اي واد هذا
319	ايكم مثلى
332	اين على ابن ابى طالب
255	اين تريد
175	اين فلان و فلان
125	ايها الناس انه لا نبى بعدى
325	ايها الناس انى امامكم
	{.....ب.....}
133-312	بدئ بى فى الخير
116	بعثت انا والساعة كهاتين
234	بعثت بجوامع الكلم
301	بعثت من خير قرون بنى آدم قرنا فقرنا
424	بعثت هذه الريح لموت منافق
440	بعثت لاتمم حسن الاخلاق
287	بلى
466	بش اخو العشيرة
431	بينما انا فى الحطيم
143	بينما انا نائم رايت فى يدي
66	بينما انا اسير فى الجنة
	{.....ت.....}
331	تربة ارضا وريقة بعضنا يشفى سقيمنا
419	ترضخوا لهم شيئا من طعامكم

رقم الحديث	طرف الحديث
392	تعلمين ما رزنا من مائك شيئاً
461	ترق
	{.....ث.....}
2	ثلاث من كن فيه وجد حلاوة الايمان
	{.....ح.....}
288	حافظ على العصرين
249	حوالينا ولا علينا
390	حي على الطهور المبارك
	{.....خ.....}
339	خالط دمي دمه لا تمسه النار
279	خذها فتصدق به
398	خذهن واجعلن في مزودك هذا
399	خذوا في او عيتكم
182	الخلافة في امتي ثلاثون سنة
203	خير يوم طلعت فيه الشمس يوم الجمعة
	{.....د.....}
437	دخلت الجنة فاذا انا بقصر من ذهب
219	دخلت الجنة فسمعت فيها قراءة
475	دعوه' وهريقوا على بوله سجلا من ماء
436	دنا الجبار رب العزة
	{.....ذ.....}
118	ذهبت النبوة وبقيت المبشرات

رقم الحديث	طرف الحديث
	{.....ر.....}
214	رايت عمرو ابن عامر الخزاعي
438	رايت ليلة اسرى بى رجالا
	{.....س.....}
241	سل حججتك
154	سلونى
240	سلنى
231	سموا باسمى ولا تكنوا بكنيتى
	{.....ش.....}
412	شاهت الوجوه
351	شفاعتى لاهل الكبائر من امتى
	{.....ض.....}
270	ضمه
	{.....ط.....}
26	طوبى لمن رآنى وآمن بى
	{.....ع.....}
204	عرضت على الامم
149	عرض على ما هو كائن من امر الدنيا
	{.....ف.....}
94	فاكسنى حلة من حلل الجنة
110	فضلت على الانبياء بست
123	فانى آخر الانبياء

رقم الحديث

طرف الحديث

{.....ق.....}

384

قد رايتنى فى جماعة من الانبياء

77-344

قد سمعت كلامكم وعجبكم

259

قوموا

{.....ك.....}

135

كان النبى يبعث الى قومه خاصة

185

كانى انظر اسود افحج يقلعها حجراً حجراً

111

كانت بنو اسرائيل تسوسهم الانبياء

273

كل بيمينك

174

كلا انى رايتہ فى النار

272

كن كذا لك

297

كنت نوراً بين يدي ربى قبل خلق آدم عليه السلام

427

كيف ترى بعيرك؟

194

كيف انتم اذا نزل ابن مريم فيكم

{.....ل.....}

271

لا

273

لا استطعت

224

لا تجعلوا بيوتكم قبوراً

184

لا تقوم الساعة حتى يقتل فنتان

17

لا تلعنوه، فوالله ما علمت الا انه يحب الله ورسوله

197

لا تذهب الدنيا حتى يملك العرب رجل

259

لا يصلح لبشر ان يسجد بشر

189

لا يدخل المدينة رعب المسيح الدجال

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

رقم الحديث	طرف الحديث
1	لا يؤمن احدكم حتى اكون احب اليه من ولده
358	لا يصبر على لأواء المدينة وشذتها
3	لا والذي نفسى بيده حتى اكون احب اليك من نفسك
165-332	لا عطين هذه الراية
369	للائياء منابر من ذهب
316	لست كاحد منكم
348	لكل نبى دعوة مستجابة
117	لم يبق من النبوة الا المبشرات
64	لما اقترف آدم الخطيئة
434	لما انتهينا الى بيت المقدس
74	لمضر؟ انك لجرى
341	لن يموت نبى حتى يخير بين الدنيا والآخرة
128	لو كان نبى بعدى لكان عمر
144	لو سالتنى هذه القطعة
199	لو لم يبق من الدهر الا يوم
277	لو لا ان اشق على امتى لامرتهم بالسواك
282	لو قلت نعم لوجبت
397	لو لم تكله لا كلمت منه
396	لو تركتها ما زال قائما
473	لو اهدى الى كراع لقبلت
196-380	ليهبطن عيسى ابن مريم حكما عدلا
225	ليس من عبد يصلى على الا يلفنى صوته حيث كان
80	لى خمسة اسماء

رقم الحديث	طرف الحديث
367	ليخرجن قوم من امتي من النار بشفاعتي
	{.....م.....}
388	مالككم
262	ما لبعيرك
289	ما القى البحر او جزر عنه فكلوه
265	ما من مؤمن الا وانا اولى الناس به في الدنيا والآخرة
232	ما اوتيكم من شيء
385	ما من الانبياء نبي الا اعطى
222-378	ما من احد يسلم على الا رد الله على روحى
213	ما بين منكبي الكافر مسيرة ثلاثة ايام
191	ما بعث نبي الا انذر امته الاعور الكذاب
145	ما من شيء لم اكن اريته الا رايته في مقامي هذا
97	ما من نبي يومئذ آدم فمن سواه الا تحت لوائي
238	ما من نبي الا له وزيران من اهل السماء
269	ما ينقم ابن جميل الا انه كان فقيراً فاغناه الله ورسوله
433-382	مررت على موسى ليلة اسرى بي
4	من احبنى واحب هذين
24	من اشد امتي الى حبا ناس يكونون بعدى
55	من لكعب ابن الاشرف
60	من صلى على واحدة صلى الله عليه عشرا
75-141	من انا؟
230	من يرد الله به خيراً يفقهه في الدين
246	من يضمن لى ما بين لحييه وما بين رجله

رقم الحديث	طرف الحديث
260-416	من رب هذا الجمل؟
35	من كان ذبح اضحيته
338	من امرك ان تشرب الدم
350	من قال حين يسمع النداء
359	من استطاع ان يموت بالمدينة فليمت بها
357	من جاءني زائرا لا يعمل له حاجة الا زيارتي
356	من زار قبري وجبت له شفاعتي
371	من غش العرب لم يدخل في شفاعتي
481	من لا يرحم لا يرحم
198	المهدي من عترتي من ولد فاطمة
476	مهلا يا عائشة! عليك بالرفق
20	من احب سنتي فقد احبني
52	من سب نبيا قتل
	{.....}
122	نحن آخر الامم
121	نحن الآخرون السابقون
228	نعم
138	نكمل يوم القيامة سبعين امة
	{.....}
299	هات لا يفضض الله فاك
274	هذا احد جبل يحبنا ونحبه
160	هذا مصرع فلان
212-220	هذا حجر رمي به في النار

رقم الحديث	طرف الحديث
221	هذا باب من السماء فتح اليوم
22-415	هذه طابة
171	هكذا نبعث يوم القيامة
158-326	هل ترون قبلتي ههنا
394	هلمى يا ام سليم ما عندك
200	هم يومئذ قليل
407	هى شجرة استاذنت ربها عز وجل
360	هى الشفاعة
	{.....و.....}
315	وآدم بين الروح والجسد
321	وانا تدركنى الصلوة وانا جنب
425	والذى نفسى بيده ما فى المدينة شعب ولا نقب
	الا عليه ملكان
139	والذى نفسى بيده لو اصبحت فيكم موسى
195	والذى نفسى بيده ليوشكن ان ينزل فيكم ابن مريم
25	والذى نفس محمد (صلى الله عليه وسلم) بيده لياتين على احدكم يوم
3	والذى نفسى بيده حتى اكون احب اليك من نفسك
426	وجدنا فرسكم هذا بحرًا
354-106	وعدننى ربى ان يدخل الجنة من امتى سبعين الفا
29	وعليك السلام ما منعك
186	ويلك ومن يعدل اذا لم اكن اعدل
	{.....ى.....}
30	يا ابا بكر ما منعك ان تثبت اذا امرتك

رقم الحديث	طرف الحديث
167	يا ابا هريرة! ما فعل اسيرك البارحة؟
178	يا ام حارثة! انها جنان في الجنة
85-336	يا ام ايمن قومي الى تلك الفخارة
446	يا ابا عمير ما فعل النغير
100	يا ابي ارسل الى
386	يا بني فهر! يا بني عدى
400	يا انس هات بالتور
395	يا اهل الخندق! ان جابراً قد صنع سوراً
218	يا بلال! حدثني بارجى عمل عملته
295	يا جابر! ان الله قد خلق قبل الاشياء نور نبيك
86-333	يا عائشة! ان عيني تنامان ولا ينام قلبي
253	يا عائشة! لو شئت لسارت معي جبال الذهب
337	يا عائشة! او ما علمت
379	يا عائشة! ما ازال اجد الم الطعام الذى اكلت بخير
468	يا عائشة! متى عهدتني فحاشا
329	يا ام سليم! ما هذا الذى تصنعين
83	يا ام سليم! ما هذا
284	يا على! لا يحل لاحد يجنب في هذا المسجد
	غيرى وغيرك
239	يا معشر اليهود اسلموا تسلموا
226	يا عمار! ان لله ملكا اعطاه اسماع الخلاق كلها
188	ياتى الدجال
363	يدخل الجنة بشفاعه رجل من امتى اكثر من بنى نعيم

رقم الحديث	طرف الحديث
372	يحمل الناس على الصراط يوم القيامة
192	يجيء الدجال
362	يشفع يوم القيامة ثلاثة
364	يشفع عثمان بن عفان
366	يصف الناس يوم القيامة صفوفاً
99	يضرب الصراط بين ظهراى جهنم
179	يعذبان وما يعذبان فى كبير
217	يهود تعذب فى قبورها
211	يوتى بجهنم يومئذ
202	يوشك الفرات ان يحسر عن كنز من ذهب
393	يوشك يا معاذ



بَیِّنَاتُ الْفَقْدَانِ فِي شَانِ حَبِيبِ الرَّحْمَنِ (ﷺ)

جلد اول

حضور نبی مکرم ﷺ کی علو مرتبت اور رفعت شَان پر مشتمل
آیات سے مستنبط ایمان افروز و جد آوزکات آیات
اور دیگر احادیث اور حوالہ جات کی مفصل تخریج

مصنف:
محمد عاطف رمضان سیالوی

ناشر
فریدنگ ٹال ۳۸۔ اردو بازار لاہور

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>